تاریخ انصار اللہ

شائع کردہ مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

تاریخ انصار اللہ

شائع کردہ مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

نام کتاب ——— تاریخ انصار اللہ

ایڈیشن ——— اوّل

مطبع ——— لائٹ پریس لاہور

باہتمام ——— چوہدری محمد ابراہیم ایم۔اے

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

پیش لفظ

وہی قوم زندہ کہلانے کی مستحق ہوتی ہے جو اپنی روایات اور تاریخ کو زندہ رکھتی ہے۔ انصاراللہ کی تنظیم جماعت احمدیہ کی ایک ذیلی تنظیم ہے۔ اس کی بنیاد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود کے مبارک ہاتھوں سے رکھی گئی، خلفائے احمدیت کی راہنمائی میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ تحریک پروان چڑھتی رہی۔

تاریخ اسلام میں "انصاراللہ" کے نام سے بڑی تابندہ اور درخشندہ روایات وابستہ ہیں ان روایات کی یاددہانی اور تجدید کی غرض سے شوریٰ انصاراللہ ۱۹۷۲ء / ۱۳۵۱ ہش میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ انصاراللہ کی تاریخ مدوّن کی جائے۔ یہ کام بہت محنت طلب تھا، مکرم پروفیسر حبیب اللہ خاں صاحب قائد تعلیم مجلس انصاراللہ مرکزیہ نے اس ذمہ داری کو قبول کیا اور بڑی محنت توجہ اور کوشش کے ساتھ تاریخ کا مسودہ تیار کیا۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔ الحمدللہ کہ مجلس مرکزیہ اس ذمہ داری سے سبکدوش ہو رہی ہے اور تاریخ انصاراللہ آپ کے ہاتھوں میں پہنچ رہی ہے۔

اس کتاب میں نہ صرف یہ کہ انصاراللہ کی تاریخ کے مختلف ادوار اور ترقی کا ذکر ہے بلکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ، حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ، حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کے وہ ارشادات اور ہدایات جو وقتاً فوقتاً انہوں نے انصاراللہ کو ارشاد فرمائیں اور انصاراللہ کے قیام کی جو اغراض انہوں نے متعین فرمائیں درج کر دی ہیں۔

میں ممبران سے اپیل کروں گا کہ وہ اس تاریخ کے مطالعہ کی روشنی میں انصاراللہ کے قیام کی اغراض کو سمجھیں اور خلفائے احمدیت کے ارشادات کی روشنی میں اپنی روایات کو زندہ و تابندہ رکھتے ہوئے آگے بڑھیں کہ مومن ہمیشہ جوان ہوتا ہے۔

بکوشید اے جوانان تا بدیں قوت شود پیدا بہار و رونق اندر روضۂ ملت شود پیدا

خاکسار

مرزا مبارک احمد
صدر مجلس انصاراللہ مرکزیہ

۱۵؍اخاء/اکتوبر ۱۳۵۷ ہش / ۱۹۷۸ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

عرضِ حال

مجلس شوریٰ انصار اللہ منعقدہ ۱۳۵۱ ہش / ۱۹۷۲ء میں منجملہ اور امور کے یہ فیصلہ کیا گیا کہ مجلس انصار اللہ کی تاریخ لکھی جانی چاہیئے تاکہ اس سے متعلق تمام کوائف محفوظ اور یکجا ہو جائیں، اس فیصلہ کے بموجب اُس وقت یہ کام تین افراد پر مشتمل ایک کمیٹی کے سپرد ہوا۔ اس کمیٹی میں مکرم پروفیسر غلام باری صاحب سیف قائد اشاعت، مکرم مولوی دوست محمدؐ صاحب اور خاکسار کا نام رکھا گیا۔ ۱۳۵۲ ہش / ۱۹۷۳ء میں اس کمیٹی کے تین چار اجلاس ہوئے، جن میں مواد جمع کرنے سے متعلق تجاویز پیش ہوئیں اور تقسیم کار ہوئی۔ تھوڑا عرصہ یہ کمیٹی کام کرتی رہی اور کچھ مواد بھی جمع کیا گیا، لیکن بوجوہ رفتار بہت سُست رہی، اس لیے کام میں قدرتاً تاخیر ہو گئی۔

۱۳۵۳ ہش / ۱۹۷۴ء میں یہ کام کلیتہً خاکسار کے سپرد ہوا، لیکن یہ سال جماعت کے لیے آزمائش کا سال ثابت ہوا۔ ہنگامی حالات کے پیش نظر تصنیف کے کام میں بہت سی مشکلات پیش آگئیں۔ دوسری ذمہ داریوں کی وجہ سے لائبریری میں جانے کا وقت نہیں ملتا تھا اور اخباروں کے فائل دوسری جگہ سے دستیاب نہ ہوتے تھے اس وجہ سے کام میں بہت تاخیر ہوتی چلی گئی، تاہم جو وقت بھی میسّر آتا اس سے پورا استفادہ کرنے کی کوشش کی گئی۔ الحمد للہ کہ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و عنایت سے کچھ نہ کچھ لکھنے کی توفیق عطا فرما دی۔ جسقدر معلومات حاصل ہو سکیں ان کو اپنی سمجھ کے مطابق ترتیب دے دیا ہے۔ یہ تو اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ ضرورت پوری ہوئی یا نہیں مجھے اس امر کا شدید احساس ہے کہ مطالعہ کے لیے جو وقت اور سہولت ملنی چاہیئے تھی، وہ میسّر نہ آسکی، اسلیئے لازماً بہت سی خامیاں رہ گئی ہونگی، اس کے لیے قارئین سے معذرت خواہ ہوں۔

صدر محترم کا یہ ارشاد تھا کہ تاریخ صرف ایک جلد پر مشتمل ہو، اس لیے تمام وہ تقاریر جو سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ اور سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے سالانہ اجتماعات کے موقعوں پر فرمائیں، تاریخ میں شامل نہیں کی جا سکتی تھیں اور نہ تمام مرکزی اور ضلعی

اجتماعات کی تفاصیل کو شامل کیا جا سکتا تھا، اس لیے حضرت امیرالمومنین کی تقاریر میں سے صرف انکا انتخاب کر لیا گیا جن میں حضور نے براہ راست انصاراللہ کو مخاطب کیا اور ان کے بارے میں ہدایات ارشاد فرمائیں۔ اسی طرح مرکزی اجتماعات میں سے بھی صرف پانچ کو منتخب کر لیا گیا ہے تاکہ ان کی کیفیات کا کچھ نہ کچھ نقشہ آنکھوں کے سامنے آجائے۔ ضلعی یا علاقائی اجتماعات پر صدر محترم نے جو پیغامات ارسال کئے ان میں سے صرف ایک دو بطور نمونہ شامل کر لیے گئے ہیں تاکہ کتاب کا حجم زیادہ بڑھنے نہ پائے۔

مجلس کا دستور اساسی الگ طور پر شائع ہو چکا ہے اس لیے اس کو شامل تاریخ نہیں کیا گیا، البتہ شوریٰ کے فیصلہ جات کو یکجا کر دیا گیا ہے کیونکہ وہ اپنے اندر بڑی اہمیت رکھتے ہیں اور اب تک الگ شائع نہیں کئے جا سکے۔

اس امر کا افسوس ہے کہ تقسیم ملک کے بعد سے ۱۳۳۳ ہش / ۱۹۵۴ء تک کا مجلس کا ریکارڈ محفوظ نہ رہ سکا لہٰذا اس دَور کے بارے میں اس تنظیم کی کارگذاری پیش نہیں کی جا سکی، الفضل میں کچھ اعلانات اس زمانہ میں ضرور شائع ہوتے رہے ہیں، لیکن ان سے مجلس کے پروگرام کے بارے میں زیادہ معلومات حاصل نہیں ہوئیں اور یہ دَور تشنہ ہی رہتا ہے۔

مَیں مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب انور کا بہت ممنون ہوں کہ انھوں نے انصاراللہ کے دوسرے دَور سے متعلق ضروری معلومات فراہم کیں، مَیں نے ان کی ڈائری سے بہت سا فائدہ اُٹھایا ہے۔ اسی طرح میں مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب ایم۔اے سیکرٹری صدر مجلس کا ممنون ہوں کہ انھوں نے تاریخ کی تیاری میں بہت تعاون کیا۔ وہ اس وجہ سے بھی شکریہ کے مستحق ہیں کہ انھوں نے ذاتی دلچسپی، شوق اور توجہ سے انصاراللہ کا بہت سا ریکارڈ محفوظ رکھا ہے۔ اس ریکارڈ کے بغیر انصاراللہ کی تاریخ لکھنا بہت مشکل ہوتا۔

تاریخ انصاراللہ کی تصنیف کا کام تو جنوری ۱۹۷۶ء میں ہی مکمل ہو گیا تھا، لیکن اس کی اشاعت بوجوہ معرضِ التوا میں پڑی رہی ۱۹۷۸ء میں یہ محسوس کیا گیا کہ کتاب جلد شائع ہو جانی چاہیئے، چنانچہ مسودہ پر نظر ثانی کر کے ضروری ترامیم و اضافہ کے بعد اب اسے شائع کیا جا رہا ہے۔ آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس ناچیز کوشش کو قبول فرمائے اور اس تنظیم کا مطالعہ کرنیوالوں کے لیے اسے باعث برکت و رہنمائی بنائے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم و آخر دعوینا ان الحمد للہ رب العلمین۔

خاکسار

حبیب اللہ خان (قائد تعلیم)

۱۲ ظہور / اگست ۱۳۵۷ ہش / ۱۹۷۸ء

فہرست مضامین تاریخ مجلس انصاراللہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

پہلا باب

انصار اللہ کے دو معزز گروہ

صحابہ کرامؓ کی مقدس جماعت

سورۃ الصف میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو ارشاد فرمایا ہے کہ کونوا انصار اللہ تم انصار اللہ بن جاؤ۔ اس ارشاد باری کے اوّلین مخاطب ہمارے آقا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ بزرگ ساتھی تھے جنہوں نے آنحضورؐ کے پیغام پر لبیک کہا اور صحابہ کرام کہلائے انھوں نے جس ذوق وشوق، جس والہانہ عقیدت، جس اخلاص و وفاشعاری اور جس شان سے اس حکم کی تعمیل کی وہ تاریخ میں ہمیشہ آپ اپنی مثال رہیگا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ اوّلین مخاطب عرب کے وحشی بدو تھے جو تہذیب و تمدن سے ناآشنا، علم و عرفان سے بے بہرہ اور اخلاق و شائستگی سے بکلّی عاری تھے۔ دنیا کی کوئی بدی ایسی نہ تھی جو ان میں پائی نہ جاتی ہو۔ شراب خوری، قمار بازی، زنا، لوٹ مار، جنگ وجدل، فواحش پر فخر و ناز ان کا محبوب مشغلہ تھا، شریعت اور قانون کی پابندیوں سے آزاد وہ اپنے انہیں اشغال میں مصروف تھے کہ اچانک فاران کی چوٹیوں سے خدا کا نور ان پر چمکا اور اس نے دیکھتے ہی دیکھتے بحر و بر کی ظلمتوں کو کافور کردیا۔ پھر وہ جو ذرۂ خاک تھے ثریا بن کر چمکے۔ وہ جو جاہل مطلق تھے دنیا کے استاد و معلّم بنے وہ جو قانون کی پابندیوں سے یکسر آزاد تھے انھوں نے قال اللہ اور قال الرسول کو اپنا شعار بنایا اور شریعت کا جوا اپنی گردن پر رکھا۔ وہ جو اپنے خصائل وعادات میں درندوں اور وحشیوں سے ابتر تھے اخلاق عالیہ اور فضائل حسنہ سے ایسے مزین ہوئے کہ دنیا ان کو دیکھکر انگشت بدنداں رہ گئی، وہ جو زمانۂ جاہلیت میں لہو و لعب اور نفس پرستی میں محو رہتے تھے اپنے نفس سے ایسے کاٹے گئے کہ ان کی ساری خواہشیں، ساری ہمتیں اور ساری تگ و دو صرف اس مقصد کے لیے مختص ہوگئی کہ ان کا رب ان سے کس طرح راضی ہوتا ہے۔ انھوں نے اپنے وطنوں کو خیرباد کہا، اپنے اموال کو بے دریغ خرچ کیا اور اپنے خون کو پانی کی طرح بہایا تاکہ محبوب حقیقی سے رشتہ استوار ہو۔ اسلام قبول کرلینے کے بعد ان کو نہ جائیدادوں سے دلچسپی رہی، نہ بیوی بچوں سے شغف

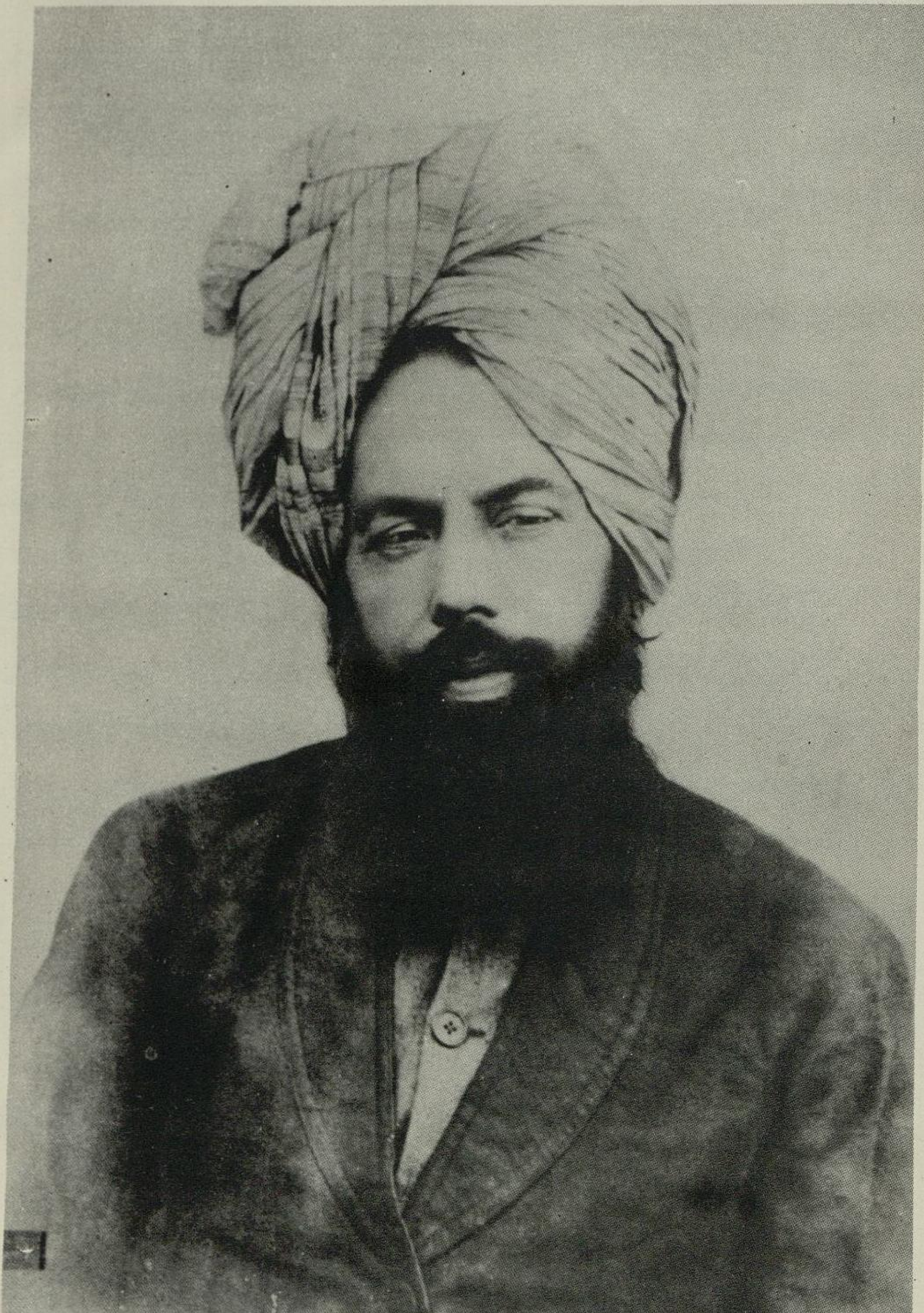
رہا۔ نہ اقتدار کی ہوس پیدا ہوئی۔ بس ایک ہی جذبہ کار فرما تھا کہ خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی انہیں حاصل ہو۔

یہ تبدیلی ان میں اس وجہ سے پیدا ہوئی کہ اوّلین و آخرین کے سردار حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم ان میں مبعوث ہوئے اور قرآن کریم جیسی اعلیٰ اور مصفّٰی اور کامل تعلیم انہیں میسّر آگئی، جیسا استاد کامل تھا ویسا ہی اس کے خدام و حلقہ بگوش بھی اپنے اپنے دائرہ میں باکمال و بے مثال ثابت ہوئے۔ ہر خوبی اور ہر وصف میں وہ دنیا سے سبقت لے گئے، ہر علم و ہنر میں وہ ایسے چمکے کہ دنیا کی آنکھیں خیرہ ہوگئیں اور ان کی فضیلت کو تسلیم کئے بغیر چارہ نہ رہا۔

مکہ کی تیرہ سالہ زندگی میں وہ سراپا عجز و انکسار تھے، کنکروں، پتھروں پر انھیں گھسیٹا گیا، گرم ریت پر لٹا کر بھاری پتھر ان کے سینوں پر رکھے گئے۔ اوباشوں کے طمانچوں اور آوارہ لڑکوں کی گالی گلوچ، طعن و تشنیع اور مار پیٹ کا وہ نشانہ بنے۔ بھوک پیاس کی اذیّت سے دوچار ہوئے۔ سوشل بائیکاٹ انہوں نے سہا۔ غرض ہر دُکھ اور ہر مصیبت ان پر وارد کی گئی، لیکن کیا مجال کہ ان کے پائے استقامت میں کسی وقت بھی لغزش یا کمزوری پیدا ہوئی ہو، وہ صبر و رضا کے مجسم پیکر تھے، ان کی ہمت، ان کا استقلال اور ان کی استقامت پہاڑوں کو شرماتی تھی۔ ان کی زندگیوں میں ایک ساعت بھی ایسی نہیں آئی جب وہ ہراساں و پریشان ہوئے ہوں اور ان کے قدم ڈگمگائے ہوں، وہ مصائب و مشکلات کے ہاون میں کوٹے گئے۔ لیکن تمام آزمائشوں میں سے کندن بن کر نکلے اور حیرت انگیز وفا شعاری کا نمونہ دکھلایا۔

مکہ میں جب ظلم و تشدد اپنی انتہا کو پہنچ گیا تو پھر انھوں نے وطن کو خیرباد کہا۔ اپنا مال و اسباب اور جائیدادیں چھوڑیں۔ عزیز و اقارب سے جدائی قبول کی اور اپنے ہادی و مقتدیٰ کی ہدایت پر مدینہ چلے گئے۔ ہجرت کے بعد دس سال کی قلیل مدت میں باوجود بے سروسامانی کے، باوجود وسائل کی کمی کے اور باوجود دشمنوں سے گھرے ہوئے ہونے کے وہ سارے عرب پر چھاگئے اور حکمرانوں کی صف میں جا شامل ہوئے، پھر خلافت راشدہ کے دَور میں وہ قیصر و کسریٰ جیسی عظیم طاقتوں سے نبرد آزما ہوئے اور انہیں پارہ پارہ کر دیا، ہر میدان میں فتح و کامرانی نے ان کے قدم چومے۔

لیکن جہاں انھوں نے دشمنوں کے سارے غرور کو خاک میں ملا دیا اور انہیں عبرتناک شکستیں دیں وہاں وہ دوسرے فاتحین کے برخلاف ہر قوم اور ہر ملک کے لیے باران رحمت ثابت ہوئے انھوں نے لوگوں کے



سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام

مال نہیں لوٹے، ان کو جائیدادوں سے بیدخل نہیں کیا، ان کی عزت و آبرو پر حملہ نہیں کیا، ان کے مذہبی رہنماؤں اور مقامات مقدسہ کو ہاتھ نہیں لگایا۔ عورتوں کی عصمتوں کو پامال نہیں کیا، باغ نہیں اجاڑے، کھیتیاں نہیں جلائیں، سامان معیشت سے کسی کو محروم نہیں کیا، انھوں نے ہر موقعہ پر انتہائی صبر و تحمل سے کام لیا، عہدوں کی پابندی کی۔ انصاف کو وطیرہ بنایا اور بلا لحاظ مذہب و ملت اور رنگ و نسل خدمت خلق اور رعایا پروری ان کا مسلک رہا، جن لوگوں نے تیرہ سال تک ان کی زندگی اجیرن بنا رکھی تھی ان کو بھی محبت سے گلے لگایا اور عفو و درگذر کا ایسا شاندار نمونہ پیش کیا جس کی مثال نسلِ انسانی کی ساری تاریخ میں کہیں نظر نہیں آتی، جہاں ان کی اطاعت و وفا، صبر و رضا اور ہمت و شجاعت بے مثال ہے، وہاں اپنوں اور بیگانوں سے ان کا حسن سلوک اور ان کی باہمی الفت و محبت بھی بے مثال ہے۔ اسی وجہ سے رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ کے معزز خطاب سے سرفراز کئے گئے اور یہ سب نتیجہ ہے اس تعلیم و تربیت کا جو انھوں نے سید المرسلین، فخر الاولین والآخرین حضرت محمد مصطفےٰ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں رہ کر پائی۔ اللھم صل علیٰ محمد واٰل محمد و بارك وسلم انك حميد مجيد۔

مسیح محمدی کے انصار

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا زمانہ وہ بابرکت زمانہ تھا جس میں نسل انسانی کے لیے فلاح دارین کی راہیں کھولی گئیں، شریعت اور دین اپنے کمال کو پہنچے اور آسمانی بادشاہت اپنی تمام شان اور عظمت کے ساتھ روئے زمین پر محیط ہوگئی۔ صحابۂ کرام نے اپنی بے پناہ قربانیوں، ایثار اور فداکاریوں اور والہانہ عشق و محبت کے ذریعہ فنا فی اللہ اور فنا فی الرسول کا مقام حاصل کرکے رہتی دنیا کے لیے ایک بے مثال نمونہ قائم کردیا اور اپنے عمل سے ثابت کردیا کہ واقعی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دَور دنیا کی تاریخ کا زرّیں دَور تھا اور اسلام کا ظہور ساری نسل انسانی بلکہ کل مخلوقات کے لیے باعث رحمت و برکت بنا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودہ کے مطابق رحمت و برکت کا یہ دور (جس میں صحابۂ کرام مصروف عمل رہے) ایک سو سال تک رہا۔ اس کے بعد تابعین اور تبع تابعین کا دَور مزید دو سو سال تک جاری رہا اور دنیا اسلام کی حسین تعلیم اور اس کے شیریں ثمرات سے متمتع ہوتی رہی، پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے تین سو سال بعد ایک تاریکی کا دَور شروع ہوا جس کی ظلمتیں ایک ہزار سال کے عرصہ میں اپنی انتہا

کو پہنچ گئیں اور آنحضورؐ کے فرمودہ کے بموجب اسلام کا صرف نام باقی رہ گیا اور ایمان اس دنیا سے مفقود ہو کر ثریا تک جا پہنچا۔

تب خدا تعالیٰ کی رحمت نے پھر جوش مارا اور اٰخرین منھم لمّا یلحقوا بھم کی پیشگوئی کے پورا ہونے کا وقت آ گیا۔ اللہ تعالیٰ نے ازل سے یہ مقدر کر چھوڑا تھا کہ مسیح موعود و مہدی معہود کے ذریعہ اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا انتظام فرمائے اور دنیا پھر اس حسین تعلیم اور نعمت کاملہ سے فیضیاب ہو۔ مخبر صادق حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو جو علامات اس بابرکت زمانہ کی بتلائی تھیں وہ چودھویں صدی میں آکر پوری ہو گئیں، آسمان نے بھی اس کی گواہی دی اور زمین نے بھی اور خدا کا برگزیدہ مسیح موعود قادیان کی سرزمین سے ٹھیک اپنے وقت پر ظاہر ہو گیا۔

جس طرح اسلام کے ابتدائی ظہور کے لیے اللہ تعالیٰ نے عرب کے بیابانوں کو منتخب کیا جہاں سے کسی خیر کے ظاہر ہونے کے کوئی امکانات نہ تھے اسی طرح اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے لیے خدائے حکیم و خبیر نے قادیان جیسی کوردہ اور گمنام بستی کو منتخب کیا اور ایسے وقت میں جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نام سے اس کے گاؤں کے لوگ بھی پوری طرح آشنا نہ تھے اس کو یہ خوشخبری دی کہ میں تیرے نام کو عزت سے دنیا میں پھیلاؤں گا، یہانتک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ اس کام کی تکمیل کے لیے اللہ تعالیٰ نے یہ بھی بشارت دی کہ

I SHALL GIVE YOU A LARGE PARTY OF ISLAM[۱]

یعنی میں تجھے جان نثاروں اور وفا شعاروں کا ایک مقدس گروہ بھی عطا کروں گا، نیز فرمایا:
ینصرك رجال نوحی الیھم من السماء[۲] یعنی تیری مدد وہ لوگ کرینگے جن کے دلوں میں ہم اپنی طرف سے الہام کرینگے اور فرمایا یاتون من کل فج عمیق، یعنی اس کثرت سے لوگ تیری طرف آئیں گے کہ جن راہوں پر وہ چلیں گے وہ عمیق ہو جائیں گی اور یہ لوگ دُور دُور سے تیرے پاس پہنچیں گے، غرض اللہ تعالیٰ نے جہاں قیام شریعت اور احیاء دین کا فریضہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سپرد فرمایا وہاں اعوان و انصار کی ایک جماعت دیئے جانے کا بھی وعدہ فرمایا، ایسے انصار جو خدا تعالیٰ کی وحی کے مورد ہوں گے اور اپنے قول و فعل سے حضور کے مشن کو کامیاب کرنے کی کوشش کریں گے، یہ خدا تعالیٰ کی گواہی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لانے والے اپنے کردار کے اعتبار سے پاکبازوں کی ایک جماعت ہو گی جو حقیقی معنوں میں

---

[۱] تذکرہ طبع دوم ص ۱۰۷ [۲] ایضاً ص ۵۰

انصار اللہ کہلانے کی مستحق ہو گی، قرآن کریم میں بھی وآخرین منھم لمّا یلحقوا بھم کے الفاظ میں یہی پیشگوئی کی گئی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بعثت آخرین کی جماعت میں مقدر ہے اس پہلو سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لانے والے صحابہ کے مثیل ٹھہرے۔

جن خوش نصیب لوگوں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ بننے کا شرف حاصل ہوا وہ کس شان اور کس درجہ کے لوگ تھے اس کا پتہ ان اقوال و تحریرات سے لگتا ہے جن میں حضور نے وقتاً فوقتاً ان کے بارے میں اظہار خیال فرمایا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح حضور نے بھی اپنے بعض جان نثاروں کے نام لیکر فرداً فرداً ان کی تعریف کی ہے۔ بعض جگہ ایک شہر یا علاقے کے مخلصین کا ذکر فرمایا ہے اور ان کی خوبیاں بیان کی ہیں، پھر بحیثیت جماعت سارے مومنین کے اخلاص اور وفا کا نہایت دلکش پیرائے میں اظہار فرمایا ہے اور ایسے محبین و مخلصین کے مل جانے پر خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیا ہے۔ اختصار کے پیش نظر حضور کی تحریرات میں سے صرف دو اقتباسات اس جگہ بطور نمونہ درج کئے جاتے ہیں۔ حضور فرماتے ہیں:۔

۱۔ "اس زمانہ میں جس میں ہماری جماعت پیدا کی گئی ہے کئی وجوہ سے اس جماعت کو صحابہ رضی اللہ عنہم سے مشابہت ہے۔ وہ معجزات اور نشانوں کو دیکھتے ہیں جیسا کہ صحابہؓ نے دیکھا وہ خدا تعالیٰ کے نشانوں اور تازہ بتازہ تائیدات سے نور اور یقین پاتے ہیں جیسا کہ صحابہؓ نے پایا وہ خدا کی راہ میں لوگوں کے ٹھٹھے اور ہنسی اور لعن طعن اور طرح طرح کی دلآزاری اور بدزبانی اور قطع رحم وغیرہ کا صدمہ اٹھا رہے ہیں جیسا کہ صحابہؓ نے اٹھایا، وہ خدا کے کھلے کھلے نشانوں اور آسمانی مددوں اور حکمت کی تعلیم سے پاک زندگی حاصل کرتے جاتے ہیں جیسا کہ صحابہؓ نے حاصل کی۔ بہتیرے ان میں سے ہیں کہ نماز میں روتے اور سجدہ گاہوں کو آنسوؤں سے تر کرتے ہیں۔ جیسا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم روتے تھے، بہتیرے ان میں ایسے ہیں جن کو سچی خوابیں آتی ہیں اور الہام الٰہی سے مشرف ہوتے ہیں جیسا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہوتے تھے۔ بہتیرے ان میں ایسے ہیں کہ اپنے محنت سے کمائے ہوئے مالوں کو محض خدا تعالیٰ کی مرضات کے لیے ہمارے سلسلہ میں خرچ کرتے ہیں، جیسا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم خرچ کرتے تھے۔ ان میں ایسے لوگ کئی پاؤ گے کہ جو موت کو یاد رکھتے اور دلوں کے نرم اور سچی تقویٰ پر قدم مار رہے ہیں جیسا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کی سیرت تھی، وہ خدا کا گروہ ہے جن کو خدا آپ سنبھال رہا ہے اور دن بدن ان کے دلوں کو

پاک کر رہا ہے اور ان کے سینوں کو ایمانی حکمتوں سے بھر رہا ہے اور آسمانی نشانوں سے ان کو اپنی طرف کھینچ رہا ہے جیسا کہ صحابہ کو کھینچتا تھا۔ غرض اس جماعت میں وہ ساری علامتیں پائی جاتی ہیں جو اٰخرین منھم کے لفظ سے مفہوم ہو رہی ہیں اور ضرور تھا کہ خدا تعالےٰ کا فرمودہ ایک دن پورا ہوتا۔"

(روحانی خزائن جلد نمبر ۱۴ ص ۳۰۷، ۳۰۶ - ایام الصلح)

۲۔ "ہزار ہا انسان خدا نے ایسے پیدا کئے کہ جن کے دلوں میں اس نے میری محبت بھر دی۔ بعض نے میرے لیے جان دیدی اور بعض نے اپنی مالی تباہی میرے لیے منظور کی اور بعض میرے لیے اپنے وطنوں سے نکالے گئے اور دکھ دیئے گئے اور ستائے گئے اور ہزار ہا ایسے ہیں کہ وہ اپنے نفس کی حاجات پر مجھے مقدم رکھکر اپنے عزیز مال میرے آگے رکھتے ہیں......... اور میں دیکھتا ہوں کہ ان کے دل محبت سے پُر ہیں اور بہتیرے ایسے ہیں کہ اگر میں کہوں کہ وہ اپنے مالوں سے بکلی دستبردار ہو جائیں یا اپنی جانوں کو میرے لیے فدا کر دیں تو وہ طیار ہیں۔ جب میں اس درجہ کا صدق اور ارادت اکثر افراد اپنی جماعت میں پاتا ہوں تو بے اختیار مجھے کہنا پڑتا ہے کہ اے میرے قادر خدا درحقیقت ذرہ ذرہ پر تیرا تصرف ہے۔ تو نے ان دلوں کو ایسے پُر آشوب زمانہ میں میری طرف کھینچا اور ان کو استقامت بخشی یہ تیری قدرت کا نشان عظیم الشان ہے۔" (حقیقۃ الوحی - روحانی خزائن جلد نمبر ۲۲ ص ۲۴۰ و ۲۳۹)

دوسرا باب

انصار اللہ کا پہلا دور

جماعتِ احمدیہ میں تنظیم انصار اللہ کا قیام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دفتری امور کی سرانجام دہی اور اندرونی انتظام کو سہولت سے چلانے کے لیے ایک انجمن قائم کی جس کا نام صدر انجمن احمدیہ رکھا گیا۔ حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح الاوّلؓ اور حضرت صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانیؓ بھی اس انجمن کے ممبر تھے۔ حضورؑ کی زندگی میں یہ انجمن حضورؑ کی ہدایات کے مطابق کام کرتی رہی، لیکن حضورؑ کے وصال کے بعد حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ کا انتخاب بطور خلیفۃ المسیح عمل میں آیا اور یہ انتخاب ساری جماعت کے متفقہ فیصلہ سے ہوا۔ کسی ایک فرد نے بھی اس کے خلاف آواز نہ اُٹھائی۔ سب نے اپنی گردنیں حضرت خلیفۃ المسیح کے سامنے بغرض اطاعت جھکا دیں اور آپ کے احکام کی پیروی اسی جوش و خروش سے کرنے لگے، جس جوش و خروش سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کی پیروی کیا کرتے تھے، مگر بدقسمتی سے صدر انجمن کے بعض ممبران جو اپنے آپ کو بہت معزز اور اہم سمجھتے تھے اپنے مقام کو نمایاں کرنے کے لیے رفتہ رفتہ حضرت خلیفۃ المسیح کے احکامات کو پس پُشت ڈالنے اور من مانی کارروائیاں کرنے لگے۔ انھوں نے ایسا طرز عمل اختیار کرنا شروع کیا جس سے واضح ہوتا تھا کہ وہ خلافت کے مقام کو گرانا چاہتے ہیں اور لوگوں کو یہ باور کرانا چاہتے ہیں کہ دراصل اہمیّت انجمن کو حاصل ہے نہ کہ خلیفۃ المسیح کو۔ ان کے طرز عمل سے یہ بھی واضح ہوتا تھا کہ انہیں اپنی عزت و وقار کا تو بہت خیال ہے، لیکن اس امر کی پروا نہیں کہ جن مقاصد کے لیے خدا تعالیٰ نے اس سلسلہ کو قائم کیا ہے وہ پورے ہوتے ہیں یا نہیں۔

انہی ایام میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے "فرزند دلبند گرامی ارجمند" حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحبؓ نے ایک رؤیا[1] دیکھا کہ ایک بڑا محل ہے اور اس کا ایک حصہ گرا رہے ہیں اور ہزاروں پتھیرے

[1] بدر ۲۳ فروری ۱۹۱۱ء نیز الحکم ۲۱-۲۸ فروری ۱۹۱۱ء

بڑی سرعت سے اینٹیں پاتھتے ہیں۔ آپ نے پوچھا یہ کون لوگ ہیں اور مکان کو کیوں گرا رہے ہیں؛ تو جواب ملا کہ یہ جماعت احمدیہ ہے اور اس کا ایک حصّہ اس لیے گرا رہے ہیں تا پرانی اینٹیں خارج کی جائیں اور بعض کچی اینٹیں پکی کی جائیں۔ اس وقت آپ کے دل میں خیال گذرا کہ یہ پتھیرے فرشتے ہیں اور معلوم ہوا کہ جماعت کی ترقی کی فکر ہم کو بہت کم ہے بلکہ فرشتے ہی اللہ تعالیٰ سے اذن پاکر کام کر رہے ہیں۔

اس رؤیا کے بعد حضرت صاحبزادہ صاحب کے دل میں یہ تحریک پیدا ہوئی کہ ایک الگ انجمن قائم کی جائے جس کے ممبران خصوصیّت سے علم دین حاصل کریں، اعلاء کلمۃ اللہ کی طرف متوجہ ہوں، باہمی اخوت پر زور دیں، ہمہ تن اپنے آپ کو خدمت دین کے لیے وقف کر دیں اور تبلیغ کا جو موقعہ بھی میسّر آئے اس سے پورا پورا فائدہ اُٹھائیں۔ چنانچہ آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح سے اس انجمن کے قیام کی اجازت حاصل کی اور اس کا نام انجمن انصار اللہ دعاؤں اور استخارہ کے بعد تجویز کیا۔

من انصاری الیٰ اللہ کی دعوت

حضرت خلیفۃ المسیح سے اجازت مل جانے کے بعد آپ نے اخبار بدر ۲۳ر فروری ۱۹۱۱ء میں ایک مضمون "من انصاری الی اللہ" کے عنوان سے شائع کیا[۱] اور احباب کو اس انجمن میں شمولیت کی دعوت دی، لیکن شرط یہ رکھی کہ جو صاحب اس کا ممبر بننا چاہیں وہ پہلے سات مرتبہ استخارہ کریں، اگر انشراح صدر ہو تو اس میں شمولیت اختیار کریں۔ اس مضمون میں آپ نے استخارہ مسنونہ کے علاوہ مندرجہ ذیل قواعد کا بھی اعلان کیا:-

۱- اس مجلس کے ہر ایک ممبر کا فرض ہوگا کہ حتیٰ الوسع تبلیغ کے کام میں لگا رہے اور جب موقعہ ملے اس کام میں اپنا وقت صرف کرے، جو اپنے گاؤں یا شہروں میں کر سکیں وہاں کریں۔ جنہیں زیادہ موقعہ ملے اور علاقہ میں بھی۔

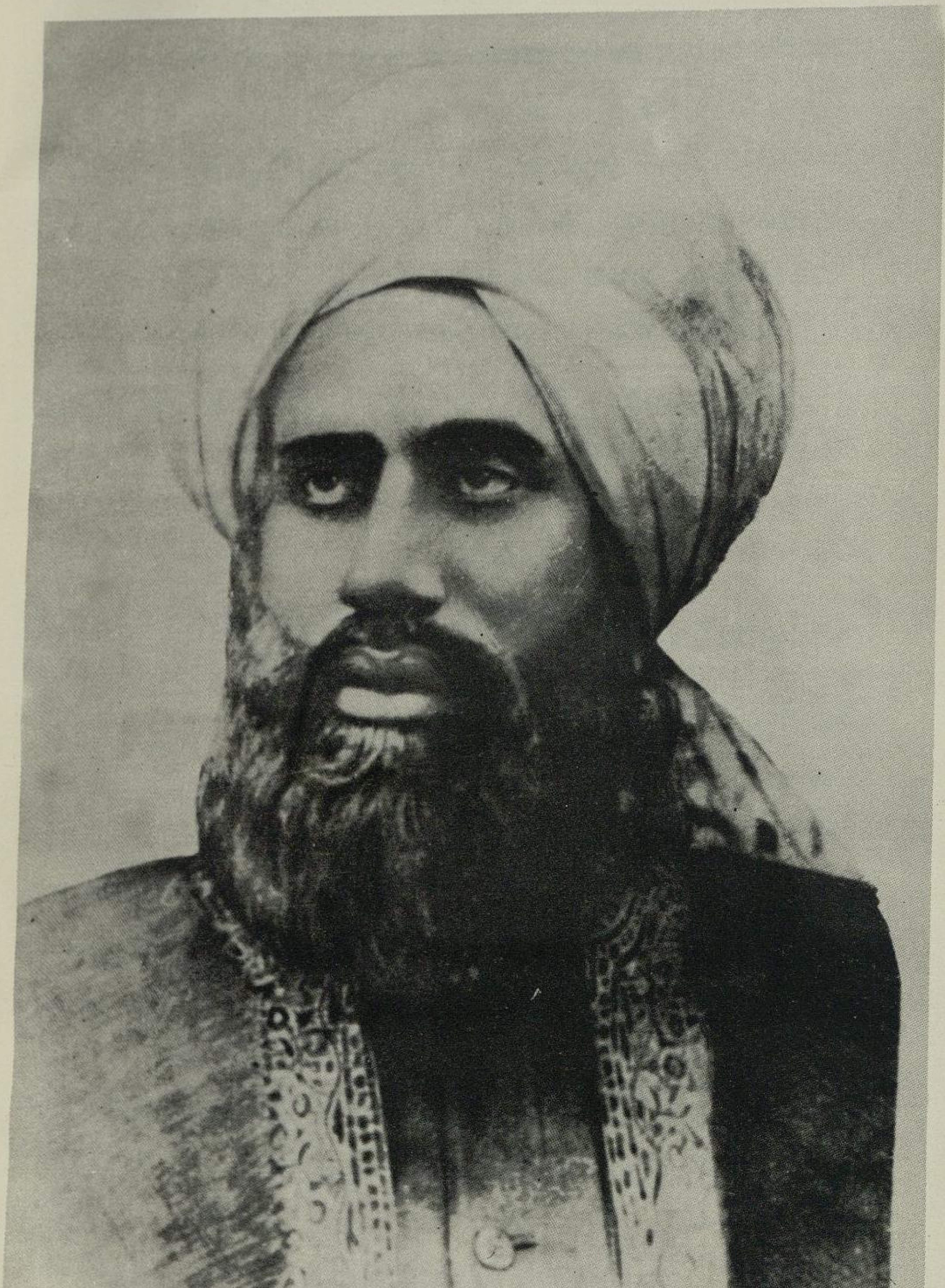
۲- ہر ایک ممبر کا فرض ہو گا کہ قرآن شریف اور احادیث کے پڑھنے اور پڑھانے میں کوشاں رہے۔

۳- ہر ایک ممبر کا فرض ہو گا کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے افراد کی آپس میں صلح اور اتحاد پیدا کرنے میں کوشاں رہے اور لڑائی جھگڑوں سے بچے خصوصاً جبکہ آپس میں کوئی جھگڑا ہو تو خود فیصلہ کرلیں ورنہ حضرت خلیفۃ المسیح سے دریافت کریں۔

۴- ہر ایک قسم کی بدظنیوں سے بچے جو اتفاق و اتحاد کو کاٹتی ہیں۔

---

[۱] بدر ۲۳ر فروری ۱۹۱۱ء نیز الحکم ۷ر جنوری ۱۹۱۲ء



سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۵- ہر ماہ کے آخر میں وہ مجھے یا جس کے یہ کام سپرد ہو اطلاع دیں کہ انھوں نے اس ماہ میں کیا کام کیا۔

۶- اس مجلس کے ممبر آپس میں رشتہ اتحاد پیدا کرنے کے لیے کوشاں رہیں اور تعلق بڑھانے کے لیے ایک دوسرے کے لیے دُعا کریں اور حدیثِ صحیحہ کے مطابق جو قریب کے دوست ہوں ایک دوسرے کی دعوت کریں اور تہادوا تحابوا پر عمل کریں اور عام طور سے عموماً اور ممبران سے خصوصاً ہمدردی ظاہر کریں اور بوقت مشکلات مدد کریں۔

۷- تسبیح و تحمید میں کوشش کریں اور چونکہ رسول کریمؐ کے لاکھوں کروڑوں احسانات ہیں ان پر کثرت سے درود بھیجیں اور نماز کے علاوہ درود پڑھنے کے وقت خلفاء کا لفظ بڑھا کر خصوصیّت سے حضرت مسیح موعودؑ کو مدِّ نظر رکھیں۔

۸- اس مجلس کے ممبر خصوصیّت سے حضرت خلیفۃ المسیح کی فرمانبرداری کا خیال رکھیں۔

۹- نمازیں پابندی اوقات سے ادا کریں اور نوافل صلوٰۃ و صدقہ اور روزہ کے لیے بھی کوشش کریں کیونکہ ترقیات روحانی نوافل سے ہوتی ہے۔

ابتدائی ممبران انصاراللہ

مندرجہ بالا مضمون جب اخبار میں شائع ہوا تو حضرت خلیفۃ المسیح نے باوجود علالت کے اس کو شروع سے آخر تک پڑھا اور حضرت صاحبزادہ صاحب سے فرمایا "میں بھی آپ کے انصار میں شامل ہوں"[۱]۔ اس لحاظ سے حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ اس انجمن کے سب سے پہلے ممبر بنے۔

جن لوگوں نے بالکل ابتدا میں ہی حسبِ شرائط اس انجمن میں شمولیت اختیار کی ان کے نام یہ ہیں[۲]:-

مولوی سرور شاہ صاحب قادیان، حافظ روشن علی صاحب قادیان، منشی فرزند علی صاحب فیروزپور، منشی احمد دین صاحب گوجرانوالہ، سیّد صادق حسین صاحب اٹاوہ، شیخ غلام احمد صاحب قادیان، شیخ رحمت اللہ صاحب بنگہ، حکیم محمد دین صاحب گوجرانوالہ، میاں عبدالعزیز صاحب سہارنپور، شیخ عبدالرحمٰن صاحب لاہوری قادیان، میاں خداداد صاحب کرانچی، میاں فیروز علی صاحب منہ کسوال، میاں بدر بخش صاحب

[۱] اخبار بدر قادیان ۹ رمارچ ۱۹۱۱ء [۲] بدر قادیان ۲۰ راپریل ۱۹۱۱ء ص ۱۱

دہوگڑی، مولوی غلام رسول صاحب راجیکی حال مبارک منزل لاہور، منشی محمد ظہیر الدین صاحب کلرک سرکل آفس نہر اپر چناب لاہور، محمد حسین صاحب ظفروال، سید نذیر حسین صاحب گھٹیالیاں، پیر برکت علی صاحب رَمل، مولوی عبدالقادر صاحب لودھیانہ، میاں نعمت اللہ صاحب کریام، میاں عنایت اللہ صاحب چوبہ سندھواں، چوہدری غلام احمد صاحب کریام، میاں عبدالرحمٰن صاحب پیرکوٹ، منشی محمد حسین صاحب جہلم، غلام احمد صاحب اختر اوچ ریاست بہاولپور، منشی عبدالخالق صاحب مظفر نگر، چوہدری فتح محمد صاحب طالبعلم ایم۔اے کلاس علی گڑھ، امام علی صاحب سنور ریاست پٹیالہ، مولوی غلام رسول صاحب وزیر آباد، میاں غلام حیدر صاحب تلونڈی راہوالی، شیخ نیاز احمد صاحب وزیر آباد، انور حسین خانصاحب مدرس مدرسہ بیگم پور، حافظ ابراہیم صاحب قادیان، شاہ ولی اللہ صاحب قادیان، منشی محبوب عالم صاحب نیلہ گنبد لاہور، میاں رکن الدین صاحب گوجرانوالہ، میاں عمر الدین صاحب موضع صریح، میاں محبوب عالم صاحب موضع صریح، میاں فضل دین صاحب مانگٹ، چوہدری حاکم علی صاحب چک پنیار، حکیم محمد صالح صاحب سانگلہ ہل، مولوی محمد اسمٰعیل صاحب قادیان۔

بعدازاں ذیل کے افراد بھی اس انجمن کے ممبر بنے [۵]:۔

منشی برکت علی صاحب شملہ، ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب قادیان، میاں وزیر محمد صاحب اور میاں خدا بخش صاحب لاہور۔

انصار اللہ کا افتتاحی اجلاس

انجمن کے قیام کے قریباً دو ماہ بعد اس کا ایک افتتاحی اجلاس ۱۶۔اپریل ۱۹۱۱ء کو منعقد ہوا جس میں اس کے قیام کے اغراض و مقاصد بیان کرتے ہوئے حضرت صاحبزادہ صاحب نے فرمایا اپنی ذاتوں میں اس تعلیم کا نیک نمونہ دکھائیں جو ان کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ملی ہے اور ہر حال میں دین کو دنیا پر مقدم کریں، پھر اس تعلیم کو پوری توجہ اور لگن کے ساتھ دوسروں تک پہنچائیں۔ تبلیغ کا کام ہر روز کرنا چاہیئے خواہ پانچ منٹ کے لیے ہی کیوں نہ ہو۔ دفتر، کچہری یا کام کو آتے جاتے کسی نہ کسی کو کلمۂ حق سنا دینا چاہیئے، اسی طرح ریل اور گاڑیوں کے سفر میں تبلیغ کے بہت سے مواقع پیدا ہوتے ہیں ان سے پوری طرح فائدہ اٹھانا چاہیئے، پھر تبلیغ کے لیے لیکچر اور تقریریں اہم ذریعہ ہیں اس لیے ان میں مہارت پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ کبھی کبھی ایک مقام کے انصار کو دوسرے

[۵] اخبار الفضل ۱۶۔جولائی ۱۹۱۳ء

مقامات پر جا کر لیکچر دینے چاہئیں تاکہ لوگ دینی باتوں کو توجہ اور دلچسپی سے سنیں، تبلیغ کے لیے علم کا ہونا ضروری ہے اس لیے انصاراللہ کو چاہیئے کہ حسب موقعہ اور فرصت قادیان آکر قرآن و حدیث کا علم سیکھیں اور واپس جاکر دوسروں کو سکھائیں، مختلف مذاہب کی تردید یا اسلام کی حمایت میں جو کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام، حضرت خلیفۃ المسیح یا علمائے سلسلہ نے تصنیف کی ہیں ان کا مطالعہ کریں، اس سلسلہ میں آپ نے بعض کتب خاص طور پر تجویز کیں، جن کا مطالعہ انصار کے لیے لازمی قرار دیا، پھر ایک تجویز یہ بھی پیش کی کہ سلسلہ کی کتب کا سال میں ایک دفعہ امتحان ہوا کریگا، تاکہ احباب کو ضروری مسائل سے واقفیت حاصل ہو[۵]

پھر آپ نے ممبران کو اس طرف بھی متوجہ کیا کہ وہ ایک دوسرے سے کثرت سے ملیں اور ایک دوسرے کی دعوتیں کریں تاکہ باہمی اخوت و محبت کا جذبہ ترقی کرے اور ان کا باہم سلوک ایسا ہو جیسا سگے بھائیوں کا۔ اگر کسی شہر میں جائیں تو وہاں کے انصار کو تلاش کرکے ان کے پاس قیام کریں، ان ملاقاتوں میں صحابہؓ کی طرح دینی گفتگو کرکے ایمان تازہ کریں اور علمی افادہ ایکدوسرے سے حاصل کریں۔ نجی معاملات میں باہم مشورہ کریں اور دعاؤں کے ذریعہ ایک دوسرے کی مدد کریں۔

بعض اعتراضات اور انکا جواب

جب انجمن انصاراللہ کے قیام سے جماعت میں بیداری پیدا کرنے اور زندگی کی ایک نئی روح پھونکنے کی کوشش کی گئی تو بدقسمتی سے بعض افراد نے اس پر اعتراض کرنے شروع کر دیئے، حضرت صاحبزادہ صاحب نے ایک تفصیلی مضمون الفضل[۶] میں لکھا اور تمام اعتراضات کے شافی جواب دیئے اور واضح کیا کہ وہ سب بے بنیاد ہیں۔

صاحبزادہ صاحب نے یہ جواب دیا کہ جس طرح ایک کمانڈر انچیف کے ماتحت کئی کمان افسر ہوتے ہیں، جن میں سے ہر ایک اپنی اپنی فوج کا ذمہ وار ہوتا ہے اسی طرح انصاراللہ کی جماعت حضرت خلیفۃ المسیح کے زیر حکم ایک ایسی فوج ہوگی جو میری ماتحتی میں کام کریگی، پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں حضرت خلیفۃ المسیح نے "مجمع احباب" نام کی ایک انجمن بنائی تھی اگر اس وقت ایک ذیلی تنظیم کا قیام قابل اعتراض نہ تھا

۵ اس تجویز کے مطابق پہلا امتحان اکتوبر میں لیے جانے کا اعلان کیا گیا اور اس کے لیے یہ نصاب مقرر کیا گیا (۱) ترجمہ و تفسیر سورۃ بقرہ (۲) ازالہ اوہام ہر دو حصّہ (۳) چشمہ معرفت (الفضل ۱۱ر فروری ۱۹۱۴ء)

۶ اخبار الفضل ۲۳ر جولائی ۱۹۱۳ء

تو اب کیوں قابل اعتراض ہو گیا۔

دوسرا اعتراض یہ کیا گیا کہ انجمن کا نام انصار اللہ کیوں رکھا گیا، کیا دوسرے احمدی انصار اللہ نہیں ہیں تو آپ نے جواب دیا کہ جب لوگ اپنی اولاد کے نام محمدؐ اور احمد اور موسیٰ و عیسیٰ رکھتے ہیں تو کیا اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ وہ دوسروں کو نعوذ باللہ ابوجہل یا فرعون سمجھتے ہیں، اگر یہ نہیں تو ہمارے انصار اللہ نام رکھنے سے یہ کس طرح سمجھ لیا گیا کہ ہم دوسروں کو انصار اللہ نہیں سمجھتے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کے رہنے والوں کو انصار کا خطاب دیا تو کیا مدینہ سے باہر رہنے والے سب لوگ نعوذ باللہ عدو اللہ تھے۔

تیسرا اعتراض یہ کیا گیا کہ یہ انجمن خواجہ کمال الدین صاحب کے بالمقابل کھڑی کی گئی ہے اور دلیل یہ دی کہ وہ جب تبلیغ اسلام کر رہے ہیں تو پھر ایک انجمن کے بنانے کی کیا ضرورت تھی، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ معترضین کے نزدیک تبلیغ ایک فرض کفایہ ہے جو ایک شخص کے کرنے سے سب کے سر پر سے اُٹھ جاتا ہے حالانکہ خواجہ صاحب جماعت میں پہلے شخص تو نہیں تھے جنھوں نے تبلیغ شروع کی ہو، اگر ان سے پہلے بھی احمدی تبلیغ کرتے تھے تو اس قاعدہ کے مطابق خواجہ صاحب کو بھی نہیں کرنی چاہیئے تھی، تبلیغ ہر ایک کا فرض ہے اس لیے جو تنظیم اس غرض کے لیے قائم کی جائے اس پر اعتراض کیسے ہو سکتا ہے۔

چوتھا اعتراض یہ کیا گیا کہ اس انجمن کے قیام نے جماعت میں تفرقہ پیدا کر دیا ہے اور ایک نیا نام رکھ کر دو جماعتیں بنا دی ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر نیا نام دینا اور نئی جماعت بنانا قابل اعتراض ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بلکہ اللہ تعالیٰ پر اعتراض ہو گا کہ اس نے انصار اور مہاجرین کی دو الگ الگ جماعتیں بنا کر کیوں تفرقہ پیدا کیا، اگر وہاں تفرقہ نہیں تھا تو یہاں کیسے ہو گیا، پھر صاحبزادہ صاحب نے واضح کیا کہ اس وقت بھی جماعت میں بیسیوں انجمنیں ہیں، کوئی انجمن احمدیہ فیروز پور ہے کوئی جماعت لاہور یا پشاور ہے پھر ایک صدر انجمن کہلاتی ہے۔ یہ سب انجمنیں اور جماعتیں تفرقہ نہیں، بلکہ ترقی کا موجب ہیں۔

ایک اور اعتراض یہ کیا گیا کہ یہ انجمن ایک خفیہ سوسائٹی ہے جو مرزا محمود احمد صاحب کے حق میں پراپیگنڈا کرنے کے لیے بنائی گئی ہے۔ یہ اعتراض عجب مضحکہ خیز ہے، کیا خفیہ سوسائٹیاں مساجد میں اجلاس کرتی ہیں اور اپنی کارروائیوں کو اخبارات میں شائع کرتی ہیں۔ پراپیگنڈا والی بات کھل کر اس وقت کہی گئی جب خلافتِ ثانیہ کا انتخاب ہوا۔ اس بارے میں وہ حلفیہ شہادت کافی ہے جو مولوی فرزند علی صاحب ہیڈ کلرک قلعہ میگزین فیروز پور نے دی اور الفضل ۶۔ اپریل ۱۹۱۴ء میں شائع ہوئی، اس کا ایک اقتباس

درج ذیل ہے:-

"میں بحمد للہ اول الانصار اللہ میں سے ہوں ..... میں خداتعالیٰ کی قسم کھا کر بیان کرتا ہوں کہ ممبران انصار اللہ کے درمیان ہرگز کوئی منصوبہ اور سازش کسی قسم کی نہ تھی کہ حضرت خلیفۃ اوّل مرحوم و مغفور کی وفات پر حضرت صاحبزادہ صاحب کو خلیفۂ ثانی بنایا جاوے۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ ان کے دلوں میں حضرت صاحبزادہ صاحب کی عزّت و عظمت ایسی مضبوطی کے ساتھ جاگزیں تھی کہ ان کی نظروں میں حضرت میاں صاحب ہی سب سے زیادہ اہل اور حقدار خلافت کے تھے، مگر حاشا و کلا ان کے درمیان کسی قسم کا منصوبہ یا سمجھوتہ تک بھی اس قسم کا نہ تھا کہ حضرت کو خلیفہ بنانے کے لیے یوں یوں کوشش کی جائے ....."

غرض اس قسم کے اعتراضات ان ہی لوگوں کی طرف سے کئے جاتے تھے جن کے دلوں میں کجی تھی اور وہ بعد میں منکر خلافت ہوئے یا اس طبقہ کی طرف سے ہوتے تھے جو ان کے زیر اثر تھا۔ اس قسم کے معترضین کا حلقہ بڑا ہی محدود تھا ورنہ جماعت کی بھاری اکثریت حضرت صاحبزادہ صاحب کے تقویٰ و طہارت اور اس تڑپ اور لگن سے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کے دل میں خدمتِ اسلام کے لیے ودیعت کی تھی بہت متأثر تھی اور ان کے دلوں میں آپ کیلئے عزّت و احترام کا ایک زبردست جذبہ پایا جاتا تھا۔ خود حضرت خلیفۃ المسیح اوّل عمر کے تفاوت کے باوجود آپکا بہت احترام کرتے تھے اور آپ کے متعلق اپنے تعلق خاطر اور محبت و پیار کا اظہار وقتاً فوقتاً برملا فرماتے تاکہ سمجھنے والے سمجھیں اور فائدہ اُٹھائیں۔

انصار اللہ کا تبلیغی پروگرام

انجمن انصار اللہ کے قیام کی چونکہ غرض ہی یہ تھی کہ تبلیغ اسلام کو وسیع سے وسیع تر کیا جائے اس لیے حضرت صاحبزادہ صاحب ان مسائل پر اکثر غور و فکر کرتے رہتے تھے اور وقتاً فوقتاً ایسی تجاویز پیش کرتے تھے جن سے یہ مقصد پورا ہو چنانچہ جن دنوں آپ بحالئ صحت اور عربی زبان کی تحقیق کے لیے مصر تشریف لے جانے والے تھے آپ نے اپنے انصار بھائیوں کے نام ایک خط میں یہ تجویز پیش کی کہ ہر ایک بھائی جس کی آمد پچیس ۲۵ روپیہ ماہوار ہو وہ ایک روپیہ ماہوار دفتر انصار اللہ میں بھیج دیا کرے اور جن کی آمدنیاں اس سے زیادہ ہوں وہ ہر پچیس ۲۵ روپے پر ایک روپیہ کے حساب سے چندہ جمع کرا دیا کریں، سال کے آخر میں ایسے دوستوں کی ایک ایک جماعت مختلف علاقوں میں کم و بیش مدت کے لیے بغرض تبلیغ بھیج دی جایا کرے گی اور

ھ اخبار الحکم ۷/۱۴ ستمبر ۱۹۱۲ء

ہرایک شخص اپنے جمع کردہ روپے کو اس سفر میں خرچ کریگا۔ اسے کوئی بیرونی امداد نہیں دی جائے گی۔ جو لوگ ایک روپیہ سے زائد جمع کرائیں گے ان کا گروہ زیادہ دُور کے علاقوں میں بھیج دیا جائیگا۔ اس طرح ملک کے مختلف حصوں میں تبلیغ کی ایک سکیم تیار کی گئی۔ یہ تحریک لازمی نہ تھی، بلکہ ممبران کے صوابدید پر چھوڑ دیا گیا تھا کہ جو اس میں حصہ لینا چاہیں وہ حصہ لیں۔ اس تجویز کے مطابق فوری طور پر جن اصحاب نے چندہ دینا منظور کیا ان کے نام یہ ہیں:۔

شیخ عبدالرحمٰن صاحب لاہوری سیکرٹری انصاراللہ، صوفی غلام محمد صاحب، شیخ یعقوب علی صاحب، حکیم محمد عمر صاحب، شیخ غلام احمد صاحب، مولوی شیر علی صاحب۔

مندرجہ بالا تجویز کے علاوہ آپ نے انصاراللہ کے ایک جلسہ منعقدہ ۱۸ جولائی ۱۹۱۳ء میں مندرجہ ذیل تجاویز پیش کیں۔

۱۔ مختلف شہروں میں لیکچروں کا سلسلہ

۲۔ چھوٹے چھوٹے ٹریکٹوں کا سلسلہ جو ہر سہ ماہی شائع کئے جائیں۔

۳۔ مختلف شہروں میں انصار بھیجے جائیں جو کچھ مدت وہاں رہیں۔

۴۔ چھوٹے ٹریکٹوں کو فروخت کیا جائے۔

۵۔ کوئی واعظ مقرر کیا جائے جو مختلف جگہ پھرے خصوصاً احمدیوں میں۔

پہلی تجویز کے بارے میں فرمایا کہ جو انصار ماہوار چندہ جمع کراتے ہیں انہیں ہی اس کام پر لگا دیا جائیگا۔ دوسری تجویز کے بارے میں فرمایا کہ چھوٹے ٹریکٹ کم از کم دس ہزار کی تعداد میں شائع کئے جائینگے اور اس غرض کے لیے فنڈ اکٹھا کیا جائے۔

تیسری تجویز کے بارے میں فرمایا کہ جو لوگ ملازم پیشہ ہیں وہ ایک ماہ کی رخصت لیکر اور جو دیگر کاروبار کرتے ہیں وہ ایک ماہ کی فرصت نکال کر پنجاب یا ہندوستان کے کسی علاقہ میں جاکر اپنے خرچ پر سکونت اختیار کریں اور حسب موقع کچھ وعظ وغیرہ کرتے رہا کریں، لوگ ان کے نیک نمونہ اور اخلاق حسنہ سے متاثر ہوکر حق کو قبول کرنے کی طرف آمادہ ہوجائیں گے، صحابہ نے بھی یہی طریق اختیار کیا تھا۔

چوتھی تجویز کے بارے میں فرمایا کہ بعض لوگوں کو قیمتاً ٹریکٹ دیئے جائیں تاکہ وہ ان کو پڑھنے کی طرف متوجہ ہوں۔

پانچویں تجویز کے بارے میں فرمایا کہ کچھ واعظ قلیل تنخواہ پر مقرر کئے جائیں گے، گو لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ تنخواہ دار علماء نے کیا کرنا ہے، لیکن یہ اعتراض غلط ہے، علماء رزق حرام کھانے کی وجہ سے بدنام ہوئے۔ جو لوگ رضاء الٰہی کے لیے قلیل گذارہ پر قناعت کرینگے وہ ان کی قربانی ہوگی اور یہ گذارہ رزق حلال اور بابرکت ہوگا، البتہ جو واعظ تجارت وغیرہ سے اپنا گذارہ کر سکتے ہوں وہ بلا تنخواہ ہی یہ خدمت سرانجام دیں، لوگوں کی غلط فہمیاں دُور کریں۔ صدر انجمن کے چندے وصول کریں اور جہاں انجمنیں قائم نہیں، وہاں انجمنیں قائم کریں۔ لیکن اپنے خرچ کا بوجھ کسی احمدی پر نہ ڈالیں۔

ہندوستان میں وسیع پیمانے پر تبلیغ کا ایک پروگرام بنانے کے علاوہ یہ تجویز بھی ہوئی کہ بیرونی ممالک مثلاً انگلستان، امریکہ، آسٹریلیا، چین اور جاپان میں بھی مبلغین بھجوائے جائیں۔

پروگرام کا عملی پہلو اور نتائج

انصار اللہ کے لیے جو پروگرام تجویز کیا گیا تھا اس پر پورے خلوص اور تندہی کے ساتھ عمل ہوتا رہا، چنانچہ اس کے نتیجہ میں ۲۳ر جولائی ۱۹۱۳ء تک قریباً دو تین سَو افراد انصار اللہ کے ذریعہ سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے، سلسلہ کے اکثر واعظین انجمن انصار اللہ کے ممبر تھے، اس لحاظ سے کہا جا سکتا ہے کہ تبلیغ احمدیت کا ایک بہت بڑا حصہ انصار کی معرفت پورا ہوتا رہا۔

بیرونی ممالک میں تبلیغ کے سلسلہ میں چوہدری فتح محمد صاحب ایم۔اے کو انصار اللہ کے خرچ پر خواجہ کمال الدین صاحب کی مدد کے لیے انگلستان روانہ کیا گیا اور شیخ عبدالرحمٰن صاحب نومسلم لاہوری (مولوی فاضل) اور شاہ ولی اللہ صاحب کو تبلیغ اور تحصیل علوم عربیہ کے لیے مصر روانہ کیا گیا تاکہ وہ واپس آکر مدرسہ احمدیہ کی ترقی کا باعث ہوں۔

چوہدری فتح محمد صاحب قیام خلافت ثانیہ تک خواجہ کمال الدین کے ساتھ مل کر ووکنگ مسجد میں کام کرتے رہے اور بعد ازاں خواجہ صاحب سے الگ ہو کر انھوں نے تبلیغ کا سلسلہ جاری رکھا۔

انجمن انصار اللہ اس شکل میں جس میں کہ اس کا اجراء ہوا تھا زیادہ دیر قائم نہ رہی کیونکہ بقضائے الٰہی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ ۱۳ر مارچ ۱۹۱۴ء کو اس جہان فانی سے رحلت فرما گئے اور ۱۴ر مارچ ۱۹۱۴ء کو مشیت ایزدی سے حضرت صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح ثانی رضی اللہ عنہ منتخب ہوئے۔

---

[1] الفضل ۲۳ر جولائی ۱۹۱۳ء [2] الفضل ۳۰ر جولائی ۱۹۱۳ء

خلافت کے عہدۂ جلیلہ پر فائز ہونے کے بعد حضور نے ساری جماعت مبائعین کو ہی اس راستہ پر ڈال دیا جس پر پہلے ممبران انصار اللہ کو چلایا جا رہا تھا ، حضور کے دل میں اسلام کی اشاعت اور سلسلہ کی تبلیغ کے لیے جو بے پناہ جذبہ تھا اور اس سلسلہ میں جو ارادے اور تمنائیں تھیں ان کو بروئے کار لانے کے لیے اللہ تعالیٰ نے وافر سامان پیدا کر دیئے اور جماعت کی پوری قوت اور جملہ وسائل کو ان اغراض و مقاصد کی تکمیل کے لیے آپ کے ہاتھ میں دیدیا اس لیے الگ انجمن کی ضرورت نہ رہی ، لیکن جتنا عرصہ بھی یہ انجمن حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ کی حین حیات کام کرتی رہی اس نے قابل قدر خدمات سرانجام دیں اور تبلیغ کا کام جو پیچھے رہا جا رہا تھا اس کو خاطر خواہ طور پر ادا کیا ۔ سب اراکین پورے جوش اور خلوص کے ساتھ تبلیغ کے کام میں مصروف رہے اور اس کے بڑے اچھے نتائج برآمد ہوتے ۔

تیسرا باب

انصار اللہ کا دوسرا دور

ایک نئی انجمن انصار اللہ

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ اس بات کو بخوبی جانتے تھے کہ اسلام کے غلبہ اور سلسلہ کی ترقی کا انحصار محض ایک نسل کی تعلیم و تربیت، قربانی و ایثار اور وفاشعاری پر ممکن نہیں حضور اپنے سن شعور سے ہی اس امر کے خواہاں اور اس کے لیے کوشاں رہے کہ تبلیغ کے نظام کو وسیع سے وسیع تر کیا جائے، جماعت کے ہر طبقہ یعنی مرد، عورت اور بچوں کے اعتقادات اور ایمان میں پختگی پیدا کی جائے اور آئندہ نسلوں کی تربیت کا خاطر خواہ انتظام کیا جائے تاکہ وہ اپنے وقت پر سلسلہ کی ذمہ داریوں کو اُٹھا سکیں اور خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنی جان مال اور وقت کو صرف کر کے خدمت اسلام بجا لا سکیں، جو انجمن انصار اللہ ۱۹۱۱ء میں قائم کی گئی اس کا بنیادی مقصد خلافت سے وابستگی، جماعت میں وحدت فکر پیدا کرنا اور تبلیغ کے نظام کو مؤثر اور وسیع کرنا تھا، ۱۹۲۶ء میں قائم ہونے والی دوسری انجمن انصار اللہ کا بنیادی مقصد نئی پود کی اصلاح، ان میں خدمت دین کا جذبہ ابھارنا اور انہیں اس قابل بنانا تھا کہ وہ آئندہ کی ذمہ داریوں کو کما حقہ، سنبھال سکیں اس انجمن کے قیام اور مقاصد پر روشنی ڈالتے ہوئے حضور نے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر اپنی تقریر فرمودہ ۲۷ دسمبر ۱۹۲۶ء میں ارشاد فرمایا[1]:-

"یہاں میں نے ایک انجمن بچوں کی بنائی ہے جس کا نام انصار اللہ رکھا ہے اس میں مَیں خود ان کو ہدایت دیتا ہوں چنانچہ اس کا ایک نتیجہ یہ ہوا ہے کہ بہت سے لڑکے اب تہجد پڑھنے لگے ہیں، میں چاہتا ہوں کہ تمام بیرونی جماعتوں میں بھی اس قسم کی انجمنیں بنائی جائیں جن میں بچوں کو اخلاقی تربیت کے سبق سکھائے جائیں تاکہ وہ آئندہ قوم کے بہترین افراد ثابت

---

[1] الفضل ۱۴ جنوری ۱۹۲۷ء

ہو سکیں مگر بہتر طریق یہی ہے کہ بچوں کو یہاں بھیجیں کیونکہ یہاں میں خود تربیت کے متعلق سبق دیتا ہوں ان کی تربیت کرتا ہوں، تھوڑے دنوں میں ہی تربیت اعلیٰ رنگ میں ہو گئی ہے، دوست بچوں کو قادیان بھیجیں اگر بعض نہیں بھیج سکتے تو اپنے پاس ہی ان کی تربیت کریں۔"

خلافت کی گوناگوں مصروفیات اور ذمہ داریوں کے باوجود حضور نے نوجوانوں کی اصلاح کے لیے ایک سکیم تیار کی اور اس کو پروان چڑھانے کے لیے خود جلسوں میں شرکت فرمائی اور طلبہ کو ہدایات جاری کرنے کا سلسلہ شروع کیا، بچوں کو نصائح کرنے اور ان کی تربیت کرنے کا کام مدارس کے اساتذہ اور سلسلہ کے بزرگوں کے سپرد بھی کیا جا سکتا تھا، لیکن حضور کا اس کام کو خود اپنے ہاتھ میں لینا ظاہر کرتا ہے کہ حضور کے نزدیک یہ کام کسقدر اہم اور ضروری اور کسقدر توجہ کا محتاج تھا، مختلف جلسوں کی کارروائی پر نگاہ ڈالنے سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ عام واعظانہ طریق سے ہٹ کر حضور نے نفسیاتی طریقہ استعمال کیا، پہلے اپنے آپ کو بچوں کی سطح پر لے آئے، ان سے ذاتی ربط پیدا کیا اور پھر عام فہم انداز میں ہر بات اس رنگ سے ان کے سامنے پیش کی کہ وہ ان کے لیے عقلاً قابلِ قبول ہو، حضور کی ہدایات جہاں اخلاقی اور روحانی امور اور تزکیۂ نفس کے طریقوں پر مشتمل ہیں وہاں ان میں صحت کے قیام اور اقتصادی خوشحالی کے مسائل پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔ چونکہ حضور کا منشا یہ تھا کہ بیرونی مقامات پر بھی نوجوانوں اور بچوں کی ایسی ہی مجالس قائم کی جائیں اور اسی نہج پر تربیت ہو اس لیے مختلف جلسوں کی کارروائی اپنے الفاظ میں اختصار سے پیش کی جاتی ہے تاکہ وہ بچوں کی اصلاح کے لیے نمونہ کا کام دے سکے۔

اس انجمن کی کارروائیوں کا مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب انور سابق انچارج تحریک جدید سابق پرائیوٹ سیکرٹری (جو اس زمانہ میں مولوی فاضل کلاس میں پڑھتے تھے اور اس انجمن کے ممبر تھے اور ڈائریاں لکھنے کا شوق رکھتے تھے) کی ڈائری[ل] سے کچھ تفصیلات کا علم ہوتا ہے۔ اس ڈائری کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس انجمن کے اجلاس بعد نماز عصر مدرسہ احمدیہ قادیان کے صحن میں عموماً ہر ہفتہ یا ہفتہ میں دوبارہ (یعنی بروز جمعہ اور پیر) منعقد ہوا کرتے تھے اور حضرت امیرالمومنین بنفس نفیس تشریف لاکر ہدایات دیتے تھے ان جلسوں میں مدرسہ احمدیہ اور تعلیم الاسلام ہائی سکول دونوں کے طلبہ بالخصوص وہ جو بورڈنگ میں رہتے تھے شامل ہوتے تھے۔ شامل ہونے والوں کی تعداد بقول عبدالرحمٰن صاحب انور بہت زیادہ نہ ہوتی تھی، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نسبتہً بڑی عمر کے طلبہ

ل اب یہ ڈائری ماہنامہ خالد بابت مارچ تا ستمبر ۱۹۵۹ء میں شائع ہو چکی ہے۔

شریک ہوتے تھے، طلبہ کو مختلف گروپوں میں تقسیم کیا گیا تھا اور ہر گروپ کا ایک گروپ لیڈر ہوتا تھا، اجلاس کے وقت طلبہ کے ساتھ ان کے بعض اساتذہ بھی بطور نگراں شریک ہوتے تھے، حضور نے انجمن کے ممبروں میں شوق پیدا کرنے اور یہ امر ذہن نشین کرانے کے لیے کہ انھوں نے اپنے لیے ایک ممتاز مقام پیدا کرنا ہے ایک بیج بھی تجویز کیا تھا جس پر لکھا تھا نحن انصار اللہ اور اس پر منارۃ المسیح کا ڈیزائن بنا ہوا تھا۔

مولوی عبدالرحمٰن صاحب انور کی ڈائری کے مطابق ان جلسوں کا سلسلہ ۵ر نومبر ۱۹۲۶ء سے ۲۲ر اپریل ۱۹۲۸ء تک جاری رہا۔ اس عرصہ میں کم وبیش ۳۲ اجلاس منعقد ہوئے، حضرت امیرالمومنین کی مصروفیات کے پیش نظر یا طلبہ کی موسمی تعطیلات کے پیش نظر ان جلسوں میں بعض دفعہ لمبے وقفے بھی پڑ جاتے تھے، حضور کی فرمودہ نصائح اور ہدایات کا خلاصہ درج ذیل ہے:۔

حضور نے فرمایا ہر ممبر کو آیۃ الکرسی اور تین آخری سورتیں یاد ہونی چاہئیں، رات کو سونے وقت ابتداءً ایک بار اور جب عادت پڑ جائے تو تین بار پڑھنا چاہیئے، اس کے علاوہ اپنی زبان میں بھی چھوٹی چھوٹی دعائیں مانگ لی جائیں تو بہتر ہے۔ ہر ممبر کے پاس تین چیزیں ہونی چاہئیں یعنی قرآن کریم، کشتی نوح اور ریاض الصالحین۔ پندرہ سال سے زائد عمر کے لڑکے ہر روز چار رکوع قرآن کے اور دو صفحے کشتی نوح کے پڑھ لیا کریں اور اس میں کبھی ناغہ نہ ہو۔

مدرسہ احمدیہ اور ہائی سکول کے ایک ایک طالبعلم کے درمیان بھائی چارہ قائم کر دیا گیا تھا اس کے بارے میں فرمایا کہ اس اخوت کا قیام اس لیے ہے کہ ایک تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنّت ہے دوسرے اس لیے کہ وہ ایک دوسرے کے نگران رہیں اور نیک کاموں میں مدد کریں، اخوت کی سات شرائط یہ مقرر کیں (۱) ہم دونوں آپس میں بھائی بھائی بن کر رہیں گے (۲) ہم دونوں ایک دوسرے سے للہ محبّت کرینگے (۳) ہم ایک دوسرے سے مل کر اسلام اور احمدیت کی خدمت کریں گے (۴) ہم ایک دوسرے سے مل کر سلسلہ کے نظام کی مضبوطی میں کوشش کرتے رہیں گے (۵) ہم ایک دوسرے کو نیکی کی تحریک کرتے رہیں گے (۶) ہم ایک دوسرے کو بُری باتوں سے بچانے کی کوشش کرتے رہیں گے (۷) ہم ایک دوسرے سے مل کر علم کی ترقی اور امن کی زیادتی میں کوشش کرتے رہیں گے۔ فرمایا دو کا ملانا تو خصوصیت کے لیے ہے ورنہ اخوت تمام ان لوگوں کے ساتھ بھی ہے جو اس ایسوسی ایشن کے ممبر نہیں۔ یہ سب سے افضل ہے کہ ہر ایک کو احمدیت سے محبّت ہو اور اس سے بھی جس کے نام کے ساتھ احمدی لگا ہو، اس کی غرض یہ بھی ہے کہ تا یہ مشق کرائی جائے کہ تمام لوگوں سے خواہ کسی مذہب کے ہوں،

کسی ملک میں ہوں ان سے حقیقی بھائی کی طرح محبّت کی جائے۔

صحابہ آنحضرت صلعم کی مجلس میں بالکل خاموش رہتے اور بن بلائے کبھی نہ بولتے تھے، اسی طرح ان مجالس میں خاموش رہا جائے جب بھی نظام میں ہو بن بلائے نہ بولو، نہ ہاتھ پاؤں سے کھیلو، نہ کسی اور کے سہارے کھڑے ہو، نہ کسی اور بات کی طرف توجہ کرو۔

نماز اسلام کے عملی احکام میں سے سب سے اہم ہے، بے نماز آدمی اگرچہ بظاہر مسلمان ہے مگر عملی طور پر وہ اسلام سے خارج ہے۔ وہ نماز جو دوسروں کے کہنے سے پڑھی جائے وہ اصل نماز نہیں نماز کے ذریعہ خدا سے تعلق پیدا ہوتا ہے۔ نماز میں بندہ خدا سے باتیں کرتا ہے جو سچے دل سے خدا سے باتیں کرنے کی خواہش رکھتا ہو اس سے خدا بھی باتیں کرنے لگتا ہے بڑے لڑکوں میں سے جو وعدہ کرنے کے لیے تیار ہوں یہ وعدہ لینا چاہتا ہوں کہ جمعرات اور جمعہ کی درمیانی شب نماز فجر سے نصف گھنٹہ پہلے اُٹھ کر تہجد کے نوافل ادا کرینگے اور اس پر دوام اختیار کرینگے سوائے اس کے کہ وہ اتنے بیمار ہوں کہ چار پائی سے اُٹھ بھی نہ سکتے ہوں، جو لڑکے ابھی وعدہ نہیں کر سکتے، وہ مہینہ ڈیڑھ مہینہ تجربہ اور مشق کرنے کے بعد نام لکھائیں، لیکن اگر ہمیشہ اس پر عمل نہ ہو سکے تو نام دینے سے نہ دینا بہتر ہے۔ وعدہ کرنے والوں سے ماہ بماہ دریافت کیا جائے گا۔ تہجد پڑھنے سے آہستہ آہستہ وہ چیز حاصل ہوتی ہے جسے روحانیت کہتے ہیں۔

فرمایا سچائی کی قیمت آدمی کی قیمت سے زیادہ ہے۔ سچا مسلمان جان قربان کر دیگا، لیکن سچائی قربان نہیں کریگا، احمدیت بھی ایک اعلیٰ درجہ کی سچائی ہے۔ سب کام سچائی کی خاطر کرنے چاہئیں، خدا تعالیٰ سب سچائیوں کا منبع ہے۔ جب کوئی کام خدا کی خاطر کیا جائے تو کسی روک کو سامنے نہیں آنے دینا چاہیئے حتّٰی کہ ماں باپ بھی نہ روک بن سکیں۔

دنیا کے تمام کام خیالات کے نتیجہ میں ہی ہوتے ہیں، پہلے خیال ہوتا ہے پھر عمل۔ اسی لیے شریعت نے سب سے زیادہ خیالات کی اصلاح پر ہی زور دیا ہے، یہ سمجھنا غلط ہے کہ خیالات کی اصلاح معلوم نہیں ہو سکتی کیونکہ انسان کے اندر کا تغیر ظاہر میں بھی تغیر پیدا کرتا ہے۔ اعمال یہ بتلا دیتے ہیں کہ باطن کی اصلاح ہوئی ہے یا نہیں۔ ایک حد تک انسان خود بھی معلوم کر سکتا ہے کہ اس کی اصلاح ہوئی ہے یا نہیں، لیکن اس کی اپنی نسبت اس کے ساتھ رہنے والے دوست زیادہ بہتر طور پر اس کا اندازہ لگا سکتے ہیں کہ اصلاح کس حد تک ہوئی ہے۔ اگر وہ کوئی کمزوری دیکھیں تو ان کا فرض ہے کہ علیحدگی میں اپنے بھائی کو محبّت اور پیار سے نصیحت کریں۔

صحت اور تندرستی کے سلسلہ میں فرمایا صحت کا ہونا قومی مفاد کے لیے بھی ضروری ہے۔ صحت کی خرابی سے غصہ اور چڑچڑا پن پیدا ہوتا ہے۔ صحت کی درستی اوقات کی پابندی پر بھی منحصر ہے۔ نیند اور کھیل کا خیال نہ رکھنے سے صحت خراب ہو جاتی ہے۔ طالبعلموں کے لیے کم از کم سات گھنٹے سونا لازمی ہے، پھر ایک وقت میں دو کام نہیں کرنے چاہئیں، مثلاً کھانا کھاتے وقت پڑھنا نہیں چاہیئے، نہ غصہ دکھانا اور فکر کرنا چاہیئے، غذا کے لحاظ سے جسم کو طاقت دینے والی چیز روٹی یا گندم ہے نہ کہ سالن۔ اگر کسی کو کوئی چیز ناپسند ہو تو صرف سوکھی روٹی کھائے۔ ناپسند چیز کو کھانے سے یہ بہتر ہے کہ اس کو نہ کھایا جائے کیونکہ اس سے چڑچڑا پن پیدا ہوتا ہے۔

جلسہ سالانہ جب قریب آیا تو فرمایا بعض دفعہ طبیعت کے خلاف کام کرنے پڑتے ہیں، بعض کام طاقت سے زیادہ ہوتے ہیں بعض ایسے ہوتے ہیں جن کو تم بے فائدہ سمجھتے ہو۔ بعض دفعہ افسر بُرے لہجہ میں پیش آتے ہیں لیکن چونکہ تمہارا عہد ہے کہ ہم سلسلہ کے کام پوری فرمانبرداری سے کرینگے، اس لیے گذشتہ سالوں کی نسبت بہتر کام کر کے دکھلاؤ انصاراللہ کا ممبر بننے سے تم پر دوہری ذمہ داری عائد ہوگئی ہے۔ اپنے آپ کو اس کا اہل ثابت کرو، السلام علیکم اونچی آواز سے کہنے کو رائج کرو خواہ راستہ میں ملنے والا ناواقف ہی ہو۔ یہ خیال نہ کرو کہ وہ جواب دیتا ہے یا نہیں۔ اپنا رویہ ایسا بناؤ کہ باہر سے آنے والوں کے دل میں بھی یہ خواہش ہو کہ وہ اپنے بچے تعلیم و تربیت کے لیے قادیان بھیجیں۔

اسراف سے ہمیشہ بچو، اسراف کے معنی ہیں اپنی مملوکہ چیز کو حد مناسب سے زیادہ خرچ کرنا۔ یہ حد ہر ایک کے لیے الگ الگ ہوتی ہے، ہر ایک کو چاہیئے کہ جو خرچ اسے ملتا ہے اس کے تین حصے کرے (۱) جسکو اس نے استعمال کرنا ہے (۲) جس کو صدقہ دینا ہے (۳) جس کو جمع کرنا ہے۔ جس نے ⅓ اپنے نفس پر ضرور خرچ کرنا ہے وہ بخیل نہیں ہو سکتا۔ جس نے ⅓ صدقہ دینا ہے وہ قوم کے نزدیک بخیل نہیں ہو سکتا۔ جس نے ⅓ بچانا ہے وہ اسراف سے بچا رہے گا۔ انسان آرام اچھی عادتوں سے پاتا ہے نہ کہ کھانے سے۔ جس کو اس طرح خرچ کی عادت ہوگی وہ باقی زندگی میں بھی اچھا رہیگا، اسراف سے بچنے کے لیے نہ صرف والدین کی آمد کا خیال رکھنا ضروری ہے بلکہ اس امر کا بھی کہ ہر چیز پر اس کے لحاظ سے خرچ ہو، قلم، پنسل پر اس کے لحاظ سے اور کپڑوں پر ان کے لحاظ سے۔ یہ نہ ہو کہ کھانے میں تو کفایت کی، لیکن کپڑوں پر اسراف سے کام لیا، طالب علموں کا ایک بنک بنایا جائے جس میں جمع ہونے والی رقم کی رسید دی جائے اور باقاعدہ حساب رکھا جائے اس رقم سے تجارت کی جا سکتی ہے مثلاً

سٹیشنری کی دوکان کھول لی جائے یا مدرسہ میں فارم بنایا جا سکتا ہے۔

بعض طالبعلموں میں یہ عیب ہوتا ہے کہ دوسروں کی اچھی چیز اُٹھا لیتے ہیں یا ان سے مانگتے رہتے ہیں۔ اس سے بھی اسراف کی عادت پڑتی ہے، اگر کوئی دوسرے کی چیز اٹھائے تو وہ ضرور اُس سے چھین کر واپس دلائی جائے اگر کوئی تم میں سے کچھ کھا رہا ہو تو کسی دوسرے کو بھی اس میں سے دے، اگر کسی غریب کو دے تو زیادہ بہتر ہے۔ اس سے غریب بھائیوں کی امداد کی عادت پڑتی ہے۔

ایک غلطی جس کا تعلق اسراف سے ہے وہ دوسروں کی نقل کرنا ہے۔ غریب طالبعلم امیروں کی نقل کرنے لگتے ہیں۔ اس سے چوری، جھوٹ اور قرضہ لینے کی عادتیں پڑتی ہیں۔ نقل طبیعت کی کمزوری کی علامت ہے اس سے بچنا چاہیئے، قیمتی کپڑوں کی بجائے، صاف ستھرے رہنے کا شوق ہونا چاہیئے۔ صاف رہنے سے اخلاق بھی درست ہوتے ہیں، صحت اور ذہن بھی ٹھیک رہتا ہے۔

تمہاری یہ عمر سیکھنے کی ہے اس کی قدر کرو۔ یہ وقت ہے جب تمہارے دل تحصیل علم کے شوق میں تڑپ رہے ہیں۔ جس وقت سوال کرنے کا ولولہ نہ رہے تو سمجھو کہ بس بڑھاپا آگیا۔ یہ اُمنگ ایسی چیز ہے کہ پھر ڈھونڈے نہ ملے گی جواب گمائے نہیں گمتی۔ اس اُمنگ اور حافظہ کی قدر کرو۔ یہ حافظہ اور دماغ اتنی قیمتی چیز ہے کہ دنیا کی کوئی چیز اس کے ہم پلہ نہیں ہوسکتی۔ دیکھو افلاطون کتنا مشہور ہے۔ اس نے اپنی عمر کو ٹھیک استعمال کیا تب اتنی قدر کو پہنچا۔ پس علم سیکھنے میں کوشاں رہو۔ علم ایمان کی زیادتی کے لیے بھی ضروری ہے۔ اس عمر اور دماغ سے فائدہ اُٹھاؤ اور اپنا ایک ایک منٹ ضائع ہونے سے بچاؤ۔

اخلاق فاضلہ بہت قیمتی چیز ہے اس سے دین و دنیا میں عزت حاصل ہوتی ہے، لوگ تم کو اخلاق سے پرکھیں گے اگر تمہارے اخلاق درست نہیں تو وہ یہ نہیں کہیں گے کہ تم سُست ہو بلکہ وہ جماعت احمدیہ پر اعتراض کرینگے کہ تم میں اور غیر احمدیوں میں کیا فرق ہوا۔ اگر فرق کچھ نہیں تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے آنے کا کیا فائدہ ہوا۔ اس لیے جو نصائح کی جاتی ہیں ان پر عمل کرو، صرف سن لینے سے کچھ فائدہ نہیں۔

بہادری جوش کو دبانے میں ہوتی ہے۔ بچہ کسی بڑے آدمی کی بے ادبی کرے اور وہ اسے مارنے لگ جائے تو یہ بزدلی ہوگی نہ کہ بہادری۔ حملہ میں پہل کرنا بھی بزدلی ہے اسی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی پہلے حملہ نہیں کیا۔ مسلمان کو کبھی حملہ میں پہل نہ کرنی چاہیئے نہ زبان سے نہ ہاتھ سے۔ زبان کے حملے کو برداشت کیا کرو اور ہتھیار کے حملہ کا بھی اتنا ہی جواب دو جتنا دفاع کے لیے ضروری ہے۔

فرمایا استقلال نہایت عمدہ صفت ہے۔ بارش کا ایک چھینٹا گیلا نہیں کرتا۔ لیکن وہی چھینٹا بار بار پڑے تو جل تھل کر دیتا ہے، پانی کتنی نرم چیز ہے، لیکن وہ پہاڑ جیسی سخت چیز کو گھسا دیتا ہے اور غاریں بنا دیتا ہے، یہی اخلاق کا حال ہوتا ہے اگر ایک پیسہ روزانہ خدا کی راہ میں یا غریبوں کو دو تو دل پر گہرا اثر پاؤگے، آنحضرت صلعم نے تمام کاموں سے اچھا کام اس کو قرار دیا ہے جو دوام کے ساتھ ہو۔ پس جو کام بتایا جائے اسے روزانہ استقلال سے کرو تا اس کا فائدہ ہو۔

ایک دفعہ کسی نے ڈیڑھ سال کی بچی کو قتل کر کے باہر پھینک دیا۔ اس پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان کی فطرت اس قدر گر سکتی ہے کہ ایک دن وہ نادان بچے کو بھی مارنے کے لیے تیار ہو جاتا ہے۔ جرموں کے اس پہلو پر غور کرو کہ اگر انسانی طبیعت پر قابو نہ رکھا جائے تو وہ کتنی گر جاتی ہے۔ بے جا جوش انسان کو کس طرح خراب کرتا ہے اس سے عبرت حاصل کرو۔ اور بدلہ لینے میں کبھی جلد بازی سے کام نہ لو۔ غصہ کی حالت میں دوسرے کی نسبت اپنا نقصان زیادہ ہوتا ہے۔ کسی سے غلطی سرزد ہو تو اس کو نرمی سے سمجھاؤ اور علیحدگی میں سمجھانا اور نصیحت کرنا تو کبھی بھی نفع سے خالی نہیں ہوتا۔

مدارس میں سالانہ چھٹیوں کے موقعہ پر فرمایا تمہیں چھٹیوں میں بہت کچھ فارغ وقت ملے گا، روزانہ تین گھنٹے کام کرنے سے اچھی طرح سبق یاد کر سکو گے، پھر بھی روزانہ تین گھنٹے فارغ بچیں گے۔ ان میں یہ کام کرنے چاہئیں (۱) اپنے ہم عمر لڑکوں اور رشتہ داروں مرد عورتوں کو اسلام کی مشکلات سناؤ۔ عیسائی پادری لوگوں کو عیسائی بنا رہے ہیں۔ اسی طرح آنحضرت صلعم کی زندگی کے واقعات سناؤ۔ اللہ تعالیٰ کے احسانات کا ذکر کرو (۲) جہاں جاؤ وہاں کے طالبعلموں سے واقفیت پیدا کرو اور انہیں ٹریکٹ "آپ اسلام کے لیے کیا کر سکتے ہیں" پڑھاؤ۔ (۳) جہاں جاؤ چھوت چھات کے متعلق سمجھاؤ اور دلیلیں دو (۴) باہر جا کر سوسائٹیاں قائم کرو تا کہ لوگوں کو کام کرنے کی عادت پیدا ہو اور وہ قومی خدمت کر سکیں (۵) سن رائز (رسالہ) ساتھ لے جاؤ اور اس کے خریدار پیدا کرو (۶) انجمن ترقی اسلام سے چندے کی کاپیاں لے لو اور لوگوں سے چندہ جمع کرو اور ان کو بتاؤ کہ یہ چندہ اسلامی خدمت کے لیے ہے، کم از کم پچاس روپے جمع کرو۔

تم نے جو وعدے رات کو آیۃ الکرسی اور آخری سورتیں پڑھنے، نمازوں کی پابندی کرنے، ممبران انصاراللہ اور بنی نوع انسان کو بھائی بھائی سمجھنے کے بارے میں کئے ہیں انہیں باقاعدہ عمل میں لاؤ۔ سفر میں اس کی آزمائش ہوتی ہے پہلے بوڑھوں کو اتارو پھر خود اترو۔ ریل میں جگہ نہ ہو اور کوئی آجائے تو اس کو نکالنے کی بجائے اپنی جگہ

بٹھاؤ خود کھڑے رہو۔ اس طرح اپنے اخلاق کا اثر ڈالو اور انصار اللہ کی عزّت قائم کرو، اپنا بیج لگاتے رکھو۔ گھر میں والدین کی فرمانبرداری کرو، مدرسہ سے سبق باقاعدگی سے پڑھو اور تبلیغ کو نہ بھولو، تم نے ساری دنیا کو مغلوب کرنا ہے۔

انسانی کام کے دو حصے ہوتے ہیں ایک وہ جو اس کے نفس سے تعلق رکھتے ہیں، دوسرے وہ جو قوم سے تعلق رکھتے ہیں، انسان عام طور پر اپنے مفاد اور نقصان کو زیادہ اہم سمجھتا ہے حالانکہ انفرادی نقصانات اور فوائد قومی فوائد و نقصانات کے مقابلہ میں کچھ بھی نہیں ہوتے مثلاً جنگوں میں ہزاروں انسان قوم، ملک یا مذہب کی خاطر جانیں دے دیتے ہیں۔ اسی وجہ سے خدا تعالیٰ نے بھی فرمایا ہے کہ خدا کے رستہ میں جان دینے والوں کو مُردہ مت کہو، پس اپنے ذاتی فائدے، نقصان اور خوشیوں کو قومی فائدہ، نقصان اور خوشیوں پر قربان کرو۔

ہر نیکی یا بدی کے وقت تمہارے دل میں احساس پیدا ہونا چاہیئے کہ یہ نیکی یا بدی بوجہ انصار اللہ کی ذمہ داری کے مجھے زیادہ اچھی یا بُری لگنی چاہیئے، تب تمہارے دل میں یہ ترغیب پیدا ہوگی کہ دوسروں کو اس کے متعلق ہدایت کریں اور تم غور کرو کہ اس کی ترغیب یا ترہیب کس طرح کی جائے۔ کسی میں برائی دیکھو تو علیحدگی میں اسے سمجھاؤ اور اس کے لیے دعا کرو کیونکہ ہدایت کا اصل ذریعہ خدا ہی ہے جو دوسروں میں عیب دیکھکر ان کے لیے دعا نہیں کرتا اس میں تکبر پیدا ہوجاتا ہے اور وہ خود اس عیب میں گرفتار ہوجاتا ہے۔ اگر نماز کا وقت آجائے تو نصیحت اس طرح کرے کہ نماز کا وقت ہوگیا ہے چلو نماز پڑھیں۔



سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

چوتھا باب

انصار اللہ کا تیسرا دور

سلسلۂ عالیہ احمدیہ میں ذیلی تنظیموں کا قیام

جب کوئی الٰہی سلسلہ دنیا میں قائم ہوتا ہے تو جو لوگ ابتداء میں اس میں شامل ہوتے ہیں ان کے ایمان بڑے پختہ ہوتے ہیں، وہ ابتلاؤں اور آزمائشوں کی بھٹی میں سے گذر کر سونے کی طرح کندن ہو جاتے ہیں اور وہ اخلاص اور ایمان کے نہایت اعلیٰ مقام پر قائم ہوتے ہیں الّا ماشاء اللہ۔

لیکن انبیاء کے وصال کے بعد جوں جوں زمانہ گذرتا جاتا ہے ایک تو الٰہی سلسلہ پھیلتا چلا جاتا ہے اور کثرت سے لوگ اس میں شامل ہونے لگتے ہیں۔ دوسرے نسلی طور پر جماعتوں میں اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے اور تعداد بڑھنے لگتی ہے، اس دوسرے دور میں شامل ہونیوالے یا پیدا ہونیوالے افراد کی تعلیم و تربیت کا معیار اس قدر بلند نہیں ہوتا جس قدر کہ دَورِ اوّل کے افراد کا کیونکہ نہ تو انہیں سابقون الاوّلون کی طرح شدائد و مخالفتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور نہ ان کی طرح عقائد اور مسائل کی چھان بین کا موقعہ ملتا یا شدت سے ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ یہ ایک قدرتی نقص ہے جس کا ازالہ صرف اس طریق پر ہو سکتا ہے کہ نئے شامل ہونے والوں کی منظم طور پر اور پوری توجہ اور محنت سے تعلیم و تربیت کا انتظام کیا جائے، جسقدر اس کام کو اخلاص اور تندہی سے کیا جاتا ہے اسی قدر جماعت میں مضبوطی اور استحکام پیدا ہوتا ہے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اللہ تعالیٰ نے بڑا ذہین و فہیم بنایا تھا اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا تھا، حضور اپنے خداداد علم و فراست سے اس بات کو خوب سمجھتے تھے کہ الٰہی کام کس طرح مضبوط اور مستحکم ہوتے ہیں، نیکیوں کا تسلسل نسلاً بعد نسلٍ کس طرح قائم رکھا جا سکتا ہے اور حالات حاضرہ میں غلبۂ اسلام کی مہم کو کس طرح آگے بڑھایا جا سکتا ہے، آپ نے اپنے ابتدائی دَورِ خلافت میں اوّل تو ان

مسائل کو حل کیا جو وقتی اور فوری طور پر توجہ طلب تھے اور جو بیرونی حملے مختلف جہات سے ہو رہے تھے ان کا سدباب کیا، پھر جماعت کی اندرونی تنظیم اس طرح کی کہ سارا کام نہایت خوش اسلوبی اور عمدگی سے چلنے لگا ان امور سے فارغ ہونے کے بعد حضور نے جماعت میں نیکی اور تقویٰ اور ایثار و قربانی کی روح کو قائم رکھنے کے لیے ذیلی تنظیموں کے قیام کی طرف توجہ فرمائی، پہلے لجنہ اماء اللہ کا قیام عمل میں آیا پھر نوجوانوں اور بچوں کی اصلاح کی غرض سے خدام الاحمدیہ اور اطفال احمدیہ کی تنظیمیں قائم ہوئیں اور سب کے آخر میں اگست ۱۹۴۰ء میں انصار اللہ کی تنظیم قائم کی۔

مجلس انصار اللہ کا قیام

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے ۲۶ جولائی ۱۹۴۰ء کو خطبہ جمعہ میں اس مجلس کے قیام کا اعلان فرمایا اور حضرت مولوی شیر علی صاحب کو پریذیڈنٹ اور مولوی عبدالرحیم صاحب درد ایم۔ اے، چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ اے اور خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب کو سیکرٹری نامزد فرمایا اور انہیں ہدایت کی کہ قادیان میں جو احمدی بھی چالیس سال سے زائد عمر کے ہیں انھیں فوراً اس تنظیم میں شامل کیا جائے ان کے لیے مجلس میں شمولیت لازمی رکھی گئی تاکہ قادیان میں رہنے والے سب افراد پوری طرح منظم ہو جائیں، البتہ بیرونی جماعتوں میں اس عمر کے افراد کی مجلس میں شمولیت کو طوعی رکھا گیا مگر یہ پابندی ضرور لگا دی گئی کہ کوئی شخص امیر یا پریذیڈنٹ یا سیکرٹری نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ کسی ذیلی تنظیم یعنی خدام الاحمدیہ یا انصار اللہ کا ممبر نہ ہو۔ اس ہدایت کا منشاء یہ تھا کہ اس تنظیم کی اہمیت بیرونی جماعتوں پر بھی واضح ہو جائے اور وہ بھی جلد سے جلد اس تنظیم کو اپنی اپنی جگہ پر مکمل کریں، اس بارے میں جو خطبہ حضور نے ۲۶ جولائی ۱۹۴۰ء کو ارشاد فرمایا[۵] اس کے ضروری اقتباسات درج ذیل ہیں۔

جماعت احمدیہ قادیان کی تنظیم

"میں سمجھتا ہوں کام کی ذمہ داری صرف پندرہ سے چالیس سال کی عمر والوں پر ہی نہیں بلکہ اس سے اوپر اور نیچے والوں پر بھی ہے ...... اسی طرح چالیس سال سے اوپر عمر والے جس قدر آدمی ہیں وہ انصار اللہ کے نام سے اپنی ایک انجمن بنائیں اور قادیان کے

---

[۵] اخبار الفضل یکم اگست ۱۹۴۰ء

وہ تمام لوگ جو چالیس سال سے اوپر ہیں اس میں شریک ہوں، ان کے لیے بھی لازمی ہو گا کہ وہ روزانہ آدھ گھنٹہ خدمت دین کے لیے وقف کریں، اگر مناسب سمجھا گیا تو بعض لوگوں سے روزانہ آدھ گھنٹہ لینے کی بجائے مہینہ میں تین دن یا کم و بیش اکٹھے بھی لیے جا سکتے ہیں مگر بہر حال تمام بچوں، بوڑھوں اور نوجوانوں کا بغیر استثنا کے قادیان میں منظم ہو جانا لازمی ہے۔ مجلس انصار اللہ کے عارضی پریزیڈنٹ مولوی شیر علی صاحب ہوں گے اور سیکرٹری کے فرائض سرانجام دینے کے لیے میں مولوی عبدالرحیم صاحب درد، چوہدری فتح محمدؐ صاحب اور خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب کو مقرر کرتا ہوں۔ تین سیکرٹری میں نے اس لیے مقرر کئے ہیں کہ مختلف محلوں میں کام کرنے کے لیے زیادہ آدمیوں کی ضرورت ہے، ان کو فوراً قادیان کے مختلف حصّوں میں اپنے آدمی بٹھا دینے چاہئیں اور چالیس سال سے اوپر عمر رکھنے والے تمام لوگوں کو اپنے اندر شامل کرنا چاہیئے۔ یہ بھی دیکھ لینا چاہیئے کہ لوگوں کو کس قسم کے کام میں سہولت ہو سکتی ہے اور جو شخص جس کام کے لیے موزوں ہو اس کے لیے اس سے نصف گھنٹہ روزانہ کام لیا جائے یہ نصف گھنٹہ کم سے کم وقت ہے اور ضرورت پر اس سے زیادہ بھی وقت لیا جا سکتا ہے یا یہ بھی کیا جا سکتا ہے کہ کسی سے روزانہ آدھ گھنٹہ لینے کی بجائے مہینے میں دو چار دن لے لیے جائیں جس دن وہ اپنے آپ کو منظم کر لیں اس دن میری منظوری سے نیا پریذیڈنٹ اور نیا سیکرٹری مقرر کئے جا سکتے ہیں۔ سر دست میں نے جن لوگوں کو اس کام کے لیے مقرر کیا ہے وہ عارضی انتظام ہے اور اس وقت تک کے لیے ہے جب تک لوگ منظم نہ ہو جائیں، جب منظم ہو جائیں تو وہ چاہیں تو کسی اور کو پریزیڈنٹ اور سیکرٹری بنا سکتے ہیں مگر میری منظوری اس کے لیے ضروری ہو گی۔ میرا ان دونوں مجلسوں سے (خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ۔ ناقل) ایسا ہی تعلق ہو گا جیسے مربّی کا تعلق ہوتا ہے اور ان کے کام کی آخری نگرانی میرے ذمہ ہو گی یا جو بھی خلیفۂ وقت ہو، میرا اختیار ہو گا کہ جب میں مناسب سمجھوں ان دونوں مجلسوں کا اجلاس اپنی صدارت میں بلا لوں اور اپنی موجودگی میں ان کو اپنا اجلاس منعقد کرنے کے لیے کہوں، یہ اعلان پہلے صرف قادیان والوں کے لیے ہے اس لیے ان کو میں پھر ایک بار متنبہ کرتا ہوں کہ کوئی فرد اپنی مرضی سے ان مجالس سے باہر نہیں رہ سکتا سوائے اس کے جو اپنی مرضی سے ہمیں چھوڑ کر الگ

ہو جانا چاہتا ہو، ہر شخص کو حکماً اس تنظیم میں شامل ہونا پڑے گا اور اس تنظیم کے ذریعہ علاوہ اور کاموں کے اس امر کی بھی نگرانی رکھی جائے گی کہ کوئی شخص ایسا نہ رہے جو مسجد میں نماز باجماعت پڑھنے کا پابند نہ ہو سوائے ان زمینداروں کے جنہیں کھیتوں میں کام کرنا پڑتا ہے یا سوائے ان مزدوروں کے جنہیں کام کے لیے باہر جانا پڑتا ہے، گو ایسے لوگوں کے لیے بھی میرے نزدیک کوئی نہ کوئی ایسا انتظام ضرور ہونا چاہیئے جس کے ماتحت وہ اپنی قریب ترین مسجد میں نماز باجماعت پڑھ سکیں۔ اس کے ساتھ ہی میں بیرونی جماعتوں کو بھی اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ خدام الاحمدیہ کی مجالس تو اکثر جگہ قائم ہیں۔ اب انہیں ہر جگہ چالیس سال سے زائد عمر والوں کے لیے مجالس انصار اللہ قائم کرنی چاہئیں۔ ان مجالس کے وہی قواعد ہونگے جو قادیان میں مجلس انصار اللہ کے قواعد ہوں گے، مگر سردست باہر کی جماعتوں میں داخلہ فرض کے طور پر نہیں ہوگا، بلکہ ان مجالس میں شامل ہونا ان کی مرضی پر موقوف ہوگا، لیکن جو پریذیڈنٹ یا امیر یا سیکرٹری ہیں ان کے لیے لازمی ہے کہ وہ کسی نہ کسی مجلس میں شامل ہوں، کوئی امیر نہیں ہو سکتا جب تک وہ اپنی عمر کے لحاظ سے انصار اللہ یا خدام الاحمدیہ کا ممبر نہ ہو، اگر وہ چالیس سال سے اوپر ہے تو اس کے لیے انصار اللہ کا ممبر ہونا ضروری ہوگا، اس طرح سال ڈیڑھ سال تک دیکھنے کے بعد خدا نے چاہا تو آہستہ آہستہ باہر بھی ان مجالس میں شامل ہونا لازمی کر دیا جائیگا کیونکہ احمدیت صحابہ کے نقشِ قدم پر ہے، صحابہ سے جب جہاد کا کام لیا جاتا تھا تو ان کی مرضی کے مطابق نہیں لیا جاتا تھا بلکہ کہا جاتا تھا کہ جاؤ اور کام کرو۔ مرضی کے مطابق کام کرنے کا مَیں نے جو موقعہ دینا تھا وہ قادیان کی جماعت کو میں دے چکا ہوں اور جنھوں نے ثواب حاصل کرنا تھا انھوں نے ثواب حاصل کر لیا ہے .... البتہ انصار اللہ کی مجلس چونکہ اس شکل میں پہلے قائم نہیں ہوئی اور نہ کسی نے میرے کسی حکم کی خلاف ورزی کی ہے اس لیے اس میں جو بھی شامل ہوگا اسے وہی ثواب ہوگا جو طوعی طور پر نیک تحریکات میں شامل ہونے والوں کو ہوتا ہے، مَیں ایک دفعہ پھر جماعت کے کمزور حصّہ کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ دیکھو شتر مُرغ کی طرح مت بنو، جو کچھ بنو اس پر استقلال سے کاربند رہو۔ اگر تمہارا یہ دعویٰ ہے کہ تم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ

کے مثیل ہو تو تمہیں اپنے اندر صحابہ کی صفات بھی پیدا کرنی چاہئیں اور صحابہ کے متعلق یہی ثابت ہے کہ ان سے دین کا کام حکماً لیا جاتا تھا، پس جب صحابہ کو یہ اختیار حاصل نہیں تھا کہ وہ دینی احکام کے متعلق کسی قسم کی چون و چرا کریں تو تمہیں یہ اختیار کس طرح حاصل ہو سکتا ہے ...."

جماعت کی تین ذیلی تنظیمیں

"........ پس میں قادیان کی جماعت کو آئندہ تین گروہوں میں تقسیم کرتا ہوں، اوّل اطفال الاحمدیہ ۸ سے ۱۵ سال تک، دوّم خدام الاحمدیہ ۱۵ سے ۴۰ سال تک، سوم انصار اللہ ۴۰ سے اوپر تک۔

ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ اپنی عمر کے مطابق ان میں سے کسی نہ کسی مجلس کا ممبر بنے خدام الاحمدیہ کا نظام ایک عرصہ سے قائم ہے۔ مجالس اطفال احمدیہ بھی قائم ہیں، البتہ انصار اللہ کی مجلس اب قائم کی گئی ہے اور اس کے عارضی انتظام کے طور پر مولوی شیر علی صاحب کو پریذیڈنٹ اور مولوی عبدالرحیم صاحب درد ایم۔ اے۔ خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب اور چوہدری فتح محمد صاحب کو سیکرٹری بنایا گیا ہے۔ یہ اگر کام میں سہولت کے لیے مزید سیکرٹری یا اپنے نائب مقرر کرنا چاہیں تو انہیں اس کا اختیار ہے ان کا فرض ہے کہ تین دن کے اندر اندر مناسب انتظام کر کے ہر محلہ کی مسجد میں ایسے لوگ مقرر کر دیں جو شامل ہونے والوں کے نام نوٹ کرتے جائیں اور پندرہ دن کے اندر اندر اس کام کو تکمیل تک پہنچایا جائے اس کے لیے قطعاً اس بات کی ضرورت نہیں کہ وہ محلوں میں پھر کر لوگوں کو شامل ہونے کی تحریک کریں، بلکہ وہ مسجد میں بیٹھ رہیں جس نے اپنا نام لکھانا ہو وہاں آجائے اور جس کی مرضی ہو ممبر بنے اور جس کی مرضی نہ ہو نہ بنے۔ جو ہمارا ہے وہ آپ ہی ممبر بن جائیگا اور جو ہمارا نہیں اسے ہمارا اپنے اندر شامل رکھنا بے فائدہ ہے۔ پندرہ دن کے بعد مردم شماری کر کے یہ تحقیق کی جائے گی کہ کون کون شخص باہر رہا ہے۔ اگر تو کوئی شخص دیدہ دانستہ باہر رہا ہو گا تو اسے کہا جائے گا کہ چونکہ تم باہر رہے ہو اس لیے اب تم باہر ہی رہو مگر جو کسی معذوری کی وجہ سے شامل نہ ہو سکا ہو گا اسے ہم کہیں گے کہ گھر کے اندر تمہارے تمام بھائی بیٹھے ہیں آؤ اور تم بھی انکے

ساتھ بیٹھ جاؤ، اس طرح پندرہ دن کے اندر اندر قادیان کی تمام جماعت کو منظم کیا جائے گا اور ان سے وہی کام لیا جائیگا جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم سے لیا گیا یعنی کچھ تو اس بات پر مقرر کئے جائینگے کہ وہ لوگوں کو تبلیغ کریں کچھ اس بات پر مقرر کئے جائیں گے کہ وہ لوگوں کو قرآن اور حدیث پڑھائیں۔ کچھ اس بات پر مقرر کئے جائیں گے کہ وہ لوگوں کو وعظ و نصیحت کریں، کچھ اس بات پر مقرر کئے جائیں گے کہ وہ تعلیم و تربیت کا کام کریں اور کچھ یزکیھم کے دوسرے معنوں کے مطابق اس بات پر مقرر کئے جائیں گے کہ وہ لوگوں کی دنیوی ترقی کی تدابیر عمل میں لائیں۔ یہ پانچ کام ہیں جو لازماً ہماری جماعت کے ہر فرد کو کرنے پڑیں گے، اسی طرح جس طرح جماعت فیصلہ کرے اور جس طرح نظام ان سے کام کا مطالبہ کرے۔

جو شخص کسی واقعی عذر کی وجہ سے شامل نہیں ہو سکتا، مثلاً وہ مفلوج ہے یا اندھا ہے یا ایسا بیمار ہے کہ چل پھر نہیں سکتا، ایسے شخص سے بھی اگر عقل سے کام لیا جائے تو فائدہ اُٹھایا جا سکتا ہے۔ الاّ ما شاء اللہ۔ مثلاً اسے کہدیا جائے کہ اگر تم کچھ اور نہیں کر سکتے تو کم سے کم دو نفل روزانہ پڑھکر جماعت کی ترقی کے لیے دعا کر دیا کرو، پس ایسے لوگوں سے بھی اگر کچھ اور نہیں تو دعا کا کام لیا جا سکتا ہے۔ درحقیقت دنیا میں کوئی ایسا انسان نہیں جو کوئی نہ کوئی کام نہ کر سکے قرآن کریم سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ دنیا میں وہی شخص زندہ رکھا جاتا ہے جو کسی نہ کسی رنگ میں کام کر کے دوسروں کے لیے اپنے وجود کو فائدہ بخش ثابت کر سکتا ہے اور ادنیٰ سے ادنیٰ حرکت کا کام جس میں جسمانی محنت سب سے کم برداشت کرنی پڑتی ہے، دعا ہے۔"

اس کے بعد ۲۲ر اگست ۱۹۴۰ء کے خطبہ جمعہ میں ذیلی تنظیموں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:[۱]

"دوستوں کو معلوم ہے کہ میں نے جماعت کو تین حصوں میں منظم کرنے کی ہدایت کی تھی ایک حصہ اطفال الاحمدیہ کا یعنی پندرہ سال تک کی عمر کے لڑکوں کا، ایک حصہ خدام الاحمدیہ کا یعنی سولہ سال سے چالیس سال تک کی عمر کے نوجوانوں کا اور ایک حصہ انصار اللہ کا جو چالیس سال سے اوپر کے ہیں خواہ کسی عمر کے ہوں، میں سمجھتا ہوں کہ ہر وہ نوجوان جو خدام الاحمدیہ میں شامل ہونے کی عمر رکھتا ہے، لیکن وہ اس میں شامل نہیں ہوا اس نے ایک قومی جرم کا ارتکاب کیا ہے اور

---

[۱] الفضل ۱۳ر ستمبر ۱۹۶۱ء

اگر کوئی شخص ایسا ہے جو چالیس سال سے اوپر کی عمر رکھتا ہے مگر وہ انصار اللہ کی مجلس میں شامل نہیں ہوا تو اس نے بھی ایک قومی جرم کا ارتکاب کیا ہے ...... مگر مجھے امید رکھنی چاہیئے کہ ایسے لوگ یا تو بالکل نہیں ہوں گے یا ایسے قلیل ہوں گے کہ ان قلیل کو کسی صورت میں بھی جماعت کے لیے کسی دھبّہ یا بدنامی کا موجب قرار نہیں دیا جا سکتا کیونکہ قلیل استثنا کسی جماعت کے لیے بدنامی کا موجب نہیں ہوا کرتے ......

پس مَیں امید کرتا ہوں کہ ہماری جماعت کا نمونہ ایسا ہی ہوگا اور جیسا کہ میرے پاس رپورٹیں پہنچتی رہی ہیں ان میں سے غالب اکثریت نے اس تنظیم میں اپنے آپ کو شامل کر لیا ہے، لیکن میں دوستوں سے یہ کہدینا چاہتا ہوں کہ محض ظاہری شمولیت کافی نہیں جب تک وہ عملی رنگ میں بھی کوئی کام نہ کریں۔ مَیں امید کرتا ہوں کہ آپ لوگ اپنے عملی نمونہ سے یہ ثابت کردینگے کہ دنیا میں خدا تعالیٰ کی واحد جماعت آپ ہی ہیں اور یہ ثبوت اس طرح دیا جا سکتا ہے کہ آپ لوگ اپنے اوقات کی قربانی کریں، اپنے مالوں کی قربانی کریں، اپنی جانوں کی قربانی کریں اور خدا تعالیٰ کے دین کی اشاعت اور احمدیت کی ترویج کے لیے دن رات کوشش کرتے رہیں، اگر ہم یہ نہیں کرتے اور محض اپنا نام لکھا دینا کافی سمجھتے ہیں تو ہم اپنے عمل سے خدا تعالیٰ کی محبّت کا کوئی ثبوت نہیں دیتے۔ پس صرف ان مجالس میں شامل ہونا کافی نہیں بلکہ اپنے اعمال ان مجالس کے اغراض و مقاصد کے مطابق ڈھالنے چاہئیں، خدام الاحمدیہ کا فرض ہے کہ وہ اپنے اعمال سے خدمت احمدیت کو ثابت کر دیں، انصار اللہ کا فرض ہے کہ وہ اپنے اعمال سے دین اسلام کی نصرت نمایاں طور پر کریں اور اطفال الاحمدیہ کا فرض ہے کہ ان کے اعمال اور ان کے اقوال تمام کے تمام احمدیت کے قالب میں ڈھلے ہوتے ہوں جس طرح بچہ اپنے باپ کے کمالات کو ظاہر کرتا ہے اسی طرح وہ احمدیت کے کمالات کو ظاہر کرنے والے ہوں، یہی غرض اس نظام کو قائم کرنے کی ہے اور یہی غرض انبیاء کی جماعتوں کے قیام کی ہوا کرتی ہے۔"

بیرونی مجالس کا قیام

حضرت امیر المومنین کے ارشادات کی روشنی میں متعدد بار اخبار الفضل میں یہ اعلان کیا گیا کہ قادیان سے باہر اندرون ہند یا بیرون ہند جہاں جہاں جماعتیں ہوں وہ بھی انصار اللہ کی تنظیم قائم کریں اور حضور کے خطبات میں جو ہدایات دی گئی ہیں ان کے مطابق کام

شروع کر دیں، چنانچہ اس کے مطابق بیرونی جماعتوں نے اس طرف توجہ کی۔ ۱۹۴۱ء کے آخر تک پچاس کے قریب بیرونی مجالس قائم ہو گئیں۔

ان تمام مجالس کو یہ بھی ہدایت دی گئی کہ وہ اپنی کارگذاری کی رپورٹ ہر ماہ کی ۳۰ تاریخ تک مرکز میں بھجوا دیا کریں، تاکہ ان کا خلاصہ حضرت امیرالمومنین کی خدمت میں ملاحظہ کے لیے پیش کیا جا سکے۔ ماہوار رپورٹوں کے لیے ایک فارم بھی تجویز کر کے اس کا اعلان ۱۹ رجولائی ۱۹۴۱ء کے الفضل میں کرا دیا گیا۔

ابتدائی تنظیم

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشادات کے بموجب قادیان میں تمام انصار کو پندرہ دن کے اندر منظم کر لیا گیا[۵] اور ایک انجمن قائم کی گئی جس کا نام انجمن انصاراللہ تجویز ہوا۔ شہر کو مندرجہ ذیل تین حلقوں میں تقسیم کیا گیا اور ہر حلقہ کا ایک ایک سیکرٹری مقرر کیا گیا تاکہ جملہ امور کی نگرانی ہو سکے۔

۱۔ چوہدری فتح محمد صاحب سیال : کھارا، بھینی، دارالبرکات، دارالانوار، قادر آباد

۲۔ مولوی عبدالرحیم صاحب درد : مسجد مبارک، مسجد اقصیٰ، مسجد فضل، ناصر آباد، ننگل

۳۔ مولوی فرزند علی صاحب : دارالرحمت، دارالعلوم مع احمد آباد، دارالفضل، دارالفتوح،

ہر محلہ میں انصاراللہ کا ایک زعیم مقرر کیا گیا، تاکہ وہ جملہ امور کی نگرانی کرے۔ اور اپنی کارگذاری کی رپورٹ متعلقہ سیکرٹری کے سامنے پیش کرے، سہولت کے پیش نظر ہر محلہ میں دس دس اراکین حزب بنا کر ان کا گروپ لیڈر یا سائق مقرر کیا گیا۔

ہر سیکرٹری نے اپنے اپنے حلقہ میں تقسیم کار کے طور پر چھ چھ ناظمین بطور معاون مقرر کئے، یعنی ناظم مال، ناظم تعلیم، ناظم تربیت، ناظم تبلیغ، ناظم امور دنیوی، جنرل سیکرٹری۔ تاکہ ہر شعبہ کا کام بطریق احسن سرانجام دیا جا سکے،

سیکرٹری صاحبان اپنے اپنے حلقہ میں انصار کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے رہے اور کبھی کبھی

۵۔ ریکارڈ مجلس انصاراللہ مرکزیہ

اجتماعی جلسہ بھی منعقد کیا جاتا جس میں تمام انصار شریک ہوکر استفادہ کرتے، وقتاً فوقتاً مجلس انصاراللہ مرکزیہ کے اجلاس بھی منعقد ہوتے رہے جن میں مجلس انصاراللہ کے لائحہ عمل اور دستور اساسی کے بارے میں تجاویز پیش ہوتی رہیں، مرکزی مجلس کے بعض اجلاس کی روئیداد حضرت امیرالمومنین کی خدمت میں بغرض اطلاع پیش کی جاتی رہیں اور حضور کی طرف سے ان کے بارے میں ہدایات بھی ملتی رہیں۔

انصاراللہ کا ابتدائی پروگرام

حضرت امیرالمومنین کے ارشادات کی روشنی میں انصاراللہ کے لیے جو پروگرام مرتب کیا گیا اس میں مندرجہ ذیل امور شامل تھے۔

۱۔ تمام حلقہ جات میں نماز کی پابندی کی نگرانی کی جائے۔ سست افراد کو ترغیب کے ذریعہ چست کیا جائے اور جو پابند نہ ہوں، ان کی رپورٹ مرکزی دفتر میں کی جائے۔

۲۔ خدام الاحمدیہ کے تعاون سے ناخواندہ افراد کی تعلیم کا انتظام کیا جائے۔

۳۔ تبلیغ کے لیے انصاراللہ میں سے والنٹیر لیے جائیں اور انہیں مختلف دیہات میں تبلیغ کے لیے بھجوایا جائے۔

۴۔ ہر سال ایک ہفتہ منایا جائے جس میں مخالفین سلسلہ کے اعتراضات اور ان کے جوابات سے اراکین کو باخبر کیا جائے اور یہ کام خدام الاحمدیہ کے تعاون سے کیا جائے۔ اس بارے میں حضرت امیرالمومنین نے یہ ہدایت فرمائی کہ جوابات اسباق کے رنگ میں سکھائے جائیں اور امتحان کے ذریعہ اس امر کی تسلی کر لی جائے کہ مضامین پوری طرح ذہن نشین ہو گئے ہیں چنانچہ حضور نے اپنے خطبۂ[1] جمعہ فرمودہ یکم نومبر ۱۹۴۰ء کے دوران فرمایا:۔

انصاراللہ اور خدام الاحمدیہ کا فرض

"۔۔۔۔۔ میں اس بارہ میں جماعت کے اندر بیداری پیدا کرنے کے لیے انصاراللہ اور خدام الاحمدیہ سے یہ کہتا ہوں کہ وہ ہر سال ایک ہفتہ ایسا منایا کریں جس میں وہ جماعت کے افراد کے سامنے مختلف تقاریر کے ذریعہ نہ صرف اپنی جماعت کے عقائد بیان کیا کریں بلکہ یہ بھی بیان کیا کریں کہ دوسروں کے کیا اعتراضات ہیں اور ان اعتراضات کے کیا جوابات ہیں، ہر مسجد میں اس

[1] الفضل ۱۷، اگست ۱۹۶۰ء۔

قسم کی تقاریر ہونی چاہئیں اور جماعت کے دوستوں کو بتانا چاہیئے کہ لوگ یہ یہ اعتراض کرتے ہیں اور ان کے اعتراضات کے یہ جوابات ہیں.....

ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنی جماعت کے تمام افراد کو دوسروں کے دلائل سے آگاہ رکھیں اور ہر فرد کے یہ ذہن نشین کریں کہ دوسرا کیا کہتا ہے اور اس کے اعتراضات کا کیا جواب ہے اور میں اس غرض کے لیے انصاراللہ اور خدام الاحمدیہ سے کہتا ہوں کہ وہ سال میں ایک ایسا ہفتہ مقرر کریں جس میں ان کی طرف سے یہ کوشش ہو کہ وہ جماعت کے ہر فرد کو نہ صرف اپنی جماعت کے مسائل سے آگاہ کریں بلکہ یہ بھی بتائیں کہ دوسروں کے کیا کیا اعتراضات ہیں اور ان اعتراضات کے کیا کیا جواب ہیں۔ یہ تعلیم کا سلسلہ زبانی ہونا چاہیئے اور پھر زبانی ہی ان کا امتحان بھی لینا چاہیئے تا جماعت میں بیداری پیدا ہو اور وہ دوسروں کے ہر حملہ سے اپنے آپ کو پوری ہوشیاری سے بچا سکے مگر یہ نہ ہو کہ تم اپنی کتابیں پڑھنی چھوڑ دو اور دوسروں کی کتابیں پڑھنے میں ہی مشغول ہو جاؤ، پہلے اپنے سلسلہ کی کتابیں پڑھو، ان کو یاد کرو ان کے مضامین کو ذہن نشین کرو اور جب تم اپنے عقائد میں پختہ ہو جاؤ تو مخالفوں کی کتابیں پڑھو۔ مگر چوری چھپے نہ پڑھو بلکہ علی الاعلان پڑھو اور سب کے سامنے پڑھو اور پھر مخالف دلائل کا پوری مضبوطی سے ردّ کرو اور دوسروں کے مقابلہ میں ایک شیر کی طرح کھڑے ہو جاؤ تا تمہارے متعلق کسی کو یہ وہم نہ ہو کہ دوسرا تمہیں ورغلا سکے گا، بلکہ جب وہ تمہیں چھیڑے تو ہر شخص کا دل اس یقین سے بھرا ہوا ہو کہ اب تم ضرور کوئی نہ کوئی شکار پکڑ کرے آؤ گے......

پس جماعت میں بیداری پیدا کرو، انہیں دینی اور مذہبی مسائل سکھاؤ، انہیں دوسروں کے خیالات کو پڑھنے دو اور اگر وہ خود نہیں پڑھتے تو خود انہیں پڑھکر سناؤ اور پھر ہر اعتراض کا انہیں جواب بتاؤ۔"

پروگرام کی شق نمبر ۴ کو عملی جامہ پہنانے کے لیے صدر اور سیکرٹریان انصاراللہ کے ساتھ ساتھ صدر خدام الاحمدیہ اور جنرل سیکرٹری خدام الاحمدیہ کا ایک مشترکہ اجلاس بلایا گیا اور طے پایا کہ:۔

۱۔ انصاراللہ غیر احمدیوں کی جانب سے کئے جانے والے اعتراضات جمع کریں اور خدام عیسائیوں کے اعتراضات جمع کریں۔

۲۔ جمع شدہ اعتراضات کے جوابات مشترکہ طور پر شائع کئے جائیں۔
۳۔ خدام اور انصار الگ الگ اپنا تعلیمی ہفتہ منائیں، لیکن خدام و انصار دونوں پروگراموں میں شریک ہوں۔
۴۔ تعلیمی ہفتوں کے تین ہفتہ بعد خدام و انصار کا زبانی امتحان لیا جائے۔

اس سلسلہ میں حضرت امیرالمومنین کے منشاء کے مطابق ایک تعاونی کمیٹی بھی قائم ہوئی جس کے ممبران حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب (صدر) مولوی عبدالرحیم صاحب درد (سیکرٹری) خلیل احمد صاحب ناصر (نائب سیکرٹری) اور شیخ محبوب عالم صاحب خالد تھے۔ اس کمیٹی کا کام یہ تھا کہ وہ پروگرام کی شق نمبر ۴ کے بارے میں سکیم تیار کرے اور اس کا نفاذ کرے۔ یہ کمیٹی دسمبر ۱۹۴۱ء تک کے لیے قائم کی گئی۔

۵۔ خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا جو امتحان ہوتا ہے انصار بھی اس میں شریک ہوا کریں۔
۶۔ وقار عمل کے کاموں میں بھی انصار شریک ہوا کریں۔

انصاراللہ کی تبلیغی جدوجہد کا آغاز

قادیان میں انصاراللہ کے تبلیغی کام کو باقاعدہ بنانے کے لیے شہر کو آٹھ حلقوں میں تقسیم کیا گیا، طریق کار یہ مقرر ہوا کہ باری باری دو حلقوں کی دوکانیں ہر جمعرات کو سارا دن اور اگلے روز نماز جمعہ تک بند رہیں، اس طرح دوکانداروں کا ایک چوتھائی حصہ تبلیغ کے لیے باہر جایا کرے اور جمعرات و جمعہ کی درمیانی رات باہر گذار کر نماز جمعہ کے لیے واپس آئے[1] اس انتظام کے نگران اعلیٰ چوہدری فتح محمد صاحب سیال مقرر ہوئے اور انہیں کی ہدایات کے مطابق تبلیغی کام کا آغاز ہوا، قادیان کے گردو نواح میں پیغام حق پہنچانے کے لیے ممبران انصاراللہ ایک تنظیم کے ماتحت یہ خدمت سرانجام دیتے رہے[2]

حضرت امیرالمومنین نے ۱۹۴۴ء کے ایک خطبہ جمعہ میں یہ ارشاد فرمایا کہ :-

"ہم لوگوں کو چاہیئے اپنے غیر احمدی رشتہ داروں کے پاس جا کر ان کو اس رنگ میں تبلیغ کریں کہ یا تو ہمیں مسئلہ سمجھا دو یا ہم سے سمجھ لو اور وہاں سے اُٹھیں نہیں جب تک صداقت کے قائل نہ کر لیں، اگر اس تجویز پر عمل کیا جائے تو بہت مفید نتائج برآمد ہو سکتے ہیں۔"

حضور کے اس ارشاد کی روشنی میں قادیان کے بعض انصار اپنے رشتہ داروں کے پاس دوسرے مقامات

[1] ریکارڈ مجلس انصاراللہ مرکزیہ [2] ان تبلیغی مساعی کی رپورٹیں الفضل ۱۹۴۴ء میں ملتی ہیں۔

پر گئے اور انھیں پیغام حق پہنچایا۔[1]

تبلیغی پروگرام کے سلسلہ میں ہفتہ تعلیم و تلقین منایا جاتا رہا جس میں دلائل ذہن نشین کرائے جاتے اور نوٹ لکھوائے جاتے تھے۔

ماہانہ جلسوں کی ابتدا

محلہ جات میں تمام افراد کو تنظیم انصار اللہ سے متعارف کرانے اور اس کی اہمیت کو واضح کرنے کے لیے اس امر کی ضرورت محسوس ہوئی کہ محلہ دار اجلاس منعقد کئے جائیں تاکہ انصار اللہ کا کام پوری تندہی سے چلایا جا سکے، اس ضرورت کے پیش نظر فیصلہ کیا گیا کہ :-

۱۔ تمام انصار اللہ قادیان کا محلہ وار اجلاس ہر ماہ باری باری ہوا کرے اور اس کی نگرانی ایک سب کمیٹی کرے جس کے ممبر ہر محلہ سے ایک ایک منتخب ہو کر آئیں۔

۲۔ صدر اور سیکرٹریان کے ساتھ زعما کا بھی ہر ماہ الگ اجلاس ہو تاکہ پیش آمدہ مشکلات کا حل سوچا جا سکے۔

۳۔ زعما اپنے اپنے محلہ میں حسب ضرورت اجلاس کیا کریں اور اس کا ذکر اپنی ماہانہ رپورٹوں میں مجوزہ فارم کے مطابق کریں۔ یہ رپورٹیں ہر ماہ کی ۵ تاریخ تک مرکزی دفتر میں پہنچ جائیں تاکہ ۱۰ تاریخ تک ان کا خلاصہ حضرت امیر المومنین کی خدمت میں بغرض اطلاع پیش کیا جا سکے۔

خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ کا باہمی تعاون اور اشتراکِ عمل

تعاونی کمیٹی کا قیام

حضرت امیر المومنین نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ یکم نومبر ۱۹۴۴ء میں یہ ارشاد فرمایا تھا کہ انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ ایک ہفتہ مقرر کر کے جماعت کو غیر مذاہب و مخالفین سلسلہ کے اعتراضات اور ان کے جوابات سے واقف کیا کرے، اس ارشاد کو عملی جامہ پہنانے کے لیے خدام و انصار کا ایک مشترکہ اجلاس ہوا جس میں مولوی شیر علی صاحب (صدر انصار اللہ)، مولوی عبدالرحیم صاحب درد (سیکرٹری انصار اللہ) صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب (صدر خدام الاحمدیہ) اور خلیل احمد صاحب ناصر (جنرل سیکرٹری خدام الاحمدیہ) نے

[1] الفضل ۲۴ نومبر ۱۹۴۴ء۔ [2] ریکارڈ مجلس انصار اللہ مرکزیہ

شرکت کی. غور و خوض کے بعد یہ قرار پایا کہ ایک مشترکہ سب کمیٹی قائم کی جائے جو تعاون کے بارے میں تفاصیل طے کرے چنانچہ اس کمیٹی کے مندرجہ ذیل افراد ممبر تجویز کئے گئے: حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب، مولوی عبدالرحیم صاحب درد، خلیل احمد صاحب اور محبوب عالم صاحب خالد۔ اس مشترکہ کمیٹی کے صدر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب سیکرٹری مولوی عبدالرحیم صاحب درد اور نائب سیکرٹری خلیل احمد صاحب ناصر قرار پائے یہ بھی قرار پایا کہ یہ تعاونی کمیٹی یکم دسمبر ۱۹۴۱ء تک قائم رہیگی۔

مورخہ ۱۱/۴۰ ، ۱۲ کو خدام و انصار کے عہدہ داروں کا ایک مشترکہ اجلاس ہوا جس میں یہ طے پایا کہ تین امور میں دونوں مجالس کا تعاون ہو گا۔

۱۔ سلسلہ کے بارے میں اعتراضات کا جمع کرنا، انصار اللہ غیر احمدیوں کے اعتراضات جمع کریں اور خدام عیسائیوں کے۔

۲۔ جملہ اعتراضات کے جوابات کی اشاعت مشترک ہو۔

۳۔ دونوں مجالس باری باری الگ الگ تعلیمی ہفتے منائیں۔ خدام کے ہفتہ میں خدام لیکچرار ہوں اور انصار اللہ کے ہفتہ میں انصار مگر دونوں ہفتوں میں تمام خدام و انصار شریک ہوں۔ ہر تعلیمی ہفتہ کے تین ہفتہ بعد انصار اور خدام کا زبانی امتحان لیا جائے۔

یہ بھی طے پایا کہ ۱۵ ر فروری ۱۹۴۱ء تک تمام اعتراضات جمع ہو جائیں اور ان کا جواب تیار کرنے کے لیے سکیم بنائی جائے۔

مندرجہ بالا کام کے علاوہ حضرت امیرالمومنین کے حکم سے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام جو وقار عمل منائے گئے ان میں مجلس انصار اللہ مرکزیہ بھی تعاون کرتی رہی، اسی طرح خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جو امتحانات منعقد ہوتے ان میں انصار بھی شریک ہوتے رہے۔

ہفتہ تعلیم و تلقین کی ابتداء

حضرت امیرالمومنین کے ارشادات کو عملی جامہ پہنانے کے لیے تعاونی کمیٹی کے فیصلوں کے مطابق قادیان میں پہلا ہفتہ تعلیم و تلقین ۲۴ تا ۳۰ ہجرت ۱۳۲۰ھ (مئی ۱۹۴۱ء) منایا گیا اور اس میں مسئلہ نبوت سے متعلق مندرجہ ذیل شقوں پر روشنی ڈالی گئی:۔

---

[1] ریکارڈ مجلس انصار اللہ مرکزیہ

۱۔ مسئلہ نبوت از روئے قرآن وحدیث

۲۔ " " " " اقوال ائمہ سلف

۳۔ " " " " تحریرات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

۴۔ " " " " تحریرات حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ

۵۔ " " " " تحریرات مولوی محمد علی صاحب و دیگر اکابرین پیغام

۶۔ " " " " دلائل عقلیہ

تمام مجالس خدام و انصار نے اپنے اپنے حلقہ میں روزانہ ایک گھنٹہ وقت مقرر کر کے مندرجہ بالا عنوانات پر ترتیب وار لیکچروں کا انتظام کیا اور لیکچر تعلیمی رنگ میں اور اسباق کی شکل میں دیئے گئے اور ضروری حوالہ جات نوٹ کرائے گئے، اخبار الفضل میں بھی ان عنوانات پر مضامین شائع کرائے گئے۔ یہ جلسے خدا کے فضل سے بہت کامیاب رہے اور خدام، انصار اور اطفال سب ہی دلچسپی اور شوق کے ساتھ ان میں حصہ لیتے رہے۔

ہفتہ تعلیم و تلقین کے سلسلہ میں قادیان کے علاوہ بیرونی مجالس مثلاً شملہ، لائل پور، گجرات، پاکپٹن، ڈیرہ غازیخان، نصرت آباد، دنیا پور ضلع ملتان، پشاور شہر، انبالہ، میانوالی خانانوالی ضلع سیالکوٹ، گھٹیالیاں راولپنڈی، روہڑی (سیمنٹ ورکس) سکندر آباد (دکن) حیدر آباد (دکن)، نے بھی اپنے اپنے مقام پر مقررہ عنوانات کے مطابق جلسوں کا اہتمام کیا اور اس کی اطلاع مرکز کو بھجوائی۔ یہ تحریک ساری جماعت کے لیے نہایت مفید ثابت ہوئی۔

دوسرا ہفتہ تعلیم و تلقین پہلے ہفتہ تعلیم و تلقین کے کامیاب تجربہ کے بعد مجلس منتظمہ نے فیصلہ کیا کہ بجائے ایک کے ہر سال دو ہفتے منائے جایا کریں، اس کے مطابق دوسرا ہفتہ منانے کے لیے ۲۳ تا ۲۹ نبوت ۱۳۲۰ھ (نومبر ۱۹۴۱ء) کی تاریخیں مقرر کی گئیں اور "مسئلہ خلافت" پر مندرجہ ذیل عنوانات کے تحت جلسے کئے گئے۔

۱۔ خلافت کی حقیقت یعنی خلافت و ڈکٹیٹر شپ۔ خلافت اور ملوکیت اور خلافت وجمہوریت میں مابہ الامتیاز

۲۔ ضرورتِ خلافت

۳۔ خلافت از روئے قرآن کریم، احادیث، خلفائے راشدین اور ائمہ سلف۔

۴۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات دربارہ خلافت بالخصوص خلافت احمدیہ
۵۔ خلافت کے متعلق غیر مبائعین کے اعتراضات کے جواب اور "انجمن" سے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کی تشریح۔
۶۔ برکات خلافت

ساتواں دن مندرجہ بالا اسباق کے دہرانے کے لیے مقرر کیا گیا تاکہ مضامین اچھی طرح ذہن نشین ہو جائیں۔

مجلس انصاراللہ مرکزیہ کا پہلا مقامی اجتماع

مجلس انصاراللہ مرکزیہ کے زیر اہتمام پہلا اجتماعی جلسہ مورخہ ۲۵ر فتح ر دسمبر ۱۳۲۰ ہش / ۱۹۴۱ء مسجد اقصیٰ میں نواب چوہدری محمد دین صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا[۱] جس میں چوہدری سر ظفراللہ خان صاحب نے "تحریک و فرائض انصاراللہ" کے موضوع پر ایک مبسوط تقریر کی اور انصاراللہ کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی اور بتلایا کہ ان کا وہی کام ہے جو انبیاء کا ہوتا ہے یعنی تبلیغ، کتاب اللہ کا سکھانا، شرائع کی حکمت بیان کرنا، اولاد کی عمدہ تربیت اور جماعت کی اقتصادی کمزوریوں کو دُور کرنا، معمولی وقت تبلیغ کے لیے دینا اور حقیر سی رقم چندہ میں ادا کرنا کوئی بڑی قربانی نہیں ہے بلکہ یہ بھی ایسے ذرائع ہیں جن سے ہم خدا کو پا سکتے ہیں، چوہدری صاحب کے بعد خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب نے انصاراللہ کے طریق کار پر تفصیل سے روشنی ڈالی، آخر میں صاحب صدر نے انصاراللہ کی تحریک کی اہمیت پر اظہار خیال کیا۔

دوسرے اجلاس میں نواب اکبر یار جنگ آف حیدرآباد دکن کی صدارت میں ہوا بعض اصحاب نے موجودہ جنگ کے متعلق پیشگوئیوں پر تقاریر کیں۔

مرکزی دفتر کا قیام

مجلس انصاراللہ کے قیام کے بعد ابتدائی ایام میں مجلس کا کوئی دفتر نہ تھا، اس زمانہ میں اجلاس عموماً مسجد مبارک میں ہوا کرتے تھے اور ان کا ریکارڈ مجلس کے ایک آنریری کارکن شیخ عبدالرحیم صاحب شرما (سابق کشن لعل) ایک رجسٹر میں کیا کرتے[۲]۔ لیکن صلح رجنوری ۱۳۲۲ ہش / ۱۹۴۳ء سے مجلس کا دفتر باقاعدہ طور پر گیسٹ ہاؤس (دارالانوار قادیان) کے ایک کمرہ میں قائم کر دیا گیا اور شیخ عبدالرحیم شرما صاحب کو ہی بیس روپیہ مشاہرہ پر بطور کلرک مقرر کر دیا گیا۔ ان کے علاوہ ایک مددگار کارکن بمشاہرہ بارہ روپے کی منظوری بھی دی گئی۔

---

[۱] الفضل ۲۶ر فتح ر دسمبر ۱۳۲۰ ہش / ۱۹۴۱ء
[۲] یہ رجسٹر اب بھی دفتر مرکزیہ میں موجود ہے۔

دفتر کے لیے فرنیچر کی بھی ضرورت تھی۔ کچھ عرصہ تک تو "مجلس تعلیم" اور "ترجمۃ القرآن" کے دفاتر کا فرنیچر استعمال ہوتا رہا، پھر ۴ ہجرت رمئی ۱۳۲۳ھش/۱۹۴۴ء کو ساٹھ روپے کی منظوری دی گئی تاکہ اس سے ایک میز، چار کرسیاں اور ایک بنچ خریدا جاسکے۔

کچھ عرصہ بعد مرکزی دفتر دارالانوار سے شہر میں منتقل کر دیا گیا اور آئندہ سال کے بجٹ میں اس کے کرایہ کے لیے تیس روپیہ کی گنجائش رکھی گئی۔

۲ فتح دسمبر ۱۳۲۳ھش/۱۹۴۴ء کے اجلاس میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ مجلس کا مستقل دفتر تعمیر کیا جائے، تعمیر کا اندازہ پندرہ ہزار روپیہ لگایا گیا۔

شعبہ نشر و اشاعت

اسی اجلاس میں یہ بھی فیصلہ کیا گیا کہ مجلس کے ماتحت ایک شعبہ نشر و اشاعت قائم کیا جائے جس کا کام یہ ہو کہ اغراض تبلیغ کے لیے اشتہارات اور ٹریکٹ تیار کرکے انکی اشاعت کا انتظام کرے۔ ان ہر دو امور کے لیے رقم کی فراہمی کا کام سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کے سپرد کیا گیا اور ان کو اختیار دیا گیا کہ اس غرض کے لیے عطایا جمع کریں۔ چنانچہ ۱۳۲۳ھش/۱۹۴۴ء کے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر شاہ صاحب موصوف نے "تعمیر دفتر" اور "نشر و اشاعت" کا فنڈ قائم کرنے کی تحریک کی اور ان ہر دو مدات میں ۱۳۲۴ھش/۱۹۴۵ء تک صرف ۱۴۷۶ روپے وصول ہوئے۔

نشر و اشاعت کے کام کے لیے ایک سب کمیٹی بنائی گئی جس کے ممبر چوہدری فتح محمد صاحب سیال اور سید ولی اللہ شاہ صاحب مقرر ہوئے۔ تعمیر دفتر کے لیے ایک الگ سب کمیٹی بنائی گئی جو مندرجہ ذیل افراد پر مشتمل تھی۔

۱۔	ماسٹر خیرالدین صاحب	(نائب ناظر تعلیم و تربیت)	صدر
۲۔	منشی محمد الدین صاحب	مختار عام	سیکرٹری
۳۔	مولوی عطا محمد صاحب	ہیڈ کلرک دفتر بہشتی مقبرہ	نائب سیکرٹری
۴۔	بابو فضل دین صاحب	ریڈر ہائی کورٹ	ممبر
۵۔	بابو قاسم دین صاحب	گورداسپور	ممبر

قیادتوں کا قیام اور دستور اساسی کی تشکیل

حضرت امیرالمومنین کے خطبۂ جمعہ فرمودہ ۲۲ر اخاء اکتوبر ۱۳۲۲ھش/۱۹۴۳ء[1] کی روشنی میں تنظیم انصاراللہ کے ڈھانچے میں بنیادی تبدیلیاں کرنے اور حضور کے ارشاد کو موثر رنگ میں عملی جامہ پہنانے کی غرض سے مورخہ ۲۷ر اخاء/اکتوبر ۱۳۲۲ھش/۱۹۴۳ء کو مرکزی مجلس کا ایک اہم اجلاس منعقد ہوا جس میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیراحمد صاحب کو خاص طور پر مدعو کیا گیا تاکہ دستور اساسی کے رنگ میں کچھ قواعد و ضوابط مقرر کرلیے جائیں، اس اجلاس میں صدر مجلس مولوی شیرعلی صاحب کے علاوہ چوہدری فتح محمد صاحب سیال اور خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب نے شرکت کی اور ابتدائی دستور اساسی کی شکل میں مندرجہ ذیل فیصلے کئے گئے۔[2] یہ فیصلے اس لحاظ سے بڑی اہمیت رکھتے ہیں کہ حضرت امیرالمومنین نے ان کی منظوری عطا فرمائی اور یہ آئندہ طریق کار کو متعین کرنے کے لیے بنیاد بنے، اس لیے ان کا مکمل متن اس جگہ درج کیا جارہا ہے۔

۱۔ آئندہ مرکزی مجلس کے علاوہ صدر کے چار عہدہ دار ہوں، قائد تبلیغ، قائد تعلیم و تربیت، قائد مال، قائد عمومی (سابق نام جنرل سیکرٹری) جملہ عہدہ داران اپنے اپنے کام کے نگران اور ذمہ دار ہونگے اور انصاراللہ کا سارا حلقہ کار خواہ قادیان میں ہو یا بیرونجات میں ان کی نگرانی اور قیادت کے ماتحت ہوگا۔

۲۔ مجلس مرکزی میں تین مزید ممبر بغرض مشورہ مقرر ہوا کرینگے۔ ان کے پاس کوئی صیغہ نہیں ہوگا بلکہ وہ صرف مشورہ کی غرض سے مرکزی مجلس میں شریک ہوا کرینگے۔

۳۔ صدر مولوی شیرعلی صاحب ہوں گے، قائد تبلیغ چوہدری فتح محمد صاحب ہونگے، قائد تعلیم و تربیت مولوی فرزند علی خانصاحب، قائد مال میر محمد اسحاق صاحب[3]، قائد عمومی مولوی عبدالرحیم صاحب درد ہوں گے۔ زائد ممبر فی الحال چوہدری ظفراللہ خاں صاحب، حضرت مرزا بشیراحمد صاحب، خان بہادر چوہدری ابوالہاشم صاحب ہوں گے۔

---

[1] الفضل ۲ر فتح ۱۳۲۲ھ ۲ر دسمبر ۱۹۴۳ء

[2] ریکارڈ مجلس انصاراللہ مرکزیہ۔ نیز الفضل ۲ر فتح / دسمبر ۱۳۲۲ھش/۱۹۴۳ء

[3] حضرت میر صاحب مورخہ ۱۷ر مارچ ۱۹۴۴ء کو رحلت فرماگئے اور ان کی جگہ سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب قائد مال مقرر ہوئے۔

۴۔ قائد صاحبان کے ساتھ امداد کے لیے مندرجہ ذیل نائب قائد ہوں گے۔

تبلیغ۔ مولوی ابوالعطاء صاحب

تعلیم و تربیت۔ مولوی قمرالدین صاحب

مال۔ مولوی ظہور حسین صاحب بخارائی

عمومی مولوی عبدالرحمٰن صاحب جٹ

۵۔ قادیان کے ہر محلہ میں اور بیرونجات کی ہر جماعت میں انصار اللہ کے نظام کے ماتحت سارے کاموں کی عمومی نگرانی کے لیے ایک ایک مقامی عہدہ دار مقرر ہوگا جس کا نام زعیم ہوگا جسے مقامی نظام میں وہی حیثیت حاصل ہوگی جو مرکزی نظام میں صدر کو ہے۔

۶۔ اسی طرح قادیان کے ہر محلہ اور بیرونجات کی ہر جماعت میں ہر شعبہ کی علیٰحدہ علیٰحدہ نگرانی کے لیے ایک کارکن ہوگا جو اپنے اپنے شعبہ کے کام کا ذمہ دار ہوگا اور مقامی نظام کے زعیم اور مرکزی نظام کے قائد کی نگرانی کے ماتحت کام کرے گا ایسے عہدہ دار مہتمم تبلیغ مہتمم تعلیم و تربیت، مہتمم مال اور مہتمم عمومی کہلائیں گے۔

۷۔ تمام مہتمم صاحبان کا فرض ہوگا کہ اپنے اپنے کام کے متعلق پندرہ روزہ رپورٹ اپنے زعیم کی معرفت اپنے اپنے شعبہ کے قائد کو ارسال کریں اور قائد صاحبان کا فرض ہوگا کہ اپنے اپنے شعبہ کی پندرہ روزہ رپورٹ صاحب صدر کے پاس ارسال کریں جس کا خلاصہ صدر صاحب کی طرف سے حضرت امیرالمومنین کی کی خدمت میں ارسال کیا جائے گا۔

نوٹ۔ ایسی جماعتیں جن کی طرف سے پندرہ روزہ رپورٹ کا آنا غیر ضروری یا دقت طلب ہو ان کے متعلق صدر صاحب کو بمشورہ قائد و زعیم صاحبان مناسب ترمیم یا استثنا کرنے کا اختیار ہوگا۔

۸۔ قادیان میں مرکزی مجلس انصار اللہ کا ایک باقاعدہ دفتر مقرر کیا جائے جس میں جملہ ریکارڈ باقاعدہ طور پر رکھا جائے، ہر قائد کو دفتر کے عملہ سے اپنے اپنے شعبہ کے تعلق میں کام لینے کا اختیار ہوگا مگر ویسے انتظامی طور پر عملہ دفتر صدر کی ماتحتی میں سمجھا جائیگا۔

۹۔ قادیان کے ہر محلہ میں مہینے میں کم از کم انصار اللہ کا ایک مقامی اجلاس منعقد ہونا ضروری ہوگا اور سال کے کسی مناسب حصہ میں سارے انصار اللہ کا ایک مشترکہ جلسہ منعقد کیا جائیگا جس میں بیرونی عہدہ داروں اور نمائندگان کو شرکت کی دعوت دی جائے اور اس موقعہ پر حضرت امیرالمومنین کی خدمت میں بھی درخواست

کی جایا کریگی کہ حضور اس موقعہ پر انصار اللہ کو اپنے روح پرور نصائح سے مستفیض ہونے کا موقع عطا فرمائیں۔

۱۰۔ جماعت کا ہر فرد جو ۴۰ سال یا اوپر کی عمر کا ہے وہ قادیان میں لازمی طور پر انصار اللہ کا رکن سمجھا جائیگا۔ بیرونجات میں مقامی انجمنوں کے عہدہ دار جو اس عمر کے ہوں وہ بھی لازماً انصار اللہ کے ممبر سمجھے جائیں گے باقیوں سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ بھی انصار اللہ کے ممبر بنیں اور ایسی تحریک ہوتی رہنی چاہیئے۔

۱۱۔ تمام ممبروں سے کم از کم ایک آنہ ماہوار کے حساب سے چندہ لیا جائیگا جس کا باقاعدہ حساب رکھا جائیگا۔

نوٹ۔ بیرونی انجمنیں اپنے مقامی چندوں کا ۷۵ فیصدی اپنے پاس رکھ کر اپنے طور پر خرچ کر سکتی ہیں۔ باقی مرکز میں آنا چاہیئے، لیکن حساب کتاب بہر حال باقاعدہ ہونا چاہیئے۔

۱۲۔ اپنے ممبروں کی علمی اور عملی ترقی کے لیے مرکزی نظام انصار اللہ کی طرف سے سال میں ایک دفعہ کتب سلسلہ کا امتحان مقرر کیا جاتے گا جو حتی الوسع سب جگہوں پر منعقد ہو، اور نتیجہ اخبار میں شائع کیا جائے۔ اور اوّل دوم، سوم نکلنے والوں کو مناسب انعام دیا جاوے، امتحان کی شرکت کے لیے زیادہ سے زیادہ وسیع پیمانے پر تحریک کی جائے۔

۱۳۔ جن ممبران انصار اللہ کا کام سال کے دوران میں خصوصیت سے نمایاں ہو انھیں جلسہ سالانہ کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح کے ہاتھ سے مناسب انعام دلوایا جائے تاکہ کام کرنے والوں کی حوصلہ افزائی ہو۔

۱۴۔ قائد تبلیغ اور جملہ مہتممان تبلیغ کا فرض ہوگا کہ اپنے اپنے حلقہ میں تبلیغ کا بہترین انتظام کریں اور اس بات کی کوشش کریں کہ ہر انصار اللہ کے ذریعہ جماعت میں سال بھر میں کم از کم ایک مخلص احمدی پیدا ہو اور تبلیغ زیادہ تر انفرادی صورت میں کی جائے اور نامناسب بحث مباحثہ کے رنگ سے احتراز کیا جاتے، اسی طرح قائد و مہتممان تعلیم و تربیت کا یہ کام ہوگا کہ وہ جماعت میں اسلام اور احمدیت کی تعلیم کو زیادہ سے زیادہ وسیع طور پر اور تفصیلی صورت میں جاری کریں اور لوگوں کے اخلاق و عادات کی نگرانی رکھیں۔ مقامی درسوں اور بڑی عمر کے ناخواندہ لوگوں کی تعلیم کا انتظام بھی مہتمم صاحبان کے سپرد ہوگا، قائد و مہتمم صاحب مال کا کام انصار اللہ کے لیے مختلف قسم کے چندہ جات کی وصولی کا انتظام کرنا اور حساب و کتاب رکھنا ہوگا، دیگر جملہ قسم کا کام جو کسی دوسرے قائد کے حلقہ کار میں نہیں آتا وہ قائد اور مہتمم صاحبان عمومی کے حلقہ میں سمجھا جاتے گا، صدر کی ہدایت اور نگرانی کے ماتحت قائد عمومی کے یہ کام بھی ہوں گے۔

د۔ ایسی ماتحت انجمن ہائے انصاراللہ کا قیام جو سارے قائدوں کے حلقہ کار سے یکساں تعلق رکھتی ہوں۔

ب۔ قاعدہ نمبر ۹ کے ماتحت انصار اللہ کے ماہوار اور سالانہ جلسوں کا انتظام۔

ج۔ مرکزی دفتر کا چارج۔ نوٹ۔ مگر ہر وہ کام جو دوسرے قائدوں کے حلقہ کار سے تعلق رکھتا ہو وہ ان قائدوں کے مشورہ سے سرانجام دیا جائے گا اور بصورت اختلاف صدر کا فیصلہ سب کے لیے واجب القبول ہوگا

۱۵۔ مرکزی مجلس انصاراللہ اور اس کے عہدہ داروں اور اسی طرح خدام الاحمدیہ کی مرکزی مجلس اور مقامی مجالس اور عہدہ داروں کے ساتھ پورا پورا تعاون کا طریق اختیار کریں اور ان کے کام سے آگاہ رہنے اور اپنے کام سے ان کو آگاہ رکھنے کی حتی الوسع کوشش کریں۔

۱۶۔ مرکزی اور مقامی نظام ہر دو میں ہر بالا افسر کو ہر ماتحت افسر کا کام پڑتال کرنے اور ہدایات جاری کرنے کا اختیار ہوگا۔

نوٹ۔ موجودہ دستور اور طریق کار لوگوں کے ذہن نشین کرانے اور ان میں کام کی رَو اور زندگی پیدا کرنے کے لیے صدر صاحب ایک ہفتہ کے اندر اندر مسجدِ اقصیٰ میں قادیان کا ایک مجموعی جلسہ منعقد کرکے انصاراللہ کے اغراض و مقاصد اور کام کے متعلق مناسب دوستوں سے تقاریر کروائیں اور بیرونی احباب کی اطلاع کے لیے اخباری اعلانات کا انتظام کیا جائے اور آئندہ کے لیے کوشش کی جائے کہ کام محض رسمی رنگ میں نہ ہو بلکہ حقیقی ہو اور اپنے اندر زندگی کے پورے پورے آثار رکھے۔

مندرجہ بالا دستور اساسی کی نقل حضرت امیرالمومنین کی خدمت میں بغرض ملاحظہ اور منظوری صدر مجلس کے دستخطوں کے ساتھ ارسال کی گئی۔ حضرت امیرالمومنین نے اس پر تحریر فرمایا:۔

"منظور ہے عمل کیا جائے۔"[۱]

دستخط

حضرت امیرالمومنین

۲۳ ۱۱/۴۴

---

[۱] الفضل ۲ رفتح / دسمبر ۱۳۲۳ھش / ۱۹۴۴ء

مجلس انصار اللہ کا پہلا بجٹ

مجلس انصار اللہ کا پہلا بجٹ آمد و خرچ از یکم مئی ۱۹۴۴ء تا آخر اپریل ۱۹۴۵ء مورخہ ۲ر دسمبر ۱۹۴۴ء پیش ہو کر منظور کیا گیا۔ بجٹ کی مدات اور تفاصیل درج ذیل ہیں۔

ا۔ بجٹ آمد

۱۔ آمد چندہ جات مقامی و بیرونی انصار اللہ	۱۲۰۰ — ۰ — ۰
۲۔ عطیات از ذی ثروت احباب	۶۰۰ — ۰ — ۰
کل آمد	۱۸۰۰ — ۰ — ۰

ب۔ بجٹ اخراجات

۱۔ اخراجات عملہ

محرر	۳۶۰ — ۰ — ۰
چپڑاسی (مددگار کارکن)	۱۴۴ — ۰ — ۰
جنگی الاؤنس	۲۱۶ — ۰ — ۰
میزان	۷۲۰ — ۰ — ۰

۲۔ سائر

ڈاک	۱۵۰ — ۰ — ۰
سٹیشنری	۶۰ — ۰ — ۰
کرایہ مکان	۳۰ — ۰ — ۰ (تجویزہ ۶۰/ تھا)
سفری اخراجات	۳۰ — ۰ — ۰
متفرق	۱۰ — ۰ — ۰
میزان	۲۸۰ — ۰ — ۰

سامان فرنیچر ———— ۶۰-۰-۰

ج۔ اخراجات غیر معمولی

طبع فارم و رپورٹیں —— ۵۸-۰ (کاغذ ۳۹-۰، کتابت ۶-۰، چھپوائی ۱۳-۰)

طبع لیٹر فارم —— ۱۷-۰ (کاغذ ۱۳-۰، کتابت ۸-۰، چھپوائی ۳-۸)

طبع کاپیاں حاضری نماز برائے قادیان } ۱۳-۸ (کاغذ ۶-۸، کتابت ۳-۰، چھپوائی ۴-۰)

طبع قواعد و ضوابط انصاراللہ ۲۰-۰ (کاغذ ۱۳-۰، کتابت ۳-۰، چھپوائی ۴-۰)

ہر چہار قائد صاحبان کے دستخطوں کی مہر } ۱۰-۰

اخراجات جلسہ سالانہ —— ۱۰۰-۰

متفرق غیر معمولی —— ۲۴۰-۰ (طباعت ٹریکٹ و لائحہ عمل، سفر خرچ، دیگر غیر معمولی اخراجات)

میزان —— ۴۷۵-۰

میزان کل اخراجات = ۱۵۳۵-۰

انصاراللہ کے ابتدائی سالانہ اجتماعات

پہلا اجتماع حضرت امیرالمومنین نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۲ر اکتوبر ۱۹۴۴ء میں علاوہ اور باتوں کے اس طرف بھی توجہ دلائی تھی کہ انصار میں اجتماعی روح پیدا کرنے کے لیے خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرح انصاراللہ مرکزیہ کو بھی ایک سالانہ اجتماع منعقد کرنا چاہیئے۔ اس ہدایت کی تعمیل میں مرکزی مجلس عاملہ نے اپنے اجلاس منعقدہ ۱۲ ہ ہ میں یہ فیصلہ کیا کہ پہلا اجتماع[۱] مورخہ ۲۵ر فتح ردسمبر ۱۳۲۳ہش / ۱۹۴۴ء بوقت ۲ بجے مسجد اقصیٰ میں منعقد ہو (بعد نماز ظہر و عصر) اور حضرت امیرالمومنین سے بھی اس میں شرکت کی درخواست کی جائے، چنانچہ اس فیصلہ کے بموجب مجوزہ تاریخ پر مسجد اقصیٰ

ؔ[۱] ریکارڈ مجلس انصاراللہ مرکزیہ

میں بعد نماز ظہر و عصر ۴ بجے اجلاس منعقد ہوا، اس موقعہ پر حضرت امیر المومنین نے جو افتتاحی خطاب فرمایا درج ذیل ہے :-

خطاب حضرت امیر المومنین بموقعہ سالانہ اجتماع انصار اللہ[۱]

"میں صرف مجلس انصار اللہ کی خواہش کے مطابق اس جلسہ کے افتتاح کے لیے آیا ہوں اور صرف چند کلمات کہہ کر دعا سے اس جلسہ کا افتتاح کر کے واپس چلا جاؤں گا، انصار اللہ کی مجلس کے قیام کو کئی سال گذر چکے ہیں، لیکن میں دیکھتا ہوں کہ اب تک اس مجلس میں زندگی کے آثار پیدا نہیں ہوئے۔ زندگی کے آثار پیدا کرنے کے لیے یہ ضروری ہوتا ہے کہ اوّل تنظیم کامل ہو جائے، دوسرے متواتر حرکت عمل پیدا ہو جائے اور تیسرے اس کے کوئی اچھے نتائج نکلنے شروع ہو جائیں، میں ان تینوں باتوں میں مجلس انصار اللہ کو ابھی بہت پیچھے پاتا ہوں، انصار اللہ کی تنظیم ابھی ساری جماعتوں میں نہیں ہوئی۔ حرکت عمل ان میں ابھی پیدا ہوتی نظر نہیں آتی۔ نتیجہ تو عرصہ کے بعد نظر آنے والی چیز ہے مگر کسی اعلیٰ درجہ کے نتیجہ کی امید تو ہوتی ہے اور کم از کم اس نتیجہ کے آثار کا ظہور تو شروع ہو جاتا ہے مگر یہاں وہ امید اور آثار بھی نظر نہیں آتے غالباً مجلس انصار اللہ کا یہ پہلا سالانہ اجتماع ہے میں امید کرتا ہوں کہ اس اجتماع میں وہ ان کاموں کی بنیاد قائم کرنے کی کوشش کریں گے اور قادیان کی مجلس انصار اللہ بھی اور بیرونی مجالس بھی اپنی اس ذمہ داری کو محسوس کریں گی کہ بغیر کامل ہوشیاری اور کامل بیداری کے کبھی قومی زندگی حاصل نہیں ہو سکتی اور ہمسایہ کی اصلاح میں ہی انسان کی اپنی اصلاح بھی ہوتی ہے خدا تعالیٰ نے انسان کو ایسا بنایا ہے کہ اس کے ہمسایہ کا اثر اس پر پڑتا ہے۔ نہ صرف انسان بلکہ دنیا کی ہر ایک چیز اپنے پاس کی چیز سے متاثر ہوتی ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ پاس پاس کی چیزیں ایک دوسرے کے اثر کو قبول کرتی ہیں، بلکہ سائنس کی موجودہ تحقیق سے تو یہاں تک پتا چلتا ہے کہ جانوروں اور پرندوں وغیرہ کے رنگ ان پاس پاس کی چیزوں کی وجہ سے ہوتے ہیں جہاں وہ رہتے ہیں، مچھلیاں پانی میں رہتی ہیں اس لیے انکا رنگ پانی کی وجہ سے اور سورج کی شعاعوں کی وجہ سے جو پانی پر پڑتی ہیں سفید اور چمکیلا ہو گیا

[۱] الفضل ۶، ظہور ۱۳۲۴ھ ش / ۱ اگست ۱۹۴۵ء

مینڈک کناروں پر رہتے ہیں اس لیے ان کا رنگ کناروں کی سبز سبز گھاس کی وجہ سے سبزی مائل ہو گیا۔ ریتلے علاقہ میں رہنے والے جانور مٹیالے رنگ کے ہوتے ہیں۔ سبز سبز درختوں پر بسیرا رکھنے والے طوطے سبز رنگ کے ہو گئے، جنگلوں اور سوکھی ہوئی جھاڑیوں میں رہنے والے تیتروں وغیرہ کا رنگ سوکھی ہوئی جھاڑیوں کی طرح ہو گیا، غرض پاس پاس کی چیزوں کی وجہ سے اور ان کے اثرات قبول کرنے کی وجہ سے پرندوں کے رنگ بھی اُسی قسم کے ہو جاتے ہیں، پس اگر جانوروں اور پرندوں کے رنگ پاس پاس کی چیزوں کی وجہ سے بدل جاتے ہیں تو انسان کے رنگ جن میں دماغی قابلیت بھی ہوتی ہے پاس کے لوگوں کو کیوں نہیں بدل سکتے، خدا تعالیٰ نے اسی لیے قرآن مجید میں فرمایا ہے کہ کونوا مع الصادقین یعنی اگر تم اپنے اندر تقویٰ کا رنگ پیدا کرنا چاہتے ہو تو اس کا گُر یہی ہے کہ صادقوں کی مجلس اختیار کرو تا کہ تمہارے اندر بھی تقویٰ کا وہی رنگ تمہارے نیک ہمسایہ کے اثر کے ماتحت پیدا ہو جائے جو اس میں پایا جاتا ہے۔

پس جماعت کی تنظیم اور جماعت کے اندر دینی رُوح کے قیام اور اس روح کو زندہ رکھنے کے لیے یہ ضروری ہے کہ ہر شخص اپنے ہمسایہ کی اصلاح کی کوشش کرے کیونکہ ہمسایہ کی اصلاح میں اس کی اپنی اصلاح ہے۔ ہر شخص جو اپنے آپ کو اس سے مستغنی سمجھتا ہے وہ اپنی رُوحانی ترقی کے راستہ میں خود روک بنتا ہے۔ بڑے سے بڑا انسان بھی مزید روحانی ترقی کا محتاج ہوتا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آخر دم تک اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم کی دُعا کرتے رہے۔ پس اگر خدا کا وہ نبی جو پہلوں اور پچھلوں کا سردار ہے جس کی روحانیت کے معیار کے مطابق نہ کوئی پیدا ہوا ہے اور نہ ہو گا اور جس نے خدا تعالیٰ کا ایسا قرب حاصل کیا کہ اس کی مثال نہیں ملتی اور نہ مل سکتی ہے اگر وہ بھی مدارج پر مدارج حاصل کرنے کے بعد پھر مزید روحانی ترقی کا محتاج ہے اور روزانہ خدا تعالیٰ کے سامنے کھڑا ہو کر اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم کہتا ہے اکیلا نہیں بلکہ ساتھیوں کو ساتھ لے کر کہتا ہے تو آج کون ایسا انسان ہو سکتا ہے جو خدا تعالیٰ کے سامنے کھڑا ہو کر اھدنا الصراط المستقیم کہنے سے اور جماعت میں کھڑے ہو کر کہنے سے اپنے آپ کو مستغنی قرار دے۔ اگر کوئی شخص

اپنے آپ کو اس سے مستغنی قرار دیتا ہے تو وہ اپنے لیے ایسا مقام تجویز کرتا ہے جو مقام خدا تعالیٰ نے کسی انسان کے لیے تجویز نہیں کیا۔ پس جو شخص اپنے لیے ایسا مقام تجویز کرتا ہے وہ ضرور ٹھوکر کھائیگا کیونکہ اس قسم کا استغنا عزت نہیں بلکہ ذلت ہے ایمان کی علامت نہیں بلکہ وہ شخص کفر کے دروازہ کی طرف بھاگا جارہا ہے۔

پس تنظیم کے لیے ضروری ہے کہ اپنے متعلقات اور اپنے گرد و پیش کی اصلاح کی کوشش کی جائے اس سے انسان کی اپنی اصلاح ہوتی ہے۔ اس سے قوم میں زندگی پیدا ہوتی ہے اور کامیابی کا یہی واحد ذریعہ ہے۔

دعائیں بھی وہی قبول ہوتی ہیں جو خدا تعالیٰ کے قانون کے ماتحت کی جائیں، خدا تعالیٰ نے ہمارے دعا مانگنے کے لیے اھدنا الصراط المستقیم میں جمع کا صیغہ رکھ کر ہمیں بتادیا ہے کہ اگر تم روحانی طور پر زندہ رہنا اور کامیابی حاصل کرنا چاہتے ہو تو تمہارے لیے صرف اپنی اصلاح کر لینا ہی کافی نہیں بلکہ اپنے گرد و پیش کی اصلاح کرنا اور مجموعی طور پر اس کے لیے کوشش کرنا اور مل کر خدا سے دُعا مانگنا ضروری ہے چنانچہ اس غرض کے لیے میں نے مجلس انصار اللہ، لجنہ اماء اللہ، مجلس خدام الاحمدیہ اور مجلس اطفال قائم کی ہیں۔ پس میں امید کرتا ہوں کہ مجلس انصار اللہ مرکزیہ اس اجتماع کے بعد اپنے کام کی اہمیت کو اچھی طرح سمجھ کر پوری تندہی اور محنت کے ساتھ ہر جگہ مجالس انصار اللہ قائم کرنے کی کوشش کرے گی تاکہ ان کی اصلاحی کوششیں دریا کی طرح بڑھتی چلی جائیں اور دنیا کے کونے کونے کو سیراب کر دیں۔ اب میں دعا کے ذریعہ جلسہ کا افتتاح کرتا ہوں، خدا کرے مجلس انصار اللہ کا آج کا اجتماع اور آج کی کوششیں بیج کے طور پر ہوں جن سے آگے خدا تعالیٰ ہزاروں گنا اور بیج پیدا کرے اور پھر وہ بیج آگے دوسری فصلوں کے لیے بیج کا کام دیں یہاں تک کہ خدا تعالیٰ کی روحانی بادشاہت اسی طرح دنیا پر قائم ہو جائے جس طرح کہ اس کی مادی بادشاہت دنیا پر قائم ہے۔ آمین" [۱]

---

[۱] الفضل ۶ ر ظہور ۱۳۲۴ ہش / اگست ۱۹۴۵ء ص ۱ و ۲

بقیہ کارروائی اجتماع

حضرت امیرالمومنین اپنے افتتاحی خطاب کے بعد تشریف لے گئے تو اجلاس کی بقیہ کارروائی مولوی شیر علی صاحب صدر مجلس انصاراللہ کی صدارت میں جاری رہی اور مندرجہ ذیل اصحاب نے بتفصیل ذیل تقاریر فرمائیں:[1]

۱۔ آنریبل چوہدری سر محمد ظفراللہ خاں صاحب	پابندیٔ نظام
۲۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب	انصاراللہ کے فرائض
۳۔ خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب	تعلیم و تربیت
۴۔ شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ و امیر جماعت لاہور ...	اطاعت
۵ شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی	قربانی اور تقویٰ
۶۔ سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب	تحریک برائے تعمیر دفتر مرکزیہ و نشر و اشاعت

دوسرا سالانہ اجتماع

مجلس انصاراللہ مرکزیہ کا دوسرا سالانہ اجتماع زیر صدارت[2] حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ مؤرخہ ۲۵۔ فتح / دسمبر ۱۳۲۴ ہش / ۱۹۴۵ء مسجد اقصیٰ میں منعقد ہوا، تلاوت و نظم کے بعد سب سے پہلے مولانا ابوالعطاء صاحب نائب قائد تبلیغ نے "تبلیغ کی اہمیت" پر تقریر کی۔ ان کے بعد آنریبل سر ظفراللہ خانصاحب نے انصاراللہ کے فرائض پر روشنی ڈالی۔ اجتماع کے تیسرے مقرر نواب اکبر یار جنگ بہادر آف حیدر آباد دکن نے "انصاراللہ اور توسیع علم" کے موضوع پر خطاب کیا اور انصار کو ناخواندہ افراد کی تعلیم کی طرف خاص طور پر توجہ دلائی۔ پھر مولوی قمرالدین صاحب نے "انصاراللہ اور قیام اسلام و احمدیت" کے موضوع پر اور مولانا عبدالرحیم صاحب نیر مبلغ مغربی افریقہ نے "تبلیغ و تربیت" کے موضوع پر تقاریر کیں۔ اس اجتماع میں مولوی عبدالرحیم صاحب درد قائد عمومی نے مجلس انصاراللہ کی کارگذاری کی ایک عمومی رپورٹ پیش کی اور سید ولی اللہ شاہ صاحب قائد مال نے انصاراللہ کے بجٹ پر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد خلیل احمد صاحب ناصر نے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کا "انصاراللہ کے نام ایک پیغام" کے عنوان سے ایک دلچسپ مقالہ پڑھ کر سنایا، آخر میں حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب صدر جلسہ نے نصائح فرمائیں اور دعا کے بعد یہ جلسہ برخاست ہوا۔

---

[1] الفضل ۲۶۔ فتح ۱۳۲۳ ہش مطابق دسمبر ۱۹۴۴ء

[2] اس اجلاس میں صدر مجلس مولوی شیر علی صاحب بوجہ علالت طبع شریک نہ ہو سکے۔

تعداد مجالس بیرون

اس دور سے متعلق یہ امر قابل ذکر ہے کہ فتح / دسمبر ۱۳۲۴ہش / ۱۹۴۵ء تک بیرونجات میں ۲۴۸ مجالس قائم ہوئیں جن میں سے ۱۲۵ شہری تھیں اور ۱۲۳ دیہاتی[1] تقسیم ملک کے وقت تک اس تعداد میں کسقدر اضافہ ہوا اس بارے میں مرکزی ریکارڈ اور الفضل دونوں سے کوئی راہنمائی نہیں ملتی، درحقیقت اُس زمانہ کے حالات ہی کچھ اس قسم کے تھے کہ ذیلی تنظیموں کے کام ثانوی حیثیت رکھتے تھے اس لیے ریکارڈ کی تکمیل اور تفصیل کا کما حقہٗ انصرام نہ ہو سکا۔

انصاراللہ کا ابتدائی عہد

نومبر ۱۹۴۴ء تک انصار اللہ کے اجلاس میں کوئی عہد نہیں دہرایا جاتا تھا۔ ۳۰ / نبوت / نومبر ۱۳۲۳ہش / ۱۹۴۴ء کے ماہانہ اجلاس میں قائد عمومی مولوی عبدالرحیم صاحب درد نے یہ تجویز پیش کی کہ انصار اللہ کے جلسوں میں عہد دہرانے کا طریق رائج کیا جائے اور اس غرض کے لیے وہ الفاظ مقرر کئے جائیں جو حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود نے جلسہ جوبلی کے موقعہ پر لوائے احمدیت لہراتے وقت بطور عہد مقرر فرمائے تھے۔ اس تجویز کو منظور کر لیا گیا اور اسی اجلاس میں پہلی مرتبہ یہ عہد دہرایا گیا۔ عہد کے الفاظ یہ تھے۔

> "میں اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے اسلام اور احمدیت کے قیام، اس کی مضبوطی اور اس کی اشاعت کے لیے آخر دم تک کوشش کرتا رہوں گا اور اللہ تعالیٰ کی مدد سے اس امر کے لیے ہر ممکن قربانی پیش کرونگا کہ احمدیت یعنی حقیقی اسلام دوسرے سب دینوں اور سلسلوں پر غالب رہے اور اس کا جھنڈا کبھی سرنگوں نہ ہو بلکہ دوسرے سب جھنڈوں سے اونچا اُڑتا رہے۔ اللّٰھم آمین۔ اللّٰھم آمین۔ اللّٰھم آمین۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔"[2]

⁂

---

[1] الفضل ۱۰ / جنوری ۱۹۴۶ء

[2] ریکارڈ مجلس مرکزیہ

ابتدائی دور میں مجلس مرکزیہ کے بعض اہم فیصلہ جات

زعیم اعلیٰ کا عہدہ

قادیان کے مختلف محلہ جات میں جو مجالس قائم ہوئیں ان کی نگرانی کے لیے زعماء مقرر کئے گئے۔ پھر اس امر کی ضرورت محسوس ہوئی کہ تمام مقامی زعماء کے کام میں یکسانیت اور تعاون پیدا کرنے نیز ان کی عمومی نگرانی کے لیے ایک زعیم اعلیٰ مقرر کیا جانا مناسب ہوگا، اس قسم کی ضرورت بیرونجات کی بڑی جماعتوں میں بھی پیش آنا لازمی تھی، اس لیے فیصلہ کیا گیا کہ اگر کسی بڑی جماعت میں محلہ وار یا حلقہ وار کئی زعماء انصار اللہ موجود ہوں تو وہاں ایک زعیم اعلیٰ کا عہدہ بھی ہونا چاہیئے جس کا کام زعماء کے کام کی نگرانی ہو۔[1]

آنریری انسپکٹر کا تقرر

قادیان میں اور بیرونجات میں بھی مجالس انصار اللہ کے جملہ شعبہ جات کی پڑتال کے لیے مرکزی مجلس نے فیصلہ کیا کہ ایک انسپکٹر مقرر کرنا چاہیئے چنانچہ شیخ نیاز محمد صاحب پنشنر کو امتحاناً چھ ماہ کے لیے آنریری انسپکٹر مقرر کیا گیا۔[2]

حسن کارکردگی کا سرٹیفیکیٹ

مقامی اور بیرونی مجالس میں مسابقت کی روح پیدا کرنے کے لیے یہ مناسب سمجھا گیا کہ بہترین کام کرنے والی مجلس کی حوصلہ افزائی کی جائے چنانچہ فیصلہ کیا گیا کہ مقامی اور بیرونی زعماء مجالس میں سے بہترین کام کرنے والی کو حسن کارکردگی کا سرٹیفیکیٹ صدر اور قائد متعلقہ کے دستخطوں سے ہر سال جلسہ سالانہ کے موقعہ پر حضرت امیر المومنین کے ہاتھ سے دلایا جائے۔[3]

مرکزی مجلس کے اجلاس

مرکزی اجلاس مہینہ میں کم از کم ایک بار ضرور ہوا کرے، اگر کوئی قائد کسی مجبوری کی وجہ سے خود نہ آسکے تو استثنائی حالات میں نائب قائد اس کی جگہ بطور قائمقام شامل ہوتا تا اجلاس ممبران کی معذوری یا عدم موجودگی کی وجہ سے ملتوی نہ ہوتے رہیں۔

قائدین اور نائبین کے دورے

قائد صاحبان اور ان کے نائب باری باری ہر دو ماہ میں ایک دفعہ معائنہ اور تحریک کی غرض سے مختلف محلہ جات کا دورہ کیا کریں۔

۱،۲،۳ھ ریکارڈ مجلس مرکزیہ

عہدہ داران کا انتخاب

زعما اور عہدہ داران مجالس انصار کا انتخاب سالانہ ہوا کرے۔

نائب قائدین

نائب قائدین روزانہ کم از کم آدھ گھنٹہ اپنے اپنے شعبہ کے متعلق دفتر میں آکر کام کیا کریں اور قائد صاحبان بھی گاہ بگاہ دفتر میں تشریف لاکر تسلی کرلیں کہ ان کے صیغہ کا کام ان کی ہدایت کے مطابق ہو رہا ہے۔

مرکزی امتحانوں کا اجرا

اپنے ممبروں کی علمی اور عملی ترقی کے لیے مرکزی نظام انصاراللہ کی طرف سے سال میں ایک دفعہ کُتب سلسلہ کا امتحان مقرر کیا جائے جو حتی الوسع سب جگہوں پر منعقد ہو اور نتیجہ اخبار میں شائع کیا جائے اور اوّل، دوم، سوم نکلنے والوں کو مناسب انعام دیا جاوے امتحان کی شرکت کے لیے زیادہ سے زیادہ وسیع پیمانے پر تحریک کی جائے۔

پانچواں باب

تنظیم انصاراللہ کے اغراض ومقاصد

حضرت امیرالمومنین نے جہاں چالیس سال سے اوپر عمر رکھنے والوں کی الگ تنظیم قائم کرنے کا ارشاد فرمایا وہاں ان کے لیے لائحہ عمل بھی خود تجویز فرمادیا تاکہ صحیح خطوط پر اور بلا توقف کام شروع کیا جا سکے جو مقاصد اس تنظیم کے قیام سے حضور کے پیش نظر تھے ان کا ذکر بڑی تفصیل سے حضور نے اپنے بعض خطبات اور تقاریر میں فرمایا ہے اس لیے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ان کے ضروری اقتباسات اس جگہ درج کر دیئے جائیں تاکہ حضور کے اپنے الفاظ میں ان کی وضاحت ہو۔

انصاراللہ کے قیام کی چھ اغراض

ذیلی تنظیموں کے قیام کے چھ اہم اغراض کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا: [1]

"میں نے چالیس سال سے کم عمر والوں کے لیے خدام الاحمدیہ اور زیادہ عمر والوں کے لیے مجلس انصاراللہ قائم کی ہے یا پھر عورتیں ہیں ان کے لیے لجنہ اماءاللہ قائم کی ہے۔ میری غرض ان تحریکات سے یہ ہے کہ جو قوم بھی اصلاح وارشاد کے کام میں پڑتی ہے اس کے اندر ایک جوش پیدا ہو جاتا ہے کہ اور لوگ ان کے ساتھ شامل ہوں اور یہ خواہش کہ اور لوگ جماعت میں شامل ہو جائیں جہاں جماعت کو عزت بخشتی ہے وہاں بعض اوقات جماعت میں ایسا رخنہ پیدا کرنے کا موجب بھی ہو جایا کرتی ہے جو تباہی کا باعث ہوتا ہے، جماعت اگر کروڑ دو کروڑ بھی ہو جائے اور اس میں دس لاکھ منافق ہوں تو بھی اس میں اتنی طاقت نہیں ہو سکتی جتنی اگر دس ہزار مخلص ہوں تو ہو سکتی ہے، یہی وجہ ہے کہ چند صحابہؓ نے جو کام کئے وہ آج چالیس کروڑ مسلمان بھی نہیں کر سکتے۔۔۔۔۔۔ پس جماعت میں نئے لوگوں کے شامل ہونے کا اسی صورت میں فائدہ ہو سکتا ہے کہ شامل ہونے والوں کے اندر ایمان اور اخلاص ہو۔ صرف تعداد میں اضافہ

[1] تقریر فرمودہ ۲۷ فتح/دسمبر ۱۳۲۰ہش/۱۹۴۱ء مطبوعہ الفضل ۲۶ اخاء/اکتوبر ۱۳۳۹ہش/۱۹۶۰ء

کوئی خوشی کی بات نہیں ----- جو قومیں تبلیغ میں زیادہ کوشش کرتی ہیں ان کی تربیت کا پہلو کمزور ہو جایا کرتا ہے اور ان مجالس کا قیام میں نے تربیت کی غرض سے کیا ہے .....
یاد رکھو کہ اسلام کی بنیاد تقویٰ پر ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک شعر لکھ رہے تھے ایک مصرعہ آپ نے لکھا

ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقا ہے

اسی وقت آپ کو دوسرا مصرعہ الہام ہوا جو یہ ہے

"اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے"

اس الہام میں اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ اگر جماعت تقویٰ پر قائم ہو جائے تو پھر وہ خود ہر چیز کی حفاظت کریگا...... قرآن کریم کے شروع میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا الٓمٓ۔ ذالک الکتاب لا ریب فیہ ھدی للمتقین، یعنی یہ کلام متقی پر اثر کرتا ہے..... ہم اگر ترقی کر سکتے ہیں تو قرآن کریم کی مدد سے ہی اور قرآن کریم کہتا ہے کہ اس کی غذا متقی کیلئے ہی طاقت اور قوت کا موجب ہو سکتی ہے، اگر کسی شخص کے معدہ میں کوئی خرابی ہو تو اسے گھی، دودھ، مرغ، بادام وغیرہ کتنی اعلیٰ غذائیں کیوں نہ کھلائی جائیں اسے کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا، بلکہ اُلٹا اسے ہیضہ ہو جائیگا غذا اسی صورت میں فائدہ دے سکتی ہے جب وہ ہضم ہو...... قرآن کریم بتاتا ہے کہ یہ غذا ایسی ہے جو مومن کے معدے میں ہی ٹھہر سکتی ہے.....
پس جماعت کا تقویٰ پر قائم ہونا بے حد ضروری ہے ....

ایمان بالغیب

..... تقویٰ کی پہلی ضروری چیز ایمان کی درستی ہے قرآن کریم نے مومن کی علامت یہ بتائی ہے کہ یومنون بالغیب۔ پہلی علامت ایمان بالغیب ہے یعنی اللہ تعالیٰ، ملائکہ، قیامت اور رسولوں پر ایمان لانا، پھر اس ایمان کے نیک نتائج پر ایمان لانا بھی ایمان بالغیب ہے .... ایک شخص اگر دس سیر آٹا کسی غریب کو دیتا ہے اور یہ امید رکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کا اجر ملے گا تو وہ گویا غیب پر ایمان لاتا ہے ...... قربانی کا مادہ بھی ایمان بالغیب ہی انسان کے اندر پیدا کر سکتا ہے گویا قرآن کریم نے ابتدا میں ہی ایک بڑی بات اپنے ماننے والوں میں پیدا کر دی، چنانچہ وہ

صحابہ جو بدر اور اُحد کی لڑائیوں میں لڑے کیا وہ کسی ایسے نتیجہ کے لیے لڑے تھے جو سامنے نظر آ رہا تھا، نہیں بلکہ ان کے دلوں میں ایمان بالغیب تھا...... یہ ایمان بالغیب ہی تھا جس کی وجہ سے وہ اپنے آپ کو ہر وقت قربانیوں کی آگ میں جھونکنے کے لیے تیار رہتے تھے اور یہ ایمان بالغیب ہی تھا جس کی وجہ سے ان کے دلوں میں یہ یقین پیدا ہو چکا تھا کہ دنیا کی نجات اسلام میں ہی ہے اور خواہ کچھ ہو ہم اسلام کو دنیا میں غالب کر کے رہیں گے۔

پس مجلس انصاراللہ، خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کا کام یہ ہے کہ جماعت میں تقویٰ پیدا کرنے کی کوشش کریں اور اس کے لیے پہلی ضروری چیز ایمان بالغیب ہی ہے انہیں اللہ تعالیٰ، ملائکہ، قیامت، رسولوں اور ان شاندار اور عظیم الشان نتائج پر جو آئندہ نکلنے والے ہیں ایمان پیدا کرنا چاہیئے۔ انسان کے اندر بزدلی اور نفاق وغیرہ اسی وقت پیدا ہوتے ہیں جب دل میں ایمان بالغیب نہ ہو۔

یؤمنون بالغیب کے ایک معنی امن دینا بھی ہے یعنی جب قوم کا کوئی فرد باہر جاتا ہے تو اس کے دل میں یہ اطمینان ہونا ضروری ہے کہ اس کے بھائی اس کی بیوی بچوں کو امن دینگے، کوئی قوم جہاد نہیں کر سکتی جب تک اسے یہ یقین نہ ہو کہ اس کے پیچھے رہنے والے بھائی دیانتدار ہیں۔ پس ان تینوں مجلسوں کا ایک یہ بھی کام ہے کہ جماعت کے اندر ایک ایسی امن کی رُوح پیدا کریں۔ ان تینوں مجالس کو کوشش کرنی چاہیئے کہ ایمان بالغیب ایک میخ کی طرح ہر احمدی کے دل میں گڑ جائے کہ اس کا ہر خیال، ہر قول اور ہر عمل اسکے تابع ہو اور یہ ایمان قرآن کریم کے علم کے بغیر پیدا نہیں ہو سکتا.......... پس مجالس انصاراللہ۔ خدام الاحمدیہ اور لجنہ کا یہ فرض ہے اور ان کی یہ پالیسی ہونی چاہیئے کہ وہ یہ باتیں قوم کے اندر پیدا کریں اور ہر ممکن ذریعہ سے ان کے لیے کوشش کرتے رہیں لیکچروں کے ذریعہ۔ اسباق کے ذریعہ اور بار بار امتحان لے کر ان باتوں کو دلوں میں راسخ کیا جائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کو بار بار پڑھایا جائے یہانتک کہ ہر مرد و عورت اور ہر چھوٹے بڑے کے دل میں ایمان بالغیب پیدا ہو جائے.....

اقامت صلوٰۃ

دوسری ضروری چیز نماز پوری شرائط کے ساتھ ادا کرنا ہے، قرآن کریم نے یؤدون الصلوٰۃ کہیں نہیں فرمایا یا یصلون الصلوٰۃ نہیں کہا بلکہ جب بھی نماز کا حکم دیا ہے یقیمون الصلوٰۃ فرمایا ہے اور اقامت کے معنی باجماعت نماز ادا کرنے کے ہیں اور پھر اخلاص کے ساتھ نماز ادا کرنا بھی اس میں شامل ہے ...... اس میں خود نماز پڑھنا، دوسروں کو پڑھوانا، اخلاص و جوش کے ساتھ پڑھنا، باوضو ہو کر، ٹھہر ٹھہر کر، باجماعت اور پوری شرائط کے ساتھ پڑھنا ضروری ہے، اسی کی طرف ہمارے دوستوں کو خاص توجہ کرنی چاہیئے، مجھے افسوس ہے کہ کئی لوگوں کے متعلق مجھے معلوم ہوا ہے کہ وہ خود تو نماز پڑھتے ہیں مگر ان کی اولاد نہیں پڑھتی. اولاد کو نماز باجماعت کا پابند بنانا بھی اشد ضروری ہے اور نہ پڑھنے پر ان کو سزا دینی چاہیئے. ایسی صورت میں بچوں کا خرچ بند کرنے کا تو حق نہیں ہاں یہ کہا جا سکتا ہے کہ میں خرچ تو دیتا رہوں گا مگر تم میرے سامنے نہ آؤ جب تک تم نماز کے پابند نہ ہو.....

انفاق فی سبیل اللہ

تیسری چیز وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ یعنی اللہ تعالیٰ نے جو کچھ دیا ہے اس میں سے خرچ کیا جائے، خدا تعالیٰ کی دی ہوئی پہلی چیز جذبات ہیں .... پھر پیدائش سے بھی پہلے اللہ تعالیٰ نے انسان کو آنکھیں، ناک، کان اور ہاتھ پاؤں دیے ہیں، پھر بڑا ہونے پر علم ملتا ہے، طاقت ملتی ہے ان سب میں سے تھوڑا تھوڑا خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کا حکم ہے....... بعض لوگ چند پیسے کسی غریب کو دیکر سمجھ لیتے ہیں کہ اس پر عمل ہو گیا حالانکہ یہ درست نہیں۔ جو شخص پیسے تو خرچ کرتا ہے مگر اصلاح و ارشاد کے کام میں حصّہ نہیں لیتا وہ نہیں کہہ سکتا کہ اس نے اس حکم پر عمل کر لیا ہے یا جو یہ کام بھی کرتا ہے مگر ہاتھ پاؤں اور اپنی طاقت کو خرچ نہیں کرتا، بیواؤں اور یتیموں کی خدمت نہیں کرتا وہ بھی نہیں کہہ سکتا کہ اس نے اس پر عمل کر لیا ہے تو خدا تعالیٰ کی راہ میں ساری قوتوں کو صرف کرنے کا حکم ہے، جذبات کو بھی خدا تعالیٰ کی راہ میں صرف کرنا ضروری ہے، مثلاً غصّہ چڑھا تو معاف کر دیا، اسی کے ماتحت ہاتھ سے کام کرنا اور محنت کرنا بھی ہے.....

ایمان بالقرآن

اس کے بعد فرمایا وَالَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِمَا اُنْزِلَ اِلَیْکَ۔ اس میں ایمان بالقرآن کا حکم ہے مگر اس کو صرف ماننا ہی کافی نہیں بلکہ اسکے ہر حکم کو اپنے اوپر حاکم بنانا ضروری ہے۔ اس سلسلہ میں میں نے احباب کو یہ نصیحت کی تھی کہ قرآن کریم نے عورتوں کو حصہ دینے کا حکم دیا ہے اس پر عمل کریں اور چند سال ہوئے جلسہ سالانہ پر میں نے احباب سے کہا تھا کہ کھڑے ہو کر اس کا اقرار کریں اور اکثر نے کیا بھی تھا مگر میرے پاس شکایتیں پہنچتی رہتی ہیں کہ بعض احمدی نہ صرف یہ کہ خود حصہ نہیں دیتے بلکہ دوسروں سے لڑتے ہیں کہ تم بھی کیوں دیتے ہو۔ مسلمانوں نے جب عورتوں سے یہ سلوک کیا تو خدا تعالیٰ نے ان کو عورتیں بنا دیا، انہیں ماتحت کر دیا اور دوسروں کو ان پر حاکم کر دیا.... لیکن اگر تم آج عورتوں کو ان کے حقوق دینے لگ جاؤ اور مظلوموں کے حق قائم کرو تو خدا تعالیٰ کے فرشتے آسمان سے اُتریں گے اور تمہیں اٹھا کر اوپر لے جائیں گے۔ پس عورتوں کے حقوق ان کو ادا کرو۔

بزرگانِ دین کا احترام

اس کے بعد ایمان بِمَا اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِکَ کا حکم ہے جس کے معنی ہیں کہ دوسروں کے بزرگوں کا جائز ادب اور احترام کرو گویا اس میں صلح کی تعلیم دی گئی ہے پھر اس میں یہ بھی تعلیم ہے کہ تبلیغ میں نرمی اور سچائی کا طریق اختیار کرو۔

یقین بالآخرۃ

آخری چیز یقین بالآخرت ہے۔ اس کے معنی دو ہیں۔ ایک تو مرنے کے بعد زندگی کا یقین ہے۔ بعض دفعہ انسان کو قربانی کرنی پڑتی ہے مگر ایمان بالغیب کی طرف اس کا ذہن نہیں جاتا۔ اس وقت اس بات سے ہی ہمت بندھتی ہے کہ میری اس قربانی کا نتیجہ اگلے جہان میں نکلے گا، پھر اس کے یہ معنی بھی ہیں کہ انسان ایمان رکھے کہ خدا تعالیٰ مجھ پر بھی اسی طرح کلام نازل کر سکتا ہے جس طرح اس نے پہلوں پر کیا اس کے بغیر اللہ تعالیٰ کے ساتھ محبت پیدا نہیں ہو سکتی۔ خدا تعالیٰ سے محبت وہی شخص کر سکتا ہے جو یہ سمجھے کہ خدا تعالیٰ میری محبت کا صلہ مجھے دے سکتا ہے، جس کے دل میں یہ ایمان نہ ہو وہ خدا تعالیٰ سے محبت نہیں کر سکتا۔

پس یہ چھ⁶ کام ہیں جو انصار اللہ، خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کے ذمہ ہیں انکو چاہیئے کہ پوری کوشش کرکے جماعت کے اندر ان امور کو رائج کریں تاکہ ان کا ایمان صرف رسمی ایمان نہ رہے بلکہ حقیقی ایمان ہو جو انہیں اللہ تعالیٰ کا مقرب بنا دے اور وہ غرض پوری ہو جس کے لیے میں نے اس تنظیم کی بنیاد رکھی ہے۔"

نماز باجماعت کا قیام اور انصار اللہ

نماز باجماعت کے بارے میں انصار اللہ کو اپنے فرائض کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے اپنے خطبہ جمعہ⁵ فرمودہ ۵ر احسان رجون ۱۳۲۱ھش ۱۹۴۲ء میں فرمایا:-

"آج سے میں انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ کا فرض مقرر کرتا ہوں کہ وہ قادیان میں اس امر کی نگرانی کریں کہ نمازوں کے اوقات میں کوئی دکان کھلی نہ رہے، میں اس کے بعد ان لوگوں کو مذہبی مجرم سمجھوں گا جو نماز باجماعت ادا نہیں کرینگے اور انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ کو قومی مجرم سمجھوں گا کہ انھوں نے نگرانی کا فرض ادا نہیں کیا ہم پر اس شخص کی کوئی ذمہ داری نہیں ہو سکتی جو بے نماز ہے اور ایسے شخص کا یہی علاج ہے کہ ہم اس کے احمدیت سے خارج ہونے کا اعلان کر دینگے مگر جو منتظم ہیں وہ بھی مجرم سمجھے جائینگے اگر انھوں نے لوگوں کو نماز باجماعت کے لیے آمادہ نہ کیا وہ صرف یہ کہہ کر بری الذمہ نہیں ہو سکتے کہ ہم نے لوگوں سے کہدیا تھا۔ اگر لوگ نماز نہ پڑھیں تو ہم کیا کریں، خدا نے ان کو طاقت دی ہے اور ان کو ایسے سامان عطا کئے ہیں جن سے کام لے کر وہ اپنی بات لوگوں سے منوا سکتے ہیں۔ پس کوئی وجہ نہیں کہ لوگ ان کی بات نہ مانیں۔ وہ انہیں نماز باجماعت کے لیے مجبور کر سکتے ہیں اور اگر وہ مجبور نہیں کر سکتے تو کم از کم ان کے اخراج از جماعت کی رپورٹ کر سکتے ہیں اور مجھے ان کے حالات سے اطلاع دے سکتے ہیں ...

میں آج سے خود اپنے طور پر بھی انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ کے اس کام کی نگرانی کروں گا اس کے ساتھ ہی میں بیرونی جماعتوں کو بھی توجہ دلاتا ہوں کہ انھیں بھی اپنے بچوں اور نوجوانوں اور عورتوں اور مردوں کو نماز باجماعت کی پابندی کی عادت ڈالنی چاہیئے

⁵ اخبار الفضل ۷ر احسان رجون ۱۳۲۱ھش ۱۹۴۲ء

اور اگر وہ اس بات میں کامیاب نہیں ہو سکتے تو وہ ہرگز اللہ تعالیٰ کے حضور سرخرو نہیں ہو سکتے چاہے وہ کتنے ہی چندے دیں اور چاہے کتنے ریزولیوشن پاس کر کے بھجوا دیں۔"

تقویٰ کا قیام اور انصار اللہ

ساری جماعت میں اور بالخصوص آئندہ نسل میں نیکی اور تقویٰ کے قیام کے متعلق حضرت امیرالمومنین نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۵ر صلح / جنوری ۱۳۲۲ ہش / ۱۹۴۳ء میں فرمایا:-

"ایک طرف ہماری جماعت کو نیکی، تقویٰ، عبادت گذاری، دیانت، راستی اور عدل و انصاف میں ایسی ترقی کرنی چاہیئے کہ نہ صرف اپنے بلکہ غیر بھی اس کا اعتراف کریں۔ اسی غرض کو پورا کرنے کے لیے میں نے خدام الاحمدیہ، انصار اللہ اور لجنہ اماء اللہ کی تحریکات جاری کی ہیں، گو میں نہیں کہہ سکتا کہ ان میں کہاں تک کامیابی ہو گی، بہر حال یہی ایک ذریعہ مجھے نظر آیا جو مَیں نے اختیار کیا اور ان سب کا یہ کام ہے کہ نہ صرف اپنی ذات میں نیکی قائم کریں بلکہ دوسروں میں بھی پیدا کرنے کی کوشش کریں اور جب تک حتمی طور پر جبر و ظلم، تعدی، بد دیانتی، جھوٹ وغیرہ کو نہ مٹا دیا جائے اور جب تک ہر امیر غریب اور چھوٹا بڑا اس ذمہ داری کو محسوس نہ کرے کہ اس کا کام یہی نہیں کہ خود عدل و انصاف قائم کرے بلکہ یہ بھی ہے کہ دوسروں سے بھی کرائے خواہ وہ افسر ہی کیوں نہ ہوں ہماری جماعت اپنوں اور دوسروں کے سامنے کوئی اچھا نمونہ نہیں قائم کر سکتی۔

اسی طرح اگر جماعت تعداد کے لحاظ سے بھی ترقی نہ کرے تو دنیا فوائد حاصل نہیں کر سکتی۔۔۔۔۔

منظم تبلیغ کی ضرورت

۔۔۔۔ ہمارا سب سے اہم فرض یہ ہے کہ اس پیغام کو جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ نازل ہوا دنیا کے کناروں تک پہنچائیں ۔۔۔۔ ہمارے لیے سال میں دو تین بلکہ چار ہزار احمدی بنانا تو افسوس کی بات ہونی چاہیئے۔ جب تک جماعت کے ہر فرد کے اندر یہ آگ نہ ہو کہ اس نے ہر ایک اپنے قریب بلکہ بعید کے شخص کو بھی جماعت میں داخل کرنا ہے اور جب تک لوگ افواج در افواج

۵ اخبار الفضل ۱۱ر تبلیغ / فروری ۱۳۲۲ ہش / ۱۹۴۳ء

جماعت میں داخل نہ ہوں ہماری حیثیت محفوظ نہیں ہوسکتی اور ذمہ داری ختم نہیں ہوسکتی۔ پس میں ان دونوں امور کی طرف پھر جماعت کو توجہ دلاتا ہوں۔ ہر ضلع میں ہمارے جلسے ہونے چاہئیں ...... کوشش کی جائے کہ کم سے کم ہر سال ہر تحصیل میں ہمارا جلسہ ضرور ہو، پھر اس کے ساتھ انفرادی تبلیغ کو بھی منظم کیا جائے۔ خصوصیت سے اضلاع گورداسپور، سیالکوٹ اور گجرات میں۔ ان تینوں ضلعوں کی طرف خصوصیت سے توجہ کی جائے ...... پس چاہیئے کہ دوست سستی اور غفلت کو دور کریں۔ تین چار ماہ کے اندر اندر ہر تحصیل یا اپنے علاقے کے مرکز احمدیت میں جلسہ کرکے غور کیا جائے کہ کس طرح اور کن ذرائع سے اس علاقہ میں تبلیغ کو وسیع کیا جاسکتا ہے۔"

انصار اللہ اشاعتِ اسلام اور اعمالِ خیر کی ترویج میں مشغول ہوں

حضرت امیرالمومنین نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۹ تبوک/ستمبر ۱۳۲۳ ہش/۱۹۴۴ء میں فرمایا:-

"میں نے جماعت کو کچھ عرصہ سے تین مختلف حصوں میں تقسیم کر دیا ہے تاکہ جماعت کا سارا زور اور اس کی طاقت اسلام اور احمدیت کی اشاعت میں صرف ہو، اسلامی عقائد کے قیام میں وہ مشغول ہو جائے اور اعمال خیر کی ترویج میں اس کی تمام مساعی صرف ہونے لگیں۔ جماعت کے یہ تین اہم ترین حصے انصار اللہ، خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ ہیں۔ یہ ایک قدرتی بات ہے کہ جس قسم کا کوئی آدمی ہوتا ہے اسی قسم کے لوگوں کی وہ نقل کرنے کا عادی ہوتا ہے۔ بوڑھے عام طور پر بوڑھوں کی نقل کرتے ہیں اور نوجوان عام طور پر نوجوانوں کی نقل کرتے ہیں اور بچے بچوں کی نقل کرتے ہیں۔ ....

یہی حکمت ہے جس کے ماتحت میں نے انصار اللہ، خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ تین الگ الگ جماعتیں قائم کی ہیں تاکہ نیک کاموں میں ایک دوسرے کی نقل کا مادہ جماعت میں زیادہ سے زیادہ پیدا ہو۔ بچے بچوں کی نقل کریں، نوجوان نوجوانوں کی نقل کریں اور بوڑھے بوڑھوں

۵ اخبار الفضل ۱۱/ اخاء/ اکتوبر ۱۳۲۳ ہش/۱۹۴۴ء

کی نقل کریں۔ جب بچے اور نوجوان اور بوڑھے سب اپنی اپنی جگہ پر دیکھیں گے کہ ہمارے ہم عمر دین کے متعلق رغبت رکھتے ہیں۔ وہ اسلام کی اشاعت کی کوشش کرتے ہیں۔ وہ اسلامی مسائل کو سیکھنے اور ان کو دنیا میں پھیلانے میں مشغول ہیں۔ وہ نیک کاموں کی بجا آوری میں ایک دوسرے سے بڑھکر حصہ لیتے ہیں تو ان کے دلوں میں شوق پیدا ہوگا کہ ہم بھی ان نیک کاموں میں حصہ لیں اور اپنے ہم عمروں میں نیکی کے کاموں میں آگے نکلنے کی کوشش کریں۔ دوسرے وہ جو رقابت کی وجہ سے عام طور پر دلوں میں غصہ پیدا ہوتا ہے وہ بھی پیدا نہ ہوگا، جب بوڑھا بوڑھے کو نصیحت کریگا، نوجوان نوجوان کو نصیحت کریگا اور بچہ بچے کو نصیحت کریگا تو کسی کے دل میں یہ خیال پیدا نہیں ہوگا کہ مجھے کوئی ایسا شخص نصیحت کر رہا ہے جو عمر میں مجھ سے چھوٹا یا بڑا ہے۔ وہ سمجھے گا کہ میرا ایک ہم عمر جو میرے جیسے جذبات اپنے اندر رکھتا ہے مجھے سمجھانے کی کوشش کر رہا ہے اور اس وجہ سے اس کے دل پر نصیحت کا خاص طور پر اثر ہوگا اور وہ اپنی اصلاح کی طرف متوجہ ہو جائے گا، مگر یہ تغیر اس صورت میں پیدا ہو سکتا ہے جب جماعت میں یہ نظام پورے طور پر رائج ہو جائے اور کوئی بچہ، کوئی نوجوان اور کوئی بوڑھا ایسا نہ رہے جو اس نظام میں شامل نہ ہو۔ اگر جماعت کے چند بوڑھے اس مقصد کے لیے اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ اگر جماعت کے چند نوجوان اس نظام کو جاری کرنے کیلئے اکٹھے ہو جاتے ہیں، اگر جماعت کے چند بچے اس امر کی اہمیت کو سمجھ کر اکٹھے ہو جاتے ہیں تو ان چند نوجوانوں، چند بوڑھوں اور چند بچوں کی وجہ سے اس نظام کے وسیع اثرات ظاہر نہیں ہو سکتے اور نہ اس کے نتیجہ میں ساری دنیا میں بیداری پیدا ہو سکتی ہے، ساری دنیا میں اس تحریک کو قائم کرنے، ساری دنیا کو بیدار کرنے اور ساری دنیا کو اس نظام کے اندر لانے کے لیے ضروری ہے کہ ہماری جماعت کے نوجوان اپنے آپ کو اس قدر منظم کریں کہ وہ یقینی اور حتمی طور پر کہہ سکیں کہ ہم نے اپنی اندرونی تنظیم کا کام اس کے تمام پہلوؤں کے لحاظ سے پوری خوش اسلوبی کے ساتھ ختم کر لیا ہے ...... یہی حال انصار اللہ کا ہو کہ وہ اپنے آپ کو اس قدر منظم کر لیں، اس طرح ایک نظام میں اپنے آپ کو منسلک کر لیں کہ وہ مسرت کے ساتھ یہ اعلان کر سکیں کہ ہم نے اپنی اندرونی تنظیم پورے طور پر مکمل کر لی ہے، اب

ہم میں اس تنظیم کے لحاظ سے کسی قسم کی خامی اور نقص باقی نہیں رہا۔۔۔۔۔ تب وہ اس قابل ہو سکیں گے کہ دوسروں کی اصلاح کریں اور تب دنیا مجبور ہو گی کہ ان کی باتوں کو سنے اور ان پر غور کرے۔۔۔۔

فرائض کی ادائیگی میں مجنونانہ کوشش

ہماری جماعت کے سپرد یہ کام کیا گیا ہے کہ ہم نے تمام دنیا کی اصلاح کرنی ہے، تمام دنیا کو اللہ تعالیٰ کے آستانہ پر جُھکانا ہے، تمام دنیا کو اسلام اور احمدیت میں داخل کرنا ہے، تمام دنیا میں اللہ تعالیٰ کی بادشاہت کو قائم کرنا ہے مگر یہ عظیم الشان کام اس وقت تک سرانجام نہیں دیا جا سکتا جب تک کہ ہماری جماعت کے تمام افراد خواہ بچے ہوں یا نوجوان ہوں یا بوڑھے ہوں اپنی اندرونی تنظیم کو مکمل نہیں کر لیتے اور اس لائحہ عمل کے مطابق دن اور رات عمل نہیں کرتے جو ان کے لیے تجویز کیا گیا ہے۔۔۔۔ اس اندرونی اصلاح اور تنظیم کو مکمل کرنے کے لیے میں نے خدام الاحمدیہ، انصار اللہ اور اطفال الاحمدیہ تین جماعتیں قائم کی ہیں اور یہ تینوں اپنے مقصد میں جوان کے قیام کا اصل باعث ہے اس وقت کامیاب ہو سکتی ہیں جب انصار اللہ، خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ اس اصل کو مدنظر رکھیں جو

حَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ

میں بیان کیا گیا ہے کہ ہر شخص اپنے فرض کو سمجھے اور پھر رات اور دن اس فرض کی ادائیگی میں اس طرح مصروف ہو جائے جس طرح ایک پاگل اور مجنون تمام اطراف سے اپنی توجہ کو ہٹا کر ایک بات کیلئے اپنے تمام اوقات کو صرف کر دیتا ہے جب تک رات اور دن انصار اللہ اپنے کام میں نہیں لگے رہتے جب تک رات اور دن خدام الاحمدیہ اپنے کام میں نہیں لگے رہتے۔ جب تک رات اور دن اطفال الاحمدیہ اپنے کام میں نہیں لگے رہتے اور اپنے مقصد کو پورا کرنے کے لیے تمام اوقات صرف نہیں کر دیتے اس وقت تک ہم اپنی اندرونی تنظیم مکمل نہیں کر سکتے اور جب تک ہم اپنی اندرونی تنظیم کو مکمل نہیں کر لیتے اس وقت تک ہم بیرونی دنیا کی اصلاح اور اس کی خرابیوں کے ازالہ کی طرف بھی پوری طرح توجہ نہیں کر سکتے۔۔۔۔۔۔

پس وہ وقت آنیوالا ہے جب جرمنی اور جاپان دونوں کے سامنے ہمیں عیسائیت کی ناکامی اور اسلامی اصول کی برتری کو نمایاں طور پر پیش کرنا پڑیگا، اسی طرح انگلستان اور امریکہ اور روس کے سمجھدار طبقہ کو اسلام کی ہر تعلیم کی برتری بتا سکیں گے، مگر یہ اس وقت ہو سکتا ہے جب ہماری طاقت منظم ہو، جب ہماری جماعت کے تمام افراد زیادہ سے زیادہ قربانیاں کرنے کے لیے تیار ہوں، جب کثرت سے ہمارے پاس مبلغین موجود ہوں اور جب ان مبلغین کیلئے ہر قسم کا سامان ہمیں میسّر ہو، اسی طرح یہ کام اس وقت ہو سکتا ہے جب جماعت کے تمام نوجوان پورے طور پر منتظم ہوں اور کوئی ایک مرد بھی ایسا نہ ہو جو اس تنظیم میں شامل نہ ہو۔ وہ سب کے سب اس ایک مقصد کے لیے کہ ہم نے دنیا میں اسلام اور احمدیت کو قائم کرنا ہے اس طرح رات اور دن مشغول رہیں جس طرح ایک پاگل اور مجنون شخص تمام جہات سے توجہ ہٹا کر صرف ایک کام کی طرف مشغول ہو جاتا ہے وہ بھول جاتا ہے اپنی بیوی کو، وہ بھول جاتا ہے دوستوں اور رشتہ داروں کو اور صرف ایک مقصد اور ایک کام اپنے سامنے رکھتا ہے اگر ہم جنون کی کیفیت اپنے اندر پیدا کریں اور اگر ہماری جماعت کا ہر فرد دن اور رات اس مقصد کو اپنے سامنے رکھے تو یقیناً اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کے کاموں میں برکت ڈالے گا اور اس کی کوششوں کے حیرت انگیز نتائج پیدا کرنا شروع کر دیگا...... اگر ہماری ساری جماعت اسلام اور احمدیت کی اشاعت کے لیے کھڑی ہو جائے اور دن رات اس کام میں لگ جائے وہ اپنے آرام کو نظر انداز کر دے، اپنی سہولت کو پس پشت پھینک دے اور دیوانہ وار اس کام میں مشغول ہو جائے تو گو ہماری تعداد تھوڑی ہے ہمارے پاس اور اقوام کے مقابلہ میں سامان بہت کم ہے مگر یقیناً اس مجنونانہ کوشش کے نتیجہ میں دنیا میں ایک عظیم الشان تغیر رونما ہو جائیگا اور ایک بڑا انقلاب الٰہی ہاتھوں سے ظاہر ہو گا۔"

تنظیم انصار اللہ کا مقصد جماعت میں بیداری پیدا کرنا ہے

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی رضؓ نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۲ ۱؎ ؍ اخاء ؍ اکتوبر ۱۳۲۳ ہش / ۱۹۴۴ء میں فرمایا کہ میں جو بیداری ذیلی تنظیموں کے قیام سے پیدا کرنا چاہتا تھا وہ ابھی نہیں ہوئی۔ رفتار ترقی غیر تسلّی بخش ہے، اس لیے ضرورت اس امر کی ہے کہ ان میں بیداری پیدا کر کے کام کرنے کا ایک نیا جوش اور ولولہ پیدا کیا جائے اور ان میں ایک نئی روح پھونک دی جائے تاکہ وہ اغراض جلد تر پوری ہوں جن کے لیے یہ تنظیمیں قائم کی گئیں، چنانچہ حضور نے فرمایا:-

"میرا مقصد ان جماعتوں کے قیام سے ہر فرد کے اندر ایک بیداری پیدا کرنا تھا مگر جتنی بیداری خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ کے ذریعہ جماعت میں پیدا ہوئی ہے وہ ہرگز کافی نہیں بلکہ کافی کا ہزارواں حصہ بھی نہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ انصار اللہ خصوصیت کے ساتھ اپنے کام کی عمدگی سے نگرانی کریں تاکہ ہر جگہ اور ہر مقام پر ان کا کام نمایاں ہو کر لوگوں کے سامنے آجائے اور وہ محسوس کرنے لگ جائیں کہ یہ ایک زندہ اور کام کرنے والی جماعت ہے مگر میں سمجھتا ہوں کہ جب تک انصار اللہ اپنی ترقی کے لیے صحیح طریق اختیار نہیں کرینگے اس وقت تک انھیں اپنے مقصد میں کامیابی حاصل نہیں ہوگی۔ مثلاً میں نے انھیں توجہ دلائی تھی کہ وہ اپنے کام کی توسیع کے لیے روپیہ جمع کریں اور اسے مناسب اور ضروری کاموں پر خرچ کریں مگر میری اس ہدایت کی طرف انھوں نے کوئی توجہ نہیں کی۔ اب میں دوسری بات انہیں یہ کہنا چاہتا ہوں گو غالباً میں ایک دفعہ پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ اگر انہیں مالی مشکلات ہوں تو سلسلہ کی طرف سے کسی حد تک انہیں مالی مدد بھی دی جاسکتی ہے مگر بہر حال پہلے انہیں خود عملی قدم اُٹھانا چاہیئے اور روپیہ خرچ کر کے اپنے کام کی توسیع کرنی چاہیئے۔ مَیں سمجھتا ہوں بڑی عمر کے لوگوں کو ضرور یہ احساس اپنے اندر پیدا کرنا چاہیئے کہ وہ شباب کی عمر میں سے گزر کر اب ایک ایسے حصہ عمر میں سے

۱؎ الفضل ۱۷؍ نبوت ؍ نومبر ۱۳۲۳ ہش / ۱۹۴۴ء

گذر رہے ہیں جس میں دماغ تو سوچنے کے لیے موجود ہوتا ہے مگر زیادہ عمر گذرنے کے بعد ہاتھ پاؤں محنت ومشقت کے کام کرنے کے قابل نہیں رہتے۔ اس وجہ سے ان کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے کاموں کے سرانجام دینے کے لیے کچھ نوجوان سیکرٹری (چالیس سال کے اوپر کے مگر زیادہ عمر کے نہ ہوں) مقرر کریں جن کے ہاتھ پاؤں میں طاقت ہو اور وہ دوڑنے بھاگنے کا کام آسانی سے کر سکیں تاکہ ان کے کاموں میں سستی اور غفلت کے آثار پیدا نہ ہوں، میں سمجھتا ہوں اگر وہ چالیس سال سے پچپن سال کی عمر تک کے لوگوں پر نظر دوڑاتے تو انہیں ضرور اس عمر کے لوگوں میں سے ایسے لوگ مل جاتے جن کے ہاتھ پاؤں بھی ویسے ہی چلتے جیسے ان کے دماغ چلتے ہیں ------- اگر وہ اچھا کام کرنا چاہتے ہیں تو انہیں سابق سیکرٹریوں کے ساتھ بعض نوجوان مقرر کر دینے چاہئیں، چاہے نائب سیکرٹری بنا کر یا جائنٹ سیکرٹری بنا کر تاکہ انصاراللہ میں بیداری پیدا ہو اور ان پر غفلت اور جمود کی جو حالت طاری ہو چکی ہے وہ دُور ہو جائے۔ ورنہ یاد رکھیں عمر کا تقاضا ایک قدرتی چیز ہے ..... میں سمجھتا ہوں انصاراللہ پر بہت بڑی ذمہ داری ہے وہ اپنی عمر کے آخری حصہ میں سے گذر رہے ہیں اور یہ آخری حصہ وہ ہوتا ہے جب انسان دنیا کو چھوڑ کر اگلے جہان جانے کی فکر میں ہوتا ہے اور جب کوئی انسان اگلے جہان جا رہا ہو تو اس وقت اسے اپنے حساب کی صفائی کا بہت زیادہ خیال ہوتا ہے اور وہ ڈرتا ہے کہ کہیں وہ ایسی حالت میں اس دنیا سے کوچ نہ کر جائے کہ اس کا حساب گندہ ہو، اس کے اعمال خراب ہوں اور اس کے پاس وہ زادِ راہ نہ ہو جو اگلے جہان میں کام آنیوالا ہے۔ جب احمدیت کی غرض یہی ہے کہ بندے اور خدا کا تعلق درست ہو جائے تو ایسی عمر میں اور عمر کے ایسے حصہ میں اس کا جس قدر احساس ایک مومن کو ہونا چاہیئے وہ کسی شخص سے مخفی نہیں ہو سکتا۔ نوجوان تو خیال بھی کر سکتے ہیں کہ اگر ہم سے خدمتِ خلق میں کوتاہی ہوئی تو انصاراللہ اس کام کو ٹھیک کر لیں گے مگر انصاراللہ کس پر انحصار کر سکتے ہیں وہ اگر اپنے فرائض کی ادائیگی میں کوتاہی سے کام لیں گے اور اگر دین کی محبت اپنے نفوس میں اور پھر تمام دنیا کے قلوب میں پیدا کرنے میں کامیاب نہ ہوں گے۔ وہ اگر احمدیت کی اشاعت کو اپنا اوّلین مقصد قرار نہ دینگے اور وہ اگر اس حقیقت سے اغماض کر لیں گے کہ انہوں نے اسلام کو دنیا میں پھر

زندہ کرنا ہے تو انصار اللہ کی عمر کے بعد اور کون سی عمر ہے جس میں وہ یہ کام کرینگے، انصار اللہ کی عمر کے بعد تو پھر ملک الموت کا زمانہ ہے اور ملک الموت اصلاح کے لیے نہیں آتا، بلکہ وہ اس مقام پر کھڑا کرنے کے لیے آتا ہے جب کوئی انسان سزا یا انعام کا مستحق ہو جاتا ہے .....

یاد رکھو اگر اصلاح جماعت کا سارا دار و مدار نظارتوں پر ہی رہا تو جماعت احمدیہ کی زندگی کبھی لمبی نہیں ہو سکتی - یہ خدائی قانون ہے جو کبھی بدل نہیں سکتا - ایک حصہ سوئے گا اور ایک حصہ جاگے گا - ایک حصہ غافل ہوگا اور ایک حصہ ہوشیار ہوگا - خدا تعالے نے دنیا کو گول بنا کر فیصلہ کر دیا ہے کہ اس کے قانون میں یہ بات خاص ہے کہ دنیا کا ایک حصہ سوئے اور ایک حصہ جاگے یہی نظام اور عوام کے کام کا تسلسل دنیا میں دکھائی دیتا ہے - درحقیقت یہ پرتو ہیں تقدیر اور تدبیر کے - کبھی عوام سوتے ہیں اور نظام جاگتا ہے اور کبھی نظام سوتا ہے اور عوام جاگتے ہیں اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ نظام بھی جاگتا ہے اور عوام بھی جاگتے ہیں اور وہ وقت بڑی بھاری کامیابی اور فتوحات کا ہوتا ہے، وہ گھڑیاں جب کسی قوم پر آتی ہیں جب نظام بھی بیدار ہوتا ہے اور عوام بھی بیدار ہوتے ہیں تو وہ اس قوم کے لیے فتح کا زمانہ ہوتا ہے وہ اس قوم کے لیے کامیابی کا زمانہ ہوتا ہے وہ اس قوم کے لیے ترقی کا زمانہ ہوتا ہے - وہ شیر کی طرح گرجتی اور سیلاب کی طرح بڑھتی چلی جاتی ہے - ہر روک جو اس کے راستہ میں حائل ہوتی ہے اسے مٹا ڈالتی ہے - ہر جماعت جو اس کے سامنے آتی ہے اسے گرا دیتی ہے - ہر چیز جو اس کے سامنے آتی ہے اسے بکھیر دیتی ہے اور اس طرح وہ دیکھتے ہی دیکھتے چاروں طرف - اس طرف بھی اور اس طرف بھی بڑھتی چلی جاتی ہے اور دنیا پر اس طرح چھا جاتی ہے کہ کوئی قوم اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی، مگر پھر ایک وقت ایسا آجاتا ہے جب نظام سو جاتا ہے اور عوام جاگتے ہیں یا عوام سو جاتے ہیں اور نظام جاگتا ہے اور پھر آخر میں وہ وقت آتا ہے جب نظام بھی سو جاتا ہے اور عوام بھی سو جاتے ہیں - تب آسمان سے خدا تعالیٰ کا فرشتہ اترتا ہے اور اس قوم کی روح کو قبض کر لیتا ہے - یہ قانون ہمارے لیے بھی جاری ہے، جاری رہے گا اور کبھی بدل نہیں سکے گا - پس اس قانون کو دیکھتے ہوئے ہماری پہلی کوشش یہی ہونی چاہیئے کہ ہمارا نظام بھی بیدار ہو اور ہمارے عوام بھی بیدار رہیں اور درحقیقت یہ زمانہ اسی بات کا تقاضا کرتا ہے - خدا کا مسیح ہم میں

قریب ترین زمانہ میں گذرا ہے ۔ اس لیے اس زمانہ کے مناسب حال ہمارا نظام بھی بیدار ہونا چاہیئے اور ہمارے عوام بھی بیدار ہونے چاہیئں ۔۔۔۔۔ پس میں اس نصیحت کے ساتھ انصاراللہ کو بھی بیدار کرنا چاہتا ہوں اور خدام کو بھی بیدار کرنا چاہتا ہوں ۔۔۔۔۔۔ اگر یہ دونوں یعنی خدام الاحمدیہ اور انصاراللہ مل کر جماعت میں بیداری پیدا کرنے کی کوشش کریں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس بات کی امید کی جا سکتی ہے کہ اگر خدانخواستہ کسی وقت ہمارا نظام سو جائے تو یہ لوگ اس کی بیداری کا باعث بن جائیں گے اور اگر یہ خود سو جائیں گے تو نظام ان کو بیدار کرتا رہے گا ۔"

خلاصہ

حضرت امیرالمومنین کے مندرجہ بالا خطبات وتقاریر کا خلاصہ یہ ہے کہ انصاراللہ کی تنظیم اس غرض کے لیے قائم کی گئی ہے کہ وہ

۱۔ جماعت میں نیکی وتقویٰ پیدا کرے ، اسلامی عقائد کو ذہن نشین کرائے ، اعمال خیر کی ترویج میں کوشاں ہو اور اچھی تربیت کے سامان پیدا کرے ۔

۲۔ نمازوں کے قیام کی طرف خصوصی توجہ کرے ۔

۳۔ قرآن کریم کے سیکھنے اور سکھانے کا اہتمام کرے اور احکام شریعت کی حکمتیں لوگوں پر واضح کرے ۔

۴۔ اجتماعی اور انفرادی تبلیغ بالخصوص رشتہ داروں کو تبلیغ کرنے کی طرف متوجہ ہو ۔

۵۔ خدمتِ خلق کے کاموں میں حصہ لے ۔

۶۔ قوم کی دنیوی کمزوریوں کو دور کر کے اسے ترقی کے میدان میں آگے بڑھائے ۔

۷۔ جماعت میں بیداری پیدا کرنے اور اسے قائم رکھنے کی کوشش کرے اور اس غرض کے لیے دوسری تنظیموں سے تعاون کرے تاکہ جماعتی اتحاد میں کوئی رخنہ واقع نہ ہو ۔

چھٹا باب

مجلس انصار اللہ کی حیثیت جماعتی نظام میں

جماعت میں ذیلی تنظیموں کے قیام سے قدرتاً یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ان کا مرکزی جماعت میں کیا مقام ہے اور ان کا باہمی کیا تعلق ہے۔ اس بارے میں حضرت مصلح موعودؓ نے اپنے خطبۂ جمعہ فرمودہ[1] ۲؍وفا/جولائی ۱۳۲۴ہش/۱۹۴۵ء میں جو کچھ ارشاد فرمایا وہ اس تعلق کو باحسن الوجوہ ظاہر کرتا ہے۔ حضور فرماتے ہیں:۔

خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ کے قیام کی غرض جماعتی استحکام ہے

"کچھ دن ہوئے میرے پاس شکایت پہنچی ...... کہ خدام الاحمدیہ کے چندہ کے لیے جب نوجوان انصار اللہ کے پاس گئے تو انھوں نے نہ صرف چندہ دینے سے انکار کیا بلکہ قسم قسم کے طعنے بھی دیئے، تمہارا ہمارے ساتھ کیا واسطہ ہے تم خدام ہو ہم انصار ہیں، تم خدام ہمارا کیا کام کرتے ہو کہ جس کے بدلے میں ہم تمہیں چندہ دیں۔ اگر یہ رپورٹ درست ہے تو جہاں تک چندہ کا سوال ہے میں خدام سے یہ کہوں گا کہ اس میں بُرا منانے کی وجہ ہی کیا تھی ...... جبکہ خدام الاحمدیہ کے ممبروں میں سے اسّی فیصد نوجوان ایسے ہیں جو ملازمتیں رکھتے ہیں یا تجارتی کاروبار میں مصروف ہیں تو ان کو اپنے کاموں کے لیے دوسروں سے مانگنے کی ضرورت ہی کیوں پیش آئی ...... میرے نزدیک نوجوانوں کو اپنا بوجھ خود اٹھانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ آخر وجہ کیا ہے کہ انصار کے پاس جائیں اور ان سے اپنے لیے چندہ مانگیں ...... میرے نزدیک انصار اللہ سے چندہ مانگ کر

[1] الفضل ۳۰؍وفا/جولائی ۱۳۲۴ہش/۱۹۴۵ء (مشعل راہ ص ۴۸۲)

خدام الاحمدیہ نے غلطی کی ...... لیکن اگر وہ گئے ہی تھے تو انصار کا جواب بھی مجھے اس کشمیری کا واقعہ یاد دلاتا ہے جو ہمارے ملک میں ایک مشہور مثال کے طور پر بیان کیا جاتا ہے۔ خدام الاحمدیہ کوہ قاف سے آنیوالی پریوں کا نام نہیں بلکہ خدام الاحمدیہ نام ہے ہمارے اپنے بچوں کا اور خدام الاحمدیہ کے سپرد یہ کام ہے کہ وہ بچوں کو محنت کی عادت ڈالیں اور ان میں قومی روح پیدا کریں۔ ان کے سپرد یہ کام نہیں گو اخلاقاً یہ بھی ہونا چاہیئے کہ وہ بحیثیت خدام کے بھی لوکل انجمن کے ساتھ مل کر کام کریں ...... ہر احمدی جو چالیس سال سے اوپر یا چالیس سے نیچے ہے وہ مقامی انجمن کا بھی ممبر ہے۔ اس سے کوئی علیحدہ چیز نہیں۔ پس خدام الاحمدیہ کے یہ معنی نہیں کہ وہ جماعت احمدیہ مقامی کے ممبر نہیں ہیں، بلکہ خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ کے مجموعہ کا نام مقامی انجمن ہے ..... پس میں تو سمجھ ہی نہیں سکا کہ اس میں اختلاف کی کونسی بات ہے یا کس بنا پر خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ آپس میں اتحاد نہیں کر سکتے ...... پس وہ جنھوں نے کہا کہ ہم انصار کو تم خدام سے کیا غرض ہے انھیں سوچنا چاہیئے تھا کہ خدام الاحمدیہ کوئی الگ چیز نہیں بلکہ خدام الاحمدیہ ان کے اپنے بیٹوں کا نام ہے پس جب انھوں نے کہا کہ ہمیں خدام الاحمدیہ سے کیا غرض تو دوسرے الفاظ میں انھوں نے یہ کہا کہ ہمیں اس سے کیا غرض ہے کہ ہمارے بیٹے جیتے ہیں یا مرتے ہیں مگر کیا کوئی بھی معقول انسان ایسی بات کرتا ہے۔ خدام الاحمدیہ کی جماعت تو صرف نوجوانوں کی اصلاح کے لیے قائم کی گئی ہے۔ ایسی صورت میں وہ کون سے ماں باپ ہیں جو یہ کہہ سکیں کہ ہم اپنے بیٹوں کی اصلاح ضروری نہیں سمجھتے۔ مجھے انصار اللہ کے جواب پر کشمیری کی مثال یاد آگئی جس سے کسی نے کہا میاں کشمیری تم یہاں (دھوپ میں) کیوں بیٹھے ہو فلاں جگہ سایہ ہے اس کے نیچے بیٹھ جاؤ تو کشمیری صاحب نے سنتے ہی ہاتھ پھیلا دیا اور کہا اگر میں وہاں بیٹھ جاؤں تو تم مجھے کیا دو گے .... یہ کہنا کہ خدام الاحمدیہ کیا کام کرتے ہیں میرے نزدیک درست نہیں کیونکہ جہاں تک میرا تجربہ ہے اس وقت تک انصار نے بہت کام کیا ہے، لیکن خدام نے ان سے زیادہ کام کیا ہے۔ گو وہ اپنے کام کے لحاظ سے اس حد تک نہیں پہنچے جس حد تک میں انہیں پہنچانا چاہتا ہوں مگر بہر حال اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ انصار اللہ نے خدام الاحمدیہ کی تنظیم اور ان کے کام کے مقابلہ میں دس فیصدی

کام بھی پیش نہیں کیا۔ گو اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ انصار کی تنظیم خدام کے کئی سال بعد شروع ہوئی ہے۔ مَیں نے ان کو بھی بار بار توجہ دلائی ہے مگر افسوس ہے کہ انصار اللہ نے ابھی تک اپنے فرائض کو نہیں سمجھا۔ مَیں نے کہا تھا کہ چونکہ بوڑھے آدمی زیادہ کام نہیں کر سکتے اس لیے بڑی عمر والوں کے ساتھ ایسے سیکرٹری مقرر کر دیئے جائیں جو اکتالیس یا بیالیس سال کے ہوں تاکہ ان میں بھی تیزی پیدا ہو...... بہرحال انصار اللہ کا وجود اپنی جگہ نہایت ضروری ہے کیونکہ تجربہ جو قیمت رکھتا ہے وہ اپنی ذات میں بہت اہم ہوتی ہے اسی طرح امنگ اور جوش جو قیمت رکھتا ہے وہ اپنی ذات میں بہت اہم ہوتی ہے۔ خدام الاحمدیہ نمائندے ہیں جوش اور امنگ کے اور انصار اللہ نمائندے ہیں تجربہ اور حکمت کے اور جوش اور امنگ اور تجربہ اور حکمت کے بغیر کبھی کوئی قوم کامیاب نہیں ہو سکتی بس مجھے تعجب ہے انصار اللہ کے اس جواب پر اور تعجب ہے خدام الاحمدیہ کی اس کم ہمتی پر...... میں خدام کو یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ وہ صرف خدام الاحمدیہ کے ممبر نہیں بلکہ مقامی جماعت کے بھی ممبر ہیں۔ خدام الاحمدیہ کا کام لوکل انجمن کے کام کے علاوہ زائد طور پر ان کے سپرد کیا گیا ہے۔

خدام و انصار کے زعما لوکل انجمن کے پریذیڈنٹ سے تعاون کریں

پس قومی انجمن کے عہدہ داروں خواہ وہ سیکرٹری ہوں یا پریذیڈنٹ انکے احکام کی پیروی ہر خادم کے لیے ضروری ہے البتہ کوئی سیکرٹری یا پریذیڈنٹ جماعتی طور پر خدام الاحمدیہ کو کسی کام کا حکم دینے کا مجاز نہیں۔ وہ فرداً فرداً انہیں کہہ سکتا ہے کہ آؤ اور فلاں کام کرو مگر لوکل انجمن کا پریذیڈنٹ یہ نہیں کر سکتا کہ وہ خدام کو بحیثیت خدام یہ کہے کہ آؤ اور فلاں کام کرو۔ اسی طرح انصار اللہ گو تنظیم کے لحاظ سے علیحدہ ہیں مگر بہرحال وہ لوکل انجمن کا ایک حصہ ہیں، ان کو بھی کوئی پریذیڈنٹ بحیثیت جماعت حکم نہیں دے سکتا، ہاں فرداً فرداً وہ انصار اللہ کے ہر رکن کو اپنی مدد کے لیے بلا سکتا ہے۔ انصار اللہ کا فرض ہے کہ وہ لوکل انجمن کے پریذیڈنٹ کیساتھ پورے طور پر تعاون کریں۔ بہرحال کوئی پریذیڈنٹ انصار اللہ کو بحیثیت انصار اللہ یا خدام الاحمدیہ کو بحیثیت خدام الاحمدیہ کسی کام کا حکم نہیں دے سکتا* کہ آؤ انصار یہ کام کرو یا آؤ خدام یہ کام کرو۔

* وہ کہہ سکتا ہے کہ آؤ تم احمدی ہو اس لیے آؤ اور فلاں کام کرو مگر وہ خدام نہیں کہہ سکتا

مقامی انجمن کے پریذیڈنٹ کے احکام کی پیروی خدام و انصار کے لیے ضروری ہے

خدام کو خدام کا زعیم مخاطب کر سکتا ہے اور انصار کو انصار کا زعیم مخاطب کر سکتا ہے مگر چونکہ لوکل انجمن ان دونوں پر مشتمل ہوتی ہے انصار بھی اس میں شامل ہوتے ہیں اور خدام بھی اس میں شامل ہوتے ہیں اس لیے گو وہ بحیثیت جماعت خدام اور انصار کو کوئی حکم نہ دے سکے مگر وہ ہر خادم اور انصار اللہ کے ہر ممبر کو ایک احمدی کی حیثیت سے بلا سکتا ہے اور خدام اور انصار دونوں کا فرض ہے کہ اس کے احکام کی تعمیل کریں...... خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ کو دو علیحدہ علیحدہ وجود نہیں بنایا گیا بلکہ ایک کام اور ایک مقصد کے لیے ان کے سپرد دو علیحدہ علیحدہ فرائض کئے گئے ہیں اور یہ ایسی ہی بات ہے جیسے گھر میں سے کسی کے سپرد خدمت کا کوئی کام کر دیا جاتا ہے اس کے یہ معنی نہیں ہوتے کہ اس کا کوئی مستقل وجود گھر میں پیدا ہو گیا ہے، بلکہ وہ بھی جانتا ہے اور دوسرے لوگ بھی جانتے ہیں کہ وہ گھر کا ایک حصّہ ہے۔ کام کو عمدگی سے چلانے کے لیے اس کے سپرد کوئی ڈیوٹی کی گئی ہے۔ اسی طرح خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ دونوں مقامی انجمن کے بازو ہیں اور ہر شخص کو خواہ وہ خدام الاحمدیہ میں شامل ہو یا انصار اللہ میں اپنے آپ کو محلہ کی یا اپنے شہر کی یا اپنے ضلع کی انجمن کا ایک فرد سمجھنا چاہیئے، مَیں نے بتایا ہے کہ جب اختلاف ہو اس وقت پریذیڈنٹ پر اختلاف کو دور کرنے کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے اگر ضلع میں جھگڑا ہو تو ضلع کے پریذیڈنٹ کا، شہر میں جھگڑا ہو تو شہر کے پریذیڈنٹ کا فرض ہے کہ وہ دونوں فریق کو جمع کریں اور ان کے شکوے سُن کر باہمی اصلاح کی کوشش کریں اور اگر اس سے اصلاح نہ ہو سکے تو وہ لوکل انجمن کے سامنے معاملہ رکھیں پھر لوکل انجمن کا فرض ہے کہ وہ لوکل مجلس انصار اللہ اور لوکل مجلس خدام الاحمدیہ کا ایک ایک نمائندہ بلوائے اور اس طرح ملا کر جھگڑے کو دُور کرنے کی کوشش کرے اور درحقیقت ہماری غرض انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ کے قیام سے یہ ہے کہ جماعت کو ترقی حاصل ہو، یہ غرض نہیں کہ تفرقہ اور شقاق پیدا ہو۔

چار ذیلی تنظیمیں عمارت کی چار دیواروں کی طرح ہیں

میری غرض انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ کی تنظیم سے یہ ہے کہ عمارت کی چاروں دیواروں کو مکمل کر دوں، ایک دیوار انصار اللہ ہیں۔ دوسری دیوار خدام الاحمدیہ اور تیسری اطفال الاحمدیہ اور چوتھی لجنات اماء اللہ ہیں۔ اگر یہ چاروں دیواریں ایک دوسرے سے علیحدہ علیحدہ ہو جائیں تو یہ لازمی بات ہے کہ کوئی عمارت کھڑی نہیں ہو سکے گی۔ عمارت اسی وقت مکمل ہوتی ہے جب اس کی چاروں دیواریں آپس میں جڑی ہوئی ہوں اگر وہ علیحدہ علیحدہ ہوں تو وہ چار دیواریں ایک دیوار جتنی بھی قیمت نہیں رکھتیں ...... پس خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ دونوں کو میں نصیحت کرتا ہوں کہ انہیں اپنے آپ کو تفرقہ اور شقاق کا موجب نہیں بنانا چاہیئے۔ اگر کسی حصہ میں شقاق پیدا ہو تو خدا تعالیٰ کے سامنے تو وہ جوابدہ ہوں گے ہی۔ میرے سامنے بھی وہ جوابدہ ہوں گے یا جو بھی امام ہوگا اس کے سامنے انہیں جواب دہ ہونا پڑیگا کیونکہ ہم نے یہ مواقع ثواب حاصل کرنے کے لیے مہیا کئے ہیں، اس لیے مہیا نہیں کئے کہ جماعت کو جو طاقت پہلے سے حاصل ہے اس کو بھی ضائع کر دیا جائے۔“ [1]

جماعتی نظام اور ذیلی تنظیموں کا باہمی تعلق

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تعلیم القرآن کے منصوبے کے سلسلہ میں جماعتی نظام اور ذیلی تنظیموں کے باہمی تعلق کے بارے میں اظہار خیال کرتے ہوئے اپنے خطبۂ جمعہ[2] فرمودہ ۸ / شہادت / اپریل ۱۳۴۵ھش ۱۹۶۶ء میں ارشاد فرمایا :۔

”اس سلسلہ میں مَیں یہ کہنا بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ بعض جگہ سے یہ شکایت موصول ہوئی ہے کہ گو ہماری یہ جماعت خدام الاحمدیہ کے سپرد نہ کی گئی تھی، لیکن انھوں نے جماعتی نظام سے علیحدہ

---

[1] الفضل ۳۰ / جولائی ۱۹۴۵ء

[2] الفضل ۱۳ / شہادت / اپریل ۱۳۴۵ہش / ۱۹۶۶ء

قرآن کریم سکھانے کا اپنے طور پر انتظام کر دیا ہے اور وہ جماعت سے تعاون نہیں کر رہے .... خدام کو یاد رکھنا چاہیئے کہ جو طریق انھوں نے اختیار کیا ہے وہ درست نہیں ہے .... جس جگہ یا علاقہ میں قرآن کریم پڑھانے کا کام مجلس انصار اللہ کے سپرد کیا گیا ہے، اس علاقہ کی جماعتوں سے میں امید رکھتا ہوں اور توقع رکھتا ہوں کہ وہ مجلس انصار اللہ سے پورا پورا تعاون کریں گی اور وہ مقامات، جماعتیں یا اضلاع جہاں قرآن کریم کی تعلیم کا کام جماعتی نظام کے سپرد کیا گیا ہے وہاں جہاں تک قرآن کریم پڑھانے کا سوال ہے خدام الاحمدیہ یا انصار اللہ کا کوئی وجود ہی نہیں ہے۔ کیونکہ یہ کام ان کے سپرد نہیں کیا گیا، تمام دوستوں کو انصار میں سے ہوں یا خدام میں سے، جوان ہوں یا بڑی عمر کے یہ بنیادی بات یاد رکھنی چاہیئے کہ "احمدی" ہونے اور "انصار یا خدام کے رکن" ہونے میں بڑا فرق ہے - ایک احمدی پر اللہ تعالیٰ نے بڑی اہم اور بڑی وسیع ذمہ داری ڈالی ہے اور وہ یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وقت میں حضور کے منشا اور ارشاد کے ماتحت اور پھر بعد میں حضور کے خلفاء کے منشا اور ارشاد کے ماتحت تمام دنیا میں اسلام کو غالب کرنے کے لیے جو سکیمیں تیار کی جائیں ہر احمدی اپنا سب کچھ قربان کر کے ان سکیموں کو کامیاب کرنے کی کوشش کرے تاکہ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ جو آسمان پر ہو چکا ہے کہ وہ اسلام کو تمام ادیانِ باطلہ پر غالب کرے گا اس فیصلہ کا نفوذ اس دنیا میں ہمیں جلد تر نظر آ جائے .... یہ الٰہی فیصلہ جو آسمان پر ہو چکا ہے زمین پر نافذ ہو کر رہے گا .... لیکن اس راہ میں انتہائی قربانی پیش کرنا ہر احمدی کا فرض ہے - یہ کام جو ایک احمدی کے سپرد ہے - احمدی نوجوان کے بھی، احمدی بوڑھے کے بھی، احمدی مرد کے بھی، احمدی عورت کے بھی، احمدی بچے کے بھی۔

اس وسیع کام کا ایک حصہ جو شاید اس کام کا ہزارواں حصہ بھی نہ ہو، مجالس خدام الاحمدیہ، انصار اللہ، لجنہ اماء اللہ اور ناصرات الاحمدیہ کے سپرد کیا گیا ہے تاکہ ان مختلف گروہوں کی تربیت ایسے رنگ میں کی جا سکے کہ وہ اس ذمہ داری کو کما حقہٗ ادا کر سکیں جو ایک احمدی کی حیثیت سے ان کے کندھوں پر ڈالی گئی ہے۔ پس مجلس خدام الاحمدیہ یا مجلس انصار اللہ کا رکن ہونے کی حیثیت سے تم پر جو ذمہ داری عائد ہوتی ہے وہ بہت ہی محدود ہے اس محدود

ذمہ داری کو ٹھیک طرح نباہ لینے کے بعد اگر کوئی رکن خوش ہو جاتا ہے کہ جتنی ذمہ داری بحیثیت احمدی ہونے کے اس پر ڈالی گئی تھی وہ اس نے پوری کر دی تو وہ غلطی خوردہ ہے ---- اسی طرح اگر جوانی کے جوش میں یا اپنے تجربہ کے زعم میں وہ اپنے حدود سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتا ہے تو بھی وہ اچھا کام نہیں کرتا ----

حضرت مصلح موعود (رضی اللہ عنہ) نے مجالس خدام الاحمدیہ اور مجالس انصاراللہ کے متعلق یہ ارشاد فرمایا تھا کہ میں نے ایک محدود کام محدود دائرۂ عمل میں ان تنظیموں کے سپرد کیا ہے، جماعتی نظام کو میں یہ حق نہیں دیتا کہ وہ ان کے کاموں میں دخل دے، کوئی عہدیدار پریذیڈنٹ ہو یا امیر، امیر ضلع ہو یا امیر علاقائی۔ اس کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ خدام الاحمدیہ کے کام میں دخل دے یا انہیں حکم دے، لیکن میں اجازت دیتا ہوں کہ اگر وہ ضرورت محسوس کریں تو وہ ان سے درخواست کر سکتے ہیں کہ بحیثیت مجلس خدام الاحمدیہ تم یہ کام کرو۔

درخواست کرنے کی اجازت دینا تو دراصل امراء کو غیرت دلانے کے لیے تھا تا وہ اپنی تنظیم کو اس حد تک بہتر بنالیں کہ ان کو کبھی اس قسم کی درخواست نہ کرنی پڑے، لیکن انھوں نے اس اجازت سے ناجائز فائدہ اٹھایا ہے اور جب بھی کوئی جماعتی کام ان کے سامنے آیا تو انہوں نے۔ بجائے اس کے کہ جماعتی نظام سے کام لیتے آرام سے مجلس خدام الاحمدیہ کے مقامی قائد کو بلایا اور ان سے درخواست کی کہ مہربانی کر کے یہ کام آپ کر دیں اور اس طرح وہ جماعتی نظام کو کمزور کرنے کا موجب ہوئے۔

اس لیے آج سے ان کا یہ حق میں واپس لیتا ہوں۔ جماعت کا کوئی عہدیدار اب اس بات کا مجاز نہیں ہوگا کہ وہ مجالس خدام الاحمدیہ یا مجالس انصاراللہ سے کسی قسم کی کوئی درخواست کرے، حکم وہ دے نہیں سکتا وہ پہلے ہی منع ہے۔ "درخواست" کی اجازت اب واپس لی جاتی ہے۔ جس کے معنی یہ ہیں کہ آئندہ جماعتی کام انھوں نے جماعتی نظام کے ذریعہ سے ہی کروانے ہیں۔ مجلس خدام الاحمدیہ یا انصاراللہ سے کبھی اس قسم کی درخواست نہ کرنا ہوگی، فی الحال میں اس "اجازت" کو صرف ایک سال کے لیے واپس لیتا ہوں پھر حالات دیکھ کر فیصلہ کر سکوں گا۔

جماعتی عہدیداروں کو بھی اوران لوگوں کو بھی جو ایک طرف احمدی ہیں اور دوسری طرف احمدی ہونے کی وجہ سے بعض مخصوص و محدود ذمہ داریاں بطور رکن مجلس خدام الاحمدیہ یا بطور رکن مجلس انصاراللہ ان پر عائد ہوتی ہیں بڑی وضاحت سے یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ جماعتی کام بہرحال اہم ہیں۔ اگر امیر جماعت یا پریذیڈنٹ بحیثیت احمدی کے انہیں کوئی حکم دے توان کا فرض ہے کہ وہ اس حکم کو بجالائیں خواہ اس حکم کی بجاآوری کے نتیجہ میں انہیں مجلس خدام الاحمدیہ کے کسی افسر کی حکم عدولی ہی کیوں نہ کرنی پڑے۔ سرکشی تو کسی صورت میں بھی جائز نہیں، لیکن انہیں چاہیئے کہ اپنی تنظیم کو اطلاع دے دیں کہ پریذیڈنٹ یا امیر نے میرے ذمہ فلاں کام لگایا ہے اس وقت مجھے وہ کام کرنا ہے اور اس وقت آپ نے ایک دوسرا کام میرے ذمہ لگایا تھا، میں خدام الاحمدیہ یا انصاراللہ کا وہ کام اس وقت نہیں کر سکتا .... بہرحال جماعتی کام کو ذیلی تنظیموں کے کام پر مقدم رکھنا ہوگا۔"

انصاراور بچوں کی تربیت

بچوں کی تربیت کی ضرورت اور اہمیت کو واضح کرتے ہوئے حضرت امیرالمومنین نے اپنے خطبہ جمعہ[۵] مودہ ۱۹ ہجرت رمئی ۱۳۲۵ہش/۱۹۴۶ء میں فرمایا:۔

"اسی طرح میں انصار کو بھی نصیحت کرتا ہوں کہ بچوں کی تربیت نہایت ضروری چیز ہے اوران کی نگرانی نہ کرنا ایک خطرناک غلطی ہے۔ آخر خدام کوئی غیر تو نہیں ہیں۔ انصار کی اپنی ہی اولادیں ہیں مگر بجائے اس کے کہ وہ ان کو بچوں کی طرح سمجھائیں، اُلٹا اعتراض کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ گویا انھیں اپنا بیٹا یا اپنا بھائی بھول جاتا ہے اور یہ کہنا شروع کر دیتے

---

۵ الفضل ۷ ارتبوک ۱۳۴۰ہش رستمبر ۱۹۶۱ء

ہیں کہ خدام میں یہ نقص ہے اور خدام میں وہ نقص ہے - وہ یہ نہیں سمجھتے کہ خدام ہمارے ہی بیٹے ہیں - خدام کوئی آسمان سے تو گرے نہیں - وہ ان کی اپنی اولادیں ہیں - وہ احمدی محلوں میں رہنے والے بچے ہیں اور خدام کے باپ یا چچا انصار ہیں - پس خدام الاحمدیہ کو بھی اپنے کاموں کا جائزہ لینا چاہیئے اور ان نقائص کو دُور کرنا چاہیئے جن کی وجہ سے لوگوں کے دلوں میں اعتراض پیدا ہوتا ہے اور انصار کو بھی خدام کے ساتھ تعاون کرنا چاہیئے ۔"

ساتواں باب

مجلس انصاراللہ کا ایک عبوری دَور

مجلس انصاراللہ مرکزیہ قادیان کے ریکارڈ کے مطابق ۱۳۲۴ ہش / ۱۹۴۵ء تک مجلس انصاراللہ کے تمام کام حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ کی صدارت میں بڑی خوش اسلوبی سے سرانجام پاتے رہے، اس کے بعد ملکی حالات بڑی سُرعت سے بدلنے لگے اور سارے ملک ہند میں سیاسی بے چینی اور اضطراب کی کیفیت طاری ہوگئی۔ اس ملک کی دو بڑی قوموں مسلمانوں اور ہندوؤں میں سیاسی کشمکش جاری تھی اور نظر آرہا تھا کہ انگریز اس ملک پر زیادہ دیر تک حکمران نہ رہ سکیں گے اس متوقع خلا کو پُر کرنے کے لیے ہندو اس امر کی کوشش میں تھے کہ تمام حکومت ان کے ہاتھ میں آجائے اور وہ ملک کے سیاہ وسفید کے واحد مالک ہوں، اس کے برعکس مسلمان بحیثیت قوم یہ محسوس کرتے تھے کہ اگر اقتدار ہندوؤں کے ہاتھ میں منتقل ہوگیا تو ان کے مفادات کو سخت نقصان پہنچیگا اس لیے وہ یہ چاہتے تھے کہ ان کے لیے ایک الگ خطہ زمین مختص کردیا جائے، جہاں وہ اپنے مذہبی اور دنیوی معاملات اپنی منشا کے مطابق آزادانہ طے کرسکیں اور بحیثیت آزاد مسلمان قوم زندگی بسر کرسکیں۔

اس سیاسی کشمکش کا اثر لازماً جماعت احمدیہ پر بھی پڑا اور مسلمان قوم کا فرد ہونے کی حیثیت سے جماعت احمدیہ نے بھی مسلم مفادات کی حفاظت کے لیے جس قدر ممکن تھا، سعی کی اور اپنی تمام صلاحیتیں اور توانائی اس کام کے لیے وقف کردی۔ اس سیاسی بے چینی کے باعث جماعت کی توجہ ایک لحاظ سے بٹی رہی اور انصاراللہ کا مخصوص تعلیمی اور تربیتی پروگرام پوری طرح جاری نہ رہ سکا اور اس میں گونہ تعطل واقع ہوگیا یہانتک کہ اگست ۱۹۴۷ء میں ملک دو حصوں میں تقسیم ہوگیا اور پاکستان بحیثیت ایک آزاد مسلم مملکت کے دنیا کے نقشہ پر اُبھرا، تقسیم ملک کے بعد مجلس انصاراللہ کے پہلے صدر حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ ۱۲ر نبوت ر نومبر ۱۳۲۶ ہش / ۱۹۴۷ء کو اس جہان فانی سے کوچ فرما گئے۔ علاوہ ازیں اس ہنگامہ خیز دَور میں تنظیم انصاراللہ کے دو قائدین یعنی چوہدری فتح محمدؐ سیالؓ اور سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحبؓ کو حکومت ہند نے گرفتار کرلیا

اور وہ کئی ماہ قید میں رہے۔ جب چوہدری فتح محمد صاحبؓ رہا ہوکر لاہور پہنچے تو حضرت المصلح الموعودؓ نے ان کو مجلس انصار اللہ کا دوسرا صدر مقرر فرمایا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت امیرالمومنینؓ اس افراتفری اور بیکسی کے زمانہ میں بھی ذیلی تنظیموں کی اہمیت اور افادیت کو نظر انداز نہیں ہونے دینا چاہتے تھے، مگر حالات اس وقت ایسے ناساعد تھے اور جماعتوں کے شیرازے کچھ اس طرح بکھر گئے تھے کہ فوری طور پر کوئی تنظیم اپنا کام نہیں چلا سکتی تھی۔ اس کے لیے کافی وقت کی ضرورت تھی۔

جب حالات کسی قدر بہتر ہوگئے تو حضرت امیرالمومنینؓ نے انصار اللہ کی مرکزی تنظیم میں کچھ تبدیلیاں کرنا ضروری سمجھا، چنانچہ چوہدری فتح محمد صاحبؓ سیال کی بجائے حضور نے حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحبؓ ناظر اعلیٰ کو ماہ نبوت / نومبر ۱۳۲۹ہش / ۱۹۵۰ء میں صدر مجلس تجویز فرمایا اور مولوی عبدالرحمٰن صاحبؓ جٹ کی بجائے جو تقسیم ملک کے وقت قادیان میں ہی مقیم رہے اور جماعت قادیان کے مقامی امیر اور مرکزی انجمن احمدیہ قادیان کے ناظر اعلیٰ مقرر ہوئے، چوہدری ظہور احمد صاحب آڈیٹر کو نائب قائد عمومی بنایا۔ اسی طرح مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری کو قائد تبلیغ اور مولوی احمد خاں صاحب نسیم کو نائب قائد تبلیغ مقرر فرمایا۔

اس دور میں مجلس کے مستقل دفتر کی تعمیر کی طرف کچھ توجہ ہوئی۔ حضرت امیرالمومنینؓ نے اس غرض کے لیے پہلے ہی سے جگہ مختص کردی تھی، کچھ رقم بھی تعمیر کے لیے مد امانت میں جمع تھی اس لیے قائد صاحب عمومی کے سپرد یہ کام کیا گیا کہ وہ دفتر کی تعمیر کے لیے جگہ کی تعیین کرا کر اور نقشہ بنوا کر مجلس میں پیش کریں۔ اغلباً مالی مشکلات کے پیش نظر یہ کام تجاویز تک ہی رہا اور کوئی ٹھوس اقدام نہیں کیا جا سکا۔

افسوس کہ اس دور سے متعلق مجلس مرکزیہ کی کارروائیوں کا ریکارڈ محفوظ نہیں رہا، اخبار الفضل میں وقتاً فوقتاً جو اعلانات ہوتے رہے ان سے پتہ لگتا ہے کہ ناخواندہ اور کم تعلیم یافتہ انصار کے لیے مجلس نے مندرجہ ذیل نصاب مقرر کیا اور اس کی تکمیل کے لیے یکم اخاء / اکتوبر ۱۳۳۰ہش / ۱۹۵۱ء سے آخر تبوک / ستمبر ۱۳۳۱ہش / ۱۹۵۲ء تک کا وقت مقرر کیا اور اس دوران مجالس اور ان کے عہدہ داروں کو یاد دہانیاں کرائی جاتی رہیں۔

۱۔ جو اراکین بالکل ناخواندہ ہیں اور قرآن کریم ناظرہ بھی نہیں پڑھ سکتے ان کے لیے قاعدہ یسرنا القرآن مقرر کیا جاتا ہے۔ میعاد کورس ۶ ماہ ہوگی، اس کے علاوہ نماز کا ترجمہ سیکھنے کے لیے دو ماہ کا وقت مقرر کیا جاتا ہے۔

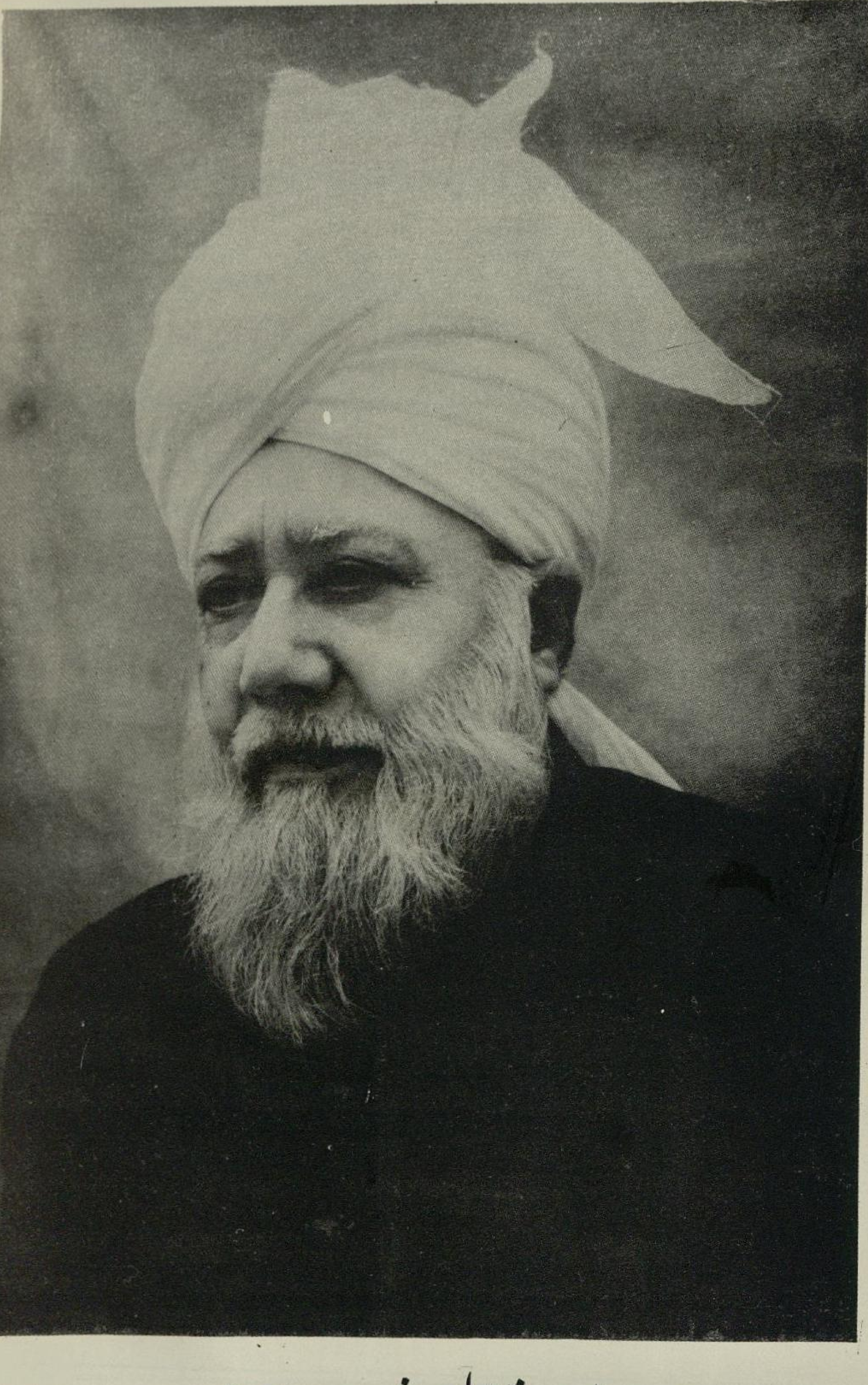
۲۔ جو معمولی نوشت و خواند نہیں رکھتے، لیکن ناظرہ قرآن جانتے ہیں ان کے لیے نصاب یہ ہوگا اردو کا قاعدہ، اردو کی پہلی کتاب اور لکھائی اردو کاپی نمبر ۱، ۲ یا اردو حروف ابجد، میعاد کورس ۶ ماہ، نماز کا ترجمہ

سیکھنے کے لیے میعاد ۲ ماہ۔

مندرجہ بالا تعلیمی پروگرام کی ذمہ داری مہتمم صاحبان تعلیم و تربیت اور زعما پر ڈالی گئی اور ان کو ہدایت کی گئی کہ روزانہ نصف گھنٹہ اس کام کے لیے مقرر کیا جائے۔

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی رضؓ نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۸ ر صلح رجنوری ۱۳۳۱ ہش / ۱۹۵۲ء میں تحریک جدید کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا تھا۔ "اگر تمہیں احمدیت اور اسلام سے سچی محبت ہے تو تحریک جدید میں حصّہ لینا تمہارے لیے ضروری ہے۔" اس ارشاد کے پیش نظر صدر مجلس انصار اللہ نے تمام انصار اور تنظیم کے عہدہ داروں کو متعدد بار توجہ دلائی کہ بحیثیت تنظیم انھیں اس کام کی طرف توجہ کرنی چاہیئے اور کوشش کرنی چاہیئے کہ کوئی رکن انصار اللہ اس چندہ میں حصّہ لینے سے رہ نہ جائے، نہ صرف خود اس تحریک میں حصّہ لیا جائے بلکہ دوسروں کو ترغیب و تحریص دلائی جائے اور اپنے بیوی بچوں کو بھی اس میں شامل کیا جائے۔ انفرادی رنگ میں اور اجتماعی رنگ میں بصورت وفد اس کام کو تکمیل تک پہنچایا جائے اور اس بارے میں اپنی مساعی کی تفصیل اور اس کے نتائج سے مرکز کو مطلع کیا جائے۔

انفرادی تبلیغ کے پروگرام کو بھی منظم کرنے کی اس دَور میں کوشش کی گئی۔ مہتممین تبلیغ اور زعماء انصار اللہ کو توجہ دلائی گئی کہ جن اراکین نے سال میں پندرہ دن اپنے رشتہ داروں وغیرہ میں تبلیغ کے لیے وقف کئے ہیں، ان سے تبلیغ کا کام لیا جائے اور جن کے غیر احمدی رشتہ دار نہ ہوں ان کے لیے تبلیغ کا پروگرام بنایا جائے۔ تعلیمی اداروں میں کام کرنے والے اراکین کو توجہ دلائی گئی کہ وہ موسمی تعطیلات میں سے کچھ وقت اس کام کیلئے وقف کریں۔



سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

آٹھواں باب

مجلس انصار اللہ کا

چوتھا دور

ماہ اخاء/اکتوبر ۱۳۳۳ ہش/۱۹۵۴ء تک حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحبؓ مجلس انصار اللہ کے صدر رہے۔ ماہ نبوت/نومبر کے پہلے ہفتہ میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس تنظیم کی قیادت میں تبدیلی کرنا مناسب سمجھا، چنانچہ مورخہ ۷ نبوت/نومبر ۱۳۳۳ ہش/۱۹۵۴ء کو خدام الاحمدیہ کے چودھویں سالانہ اجتماع کے موقعہ پر حضور نے فرمایا:[۱]

"میں نے بتایا ہے کہ ناصر احمد[۲] اب انصار اللہ میں چلے گئے ہیں، ان کے متعلق میں نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ آئندہ انصار اللہ کے صدر[۳] ہوں گے۔ اگرچہ میرا یہ حکم ڈکٹیٹر شپ کی طرز کا ہے، لیکن اس ڈکٹیٹر شپ کی وجہ سے ہی تمہارا کام اس حد تک پہنچا ہے ورنہ تمہارا حال بھی صدر انجمن احمدیہ کی طرح ہی ہوتا۔۔۔۔۔۔ میں مجلس خدام الاحمدیہ کے بارہ میں ڈکٹیٹر شپ استعمال نہ کرتا تو تمہارا بھی یہی حال ہوتا۔ نوجوانوں کو میں نے پکڑ لیا اور انصار اللہ کو یہ سمجھ کر کہ وہ بزرگ ہیں ان میں سے بعض میرے اساتذہ بھی ہیں چھوڑ دیا، لیکن اب تم دیکھتے ہو کہ خوردبین سے بھی کوئی انصار اللہ کا ممبر نظر نہیں آتا۔ پس ناصر احمد کو میں انصار اللہ کا صدر مقرر کرتا ہوں،

---

۱ الفضل ۹ تبلیغ/فروری ۱۳۳۴ ہش/۱۹۵۵ء

۲ اس سے قبل حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحبؒ مجلس خدام الاحمدیہ کے نائب صدر تھے۔

۳ حضور نے "صدر" کا لفظ استعمال فرمایا۔ حضور کا اصل منشا نائب صدر یا فعال قائد کہنے کا تھا کیونکہ مجلس انصار اللہ کے صدر اس زمانہ میں حضور خود تھے۔

وہ فوراً انصار اللہ کا اجلاس طلب کریں اور عہدیداروں کا انتخاب کر کے میرے سامنے پیش کریں۔
(تین ماہ کے عرصہ میں خدام سے انصار اللہ میں جا کر ناصر احمد نے بھی کوئی کام نہیں کیا، معلوم ہوتا ہے وہاں کی ہوا لگ گئی ہے) اور پھر میرا مشورہ لے کر انہیں ازسرِ نو منظم کریں، پھر خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کی طرح انصار اللہ کا بھی سالانہ اجتماع کریں، لیکن ان کا انتظام اور قسم کا ہو گا۔ اس اجتماع میں کھیلوں پر زیادہ زور دیا جاتا ہے۔ کبڈی اور دوسری کھیلیں ہوتی ہیں۔ انصار اللہ کے اجتماع میں درس القرآن کی طرف زیادہ توجہ دی جائے اور زیادہ وقت تعلیم و تدریس پر صرف کیا جائے۔"

مندرجہ بالا اعلان کے بموجب تنظیم انصار اللہ کی قیادت کا کام حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم۔اے کے سپرد ہوا۔ اس سے قبل حضرت صاحبزادہ صاحب موصوف ایک لمبے عرصہ تک مجلس خدام الاحمدیہ کے صدر اور نائب صدر رہے تھے اور انہیں مجالس چلانے کا وسیع تجربہ تھا۔ خدا تعالیٰ نے انھیں قیادت اور تنظیم کی غیر معمولی صلاحیتیں بخشی تھیں۔ انصار اللہ کی قیادت آپ کے سپرد کرنے سے حضرت امیر المومنینؓ کا یہی منشاء مبارک تھا کہ اس تنظیم کو بھی خدام الاحمدیہ کی طرح فعّال بنایا جائے اور اس میں زندگی کی نئی روح پھونکی جائے۔ یہ انتخاب اس تنظیم کے حق میں غایت درجہ مفید اور بابرکت ثابت ہوا اور بہت جلد ایسا معلوم ہونے لگا کہ انصار اللہ بوڑھوں کی نہیں بلکہ نوجوانوں کی تنظیم ہے۔ آپ کے نائب صدر مقرر ہونے پر آپ کے ایک پُرانے رفیق کار محمد احمد حیدر آبادی نے ازراہ تفنن آپ کو مخاطب کر کے کہا۔ "میاں صاحب اب آپ بھی بوڑھے ہو گئے ہیں،" آپ نے برجستہ جواب دیا "میں بوڑھا نہیں ہوا بلکہ انصار اللہ جوان ہو گئی ہے"۔ یہ جواب جہاں موقعہ کے لحاظ سے نہایت لطیف تھا وہاں حقیقت سے بھی بہت قریب تھا، ایک دنیا نے دیکھا کہ جو تنظیم اس سے قبل محض برائے نام تھی اور واقعی بوڑھوں کی چال چل رہی تھی اس میں زندگی کی ایک نئی روح پھونکی گئی اور اسے ایک نئی منزل نظر آنے لگی، کاموں میں تیزی، ولولہ اور جوش پیدا ہو گیا اور ہر شعبہ میں نمایاں حرکت اور ترقی محسوس ہونے لگی۔

سالانہ اجتماعات کا انعقاد

تقرر کے بعد سب سے پہلے آپ کی توجہ مجلس کے سالانہ اجتماعات منعقد کرنے اور ان کو مفید اور مؤثر بنانے کی طرف مبذول ہوئی چنانچہ ماہ ظہور/اگست ۱۳۳۴ ہش/۱۹۵۵ء میں ہی یہ طے کر لیا گیا کہ پہلا سالانہ اجتماع دو روز یعنی ۲۸، ۲۹/اخاء/

اکتوبر کو ہو۔اس کے لیے پروگرام بھی تجویز کر لیا گیا اور الفضل میں بار بار یہ اعلان کرایا گیا کہ ہر مجلس کی طرف سے کم ازکم ایک نمائندہ ضرور آنا چاہیئے ۔اسی طرح مجالس کو ہدایت کی گئی کہ وہ شوریٰ انصاراللہ کے لیے تجاویز بھجوائیں۔ سوء اتفاق سے مجوزہ تاریخوں سے قبل ملک میں سیلاب آگیا اس لیے اجتماع مقررہ تاریخوں کی بجائے ۱۸-۱۹ نبوت/نومبر کو منعقد ہوا۔

مجلس کا پہلا اجتماع اس لحاظ سے خاص اہمیت کا حامل تھا کہ اراکین مجلس نے اجتماع کے ایام غیر معمولی طور پر دُعاؤں اور عبادت میں گذارے چنانچہ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے بھی ۲۰ نبوت کو خدام کے اجتماع میں تقریر کرتے ہوئے ان دعاؤں اور ان کی غیر معمولی تاثیرات کا ذکر فرمایا۔ نماز تہجد باجماعت ادا کی گئی۔ دوسری نمازیں پڑھانے کے لیے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدیم ترین صحابہ کو منتخب کیا جاتا رہا۔ ہر اجلاس تلاوتِ قرآن کریم سے شروع ہوا اور مختلف اوقات میں قرآن کریم، احادیث اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے درس ہوئے، تقاریر کے موضوع ایسے تھے جن سے نفس کی اصلاح اور قلوب کا تزکیہ ہو، اجتماع کے پہلے اجلاس میں حضرت امیرالمومنینؓ کے ارشاد کے بموجب تہجد پڑھنے اور دعائیں کرنے والے انصار کے اعداد و شمار جمع کیے گئے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اجتماع میں شامل ہونے والوں کی اکثریت ان امور کی پابند پائی گئی۔ اجلاس کے پروگرام اور دوسرے اوقات کی دعاؤں سے ایک خاص روحانی ماحول قائم رہا۔

بعدازاں اس قسم کے اجتماعات سال کی آخری سہ ماہی میں ہر سال منعقد ہونے لگے جن کی تفصیل "سالانہ اجتماعات" کے عنوان کے تحت الگ پیش کی گئی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے انصاراللہ کے سالانہ اجتماعات بڑے مفید اور بابرکت ثابت ہوئے اور ہو رہے ہیں۔ان میں حضرت امیرالمومنین کے ارشادات اور زرین ہدایات سننے کا موقعہ ملتا ہے، پھر ان میں "ذکرِ حبیب" کے موضوع پر صحابہ کرام اپنے چشم دید حالات اور اپنے تاثرات بیان کرتے ہیں جو سامعین کے لیے ازدیادِ ایمان کا موجب ہوتے ہیں۔اس کے علاوہ درس قرآن کریم۔ درس حدیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پاکیزہ کلام سننے کا موقعہ ملتا ہے۔ اجتماعی دعائیں ہوتی ہیں۔ صحبتِ صالحین میسر آتی ہے۔ دو تین دن انسان دنیا اور اس کی مصروفیات سے منقطع ہو کر ذکر الٰہی اور خدا و رسول کی باتیں سننے میں مصروف رہتا ہے یہ سب باتیں ایسی ہیں جن کے باعث قلوب میں پاکیزگی اور خیالات میں جلا پیدا ہوتی ہے اور ہر شخص جو سنجیدگی اور صحت نیت کے ساتھ ان اجتماعات میں شریک ہوتا ہے وہ محسوس کرتا ہے کہ اس نے بہت کچھ پایا۔

علاقائی اجتماعات کا آغاز اور ضلعوار نظام کا قیام

مرکزی اجتماعات کے علاوہ بعد میں ضلعوار اور علاقائی اجتماعات کا سلسلہ بھی شروع کیا گیا تاکہ جو لوگ مرکزی اجتماعات میں شریک نہ ہو سکتے ہوں وہ اپنے مقامی اجتماع میں شریک ہو کر اجتماع کی برکات سے مستفیض ہو سکیں۔ اس کے علاوہ یہ اجتماعات مقامی طور پر مجالس میں بیداری پیدا کرنے اور ان میں اطاعت اور قیادت کی روح پیدا کرنے میں بڑے مفید ثابت ہو رہے ہیں۔

ایک اور اہم کام اس دور میں یہ ہوا کہ تنظیم کو مضبوط اور فعال بنانے کے لیے ضلعوار نظام قائم کیا گیا جس کی وجہ سے کام میں بڑی عمدگی اور باقاعدگی پیدا ہو گئی ہے، پھر مرکزی دفتر کی تنظیم اور اس کے لیے مستقل عمارت کی تعمیر بھی اسی دور میں ہوئی۔ اس کے علاوہ دستور اساسی کی از سر نو تدوین ہوئی۔

ماہنامہ انصار اللہ اور سہ ماہی امتحانات اور اطفال کیلئے وظیفہ انعامی کا اجرا

لٹریچر کی اشاعت کے لیے شعبہ نشر و اشاعت کا قیام عمل میں آیا نیز ایک ماہنامہ "انصار اللہ" کے نام سے جاری کیا گیا تاکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلام کی زیادہ سے زیادہ اشاعت ہو، اراکین مجلس کی تعلیم و تربیت کے لیے سہ ماہی امتحانوں کا سلسلہ باقاعدگی سے شروع کیا گیا جن میں قرآن کریم کے ایک پارہ کا ترجمہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک یا دو کتب بطور نصاب مقرر کی جاتی ہیں۔ نئی پود میں دینی امور سے شغف پیدا کرنے کے لیے ایک وظیفۂ انعامی کا اجرا ہوا۔ ہر سال اطفال کے لیے ایک دینی نصاب مقرر کیا جاتا ہے اور اطفال الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر امتحان لیا جاتا ہے۔ اوّل اور دوم آنے والے اطفال کو تعلیمی وظائف دیئے جاتے ہیں۔

عَلَم انعامی مجالس میں مسابقت کی روح پیدا کرنے کے لیے عَلَم انعامی کا طریق رائج کیا گیا۔ جو مجلس اپنی کارکردگی کے لحاظ سے اوّل رہتی ہے اس کو حضرت امیر المومنین اپنے دست مبارک سے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر عَلَم انعامی عطا فرماتے ہیں۔ کسی مجلس کے لیے اس عَلَم کا حصول بہت بڑا اعزاز ہے یہ عَلَم پورے ایک سال تک اس مجلس کی تحویل میں رہتا ہے۔ عَلَم انعامی کے علاوہ جو مجالس اپنی کارکردگی کے لحاظ سے پہلی دس پوزیشن حاصل کرتی ہیں ان کے ناموں کا جلسہ سالانہ کے موقعہ پر اعلان کرایا جاتا ہے۔

روایاتِ صحابہ اور ان کے فوٹو کا ریکارڈ

ایک اور چیز جس کی طرف توجہ دی گئی یہ ہے کہ جو صحابہؓ کرام اس دَور میں بقیدِ حیات تھے ان کے فوٹو حاصل کئے گئے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی اور سیرت سے متعلق ایک ایک روایت ان کی اپنی آواز میں ریکارڈ کی گئی تاکہ آنیوالی نسلیں ان کے بیان سے استفادہ کرسکیں اور ان سے متعارف ہوں۔

مندرجہ بالا تمام امور کی تفصیل الگ الگ اپنے موقعہ پر آئندہ صفحات میں ملاحظہ فرمائیے۔

غرض یہ دَور اراکین کے لیے کیا بلحاظ تنظیم اور کیا بلحاظ تعلیم وتربیت ہر پہلو سے خدا کے فضل سے بہت بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ رہا۔ اللّٰھم زد و بارك فیه۔

نواں باب

تعمیر دفتر انصار اللہ

مجلس انصار اللہ کے لیے مستقل عمارت کی ضرورت تو قیام مجلس کے آغاز سے ہی محسوس ہونے لگی تھی لیکن تقسیم ملک سے قبل اس طرف پوری توجہ نہیں کی جا سکی کیونکہ اوّل تو تنظیم اپنے ابتدائی دور سے گذر رہی تھی۔ اس کا لائحہ عمل اور طریق کار پوری طرح متعین نہیں ہوا تھا۔ دوسرے ذرائع آمد بڑے محدود تھے۔ چندہ کی جو شرح اس وقت مقرر تھی اس سے تو روزمرہ کے کام ہی بمشکل چل سکتے تھے۔ کسی بڑی تعمیر کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا اس لیے خیال یہی تھا کہ دفتر کی تعمیر عطایا کے ذریعہ ہی ہو سکے گی۔ اس کے لیے اصولی طور پر اجازت بھی حاصل کر لی گئی، لیکن وصولی کے لیے کوئی معین طریق طے نہیں ہوا تھا۔ ماہ فتح / دسمبر ۱۳۳۰ہش / ۱۹۵۱ء میں عاملہ مرکزیہ کے ایک اجلاس میں قائد مال کی طرف سے یہ تجویز پیش ہوئی کہ تعمیر دفتر کے لیے بیس ہزار روپیہ کی ضرورت ہوگی۔ اگر اس کے لیے ایک ماہ کی آمد پر پانچ فیصد شرح سے چندہ مقرر کر دیا جائے تو یہ رقم جمع ہو سکتی ہے، لیکن اس وقت یہ معاملہ تجاویز تک ہی رہا اور کوئی عملی قدم نہیں اٹھایا گیا۔

خدام و انصار کو اپنا اپنا مرکز بنانے کی ہدایت:

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے یہ دیکھتے ہوئے کہ مجلس انصار اللہ کوئی ٹھوس قدم نہیں اُٹھا رہی مورخہ ۵ / شہادت / اپریل ۱۳۳۱ہش / ۱۹۵۲ء کو خدام الاحمدیہ کے مستقل دفاتر کی عمارت کے افتتاح کے موقعہ پر ارشاد فرمایا:[1]

"جس وقت یہ زمین (یعنی ربوہ کی زمین۔ ناقل) خریدی گئی تھی اس وقت میں نے تحریک جدید

---

[1] الفضل، فضل عمر نمبر مارچ ۱۹۶۶ء

اور صدر انجمن احمدیہ سے جو اس زمین کے خریدار تھے یہ خواہش کی تھی کہ وہ انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ کے لیے بھی ایک ایک ٹکڑا وقف کریں، چنانچہ بارہ بارہ کنال دونوں کے لیے وقف کی گئی۔ بارہ کنال زمین کے یہ معنی ہیں کہ ۶۵ ہزار مربع فٹ کا رقبہ ان کے پاس ہے اگر اسے صحیح طور پر استعمال کیا جائے تو یہ بہت بڑے کام آسکتا ہے، مثلاً اس کے اردگرد چار دیواری بنالی جائے تو آئندہ سالانہ اجتماع بجائے اس کے کہ کسی اور میدان میں کیا جائے بڑی عمدگی کے ساتھ اس جگہ ہو سکتا ہے۔ ۶۵ ہزار مربع فٹ میں سے اگر عمارتوں اور سڑکوں کو نکال لیا جائے مثلاً عمارتوں اور سڑکوں کے لیے ۲۵ ہزار مربع فٹ زمین نکال لی جائے تو چالیس ہزار مربع فٹ زمین باقی بچتی ہے اور دس دس فٹ زمین ایک آدمی کے لیے رکھ دی جائے، بلکہ پندرہ پندرہ فٹ زمین بھی ایک آدمی کے لیے رکھ دی جائے تو چالیس ہزار فٹ کی زمین میں اڑھائی تین ہزار آدمی سو سکتا ہے اور اتنے نمائندے ہی اجتماع میں ہوتے ہیں، پھر اگر زیادہ نمائندے آجائیں تو سڑکوں وغیرہ کے لیے زمین کو محدود کیا جا سکتا ہے۔ پھر پاس ہی انصار اللہ کا دفتر ہوگا۔ اگر دونوں مجالس کے سالانہ اجتماع ایک ہی وقت میں نہ ہوں تو ۲۴ کنال زمین استعمال میں لائی جا سکتی ہے۔ انہیں ضرورت ہو تو تم اپنی جگہ انہیں دے دو اور تمہیں ضرورت ہو تو وہ اپنی جگہ تمہیں دے دیں۔ اس طرح مقامی جگہ کی عظمت قائم ہو سکتی ہے پس میرے نزدیک آپ لوگوں کو کوشش کرنی چاہیئے کہ کسی نہ کسی قسم کی چار دیواری اس زمین کے اردگرد ہو جائے خواہ وہ چار دیواری لکڑیوں کی ہی کیوں نہ ہو۔ بارہ کنال کی چار دیواری پر اڑھائی تین ہزار روپیہ خرچ آئے گا، بلکہ اس سے بھی کم اخراجات میں چار دیواری بن جائے گی۔۔۔۔۔۔

اس کے بعد میں آپ لوگوں کے لیے دُعا کروں گا، خدا تعالیٰ نے تمہیں جلد مرکز بنانے کی توفیق دے دی ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ انصار اللہ نے ابھی مرکز بنانے کی کوشش نہیں کی۔ دنیا میں تو یہ سمجھا جاتا ہے کہ بوڑھے تجربہ کار ہوتے ہیں، لیکن ہماری جماعت یہ سمجھتی ہے کہ بڈھے بیکار ہوتے ہیں اور بے کار کا کوئی کام نہیں۔ اس لیے انصار اللہ یہ سمجھتے ہیں کہ اگر وہ کام نہیں کرتے تو وہ اپنے عہدے کے مطابق کام کرتے ہیں۔ قادیان میں بھی انصار اللہ نے

زیادہ کام نہیں کیا اور اب یہاں بھی انصار اللہ کام نہیں کرتے۔ شاید یہ چیز ہو کہ صدر انجمن احمدیہ کے بڑے بڑے افسر اس مجلس کے عہدیدار ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ ہمیں صدر انجمن احمدیہ کے کاموں سے فرصت نہیں۔ بہر حال انصار اللہ کو بھی چاہیئے تھا کہ وہ اپنا مرکز بناتے، لیکن انھوں نے ابھی اس طرف توجہ نہیں کی۔

نئے مرکز کو آباد کرنا بھی ضروری ہے

یہ غلط خیال ہے کہ چونکہ قادیان واپس ملنا ہے اسلئے ہمیں یہاں کوئی جگہ بنانے کی ضرورت نہیں۔ ایک صاحب یہاں ہیں وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی ہیں۔ ان سے جب بھی کوئی بات پوچھی جائے وہ یہی کہتے ہیں کہ ہم نے قادیان واپس جانا ہے اس لیے یہاں مکان بنانے کی کیا ضرورت ہے۔ انہیں یہ خیال نہیں آتا کہ قادیان کے لیے جو پیشگوئیاں ہیں وہ مکہ کے متعلق جو پیشگوئیاں تھیں ان سے زیادہ نہیں، لیکن کیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ واپس گئے۔ ہم تو یہ امید رکھتے ہیں کہ ہم واپس قادیان جائینگے اور وہی ہمارا مرکز ہوگا، لیکن جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے مدینہ چلے گئے تو مکہ میں واپس نہیں آئے، حالانکہ مکہ فتح ہو گیا تھا۔ آپ نے مدینہ کو چھوڑا نہیں۔ پھر بعد میں مدینہ ہی حکومت کا مرکز بنا اور وہیں سے اسلام اردگرد پھیلنے لگا، مکہ صرف اعتکاف کی جگہ بن گئی یا جو لوگ اپنی زندگیاں وقف کرکے مکہ چلے جاتے تھے ان کی جگہ رہی، لیکن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں ہی رہے اور وہیں آپ نے وفات پائی۔ خدا تعالیٰ کیا کریگا، آیا اس کے نزدیک ہمارا یہاں رہنا بہتر ہے یا قادیان واپس جانا بہتر ہے، ہمیں اس کا علم نہیں۔ پس یہ حماقت کی بات ہے کہ محض ان پیشگوئیوں کی وجہ سے جو کسی جگہ کے تقدس پر دلالت کرتی ہیں ..... ہم یہ خیال کریں کہ ہمیں کسی اور جگہ کی ضرورت نہیں ..... اگر تمہیں اپنا گھر نہیں ملتا تو جس گھر میں تمہیں خدا تعالیٰ نے رکھا ہے تمہیں اس میں فوراً کام شروع کر دینا چاہیئے، اگر خدا تعالیٰ تمہیں واپس لے جائے تو وہاں جاکر کام شروع کر دو، لیکن کسی منٹ میں بھی اپنے کام کو پیچھے نہ ڈالو، مومن ہر وقت کام میں لگا رہتا ہے یہانتک کہ اسے موت آجاتی ہے، گویا مومن کے لیے کام ختم کرنے کا وقت موت ہوتی ہے۔

آپ نے بہت اچھا کام کیا ہے کہ اپنا مرکز تعمیر کر لیا اور خدا کرے کہ انصار اللہ کو بھی اس طرف توجہ پیدا ہو اور وہ اس حماقت کو چھوڑ دیں کہ قادیان واپس جانے کے متعلق بہت سی پیشگوئیاں ہیں اس لیے قادیان ہمیں ضرور واپس ملے گا۔ اور چونکہ قادیان ہمیں واپس ملے گا اس لیے ہمیں یہاں کوئی جگہ بنانے کی ضرورت نہیں، انہیں یاد رکھنا چاہیئے کہ قادیان کے متعلق جو پیشگوئیاں ہیں وہ مکہ کے متعلق جو پیشگوئیاں تھیں ان سے زیادہ نہیں اور ہم جانتے ہیں کہ یہ پیشگوئیاں ظاہری معنوں کے لحاظ سے پوری نہیں ہوئیں، اس لیے ہمیں بھی پتہ نہیں کہ آئندہ ہمارے ساتھ کیا ہوگا ------ اگرچہ ہم بھی امید رکھتے ہیں کہ قادیان ہمیں واپس ملے گا اور ایک مومن کو یہی امید رکھنی چاہیئے کہ قادیان ہمیں واپس ملے گا اور وہی ہمارا مرکز ہوگا، لیکن انہیں یاد رکھنا چاہیئے کہ عملاً ہمارا مرکز وہی ہوگا جہاں ہمیں خدا تعالیٰ رکھنا چاہتا ہے۔ پس ہمیں اس نکتہ کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنے کاموں کو وسیع کرنا چاہیئے اور اس بات کو نظر انداز کرکے کہ ہم نے قادیان واپس جانا ہے اپنا کام کرتے چلے جانا چاہیئے بلکہ میں تو کہوں گا کہ اگر ہمیں تار بھی آجائے کہ آؤ اور قادیان میں بس جاؤ تو بھی تمہیں شام تک کام کرتے چلے جانا چاہیئے تا یہ پتہ لگے کہ ہمیں کام سے غرض ہے ہمیں قادیان سے غرض نہیں ہمیں ربوہ سے کوئی غرض نہیں۔ اگر ہمیں خدا تعالیٰ لے جائے تو ہم وہاں چلے جائیں گے ورنہ نہیں۔ ہم خدا تعالیٰ کے نوکر ہیں کسی جگہ کے نہیں۔ اگر ہم کسی جگہ سے محبت کرتے ہیں تو صرف اس لیے کہ خدا تعالیٰ نے اسے عزت دی ہے۔ پس مومن کو اپنے کاموں میں سُست نہیں ہونا چاہیئے۔"

حضور کے اس ارشاد کے تھوڑا ہی عرصہ بعد جماعت ایک اور آزمائش کے دور سے گذری ۱۳۳۲ ہش/۱۹۵۳ء میں جماعت کے خلاف فسادات شروع ہوگئے اور ملک میں مارشل لاء کا نفاذ ہوگیا۔ اس غیر معمولی صورت حال کے باعث تعمیر دفتر کا کام پھر معرض التوا میں پڑ گیا یہاں تک کہ یہ تنظیم ۱۳۳۳ ہش/۱۹۵۴ء کے آخر میں ایک جدید اور سنہرے دور میں داخل ہوگئی۔

تعمیر دفتر انصار اللہ عام طور پر عطایا کی فراہمی خاصا مشکل کام ہوتا ہے لیکن جب کسی بڑے منصوبے کیلئے حاصل کرنا ہوں تو یہ مسئلہ اور بھی زیادہ مشکل اور صبر آزما ہو جاتا ہے اور اس امر کا

متقاضی ہوتا ہے کہ کوئی مؤثر شخصیت سامنے آکر اس تحریک کو چلائے۔ یہ اس تنظیم کی بڑی خوش قسمتی تھی کہ اسے ایک ایسا قائد مل گیا جس میں وہ تمام صلاحیتیں موجود تھیں جو بڑے کاموں کی سرانجام دہی کے لیے ضروری ہوتی ہیں چنانچہ مجلس کے نائب صدر حضرت مرزا ناصر احمد صاحب نے سب سے پہلے مرکزی دفتر کی ضروریات اور اس کے لوازمات کو مدنظر رکھکر عمارت کا نقشہ بنوایا اور اخراجات کا اندازہ لگوایا، اس کے بعد رقم کی فراہمی کی طرف توجہ مبذول کی۔ اسی غرض کے لیے تعمیر کا معاملہ ۱۳۳۴ھش / ۱۹۵۵ء کی شوریٰ انصاراللہ میں پیش کیا گیا۔ نمائندگان نے غور و خوض کے بعد یہ فیصلہ کیا کہ تین سال کے عرصہ میں بیس ہزار روپیہ جمع کیا جائے۔ ہر مجلس پر کم از کم ایک روپیہ فی کس کے حساب سے رقم ڈال دی جائے جسے وہ پورا کرنے کی ذمہ دار ہوگی اس کے علاوہ نائب صدر نے بعض مخیر احباب کو انفرادی رنگ میں بھی "من انصاری الی اللہ" کے عنوان سے خطوط روانہ کئے اور تحریک کی کہ وہ اس کار خیر میں سو سو روپیہ ادا کر کے حصہ لیں، چنانچہ بہت سے احباب نے اس اپیل پر رقوم بھجوائیں اور مومنانہ دست تعاون بڑھایا۔

دفتر کا سنگِ بنیاد[1] حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۲۰ر تبلیغ ۱۳۳۵ھ / ۲۰ر فروری ۱۹۵۶ء یوم "مصلح موعود" کی مبارک تقریب کے موقعہ پر بعد نماز عصر فضل عمر ہسپتال ربوہ کا سنگِ بنیاد رکھنے کے بعد دفتر مجلس انصاراللہ کا سنگِ بنیاد رکھنے کے لیے اس جگہ تشریف لائے جو انصاراللہ مرکزیہ کے صدر دفتر کی تعمیر کے لیے مخصوص کی گئی تھی، حضور نے سنگ بنیاد کے طور پر اپنے دستِ مبارک سے پانچ اینٹیں رکھیں اور اجتماعی دُعا کرائی، اس موقعہ پر بطور شکرانہ اور اظہار خوشی حاضرین میں مٹھائی تقسیم کی گئی اور تین بکرے بطور صدقہ ذبح کئے گئے۔

۱۳۳۵ھش / ۱۹۵۶ء کی شوریٰ میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ جن دوستوں نے سو سو روپے کی رقوم تعمیر دفتر کے فنڈ میں ادا کی ہیں ان کے نام ایک بورڈ پر لکھوا کر دفتر کے ہال میں کسی موزوں جگہ پر آویزاں کر دیئے جائیں تاکہ ان کے لیے دُعا کی تحریک ہوتی رہے۔

فیصلہ شوریٰ کے مطابق ۱۳۳۷ھش / ۱۹۵۸ء تک مطلوبہ رقم جمع ہو جانی چاہیئے تھی، لیکن اس دوران گرانی بڑھ گئی اور اخراجات میں اضافہ ہوگیا پھر کچھ جدید اخراجات سامنے آگئے اور عمارت مکمل نہ ہو سکی، اس لیے مزید عطایا کے حصول کے لیے یہ معاملہ ۱۳۳۷ھش / ۱۹۵۸ء کو شوریٰ میں پھر پیش کیا گیا۔ اس وقت صورت یہ تھی کہ

---

[1] الفضل ۲۳ر تبلیغ ر فروری ۱۳۳۵ھش / ۱۹۵۶ء

مجلس پر سات ہزار کا قرض ہو گیا تھا اور تکمیل عمارت کے لیے مزید دس ہزار روپیہ کی ضرورت تھی، شوریٰ میں فیصلہ ہوا کہ اگر سترہ ہزار کی رقم عطیہ جات کے ذریعہ وصول ہو جائے تو کام مکمل ہو سکتا ہے اور قرضہ بھی ادا ہو سکتا ہے۔ عطیہ جات کے حصول کی ذمہ داری ضلعوار مجالس کے سپرد ہو جو اپنے ذمہ کی رقوم ایک سال کے اندر وصول کریں۔ اس تجویز پر ایک سب کمیٹی مقرر ہوئی اور اس نے یونٹ وار اس رقم کو مختلف اضلاع پر تقسیم کر دیا۔

شوریٰ کے مندرجہ بالا فیصلہ کے باوجود نائب صدر مجلس نے محسوس کیا کہ احباب کو ان عطایا کی ادائیگی کی طرف پھر متوجہ کرنا ضروری ہے اور اس امر کی بھی ضرورت ہے کہ جو کام ان عطایا سے لیا جانا ہے اسکی تفصیل بھی پیش کی جائے تاکہ دوست انشراح صدر سے ہاتھ بٹا سکیں، چنانچہ آپ نے "من انصاری الی اللہ" کے عنوان سے دوبارہ اپیل جاری کی۔ اس اپیل میں چونکہ ایک تاریخی امر کا ذکر ہے اس لیے اسے من وعن اس جگہ درج کیا جاتا ہے۔

ایک اپیل

من انصاری الی اللّٰہ

حسب فیصلہ شوریٰ تعمیر فنڈ کے لیے ۱۷ ہزار کی رقم جلد فراہم کی جائے

از

صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نائب صدر انصار اللہ مرکزیہ

شوریٰ نے ایک سب کمیٹی اس غرض سے مقرر کی تھی کہ وہ مختلف حلقوں کے لیے رقوم کی تعیین کر دے جسے پورا کرنا ان کا فرض ہو۔ اس کمیٹی نے اپنی رپورٹ شوریٰ میں پیش کر دی جس پر شوریٰ نے ہر حلقہ کے لیے رقوم مقرر کر دیں ہیں جو اس نوٹ کے آخر میں درج کی جارہی ہیں، یہ رقم ۱۷ ہزار سے کچھ زائد رکھی گئی ہے تاکہ وصولی کے اخراجات کے بعد مرکز کو ۱۷ ہزار کی رقم ضرور وصول ہو جائے، جس سے تعمیر کا کام مکمل کیا جا سکے۔

مجلس انصار اللہ کے دَور جدید میں سیدنا حضرت امیرالمومنین رضؓ نے میری درخواست پر یوم مصلح الموعود کی مبارک تقریب پر دفاتر انصار اللہ کا سنگِ بنیاد رکھا، اس وقت ہمارے پاس فنڈز موجود نہ تھے اور مَیں نے محض اللہ تعالیٰ کی امداد پر بھروسہ رکھتے ہوئے حضور کی خدمت میں سنگِ بنیاد رکھنے کی درخواست کی تھی جس کے بعد مَیں نے انصار اللہ کو پکارا، میری آواز من انصاری الی اللہ کے جواب میں چاروں طرف سے نحن انصار اللہ کا جواب آیا اور مخلصین نے سو سو روپے کے عطیہ جات بھجوا کر مرکز سلسلہ میں اپنے

الفضل ۲۳ رفتح / دسمبر ۱۳۳۷ ہش ۱۹۵۸ء

نشیمن کی تعمیر کے لیے سامان مہیا کر دیا اور چند مہینوں کے اندر اندر انصاراللہ کی شایانِ شان عمارت کھڑی ہوگئی، انصاراللہ نے بہت اخلاص کا مظاہرہ کیا، اللہ تعالیٰ ان کو دنیا اور آخرت میں جزائے خیر دے۔

اب دفاتر اور ہال کی تکمیل باقی ہے، کارکنان کے کوارٹرز بننے ہیں، پانی کی فراہمی کے لیے چھوٹا ٹیوب ویل نصب کرنا ہے۔ ان تمام کاموں پر ۱۷ ہزار روپیہ خرچ کا اندازہ ہے اور جب شوریٰ میں یہ معاملہ پیش ہوا تو مجالس نے اس کام کو ایک سال کے اندر مکمل کرنے کا عہد کیا۔

مَیں مخلصین کو ایک دفعہ پھر پکارتا ہوں کہ وہ آگے بڑھیں اور اس رقم کو جلد پورا کر دیں تاکہ مرکز آپ لوگوں کی خواہش کے مطابق اس کام کو مکمل کر کے دوسرے مفید کاموں کی طرف جو اس وقت مجلس انصاراللہ سرانجام دے رہی ہے زیادہ توجہ مبذول کر سکے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والاخرۃ۔

ذیل میں حلقوں کے نام، رقم اور فراہمی کے منتظمین کے نام دیئے جاتے ہیں، جملہ مجالس سے توقع ہے کہ وہ اپنے اپنے حلقہ کے منتظمین سے پورا تعاون کریں گی۔ تاکہ یہ کام جلد مکمل ہو جائے۔

نام حلقہ	رقم	منتظم اعلیٰ
کراچی، سابق صوبہ سندھ، سابق بلوچستان	-/۷۰۰	زعیم اعلیٰ کراچی و چوہدری عبداللہ خان صاحب
لاہور شہر و ضلع	-/۳۰۰۰	زعیم اعلیٰ لاہور و چوہدری اسداللہ خان صاحب
سیالکوٹ شہر و ضلع	-/۱۵۰۰	زعیم اعلیٰ سیالکوٹ و بابو قاسم الدین صاحب
گوجرانوالہ شہر و ضلع	-/۵۰۰	زعیم اعلیٰ گوجرانوالہ و میر محمد بخش صاحب
ضلع شیخوپورہ	-/۱۰۰۰	چوہدری انور حسین صاحب۔ سید لال شاہ صاحب
″ لائلپور	-/۱۰۰۰	شیخ محمد احمد صاحب، شیخ محمد یوسف صاحب
″ سرگودھا	-/۱۰۰۰	مرزا عبدالحق صاحب
″ گجرات	-/۵۰۰	راجہ علی محمد صاحب
″ راولپنڈی	-/۱۰۰۰	میاں عطاء اللہ صاحب

منتظم اعلیٰ	رقم	نام حلقہ
میاں محمد بشیر احمد صاحب	-/۱۰۰۰	ضلع جھنگ
بابو شمس الدین صاحب وخان خواص خانصاحب	-/۵۰۰	سابق صوبہ سرحد
ملک عمر علی صاحب وزعیم اعلیٰ ملتان	-/۱۱۰۰	ضلع ملتان سابق بہاولپور ڈی۔ جی خان مظفر گڑھ
چوہدری محمد شریف صاحب	-/۵۰۰	ضلع منٹگمری
کرنل سلطان محمد خانصاحب	-/۲۰۰	" کیمبلپور ومیانوالی
صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب	-/۱۰۰۰	مشرقی پاکستان
مولوی عبدالمغنی صاحب	-/۱۰۰	جہلم

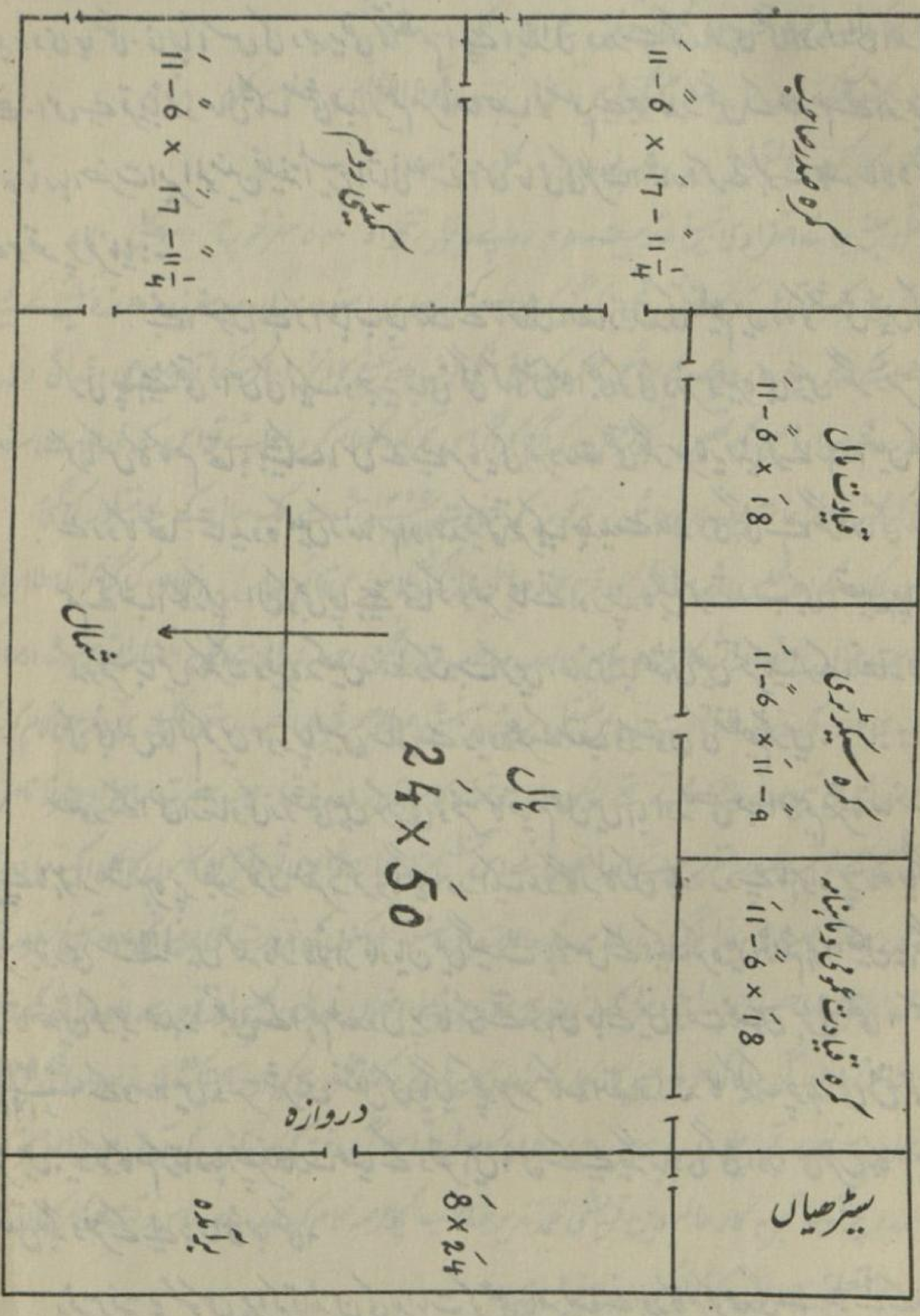
خاکسار

مرزا ناصر احمد نائب صدر انصار اللہ مرکزہ

صدر محترم اور قائد مال کی پر زور تحریکوں اور اراکین مجلس کے مخلصانہ تعاون سے بفضل ایزدی ۱۳۳۵ہش/۱۹۵۶ء کے سالانہ اجتماع تک دو کمرے تعمیر ہو گئے، پھر اگلے سال ہال بن گیا اور تعمیر کا کام خواجہ عبید اللہ صاحب اوورسیر کی نگرانی میں بہت جلد پایہ تکمیل کو پہنچ گیا، بعدازاں ایک ٹیوب ویل لگایا گیا اور کارکنوں کے لیے دو کوارٹر تعمیر ہوئے۔ یہ خوبصورت عمارت قبلہ رُخ ہے اور پانچ کمروں اور ایک ہال پر مشتمل ہے (ملاحظہ ہو نقشہ دفتر انصار اللہ) دفتر کا صدر دروازہ مغربی جانب ہے جہاں ہال سے باہر چھوٹا سا برآمدہ ہے۔ اس برآمدہ میں دروازہ کے دونوں جانب ان اراکین اور مجالس کے اسماء گرامی کندہ ہیں جنھوں نے اس تعمیر کے لیے سو سو روپے یا زائد رقم بطور عطیہ پیش کی۔

⁂

نقشہ دفاتر مجلس انصاراللہ مرکزیہ ربوہ



دفتر کا قیام

کسی تنظیم کو باقاعدگی اور عمدگی سے چلانے کے لیے سب سے پہلے اس امر کی ضرورت ہوتی ہے کہ اس کا ایک مستقل دفتر کسی موزوں مقام پر قائم کیا جائے۔ اس کے بغیر نہ کام میں باقاعدگی پیدا ہوتی ہے اور نہ دلجمعی سے کام ہوتا ہے۔ انصار اللہ کی تنظیم قائم ہونے کے بعد قیام دفتر کی طرف کوئی خاص توجہ نہ دی جاسکی۔ غالباً اس کی وجہ یہ تھی کہ تنظیم اپنے ابتدائی دور سے گذر رہی تھی اور ذرائع آمد بھی بہت محدود تھے۔ اس لیے قریباً دو سال تک منشی عبدالرحیم شرما صاحب نومسلم سے جو صدر انجمن کے ملازم تھے آنریری طور پر کام لیا جاتا رہا، حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے اس خامی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے جلسہ سالانہ ۱۳۲۱ہش / ۱۹۴۲ء کے موقعہ پر فرمایا:[1]

"مجھے افسوس ہے کہ احباب جماعت نے تاحال انصار اللہ کی تنظیم میں وہ کوشش نہیں کی جو کرنی چاہیئے تھی، اس کی ایک وجہ یہ بتائی گئی کہ اس کا ابھی کوئی دفتر وغیرہ بھی نہیں، مگر دفتر قائم کرنا کس کا کام تھا؟ بیشک اس کے لیے سرمایہ کی ضرورت تھی مگر سرمایہ مہیّا کرنے سے انھیں کس نے روکا تھا۔ شاید وہ کہیں کہ خدام الاحمدیہ کو تحریک جدید سے مدد دی گئی ہے مگر ان کی مدد سے ہم نے کب انکار کیا، ان کو بھی چاہیئے تھا کہ دفتر بناتے اور چندہ جمع کرتے، اب بھی انھیں چاہیئے کہ دفتر بنائیں، کلرک وغیرہ رکھیں۔ خط وکتابت کریں، ساری جماعتوں میں تحریک کر کے انصار اللہ کی مجالس قائم کریں اور چالیس سال سے زیادہ عمر کے سب دوستوں کی تنظیم کریں۔"

حضور کے اس ارشاد کی روشنی میں مرکزی دفتر کا قیام عمل میں آیا اور منشی عبدالرحیم شرما صاحب کو ہی بیس روپے ماہوار مشاہرہ پر بطور کلرک مقرر کر دیا گیا اور ایک مددگار کارکن بارہ روپے ماہوار پر رکھ لیا گیا، ابتداءً یہ دفتر جنوری ۱۹۴۳ء میں محلہ دارالانوار قادیان میں گیسٹ ہاؤس کے ایک کمرہ میں قائم ہوا، لیکن یہ جگہ شہر سے باہر تھی اور قائدین کو جو صدر انجمن کے اہم عہدوں پر فائز تھے وہاں جانے میں دقت محسوس ہوتی تھی اس لیے ۱۳۲۳ہش / ۱۹۴۴ء کے وسط میں دفتر شہر میں منتقل کر دیا گیا۔ کچھ عرصہ تک انصار اللہ کا کلرک چوہدری فتح محمد صاحب کے دفتر میں بیٹھ کر کام کرتا رہا، پھر نظارت علیا کے دفتر میں اس کے لیے جگہ بنا دی گئی اور اسی طرح کام چلتا رہا، کوئی مستقل جگہ دفتر کے لیے نہ بنائی جاسکی۔

رفتہ رفتہ یہ محسوس ہوا کہ قائدین کی ہدایات کو عملی جامہ پہنانے اور کام کو عمدگی سے چلانے کے لیے مزید عملہ کی

---

[1] الفضل یکم امان / مارچ ۱۳۲۴ہش / ۱۹۴۵ء

ضرورت ہے چنانچہ ۲۳ ماہ امان/مارچ ۱۳۲۴ہش/۱۹۴۵ء کے اجلاس میں مندرجہ ذیل آسامیوں کے لیے سال رواں کے بجٹ میں اضافہ برائے منظوری پیش ہوا۔

۱۔ ایک انسپکٹر ۴۵-۳-۷۵ کے گریڈ میں تنخواہ ۵۴۰/- قحط الاونس ۱۴۴ سفر خرچ انسپکٹر ۳۱۶ کل -/۱۰۰۰

۲۔ سقہ خاکروب وغیرہ -/۱۲۰ کرایہ دفتر -/۱۲۰ کل -/۲۴۰

۳۔ مزید ایک کلرک ۳۰-۲-۵۰ کے گریڈ میں تنخواہ -/۳۶۰ قحط الاؤنس ۱۰۸ - کل ۴۶۸

۴۔ مددگار کارکن، بالمقطع ۲۰ روپے ماہوار کل -/۲۴۰

۵۔ مستقل مبلغ برائے انفرادی تبلیغ و تربیت - ۴۵ روپے ماہوار تنخواہ ۵۴۰ سفر خرچ ۱۸۰ کل ۷۲۰

اس خرچ کے بالمقابل آمد کا ذریعہ یہ تجویز کیا گیا کہ جو انصار کسی مجبوری یا معذوری کی وجہ سے پندرہ روزہ تبلیغ کے لیے نہ جا سکیں ان سے اسکے عوض پندرہ روپے لیے جائیں تا کہ ایک مبلغ انکی طرف سے تبلیغ کا فرض ادا کر سکے، قادیان میں ابتدائی دنوں میں چند افراد نے یہ رقوم ادا بھی کی تھیں - تجویز میں یہ کہا گیا کہ اگر اس تحریک کو عام کر دیا جائے تو اس کے ذریعہ سے اسقدر آمد ہو جائے گی کہ مجوزہ اخراجات پورے ہو جائیں - یہ تجویز یکم شہادت ۱۳۲۵ہش/۱۹۴۶ء سے ایک سال کے لیے منظور کی گئی۔

تقسیم ملک کے بعد مجلس انصار اللہ کا دفتر جودھامل بلڈنگ[ل] لاہور میں قائم ہوا اور یہ اعلان کیا گیا کہ تا اطلاع ثانی اسی پتہ پر خط و کتابت ہو اور انصار اللہ کا چندہ بنام محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ بمد امانت انجمن انصار اللہ چنیوٹ ارسال کیا جائے۔

جب جماعت کے دفاتر دار الہجرت ربوہ میں منتقل ہوئے تو منشی عبدالرحیم شرما صاحب بدستور اکیلے ہی دفتری کام کرتے تھے اور باوجود ضعیف العمری نبھاتے چلے جاتے تھے، لیکن اس وقت کام اتنا زیادہ نہ تھا - جب حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب اس تنظیم کے نائب صدر مقرر ہوئے اور انھوں نے اس تنظیم میں جان ڈالدی تو دفتری کاموں کا بھی ایک نیا دور شروع ہوا اور کام میں بہت پھیلاؤ پیدا ہو گیا - بدلے ہوئے حالات میں مستعد کارکنوں کی ضرورت تھی، چنانچہ ۲۷ تبلیغ/فروری ۱۳۳۶ہش/۱۹۵۷ء کو چوہدری محمد ابراہیم صاحب ایم۔ اے دفتر کے انچارج مقرر ہوئے - انھوں نے بڑی دلچسپی اور توجہ سے انصار اللہ کے دفتری کاموں کو سنبھالا، ان میں باقاعدگی پیدا کی اور ہر چیز کا ریکارڈ بڑے احسن طور پر رکھنا شروع کیا اور آجتک وہ اس ذمہ داری کو بڑی عمدگی اور خوش اسلوبی سے نبھاتے چلے جا رہے ہیں، جوں جوں کام بڑھتا چلا گیا دفتر کے کارکنوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا چلا گیا انسپکٹر کے عہدہ پر ایک تجربہ کار عالم دین قریشی محمد نذیر صاحب کچھ عرصہ کام کرتے رہے - اس وقت جو کارکنان دفتر انصار اللہ سے متعلق ہیں ان کے کوائف درج ذیل ہیں۔

ل یہ جگہ گنگا رام ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور کے قریب واقع ہے۔

موجودہ عملہ دفتر انصار اللہ مرکزیہ ربوہ (۱۳۵۷ ہش / ۱۹۷۸)

نمبر شمار	اسامی	نام کارکن	تاریخ تقرری
۱	سیکرٹری	چوہدری محمد ابراہیم صاحب ایم۔اے	۲۷ ۲/۵۷
۲	کلرک	غلام حسین	۱ ۱۰/۶۵
۳	"	صوبیدار میجر محمد حنیف	۲۱ ۱۰/۷۶
۴	"	بشارت احمد	۹ ۹/۷۸
۵	"	شیخ بشارت احمد	۱ ۱۰/۶۶
۶	"	صوبیدار میجر برکت علی	۲۲ ۳/۷۴
۷	"	محمد سلیم جاوید	۲۱ ۳/۷۶
۸	انسپکٹر	ملک محمد بشیر	۲۲ ۱۰/۶۳
۹	"	خواجہ محمد ابراہیم ظفر	۱۹ ۸/۷۲
۱۰	"	چوہدری محمد ابراہیم رشید	۱۳ ۴/۷۶
۱۱	پنشنر کلرک	چوہدری محمود احمد	۱ ۱۰/۵۸
۱۲	ڈرائیور	سیّد افضال احمد شاہ	۲۸ ۴/۷۳
۱۳	باورچی	محمدّ یعقوب	۲۴ ۵/۷۶
۱۴	مددگار کارکن	جمال دین	۱۰ ۳/۶۰
۱۵	" " "	حمید شاہ	۸ ۱/۷۳
۱۶	مالی	مختار احمد	۵ ۴/۷۴
۱۷	چوکیدار	محمدّ اعظم	۲۰ ۱۰/۷۷
۱۸	خاکروب	بہادر مسیح	۱ ۱۲/۷۵

دسواں باب

انصار اللہ کا مالی نظام اور بجٹ

ابتدائی مالی نظام اور چندہ کی ابتدائی شرح

جب انصار اللہ کی تنظیم قائم ہوئی تو مجلس کے اخراجات کے لیے ۱۳۲۱ہش/۱۹۴۲ء میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ:

۱۔ ہر رکن انصار اللہ کم از کم ایک آنہ ماہوار چندہ ادا کرے۔ جو لوگ اس سے زائد ادا کریں اسے شکریہ کے ساتھ قبول کیا جائے۔

۲۔ ایک ایک آنہ کی رسید دینے کی بجائے چندہ دہندگان کے ناموں کی فہرست مساجد میں آویزاں کی جائے۔

۳۔ خزانہ صدر انجمن میں انجمن انصار اللہ کی مد قائم کی جائے جس میں لین دین صدر کے دستخطوں سے ہو۔

۴۔ بیرونی مجالس کے لیے یہ قاعدہ مقرر کیا گیا کہ جو چندہ وہ جمع کریں اس کا ۲۵ فیصد مرکز میں بھیجیں اور باقی مقامی ضروریات پر صرف کریں۔ قادیان میں جو مجالس ہیں وہ اپنا سارا چندہ مرکزی فنڈ میں جمع کرائیں اور مقامی ضروریات کے لیے درخواست دیکر رقوم حاصل کریں۔

مجلس کا پہلا باقاعدہ بجٹ برائے ۱۳۲۳-۲۴ہش/۱۹۴۴-۴۵ء جیسا کہ پہلے ذکر ہوا ۲۷ فتح/دسمبر ۱۳۲۳ہش/۱۹۴۴ء کو منظور کیا گیا اس وقت سالانہ اخراجات کا اندازہ ۱۵۳۵ روپے تھا لیکن ۲۳ امان/مارچ ۱۳۲۴ہش/۱۹۴۵ء کو تبفصیل ذیل اضافہ منظور کیا گیا۔

انسپکٹر: گریڈ ۴۵-۳-۷۵۔ تنخواہ ۵۴۰/- قحط الاؤنس ۱۴۴/- سفر خرچ ۳۱۶/- کل ۱۰۰۰/-

کرایہ مکان ۱۲۰/- متفرق اخراجات سقہ خاکروب فرنیچر وغیرہ ۱۲۰/-

عملہ: مزید کلرک ایک گریڈ ۳۰-۲-۵۰ تنخواہ ۳۶۰/- الاؤنس ۱۰۸/- میزان ۴۶۸/-

مددگار ایک۔ تنخواہ ۲۰/- ماہوار بالمقطع ۲۴۰/-

مستقل مبلغ۔ ۴۵/- ماہوار ۵۴۰/- برائے انفرادی تبلیغ و تربیت، سفر خرچ ۱۸۰/- میزان ۷۲۰/-

ماہانہ تبلیغی ٹریکٹ ۳ ہزار -/۶۰۰ تربیتی سرکلر ۱۲ عدد فی ۵۰۰ کل ۶ ہزار -/۱۰۰

کل اضافہ خرچ -/۳۳۶۸

اس خرچ کا ذریعہ آمد یہ تجویز ہوا کہ جو انصار کسی مجبوری یا معذوری کے باعث پندرہ روزہ تبلیغ پر نہ جا سکیں وہ ایک آدمی (مبلغ) کا خرچ پندرہ روپیہ ادا کریں جو ان کی طرف سے فرض کفایہ ادا کرے، اندازہ کیا گیا کہ اس طرح کافی آمد ہو سکتی ہے۔ قادیان میں چند افراد نے اس کے مطابق رقوم بھی ادا کیں، پھر یہ فیصلہ کیا گیا کہ اس تحریک کو عام کر دیا جائے، چنانچہ یکم شہادت / اپریل ۱۳۲۵ ہش / ۱۹۴۶ء سے ایک سال کے لیے یہ تجویز منظور کی گئی۔

اس وقت کے مرکزی ریکارڈ میں اس امر کا کوئی ذکر نہیں کہ بعد کے سالوں میں صورت حال کیا رہی۔ غالباً ملکی حالات خراب ہو جانے کے باعث بجٹ وغیرہ بنانے کی طرف توجہ نہ دی جا سکی، مرکزی قائدین اہم ملکی اور جماعتی کاموں میں مصروف رہے اور انصار اللہ کی ذیلی تنظیم کا کام خاطر خواہ طریق پر نہ چلایا جا سکا، تقسیم ملک کے بعد ماہ فتح سنہ ۱۳۳۰ ہش / دسمبر ۱۹۵۱ء میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ آئندہ ایک آنہ ماہوار کی بجائے چندہ مجلس کی شرح نصف پائی فی روپیہ ہو گی اور بیرونی مجالس اپنے چندہ کا ⅓ حصہ مقامی ضروریات کیلئے رکھ سکتی ہیں۔

چندہ کی نئی شرح

دَورِ جدید میں مرکزی مجلس کے سالانہ اجتماعات بڑے اہتمام سے ہونے لگے اس لیے عام ضروریات کے علاوہ اجتماع کے اخراجات کا سوال بھی پیدا ہوا، شوریٰ انصار اللہ منعقدہ ۱۳۳۴ ہش / ۱۹۵۵ء میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ سالانہ اجلاس کے اخراجات کے لیے ہر رکن اپنے ماہوار چندہ نصف پائی فی روپیہ (بشرطیکہ دو آنے ماہوار سے کم نہ ہو) کے علاوہ ایک آنہ ماہوار چندہ دے، گویا اجتماع کے لیے ۱۲ آنے فی رکن سالانہ شرح مقرر کی گئی، چند سال تک تو اسی شرح سے کام چلتا رہا، لیکن جب گرانی بڑھ گئی اور اجتماع کے اخراجات میں سال بہ سال اضافہ ہوتا رہا تو اس شرح میں اضافہ کی ضرورت محسوس ہوئی ۱۳۴۰ ہش / ۱۹۶۱ء میں اس شرح کو بڑھا کر ایک روپیہ فی رکن سالانہ کر دیا گیا۔ اسی سال شوریٰ کے بموجب چندہ مجلس بھی نصف پائی فی روپیہ سے بڑھا کر نصف نیا پیسہ کر دیا گیا۔

چندہ کی شرح میں تبدیلی

قریباً دس سال تک مجلس کے چندہ کی شرح نصف نیا پیسہ فی روپیہ برقرار رہی۔ اس دوران دو مرتبہ یعنی ۱۳۴۳ ہش / ۱۹۶۴ء اور پھر ۱۳۴۵ ہش / ۱۹۶۶ء میں یہ تجویز پیش کی گئی کہ شرح چندہ مجلس ایک پیسہ فی روپیہ کر دی جائے، لیکن کثرت رائے سے ردّ ہوتی رہی، لیکن ۱۳۴۹ ہش / ۱۹۷۰ء کے بعد ملک میں گرانی غیر معمولی طور پر بڑھ گئی اور ہر قسم کے اخراجات میں بہت اضافہ ہو گیا اس لیے

کام میں دقت پیش آنے لگی، حضرت امیرالمومنین خود بھی محسوس کرتے تھے کہ مجلس انصاراللہ کے چندہ کی شرح میں اضافہ ہونا چاہیئے، چنانچہ حضور نے انصاراللہ کے اجتماع منعقدہ ۱۳۵۰ہش/۱۹۷۱ء کے موقعہ پر اپنے افتتاحی خطاب میں فرمایا:-

"اس سال خدام الاحمدیہ نے اجتماع میں جو بجٹ پاس کیا ہے وہ ڈھائی لاکھ روپے کا ہے اور جو آپ کے سامنے بجٹ رکھا جائے گا وہ صرف بہتّر ہزار روپے کا ہے، بڑا فرق ہو گیا ہے ---- بہرحال آپ جب بجٹ پر غور کریں تو ایسی صورت نکالیں کہ ان سے پیچھے نہ رہیں"۔

اسی سال شوریٰ میں مجلس لائلپور کی اس تجویز پر جب غور ہوا کہ چندہ مجلس کی شرح نصف پیسہ سے بڑھا کر ایک پیسہ فی روپیہ کر دی جائے تو کثرت رائے اس کے حق میں نہ تھی اس لیے وہ پاس نہ ہو سکی، صدر مجلس پیش آمدہ مشکلات کے باعث شرح کے اضافہ کو ناگزیر سمجھتے تھے۔ جب یہ معاملہ حضرت امیرالمومنین کی خدمت میں پیش کیا گیا تو حضور نے مجوزہ اضافہ کی منظوری صادر فرما دی اور اپنے خطبۂ جمعہ[1] فرمودہ ۱۹/نبوت/نومبر ۱۳۵۰ہش/۱۹۷۱ء میں ارشاد فرمایا:

"رب سے تعلق کی پختگی صرف جوانی کی عمر سے تعلق نہیں رکھتی بلکہ انصاراللہ کی عمر سے بھی تعلق رکھتی ہے ...... خلیفۂ وقت کا کام سہارا دینا بھی ہے اس لیے میں نے سہارا دیدیا اور میں نے انصاراللہ کے چندہ کی شرح نصف پیسہ سے بڑھا کر پیسہ کر دی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اور مجھے سب کو توفیق دے .... اللہ تعالیٰ بڑے فضل کر رہا ہے، لیکن میں کہتا ہوں کہ انصاراللہ والے کیوں مایوس ہو جائیں کہ اللہ تعالیٰ ہم پر فضل نہیں کریگا، دھیلہ سے پیسہ کریں اللہ تعالیٰ آپ کے مال میں بھی برکت دیگا ..."

حضور کے اس ارشاد کے مطابق عملدرآمد شروع ہو گیا اور اب تک اسی شرح سے وصولی ہو رہی ہے۔

مرکزی، مقامی مجالس اور ضلعوار نظام میں چندوں کی تقسیم

اوپر یہ ذکر آچکا ہے کہ انصاراللہ کی تنظیم کے قیام کے بعد ۱۳۲۱ہش/۱۹۴۲ء میں یہ قاعدہ مقرر کیا گیا تھا کہ

[1] ماہنامہ انصاراللہ بابت فتح ۱۳۵۰ہش/دسمبر ۱۹۷۱ء

قادیان سے باہر کی جملہ مجالس جو چندہ جمع کریں اس کا ۷۵ فیصد مرکز میں ارسال کریں اور بقیہ رقم مقامی ضروریات پر صرف کریں۔ سن ۱۳۳۰ ہش/۱۹۵۱ء میں یہ قاعدہ بدل دیا گیا اور مجلس عاملہ مرکزیہ نے فیصلہ کیا کہ آئندہ چندہ مجلس نصف پائی فی روپیہ ہو۔ اس شرح پر ۱/۳ حصہ مقامی مجلس انصار کو (سوائے ربوہ کے) مقامی ضروریات کے لیے رکھنے کی اجازت ہوگی۔ چنانچہ اس کے مطابق عمل ہوتا رہا، مرکز کو ۶۷ فیصد اور مقامی مجلس کو ۳۳ فیصد حصہ ملتا رہا۔

جب ضلعوار نظام قائم ہو گیا تو ۱۳۴۵ ہش/۱۹۶۶ء میں مجلس منٹگمری (ساہیوال) نے یہ تجویز کیا کہ "نظامت ضلع کے کاموں کو احسن طور پر چلانے اور مجالس کی مکمل نگرانی کے لیے ناظم ضلع کو کچھ رقم تفویض کی جانی چاہیئے اس لیے ضلع کی ہر مجلس سالانہ بجٹ کے اپنے حصہ میں سے ۱/۱۰ حصہ ناظم ضلع کو ادا کرے"۔ شوریٰ نے اُس وقت بالاتفاق اس تجویز کو ردّ کر دیا۔ لیکن بہت جلد یہ محسوس ہونے لگا کہ بغیر فنڈ کے ضلعوار نظام خوش اسلوبی سے کام نہیں کر سکتا۔ اس لیے تین سال بعد یعنی ۱۳۴۸ ہش/۱۹۶۹ء کی شوریٰ میں مجلس لائل پور نے یہ تجویز پیش کی کہ چندہ مجلس کی تقسیم مندرجہ ذیل طریق پر ہو۔

> "حصہ مرکز ۶۵ فیصد۔ مجلس مقامی ۳۰ فیصد۔ ضلعوار نظام ۵ فیصد۔ اس طرح ضلع/علاقہ کے اخراجات کے لیے مناسب فنڈ فراہم ہو جائے گا اور وہ اپنے کام بخیر و خوبی چلا سکیں گے"۔

شوریٰ نے یہ فیصلہ کیا کہ اس تجویز کی اس ترمیم کے ساتھ سفارش کی جاتی ہے کہ مجلس مقامی کے ۳۳ فیصد میں ۵ فیصد نظامت ضلع/علاقہ کو دیا جائے اس طرح مجلس مقامی کا حصہ ۲۸ فیصد ہو جائے گا، مرکز کا حصہ بدستور ۶۷ فیصد رہے گا۔ حضرت امیر المومنین نے شوریٰ کی ترمیم کو منظور فرما لیا اور اب اسی کے مطابق چندہ مجلس کی تقسیم عمل میں آتی ہے۔

بقایوں کی ادائیگی بعض مجالس اپنا چندہ وقت پر ادا نہیں کرتیں اور بقایا دار ہو جاتی ہیں، جب بقایا بڑھ جاتا ہے تو وہ بقایا کی معافی کی درخواست کرتی ہیں، اس سلسلہ میں عاملہ مرکزیہ نے اپنے اجلاس مورخہ ۱۵ ر صلح/جنوری ۱۳۴۲ ہش/۱۹۶۳ء میں یہ فیصلہ کیا کہ بقایا دار مجالس اپنا بقایا باقساط دس سال میں ادا کر دیں، اگر کوئی مجلس سال رواں کا بجٹ سو فیصدی ادا کر دے تو اس سال کی قسط بقایا یعنی ۱/۱۰ کی معافی پر غور ہو سکے گا۔

مجلس کا مالی سال شوریٰ ۱۳۳۶ہش/۱۹۵۷ء کے مطابق مجلس کا مالی سال یکم صلح/جنوری سے ۳۱/فتح دسمبر تک شمار ہوتا ہے۔

ریزرو فنڈ بعض اوقات کچھ ہنگامی ضروریات پیش آجاتی ہیں اور فوری طور پر اخراجات کرنے پڑتے ہیں، اس ضرورت کے پیش نظر ۱۳۴۲ہش/۱۹۶۳ء میں ایک مستقل ریزرو فنڈ قائم کرنے کی تجویز ہوئی اور آئندہ سال کے بجٹ میں مشروط بہ آمد تین ہزار روپیہ کی رقم رکھی گئی۔ یہ فنڈ ۱۳۴۸ہش/۱۹۶۹ء تک قائم رہا، اس کے بعد اس کو بند کر دیا گیا، جو رقوم اس فنڈ میں جمع ہوئیں وہ مجلس کے گوشوارہ بجٹ آمد و خرچ میں دکھائی گئی ہیں

کارکنان دفتر انصار اللہ مرکزیہ کے لیے پراویڈنٹ فنڈ

مجلس عاملہ مرکزیہ نے اپنے اجلاس مؤرخہ ۱۱/ظہور ۱۳۳۷ہش (اگست ۱۹۵۸ء) میں یہ فیصلہ کیا کہ یکم صلح ۱۳۳۷ہش سے دفتر کے کارکنوں کی تنخواہ سے ایک آنہ فی روپیہ پراویڈنٹ فنڈ وضع کیا جائے اور اتنی رقم دفتر کی طرف سے دی جائے، اس کا حساب دفتر مرکزیہ میں رکھا جائے۔

مائیکرو بس کی فراہمی مختلف مجالس اپنے اجتماعات اور پروگراموں کے سلسلہ میں اس امر کی خواہشمند ہوتی ہیں کہ مرکزی مجلس کے قائدین بھی ان میں شریک ہوں، اس کے علاوہ مرکز بھی یہ چاہتا ہے کہ بیرونی مجالس سے زیادہ سے زیادہ رابطہ رکھا جائے، ان ہر دو اغراض کے لیے اس امر کی ضرورت محسوس ہوئی کہ مجلس کی اپنی ایک جیپ ہونی چاہیئے تاکہ مختلف مقامات کا دَورہ حسب ضرورت کیا جا سکے، اس سلسلہ میں سب سے پہلے نظامت علیا سندھ بلوچستان کی طرف سے ۱۳۳۹ہش/۱۹۶۰ء میں تجویز پیش ہوئی کہ "مرکزی قیادتوں کے کام کو چلانے کے لیے اور مجالس کے دَوروں کے لیے مرکز میں ایک جیپ خریدی جائے اور مخیر احباب کو اس کار خیر میں حصہ لینے کی تحریک کی جائے" لیکن شوریٰ نے اس تجویز کو منظور نہیں کیا، ۱۳۴۲ہش/۱۹۶۳ء میں دوبارہ یہ معاملہ شوریٰ میں پیش ہوا اور بارہ ہزار روپیہ عطایا برائے خرید جیپ کی گنجائش بجٹ میں رکھی گئی، لیکن شوریٰ نے اس کی سفارش نہ کی۔ تیسری مرتبہ یہی تجویز ناظم صاحب انصار اللہ ضلع جہلم کی طرف سے ۱۳۴۵ہش/۱۹۶۶ء میں پیش ہوئی اور اس مرتبہ بھی شوریٰ نے اسے نامنظور کر دیا، چوتھی مرتبہ مجلس لائلپور نے ۱۳۵۰ہش/۱۹۷۱ء میں اس مسئلہ کو شوریٰ میں پھر اٹھایا اور تجویز کیا کہ اس کے اخراجات نیز دیگر مالی ضروریات کے پیش نظر چندہ مجلس کی موجودہ شرح نصف پیسہ سے بڑھا کر آئندہ سال سے ایک پیسہ

فی روپیہ کردی جائے، شوریٰ نے اس وقت کے حالات کے پیشِ نظر سفارش کی کہ ایک گاڑی فوری طور پر خریدلینی چاہیئے، قیمت کی فراہمی کے لیے حسبِ معمول رقوم ضلعوار بجٹ کے لحاظ سے مقرر کردی گئیں اور ناظمین اضلاع اس امر کے ذمہ دار قرار دیئے گئے کہ وہ اپنے حصّہ کی رقوم جمع کرا دینگے، اس طرح گاڑی خریدنے کے لیے روپیہ جمع ہوگیا، وصولی میں جوکمی رہ گئی وہ صدر محترم کی تحریک پر مخیر احباب کے عطیہ جات سے پوری کرلی گئی، اس فنڈ سے ۳۵ ہزار روپیہ میں ایک عمدہ مائیکروبس (فاکس ویگن) خریدی گئی اور اس کے لیے اخراجات سفر، تنخواہ ڈرائیور وغیرہ کو باقاعدہ بجٹ میں شامل کرلیا گیا۔

گوشوارہ بجٹ آمد و خرچ

مجلس انصاراللہ کا جو بجٹ تنظیم کے قیام سے لیکر اس وقت تک بنتا رہا ہے اس کا گوشوارہ درج ذیل ہے۔ اس گوشوارہ پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ دَورِ جدید میں خدا کے فضل سے بجٹ سال بہ سال بڑھتا چلا گیا ہے، ۱۳۳۶ہش/۱۹۵۷ء میں اس کی مقدار صرف ۲۳ ہزار تھی، لیکن ۱۳۴۴ہش/۱۹۶۵ء میں یہ دوگنا ہوگیا اس کے بعد جب حضرت امیرالمومنین نے چندہ مجلس کی شرح میں اضافہ فرمایا تو مجلس کے کاموں میں بہت وسعت پیدا ہوگئی اور بجٹ بڑھکر ایک لاکھ چوہتر ہزار ہوگیا تو ۱۳۳۶ہش/۱۳۵۷ء کے مقابلہ میں سات گنا سے بھی زیادہ اضافہ ہوگیا۔ کسی تنظیم یا ادارہ کا بجٹ اس امر کا آئینہ دار ہوتا ہے کہ اس میں ترقی کی صلاحیت اور زندگی کی روح کس قدر پائی جاتی ہے۔ سو الحمدللہ کہ انصاراللہ کا ہر نیا سال یہ واضح کرتا ہے کہ قدم آگے ہی آگے پڑ رہا ہے۔ اور جوانوں کی سی چستی پائی جاتی ہے اور بفضلِ ایزدی یہ تنظیم سال بہ سال مضبوط سے مضبوط تر ہو رہی ہے اور اس کے کاموں میں پختگی روز افزوں ہے۔ یہ امر بھی باعث اطمینان ہے کہ کئی مجالس ایسی ہیں جو مرکز کی ضروریات کے پیش نظر اس امر کا انتظار نہیں کرتیں کہ اراکین سے مختلف مدات میں وصولی ہوجائے تو رقوم مرکز کو ارسال کریں۔ اکثر اوقات وہ سال کے ابتدائی حصّہ میں ہی اپنے جملہ واجبات ادا کردیتی ہیں اور اراکین سے وصولی کا کام حسبِ معمول اپنے وقت پر ہوتا رہتا ہے۔

گوشوارہ بجٹ آمد و خرچ مجلس انصار اللہ مرکزیہ

گوشوارہ بجٹ آمد و خرچ مجلس انصار اللہ مرکزیہ

	آمد							خرچ							
سال	چندہ مجلس	چندہ تعمیر دفتر	چندہ سالانہ اجتماع	چندہ اشاعت لٹریچر	میزان	عملہ	سائر	اشاعت لٹریچر طباعت	تعمیر دفتر	سالانہ اجتماع	امداد مقامی مجالس	ریزرو برائے اضافہ جات	ریزرو منتقل	میزان	کیفیت
۱۳۲۳-۲۴ ہش ۱۹۴۴-۴۵ء	۱۲۰۰	عطیات ۶۰۰	-	-	۱۸۰۰	۴۲۰	۲۸۰	۳۷۵	فرنیچر ۶۰	۱۰۰	-	-	-	۱۵۳۵	یکم مئی ۱۹۴۴ء تا آخر اپریل ۱۹۴۵ء
۱۳۳۶ ۱۹۵۷	۶۰۰۰	۱۵۰۰۰	۲۰۰۰	-	۲۳۰۰۰	۲۸۸۰	۳۱۲۰	-	۱۵۰۰۰	۲۰۰۰	-	-	-	۲۳۰۰۰	
۱۳۳۷ ۱۹۵۸	۷۰۰۰	۲۰۰۰۰	۲۰۰۰	۷۵۰	۲۹۷۵۰	۲۸۸۰	۴۱۲۰	۷۵۰	۲۰۰۰۰	۲۰۰۰	-	-	-	۲۹۷۵۰	
۱۳۳۸ ۱۹۵۹	۸۰۰۰	۱۷۰۰۰	۲۰۰۰	۱۵۰۰	۲۸۵۰۰	۳۹۲۷	۵۵۷۳	۱۳۴۱ ہش تک اشاعت لٹریچر کا کام ۱۹۶۲ء سائر کے بجٹ سے ہوتا تھا	۱۷۰۰۰	۲۰۰۰	-	-	-	۲۸۵۰۰	
۱۳۳۹ ۱۹۶۰	۱۰۰۰۰	۵۰۰۰	۲۰۰۰	۳۰۰۰	۲۰۰۰۰	۳۹۴۵	۷۰۵۵		۵۰۰۰	۲۰۰۰	۲۰۰۰	-	-	۲۰۰۰۰	
۱۳۴۰ ۱۹۶۱	۱۰۰۰۰	۵۰۰۰	۲۰۰۰	۴۰۰۰	۲۱۰۰۰	۴۵۰۰	۷۵۰۰		۵۰۰۰	۲۰۰۰	۲۰۰۰	-	-	۲۱۰۰۰	

۱۳۴۱ش / ۱۹۶۲ء	۲۰۰۰۰	۵۰۰۰	۴۰۰۰	۴۰۰۰	۳۳۰۰۰	۶۲۵۲	۱۱۰۸۱	ایضاً	۵۰۰۰	۴۰۰۰	۶۶۶۷	-	-	۳۳۰۰۰	
۱۳۴۲ / ۱۹۶۳	۲۲۰۰۰	۴۰۰۰	۴۰۰۰	۴۰۰۰	۳۴۰۰۰	۷۴۶۹	۷۱۹۸	۴۰۰۰	۴۰۰۰	۴۰۰۰	۷۳۳۳	-	-	۳۴۰۰۰	
۱۳۴۳ / ۱۹۶۴	۲۷۰۰۰	۴۰۰۰	۴۵۰۰	۴۰۰۰	۳۹۵۰۰	۱۰۰۵۴	۵۹۴۶	۴۰۰۰	۴۰۰۰	۴۵۰۰	۹۰۰۰	-	۲۰۰۰	۳۹۵۰۰	
۱۳۴۴ / ۱۹۶۵	۳۲۰۰۰	۴۰۰۰	۴۵۰۰	۴۰۰۰	۴۴۵۰۰	۱۱۵۰۵	۶۸۲۸	۴۰۰۰	۴۰۰۰	۴۵۰۰	۱۰۶۶۷	-	۳۰۰۰	۴۴۵۰۰	جنگ کی وجہ سے ۱۳۴۵ش کا بجٹ پیش نہیں ہوا
۱۳۴۵ / ۱۹۶۶	۳۵۰۰۰	۴۰۰۰	۴۵۰۰	۴۰۰۰	۴۷۵۰۰	۱۲۵۴۴	۷۷۸۷	۴۰۰۰	۴۰۰۰	۴۵۰۰	۱۱۶۶۷	-	۳۰۰۰	۴۷۵۰۰	جنگی حالات کے باعث سالانہ اجتماع میں منظور نہیں ہوا
۱۳۴۶ / ۱۹۶۷	۳۸۰۰۰	۴۰۰۰	۴۵۰۰	۴۰۰۰	۵۰۵۰۰	۱۲۲۵۷	۹۰۷۶	۴۰۰۰	۴۰۰۰	۴۵۰۰	۱۲۶۶۷	-	۴۰۰۰	۵۰۵۰۰	
۱۳۴۷ / ۱۹۶۸	۴۰۵۰۰	۴۰۰۰	۴۵۰۰	۴۰۰۰	۵۳۰۰۰	۱۲۷۹۰	۱۰۷۱۰	۵۰۰۰	۴۰۰۰	۵۵۰۰	۱۲۵۰۰	-	۱۵۰۰	۵۳۰۰۰	
۱۳۴۸ / ۱۹۶۹	۴۴۵۰۰	-	۴۵۰۰	۴۰۰۰	۵۳۰۰۰	۱۳۸۸۰	۱۰۳۱۷	۴۰۰۰	-	۴۵۰۰	۱۴۸۳۳	۴۱۷۰	۱۳۰۰	۵۳۰۰۰	

گوشوارہ بجٹ آمد و خرچ مجلس انصاراللہ مرکزیہ

سال	آمد: چندہ مجلس	آمد: سالانہ اجتماع	آمد: اشاعت لٹریچر	آمد: ماہنامہ انصاراللہ	آمد: میزان	خرچ: عملہ	خرچ: سائر	خرچ: اشاعت لٹریچر	خرچ: تعمیر دفتر	خرچ: سالانہ اجتماع	خرچ: امداد مقامی مجالس	خرچ: گرانٹ ناظمین اضلاع	خرچ: ریزرو برائے اضافہ جات دوران سال	خرچ: مستقل ریزرو	خرچ: ریزرو برائے واپسی قرضہ جات	خرچ: ماہنامہ انصاراللہ	خرچ: میزان
۱۳۴۹ ہش / ۱۹۷۰ء	۴۶۰۰۰	۴۵۰۰	۴۰۰۰	-	۵۴۵۰۰	۱۴۹۶۰	۱۶۶۳۴	۴۰۰۰	-	۵۰۰۰	۱۵۳۳۳	-	۳۰۷۳	۱۵۰۰	-	-	۵۴۹۴۹
۱۳۵۰ / ۱۹۷۱	۵۳۷۲۲	۴۰۰۰	۴۰۰۰	-	۶۱۷۲۲	۲۰۸۲۳	۱۳۸۴۵	۴۰۰۰	-	۹۰۰۰	۱۵۵۱۰	-	۱۰۰۰	-	-	-	۶۴۱۷۸
۱۳۵۱ / ۱۹۷۲	۱۱۰۰۰۰	۶۰۰۰	۴۰۰۰	-	۱۲۰۰۰۰	۲۳۶۷۶	۲۰۲۹۰	۴۰۰۰	-	۱۲۰۰۰	۳۰۸۰۰	۴۰۰۰	۴۰۰۰	-	-	-	۹۸۷۶۶
۱۳۵۲ / ۱۹۷۳	۱۱۰۰۰۰	۶۰۰۰	۱۰۰۰۰	-	۱۲۶۰۰۰	۲۴۷۶۷	۳۲۸۰۰	۱۰۰۰۰	-	۱۵۰۰۰	۳۰۸۰۰	۵۵۰۰	۴۰۰۰	-	۳۱۳۳	-	۱۲۶۰۰۰

	آمد					خرچ											
۱۳۵۳ھش ۱۹۷۴ء	۱۵۰۰۰	۶۰۰۰	۱۰۰۰۰	۸۸۰۰	۱۶۴۸۰۰	۳۱۳۵۴	۳۶۱۰۰	۱۰۰۰۰	-	۲۰۰۰۰	۴۲۰۰۰	۶۵۰۰	۴۰۰۰	۹۵۸	۱۰۰۰۰	۱۲۸۸۸	۱۶۴۸۰۰
۱۳۵۴ ۱۹۷۵	۱۵۰۰۰۰	۶۰۰۰	۱۰۰۰۰	۸۸۰۰	۱۶۴۸۰۰	۳۱۳۵۴	۳۶۱۰۰	۱۰۰۰۰	-	۲۰۰۰۰	۴۲۰۰۰	۶۵۰۰	۴۰۰۰	۹۵۸	۱۰۰۰۰	۱۲۸۸۸	۱۶۴۸۰۰
۱۳۵۵ ۱۹۷۶	۱۵۰۰۰	۶۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰٫۰۰۰ خسارہ ۲۵۰۰۰	۲٫۰۱٫۰۰۰	۴۴۲۶۳	۴۲۰۰۰	۱۰۰۰۰	-	۳۵۰۰۰	۴۲۰۰۰	۶۵۰۰	۴۰۰۰	-	۲۰۰۰	۱۳۲۳۸	۲٫۰۱٫۰۰۰
۱۳۵۶ ۱۹۷۷	۱٫۶۵٫۰۰۰	۲۹۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۶۰۰۰	متفرق ۲۰۰۰ ۲٫۲۳٫۰۰۰	۶۰۶۹۴	۳۵۲۰۰	۱۰۰۰۰	-	۳۵۰۰۰	۴۶۲۰۰	۸۲۵۰	۳۸۶۲	-	۳۰۰۰	۲۰۶۸۴	۲٫۲۳٫۰۰۰
۱۳۵۷ ۱۹۷۸	۱٫۸۰٫۰۰۰	۳۰٫۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۶۰۰۰	آمد متفرق ۲۰۰۰ ۲۳۹۰۰۰	۶۵۹۲۰	۴۸۶۰۰	۱۰۰۰۰	-	۳۰٫۰۰۰	۵۰٫۴۰۰	۹۰۰۰	۸۰۸۰	-	-	۱۶۰۰۰	۲٫۳۹٫۰۰۰

گیارہواں باب

تعلیم القرآن اور امتحانات

امتحانات کی ابتدائی تجویز

انصار اللہ کی تنظیم قائم ہونے کے ساتھ ہی تقسیم کار کے طور پر مختلف شعبے بھی قائم ہوئے جن میں سے ایک شعبہ تعلیم و تربیت تھا گویا تعلیم و تربیت کے کام کی ضرورت شروع سے ہی محسوس کی گئی اور اس کے لیے الگ ایک قائد مقرر کیا گیا، اراکین کی علمی اور عملی ترقی کے لیے مناسب سمجھا گیا کہ قادیان میں بھی اور بیرونی مجالس میں بھی کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک امتحان ہر سال ہوا کرے، نتیجہ کا اعلان اخبار میں ہو، تاکہ دوسروں کو بھی شریک ہونے کی ترغیب ہو اور اوّل، دوم، سوم آنے والوں کو جلسہ سالانہ کے موقع پر انعام دیا جائے۔ اس تجویز پر کہاں تک اس دور میں عمل ہوا اس کا علم مرکزی ریکارڈ سے نہیں ہوتا[1] قرین قیاس یہ ہے کہ اس کام کا آغاز کر دیا گیا ہوگا۔

عبوری دَور میں تعلیم کا پروگرام

تقسیم ملک کے بعد قیادت تعلیم کی طرف سے ۱۳۳۰ہش / ۱۹۵۱ء کے آخر میں ناخواندہ اور کم تعلیم والے انصار کے لیے ایک پروگرام تجویز کیا گیا جس کی تفصیل یہ ہے:۔

۱۔ جو بالکل ناخواندہ تھے یا قرآن کریم ناظرہ نہیں جانتے تھے ان کے لیے قاعدہ یسرنا القرآن بطور نصاب مقرر کیا گیا اور اس نصاب کی تکمیل کے لیے ۶ ماہ کی مدت رکھی گئی اس کے علاوہ نماز کا ترجمہ بھی شامل نصاب کیا گیا اور اس کے لیے دو ماہ کی مدت مقرر ہوئی۔

---

[1] ابتدائی دَور سے متعلق مرکزی ریکارڈ صرف مجلس عاملہ مرکزیہ کے اجلاس اور فیصلہ جات تک محدود ہے۔ فیصلہ جات کی تعمیل اور عملی کارروائیوں کی تفاصیل ریکارڈ کرنے کی شاید اس وقت ضرورت محسوس نہیں کی گئی یا وہ محفوظ نہ رہی۔

۲- جو افراد معمولی نوشت و خواند نہیں رکھتے تھے، لیکن ناظرہ قرآن کریم پڑھ سکتے تھے ان کے لیے یہ نصاب مقرر ہوا:۔
اُردو کا قاعدہ، اُردو کی پہلی کتاب، لکھائی کے لیے اُردو کاپی نمبر ۱-۲ یا اُردو حروف ابجد اس کے لیے چھ ماہ کی مدت تجویز ہوئی، اس کیساتھ نماز کا ترجمہ سیکھنے کے لیے دو ماہ رکھے گئے مہتمم صاحبان تعلیم و تربیت کو اس انتظام کی ذمہ داری سونپی گئی اور ان کو ہدایت کی گئی کہ روزانہ اس کام کے لیے آدھ گھنٹہ کا وقت لیا جائے۔ اس نصاب کے لیے یکم تبوک/ستمبر ۱۳۳۱ ہش/۱۹۵۲ء سے تبوک/ستمبر ۱۳۳۲ ہش/۱۹۵۳ء کا وقت مقرر کیا گیا[1]

دَورِ جدید میں امتحانات کا آغاز

جب حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی قیادت میں اس تنظیم کا دَورِ جدید شروع ہوا تو تعلیم کے کام میں بھی باقاعدگی پیدا ہوگئی، اراکین کے لیے باقاعدہ امتحانات کا سلسلہ از سرِ نو شروع کیا گیا، شوریٰ ۱۳۳۴ ہش/۱۹۵۵ء میں یہ فیصلہ ہوا کہ اراکین انصاراللہ کو تعلیمی معیار کے لحاظ سے تین گروپ میں تقسیم کر دیا جائے اور ان کے لیے الگ الگ نصاب تجویز ہو، نیز کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا امتحان ہر ششماہی پر ہوا کرے چنانچہ اس کے مطابق اگلے سال سے عمل شروع ہوگیا پھر یہ محسوس کر کے کہ تعلیم القرآن کی طرف زیادہ توجہ کی ضرورت ہے ۱۳۳۷ ہش/۱۹۵۸ء کی شوریٰ میں یہ فیصلہ ہوا کہ ششماہی کی بجائے ہر سہ ماہی پر امتحان ہوا کرے۔ دو امتحانات کے لیے قرآن کریم کے ایک پارہ کا ترجمہ بطور نصاب مقرر ہو اور دو میں کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام امتحان کے لیے رکھی جائیں، چنانچہ باری باری ایک سہ ماہی میں نصف پارہ کا ترجمہ اور ایک میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کوئی کتاب امتحان کے لیے مقرر کی جانے لگی اور یہ سلسلہ تھوڑی سی تبدیلی کے ساتھ اسی طرح اب تک برابر جاری ہے، امتحان میں اوّل و دوم آنے والوں کو بالترتیب دس روپے اور پانچ روپے کی کتب بطور انعام دی جاتی ہیں، کچھ عرصہ تک امتحان کے نتائج کا اعلان حاصل کردہ نمبروں کی شکل میں کیا جاتا رہا، پھر یہ فیصلہ کیا گیا کہ صرف ڈویژن یا درجہ کی شکل میں اعلان کافی ہے۔ اب اس کے مطابق ہی عمل ہوتا ہے اور نتیجہ متعلقہ مجالس کو ارسال کر دیا جاتا ہے۔ ۱۳۴۷ ہش/۱۹۶۸ء سے کامیاب اراکین کو اسناد بھی دی جاتی ہیں۔ اوّل و دوم آنے والوں کے نام اخبار الفضل اور ماہنامہ انصاراللہ میں شائع کر دیئے جاتے ہیں۔

---

[1] الفضل ۱۵ر اخاء/اکتوبر ۱۳۳۰ ہش/۱۹۵۱ء

تعلیم القرآن کے بارے میں حضرت امیر المومنین کے ارشادات

جب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے علم میں یہ بات آئی کہ بعض احمدی بچے بھی ایسے ہیں جنہیں ناظرہ قرآن کریم پڑھنا نہیں آتا تو حضور نے اس بارے میں بہت فکر کا اظہار فرمایا اور ساری جماعت کے سامنے تعلیم قرآن کا ایک جامع پروگرام پیش کیا، اس ضمن میں حضور نے ابتدائی منصوبہ کی تفصیل بیان کرتے ہوئے اپنے خطبۂ جمعہ فرمودہ ۴ تبلیغ / فروری ۱۳۴۵ھش / ۱۹۶۶ء میں فرمایا:

"....... کراچی کی جماعت کے بچوں کو قرآن کریم ناظرہ پڑھانے کا کام میں مجلس انصار اللہ کے سپرد کرتا ہوں...... ضلع جھنگ میں جو جماعتیں ہیں ان کے بچوں کو قرآن کریم ناظرہ پڑھانے کا کام مجلس انصار اللہ کے سپرد کیا جاتا ہے....... اس منصوبے کی تفاصیل متعلقہ محکمے تیار کریں اور ایک ہفتہ کے اندر اندر مجھے پہنچائیں یعنی جو حلقے مجلس خدام الاحمدیہ کو دیئے گئے ہیں اور جو جماعتیں مجلس انصار اللہ کے سپرد کی گئی ہیں ان میں انھوں نے کس کس رنگ میں کام کرنا ہے اس کے متعلق وہ اپنا اپنا منصوبہ تیار کریں اور اس منصوبہ کی تفاصیل ایک ہفتہ کے اندر اندر مجھے پہنچائیں۔"[1]

حضور کے اس ارشاد کی تعمیل میں قیادت تعلیم نے جو منصوبہ حضور کی خدمت میں ارسال کیا اس کے اہم نکات یہ ہیں۔

۱۔ اس کام کی تکمیل کے لیے جملہ مقامی تنظیموں (خدام الاحمدیہ، اطفال الاحمدیہ، لجنہ اماء اللہ) نیز مربیاں اور مقامی امراء کا تعاون حاصل کیا جائیگا۔

۲۔ تمام انصار، خدام، اطفال، ناصرات وغیرہ کی مکمل فہرستیں متعلقہ کارکنوں کی وساطت سے بنوائی جائیں گی اور ان کے ذریعہ مندرجہ ذیل کوائف حاصل کئے جائیں گے۔

نام۔ ولدیت۔ عمر، کیا ناظرہ قرآن پڑھ سکتے ہیں، کیا ترجمہ جانتے ہیں۔ کیا تفسیر جانتے ہیں، گھر پر تعلیم قرآن کا کوئی انتظام ہے یا نہیں۔

۳۔ جو افراد ناخواندہ ہیں یا جنھوں نے ناظرہ قرآن کریم نہیں پڑھا ان کے ۵-۵ افراد کے عمر کے لحاظ سے

---

[1] الفضل ۱۹ تبلیغ / فروری ۱۳۴۵ھش / ۱۹۶۶ء

گروپ بنائے جائینگے اور ان کو یسرنا القرآن پڑھایا جائے گا۔

۴۔ تمام انصار جو خواندہ ہیں انہیں ہدایت کی جائیگی اور تحریک کی جاتی رہے گی کہ وہ روزانہ نصف گھنٹہ اس کام کے لیے وقف کریں اور ایک ایک گروپ کی تعلیم کی ذمہ داری قبول کریں۔

۵۔ جو دوست ترجمہ جانتے ہیں وہ دوسروں کو لفظاً لفظاً ترجمہ پڑھائیں۔
تعلیمی لحاظ سے تین کلاسیں ہوں گی ، قاعدہ کلاس ، ناظرہ کلاس ، ترجمہ کلاس۔

۶۔ تعلیم کا یہ پروگرام حتی الوسع مساجد میں ورنہ کسی اور موزوں جگہ پر کیا جائے گا جہاں پڑھنے اور پڑھانے والوں کو سہولت ہو۔

۷۔ انصار کو تحریک کی جائے گی کہ وہ اپنے اپنے گھروں میں بھی قرآن کریم ناظرہ / باترجمہ پڑھنے پڑھانے کی طرف توجہ کریں اور اگر ممکن ہو تو تفسیر کبیر کا درس گھر میں جاری کریں۔

۸۔ ان کلاسوں کی ماہانہ رپورٹیں اعداد و شمار کے ساتھ حاصل کی جائیں گی۔

اس منصوبے کو عملی جامہ پہنانے کے لیے وقتاً فوقتاً بذریعہ خطوط اور سرکلر توجہ دلائی جاتی رہی اور خدا کے فضل سے کئی مقامات پر اور بعض بڑے شہروں میں کئی کئی مراکز پر یہ کام برابر جاری ہے اور رپورٹیں موصول ہوتی ہیں۔ ربوہ کی مساجد میں بھی ایک یا دو آیات کا ترجمہ مساجد میں پڑھایا جاتا ہے۔

انصار کی ذمہ داریاں

حضرت امیر المومنین نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۴ شہادت / اپریل ۱۳۴۸ ہش ۱۹۶۹ء میں ارشاد فرمایا:[۱]

"...... انصار اللہ کو آج میں کہنا چاہتا ہوں کہ آپ اپنے طوعی اور رضا کارانہ چندوں میں سست ہو چکے ہیں (اللہ تعالیٰ آپ کو چست ہو جانے کی توفیق عطا کرے) لیکن مجھے اس کی اتنی فکر نہیں جتنی اس بات کی فکر ہے کہ آپ ان ذمہ داریوں کو ادا کریں جو تعلیم القرآن کے سلسلہ میں آپ پر عائد ہوتی ہیں۔ ایک ذمہ داری تو خود قران کریم سیکھنے کی ہے اور ایک ذمہ داری ان لوگوں (مردوں اور عورتوں) کو قرآن کریم سکھانے کی آپ پر عائد ہوتی ہے کہ جن کے آپ اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق راعی بنائے گئے ہیں آپ ان دونوں ذمہ داریوں کو سمجھیں اور جلد تر ان کی طرف متوجہ ہوں، ہر رکن انصار اللہ

---

[۱] الفضل ۱۰ شہادت / اپریل ۱۳۴۸ ہش ۱۹۶۹ء

کا یہ فرض ہے کہ وہ اس بات کی ذمہ داری اُٹھائے کہ اس کے گھر میں اس کی بیوی اور بچے یا اور ایسے احمدی کہ جن کا خدا کی نگاہ میں وہ راعی ہے قرآن کریم پڑھتے ہیں اور قرآن کریم سیکھتے کا وہ حق ادا کرتے ہیں جو حق ادا ہونا چاہیئے اور انصاراللہ کی تنظیم کا یہ فرض ہے کہ وہ انصاراللہ مرکزیہ کو اس بات کی اطلاع دے اور ہر مہینے اطلاع دیتی رہے کہ انصاراللہ نے اپنی ذمہ داری کو کس حد تک نبھایا ہے اور اس کے کیا نتائج نکلے ہیں ۔۔۔۔"

نصاب بنیادی معلومات

۱۳۵۰ہش ۱۹۷۱ء کی شوریٰ میں مجلس حسن پور (ضلع لائلپور) نے تجویز پیش کی تھی کہ امتحان دو معیار کے ہونے چاہیئں، اس تجویز پر غور کے دوران یہ محسوس کیا گیا کہ اراکین انصاراللہ کے لیے ایک اقل تعلیمی معیار مقرر کرنا چاہیئے تاکہ سب اراکین بنیادی دینی معلومات اور عقائد سے باخبر ہوں، اس غرض کے لیے ایک سہ رکنی سب کمیٹی بنائی گئی جس کے صدر صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب مقرر ہوئے، اس کمیٹی نے نصاب کا ایک خاکہ تیار کیا اور اس کے مطابق رسالہ تیار کرنے کا کام پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب قائد تعلیم کے سپرد کیا گیا۔ وہ رسالہ مجلس کی جانب سے "نصاب بنیادی معلومات" کے نام سے شائع کر دیا گیا۔ اس رسالہ میں اسلام اور احمدیت کے بنیادی عقائد کے علاوہ بعض اور ضروری دینی معلومات شامل کی گئیں۔ یہ بھی فیصلہ ہوا کہ اس نصاب کی تیاری اور مقامی طور پر امتحان لینے کی ذمہ داری زعماء مجالس پر ہوگی۔ زعماء زبانی امتحان کے ذریعہ اس امر کا اطمینان کریں گے کہ نصاب پر پوری طرح عبور حاصل کر لیا گیا ہے اور ایسے اراکین کے ناموں سے مرکزی دفتر کو اطلاع دیتے رہیں گے اراکین مجلس کو بنیادی معلومات کے نصاب کی تیاری کے لیے مناسب وقت دینے کی غرض سے مرکزی امتحانات کی تعداد چار کی بجائے تین کر دی گئی اس طرح ۱۹۷۲ء سے ۱۹۷۷ء تک سالانہ تین امتحان منعقد ہوتے رہے لیکن حضرت امیرالمومنین کے ارشاد کی روشنی میں ۱۹۷۸ء سے امتحانوں کی تعداد پھر چار کر دی گئی۔ قرآن کریم کے پاروں کے ترجمہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جو کتب بطور نصاب ان امتحانات میں مقرر کی گئیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے اس کے ساتھ ہی ہر سہ ماہی میں امتحان میں شریک ہونے والوں کی تعداد، اول و دوم آنے والے اراکین کے اسمائے گرامی مع نام مجلس درج کئے گئے ہیں:۔

⁂

کوائف ششماہی / سہ ماہی امتحانات

نمبر شمار	امتحان کا نصاب	تاریخ امتحان	تعداد امتحان دہندگان: ہر ششماہی / سہ ماہی میں	تعداد امتحان دہندگان: سال کا اوسط	اوّل	دوم
۱	فتح اسلام	۲۲/۷/۵۶	۴۲	۴۹	چوہدری فضل احمد صاحب ربوہ	صوفی رمضان علی صاحب ربوہ
۲	توضیح مرام	۲/۱۲/۵۶	۵۶		خواجہ عبید اللہ صاحب ربوہ	محمد عبد اللہ صاحب ڈار کوئٹہ
۳	ترجمہ قرآن کریم پارہ اوّل	۸/۱۲/۵۷	۱۵۵	۱۵۵	غلام حیدر خانصاحب محمد آباد اسسٹیٹ سندھ	سید احمد علی شاہ صاحب لائلپور
۴	ضرورۃ الامام	۱۸/۵/۵۸	۱۷۹	۱۹۶	قاضی محمد رشید صاحب ربوہ	چوہدری محمد شریف صاحب ربوہ
۵	ترجمہ قرآن کریم پارہ نمبر ۲ نصف اوّل	۱۹/۱۰/۵۸	۲۱۲		خواجہ عبید اللہ صاحب ربوہ	ڈاکٹر محمد عبد اللہ صاحب کوئٹہ
۶	〃 〃 〃 〃 〃 نصف آخر	۱۶/۹/۵۹	۲۹۸	۲۹۸	شاہ محمد صاحب زاہد لاہور	بابو فقیر علی صاحب احمد نگر
۷	〃 〃 پارہ نمبر ۳ نصف آخر	۲۶/۶/۶۰	۱۹۷	۱۲۱	خواجہ محمد شفیع صاحب چکوال	صوفی عطا محمد صاحب لاہور
۸	〃 〃 پارہ نمبر ۳ ربع آخر	۲۵/۹/۶۰	۱۲۶		ریکارڈ نہیں ہوئے	—
۹	آسمانی فیصلہ و چشمہ مسیحی	۱۵/۱۲/۶۰	۴۱		میر اللہ بخش صاحب تسنیم	—
۱۰	ترجمہ قرآن کریم پارہ نمبر ۴ نصف اوّل	۷/۴/۶۱	۱۸۱	۱۵۷	خواجہ عبید اللہ صاحب ربوہ	حاجی عبد الکریم صاحب کراچی
۱۱	پیغام صلح	۱۶/۷/۶۱	۱۸۴		پروفیسر عطاء الرحمن صاحب ربوہ	مولوی محمد احمد صاحب جلیل ربوہ
۱۲	ترجمہ قرآن کریم پارہ نمبر ۳ ربع سوم	۲۴/۹/۶۱	۱۳۸		〃 〃 〃 〃 〃 〃	چوہدری فضل احمد صاحب ربوہ
۱۳	کشتی نوح	۱۷/۱۲/۶۱	۱۲۳		آفتاب احمد صاحب بسمل کراچی	صلاح الدین صاحب راولپنڈی
۱۴	چشمہ مسیحی	۱/۴/۶۲	۲۱۰	۱۴۶	پروفیسر محمد ابراہیم صاحب ناصر ربوہ	محمد احمد صاحب فاضل کوئٹہ
۱۵	ترجمہ قرآن کریم پارہ نمبر ۴ نصف آخر	۶/۷/۶۲	۱۵۹		〃 〃 〃 〃 〃 〃	حافظ عبد الکریم صاحب خوشاب
۱۶	لیکچر لاہور	۳/۹/۶۲	۱۱۱		چوہدری رحمت علی صاحب مسلم سرگودھا	پروفیسر محمد ابراہیم صاحب ناصر ربوہ
۱۷	ترجمہ آخری پارہ دوسرا ربع	۱۶/۱۲/۶۲	۱۰۲		محمد ابراہیم صاحب ناصر ربوہ	مرزا برکت علی صاحب ربوہ
۱۸	تذکرۃ الشہادتین	۱۵/۳/۶۳	۱۴۴		〃 〃 〃 〃 〃 〃	رانا محمد یوسف صاحب ملتان

نمبر شمار	امتحان کا نصاب	تاریخ امتحان	تعداد امتحان دہندگان ہر ششماہی/ہر سہ ماہی	تعداد امتحان دہندگان سال کا اوسط	اوّل	دوم
۱۹	ترجمہ پارہ پنجم نصف اوّل	۱۶/۶/۶۳	۲۵۴		محمد احمد صاحب فاضل کوئٹہ	صوفی عطامحمد صاحب ربوہ
۲۰	لیکچر سیالکوٹ	۱۹/۹/۶۳	۱۵۰	۱۶۳	محبّ الرحمن صاحب کراچی	نصیر احمد خانصاحب کراچی
۲۱	ترجمہ آخری پارہ ربع اوّل	۸/۱۲/۶۳	۱۰۴		پروفیسر محمد ابراہیم صاحب ناصر ربوہ	پیرزادہ محمد اکبر سقراط صاحب گولیکی گجرات
۲۲	ضرورۃ الامام، ترجمہ نماز، دس شرائط بیعت	۱۵/۳/۶۴	۱۳۶		" " " " " "	مرزا محمد یعقوب صاحب فیکٹری ایریا ربوہ
۲۳	ترجمہ پارہ نمبر ۵ نصف آخر، نماز جنازہ، ۵ دلائل وفات مسیح از قرآن مجید	۱۴/۶/۶۴	۲۵۸	۱۸۴	" " " " " "	" " " " " "
۲۴	برکات الدعا۔ آیات قرآنی متعلقہ نکاح ۵ دلائل صداقت مسیح موعودؑ	۱۳/۹/۶۴	۱۵۹		" " " " " "	ملک نصیر احمد صاحب کراچی
۲۵	توضیح مرام، آیات خطبہ نکاح	۱۱/۴/۶۵	۱۸۴		عبداللہ خانصاحب راولپنڈی	محمد ابراہیم صاحب شاد چک نمبر ۱۱۷ چھور
۲۶	ترجمہ پارہ نمبر ۶، نصف اوّل، سورہ صف حفظ	۱۳/۶/۶۵	۱۴۸	۱۱۷	میاں عبدالقیوم صاحب کوئٹہ	محمد احمد صاحب فاضل کوئٹہ
۲۷	"اسلام اور جہاد" نماز جنازہ کا طریق اور دعائیں	۱۲/۹/۶۵	۲۲		ملک نصیر احمد کراچی	صدیق احمد صاحب لائلپور
۲۸	ترجمہ پارہ نمبر ۶، نصف آخر، سورۃ جمعہ حفظ	۵/۱۰/۶۵	۱۱۲		محمد ابراہیم صاحب شاد چک نمبر ۱۱۷ چھور	صوفی عطامحمد صاحب ربوہ
۲۹	سبز اشتہار، نماز کے بعد کی دعائیں	۲۰/۳/۶۶	۲۲۰	۲۲۲	محمد ابراہیم صاحب شاد چک نمبر ۱۱۷ چھور	محمد شفیع خانصاحب کراچی
۳۰	ترجمہ پارہ نمبر ۷ نصف اوّل	۱۹/۶/۶۶	۳۲۲		" " " " " " " "	ملک نصیر احمد صاحب کراچی

نمبر شمار	نصاب امتحان	تاریخ امتحان	تعداد امتحان دہندگان		اول	دوم
			امتحان سہ ماہی	سالانہ اوسط		
۳۱	کشتی نوح، آذان کے بعد کی دعا، مسجد میں داخل ہونے اور نکلنے کی دُعائیں	۱۱/۹/۶۶	۱۷۳		محمد ابراہیم صاحب شاد چک نمبر ۱۱۷ چھور	حکیم عطاءاللہ صاحب کراچی
۳۲	ترجمہ پارہ نمبر ۷، نصف آخر	۱۱/۱۲/۶۶	۱۷۰		" " " " " " " "	میاں عبدالقیوم صاحب کوئٹہ
۳۳	چشمہ مسیحی، رات کو سونے اور جاگنے کے وقت کی دعائیں	۲۶/۳/۶۷	۱۲۷		" " " " " " " "	محمد شفیع خانصاحب کراچی
۳۴	ترجمہ پارہ نمبر ۸، نصف اول، دعا استخارہ کھانے کے بعد کی دعا	۱۸/۶/۶۷	۲۹۶	۱۹۲	" " " " " " " "	" " " " "
۳۵	لیکچر لاہور، نماز جنازہ اور اسکا طریق	۲۴/۹/۶۷	۱۷۴		" " " " " " " "	ملک نصیر احمد خان صاحب کراچی
۳۶	ترجمہ پارہ نمبر ۸ نصف آخر، نکاح کی مسنون آیات	۳/۱۲/۶۷	۱۷۰		" " " " " " " "	محمد شفیع خانصاحب کراچی
۳۷	ترجمہ پارہ نمبر ۹، نصف اول، نماز استسقا کا طریق اور دعائیں	۲۴/۳/۶۸	۳۳۴		آفتاب احمد صاحب بسمل کراچی	میاں عبدالقیوم صاحب کوئٹہ
۳۸	ضرورۃ الامام، بازار جانے کی دعا، شہر میں داخل ہونے کی دعا	۲۳/۶/ ۶۸/۴۷	۲۶۶	۲۸۷	عزیز محمد صاحب اسلامیہ پارک لاہور	محمد شفیع خانصاحب کراچی
۳۹	ترجمہ پارہ نمبر ۹، نصف آخر، نماز جنازہ اور متعلقہ دعائیں	۲۲/۹/ ۶۸/۴۷	۳۶۰		مولوی محمد احمد صاحب دارالصدر غربی ربوہ	ملک دوست محمد صاحب بہاولنگر
۴۰	برکات الدعا، چاند دیکھنے، روزہ افطار کرنے اور محبت الٰہی کے حصول کی دعائیں	۱۷/۱۱/ ۶۸/۴۷	۱۸۶		عزیز محمد صاحب لاہور	محمد ابراہیم صاحب شاد
۴۱	ترجمہ پارہ نمبر ۱۰ نصف اول، ترجمہ نماز سونے سے قبل کی دعا	۲۳/۳/ ۶۹/۴۸	۴۳۸		ماسٹر ضیاءالدین صاحب محمود آباد اسٹیٹ، سندھ	حکیم مرغوب اللہ صاحب شیخوپورہ

نمبر شمار	نصاب امتحان	تاریخ امتحان	تعداد امتحان دہندگان: امتحان سہ ماہی	تعداد امتحان دہندگان: سالانہ اوسط	اوّل	دوم
۴۲	الوصیۃ، والدین اور اولاد کے حق میں قرآنی دعائیں، وضو اور آذان کے بعد کی دعائیں	۲۲/۶/ ۶۹/۶۸	۴۰۲		عزیز محمد صاحب لاہور	چوہدری فضل احمد صاحب دارالرحمت شرقی ربوہ
۴۳	ترجمہ پارہ نمبر ۱۰، نصف آخر، ارکان صلوٰۃ کی صحت، قضائے حاجت کیلئے جانے اور فراغت کی دعائیں	۲۱/۹/ ۶۹/۶۸	۳۸۵	۳۷۳	محمد ابراہیم صاحب شاد	چوہدری احمد دین صاحب لائل پور
۴۴	سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب، گھر سے نکلنے اور داخل ہونے کی دعا	۱۴/۱۰/ ۶۹/۶۸	۲۶۶		پیر محمد یوسف صاحب لائلپور	ملک نصیر احمد صاحب کراچی
۴۵	ترجمہ پارہ نمبر ۱۱ نصف اول، بقرہ کی ابتدائی ۱۷ آیات زبانی، وفات مسیح کے ۵ دلائل از قرآن کریم	۱۵/۳/ ۷۰/۶۹	۶۳۲		چوہدری اسداللہ خانصاحب لاہور	چوہدری رحمت علی مسلم، سرگودھا ابراہیم شاد صاحب
۴۶	تبلیغ اسلام، آیت استخلاف کی تشریح	۱۲/۶/ ۷۰/۶۹	۵۴۸		سید سجاول شاہ صاحب لاہور	شیخ مبارک احمد لاہور، مسعود احمد خورشید کراچی
۴۷	ترجمہ پارہ نمبر ۱۱ نصف آخر، صداقت مسیح موعود کے دلائل	۱۱/۹/ ۷۰/۶۹	۶۵۰	۵۸۰		
۴۸	توضیح مرام، حضرت مسیح موعود کی تین الہامی دعائیں	۱۳/۱۲/ ۷۰/۶۹	۳۸۸		عزیزاً محمد خان صاحب لاہور، محمد ابراہیم شاد صاحب	شیخ مبارک احمد صاحب لاہور، آفتاب احمد صاحب بسمل کراچی
۴۹	ترجمہ پارہ نمبر ۱۲ نصف اول، ۳ دلائل ہستی باری تعالیٰ، علامات ظہور مہدی، شہدائے احمدیت کے نام	۱۴/۳/ ۷۱/۷۰	۸۵۰	۷۴۰	مولوی عبدالمجید صاحب کراچی	علی محمد صاحب مسلم ساہیوال
۵۰	نشان آسمانی، تین معیار صداقت انبیاء، حضرت مسیح موعود کی ۳ الہامی دعائیں، ۵ مشہور صحابی	۱۳/۶/ ۷۱/۷۰	۹۳۶		میجر سید محمد احمد بخاری کراچی	غلام مصطفیٰ صاحب کاہلوں دارالصدر شمالی ربوہ

نمبر شمار	امتحان کا نصاب	تاریخ امتحان	تعداد امتحان دہندگان: امتحان سہ ماہی	تعداد امتحان دہندگان: اوسط سالانہ	اوّل	دوم
۵۱	ترجمہ پارہ نمبر ۱۲ نصف آخر، الہامات مسیح موعودؑ بزبان اردو، عربی، فارسی، برکات خلافت، مسیح موعودؑ کی ۵ تصانیف کے نام	۱۲/۹/ ۴۹-۵۰	۸۶۸	۷۳۸	میجر سید محمود احمد بخاری کراچی	سید بہادل شاہ صاحب لاہور
۵۲	ضرورت الامام، ۵ قرآنی دعائیں مع ترجمہ، آنحضرتؐ کی زندگی قبل نبوت کے مختصر حالات	۱۲/۱۲/ ۴۹-۵۰	۳۸۶		چوہدری احمد دین صاحب لائلپور	محمد اکبر سقراط صاحب گوٹیکی گجرات
۵۳	ترجمہ پارہ نمبر ۱۳ ربع اوّل، ایک غلطی کا ازالہ، تین الہامات حضرت مسیح موعودؑ بزبان عربی، اردو	۳۰/۴/ ۵۰-۵۱	۶۴۷		محمد ابراہیم صاحب شاد	حاجی محمد فاضل صاحب ربوہ
۵۴	ترجمہ پارہ نمبر ۱۳، ربع دوم سوم، البقرہ کی ابتدائی ۱۷ آیات، دُرِّثمین کے ۵ اشعار در مدح قرآن کریم	۲۷/۸/ ۵۰-۵۱	۴۶۸	۴۷۱	عبدالسمیع صاحب حسنی چک نمبر ۱۲۱ حسن پور	پیر محمد صاحب نور نگر
۵۵	ترجمہ پارہ نمبر ۱۳ ربع چہارم، الوصیّت	۱۰/۱۲/ ۵۰-۵۱	۲۹۸		ڈاکٹر ایم۔ اے عامر صاحب لائلپور	نواب الدین صاحب ہاؤسنگ سوسائٹی کراچی
۵۶	ترجمہ قرآن مجید پارہ نمبر ۱۴ ربع اوّل، رسالہ تجلیات الٰہیہ، غلبۂ اسلام کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تین الہامات	۲۸-۲۹ / ۳ / ۷۳	۵۳۱		صوفی بشارت الرحمٰن ربوہ	غلام حسین صاحب حویلیاں ضلع ہزارہ
۵۷	ترجمہ قرآن مجید پارہ نمبر ۱۴ ربع دوم، سوم، تعلیم القرآن کے متعلق احادیث الرسولؐ، حضرت مسیح موعودؑ کی تین الہامی دعائیں	۲۸-۲۹ / ۶ / ۷۳	۴۱۳	۴۲۰	صوفی غلام محمد صاحب عامی چک نمبر ۲۷۰ A کاچیلو	عبدالرحمٰن صاحب مبشر ڈیرہ غازیخان
۵۸	ترجمہ پارہ نمبر ۱۴ ربع چہارم، رسالہ لیکچر لاہور، قرآن کریم کی تین دعائیں۔	۲۷-۲۸ / ۹ / ۷۳	۳۱۶		قریشی عبدالرحمن صاحب سکھر	صوبیدار نواب الدین صاحب کوئٹہ

نمبر شمار	امتحان کا نصاب	تاریخ امتحان	تعداد امتحان دہندگان		اوّل	دوم
			ہر سہ ماہی	سالانہ اوسط		
۵۹	ترجمہ قرآن کریم پارہ نمبر ۱۵، نصف اوّل آیت وآخرین منہم لما یلحقوا بہم کا ترجمہ اور اس سے صداقت حضرت مسیح موعودؑ کا استدلال، توحید باری تعالیٰ کے تین دلائل۔	۲۲/۲۴ /۳/۷۴	۶۹۲	۶۹۲	محمد ابراہیم صاحب چک نمبر ۱۱۷ چھور	چوہدری خالد سیف اللہ صاحب سرگودہا
۶۰	ترجمہ قرآن کریم پارہ نمبر ۱۵ نصف آخر، آیت خاتم النبیین کی تشریح قرآن کریم اور احادیث سے، حدیث "لا نبی بعدی" کا مفہوم	۲۱/۲۳ /۳/۷۵	۴۹۰		ماسٹر اسداللہ خاں صاحب فیکٹری ایریا ربوہ	محمد ابراہیم صاحب شاد چک نمبر ۱۱۷ چھور
۶۱	ترجمہ قرآن کریم پارہ نمبر ۱۶ ربع اوّل، رسالہ سبز اشتہار، خلافت کا مفہوم اور اس کی ضرورت، مقام حضرت مسیح موعود حضور کے الہامات کی روشنی میں۔	۲۷/۲۹ /۶/۷۵	۵۷۳	۵۱۸	مہتاب الدین صاحب شیخوپورہ شہر	ماسٹر چراغ دین صاحب دارالبرکات ربوہ
۶۲	ترجمہ قرآن مجید پارہ نمبر ۱۶ ربع دوم، رسالہ روئیداد جلسہ دُعا، صداقتِ انبیاء از قرآن کریم	۲۶/۲۸ /۹/۷۵	۴۹۱	–	محمد اقبال صاحب پراچہ سرگودھا شہر	مخدوم محمد اجمل صاحب میانی ضلع سرگودھا
۶۳	ترجمہ پارہ نمبر ۱۶ ربع سوم، دافع البلاء، ۵ دعائیں	۱۹/۳/۷۶	۴۷۸		میجر عبدالمجید صاحب سرگودھا	ماسٹر محمد ابراہیم صاحب شاد چک نمبر ۱۱۷ چھور
۶۴	ترجمہ پارہ نمبر ۱۶ ربع چہارم، توضیح مرام، ۵ احادیث	۲۵/۶/۷۶	۶۳۷	۵۱۱	ماسٹر محمد ابراہیم صاحب شاد چک نمبر ۱۱۷	مولوی سلطان احمد صاحب پیرکوٹی ربوہ
۶۵	ترجمہ پارہ نمبر ۱۷ نصف اوّل، خلافت حقہ اسلامیہ، ۵ الہامات حضرت مسیح موعودؑ	۱/۱۰/۷۶	۴۱۷		عبدالسمیع حسنی صاحب چک نمبر ۱۲۱ حسن پور	خلیل الرحمٰن صاحب ربوہ

نمبر شمار	نصاب امتحان	تاریخ امتحان	تعداد امتحان دہندگان		اوّل	دوم
			ہر سہ ماہی	سالانہ اوسط		
۶۶	ترجمہ پارہ نمبر ۱۷ ربع سوم، نماز جنازہ مع ترجمہ، حفظ قرآن، (کم از کم ایک رکوع)	۲۵/۳/۷۷	۵۶۰		عبدالستار صاحب مجتبیٰ جہلم	مولوی بشیر احمد قادیانی ربوہ
۶۷	ترجمہ پارہ نمبر ۱۷ ربع چہارم، لیکچر سیالکوٹ، دس منتخب احادیث	۲۴/۶/۷۷	۶۱۶	۵۸۶	عبدالسمیع صاحب حسنی چک نمبر ۱۲۱ حسن پور	ماسٹر محمد ابراہیم شاد چک نمبر ۱۱۷ چہور
۶۸	ترجمہ پارہ نمبر ۱۸ نصف اول، آسمانی فیصلہ تین دعائیں۔	۲۸/۹/۷۷	۵۵۱		چوہدری عبدالغنی صاحب فیصل آباد	عطاء الرحمٰن صاحب چغتائی لاہور
۶۹	ترجمہ پارہ نمبر ۱۸ ربع سوم، لیکچر لدھیانہ حفظ قرآن کم از کم ایک رکوع، دس منتخب الہامات حضرت مسیح موعودؑ	۲۴/۳/۷۸	۶۲۹		ملک محمد سلیم صاحب دارالعلوم غربی ربوہ	شیخ منصور احمد صاحب کراچی
۷۰	ترجمہ پارہ نمبر ۱۸ ربع چہارم، پیغام صلح، دس منتخب احادیث	۳۰/۶/۷۸	۵۷۱		ڈاکٹر احمد حسن صاحب گجرات	شیخ محمود الحسن صاحب لاہور
۷۱	ترجمہ پارہ نمبر ۱۹ ربع اول، دافع البلاء خلافت کی برکات	۱۵/۹/۷۸	۶۳۵		غلام رسول صاحب اعوان ڈیرہ غازیخان	ایم عبدالحمید صاحب چک نمبر ۶۹ گھسیٹ پور ضلع فیصل آباد
۷۲	ترجمہ پارہ نمبر ۱۹ ربع دوم، ضرورۃ الامام علامات ظہور مہدی	۸/۱۲/۷۸				

اطفال کے لیے وظائف انعامی کا اجرا

اطفال میں یہ شوق پیدا کرنے کے لیے کہ وہ دینی معلومات حاصل کریں اور کچھ نہ کچھ دینی کتب کا مطالعہ کریں نیز انصاراللہ کو اپنے بچوں کی تربیت کی طرف متوجہ کرنے کے لیے نائب صدر محترم نے ۱۳۳۵ہش / ۱۹۵۶ء سے دو انعامی وظائف جاری کرنے کا اعلان فرمایا، اس غرض کے لیے قیادت تعلیم ہر سال کے آغاز پر ایک دینی نصاب تجویز کر کے اس کا اعلان کرتی ہے اور توقع کی جاتی ہے کہ جو اطفال ان وظائف کے حصول کے خواہشمند ہوں وہ مقررہ نصاب کی تیاری کر کے مقابلہ کے امتحان میں شریک ہوں، ابتداً چند سال یہ طریق رہا کہ امیدواروں کو انصاراللہ کے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر ایک بورڈ کے سامنے پیش ہو کر زبانی امتحان دینا پڑتا تھا لیکن تجربہ سے معلوم ہوا کہ انصاراللہ کے اجتماع کے موقعہ پر بیرونی مجالس کے بہت کم اطفال اس مقابلہ میں شریک ہوتے تھے اس لیے بعد ازاں یہ فیصلہ کیا گیا کہ یہ امتحان اطفال الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر لیا جائے تاکہ زیادہ سے زیادہ اطفال اس میں حصّہ لے سکیں، امتحان زبانی ہی ہوتا ہے، امتحان لینے والے بورڈ میں عموماً ایک نمائندہ انصاراللہ کا ہوتا ہے اور ایک خدام الاحمدیہ کا، اول و دوم آنے والے اطفال کو علی الترتیب مدرسہ کی ایک سال کی پوری اور نصف فیس بطور انعام انصاراللہ کے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر پیش کی جاتی ہے۔ ۱۳۵۶ہش / ۱۹۷۷ء سے اول آنیوالے طفل کو مبلغ یکصد بیس روپے اور دوم کو ساٹھ روپے بطور انعام دیئے جاتے ہیں۔

بارہواں باب

اشاعت لٹریچر و ماہنامہ انصار اللہ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے انصار اللہ کی تنظیم قائم کرتے وقت جن اغراض و مقاصد کا ذکر فرمایا اور جو پروگرام اس کے لیے تجویز کیا اس میں اوّلیت تبلیغ کے کام کو حاصل ہے، حضور نے ارشاد فرمایا کہ ہر رکن کو روزانہ نصف گھنٹہ یا ہر ماہ کم از کم تین دن اس کام کے لیے وقف کرنے چاہئیں چنانچہ قادیان میں ہی اس پروگرام پر عمل شروع ہو گیا اور گرد و نواح کے دیہات میں وفود بھیجے جانے لگے، اس مہم کے دوران اس امر کی ضرورت محسوس ہوئی کہ سلسلہ کے عقائد اور مذہبی معاملات میں جماعت کے نقطۂ نظر کی وضاحت کے لیے وقتاً فوقتاً کچھ ٹریکٹ اور اشتہار تیار کر کے شائع کرنے چاہئیں - اس ضرورت کے پیش نظر مرکزی مجلس عاملہ نے اپنے اجلاس مورخہ ۱۷ر فتح ر دسمبر ۱۳۲۳ ہش / ۱۹۴۴ء میں یہ فیصلہ کیا کہ ایک شعبۂ نشر و اشاعت قائم کیا جائے جو اشتہارات وغیرہ کی تیاری اور اشاعت کا انتظام کرے، اس سلسلہ میں ایک سب کمیٹی جو چوہدری فتح محمد صاحب سیالؓ اور سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحبؓ پر مشتمل تھی مقرر کی گئی - اشاعت کے کام کو چلانے کے لیے ۱۳۲۴ ہش کے بجٹ میں چھ صد روپے کی منظوری دیدی گئی، لیکن جب ملکی حالات دگرگوں ہونے لگے تو یہ پروگرام جاری نہ رکھا جا سکا۔

تقسیم ملک کے بعد ۱۳۳۴ ہش / ۱۹۵۵ء میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ ہر سہ ماہی میں چار صفحات کا ایک خوبصورت ٹریکٹ آٹھ ہزار کی تعداد میں شائع کیا جائے - ٹریکٹوں کی تیاری کے لیے یہ بھی تجویز ہوئی کہ ایک بورڈ بنایا جائے جس میں مرکزی عاملہ کے ممبران کے علاوہ تین علماء باہر سے ہوں - اگلے سال اشاعت کے لیے پانچ ہزار کی رقم مشروط بآمد رکھی گئی - ۱۳۳۶ ہش / ۱۹۵۷ء میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا رسالہ "ایک غلطی کا ازالہ" انصار اللہ کی

طرف سے طبع کرا کر اس نوٹ کے ساتھ غیر مبائعین میں تقسیم کیا جائے کہ مسئلہ نبوّت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بارے میں ہمارا وہی عقیدہ ہے جو اس رسالہ میں حضور نے بیان فرمایا ہے اور حضور کی نبوت کی اس تشریح سے سرمو انحراف کو ہم ناجائز اور باطل سمجھتے ہیں، کیا غیر مبائعین کو اس سے اتفاق ہے؟ یہ رسالہ چار ہزار کی تعداد میں مجالس انصاراللہ کی طرف سے مفت تقسیم کیا جائے اور غیر مبائعین تک پہنچایا جائے، یہ بھی فیصلہ کیا گیا کہ درثمین فارسی سے ایک انتخاب جو ۱۶ صفحات پر مشتمل ہو عمدہ طباعت کے ساتھ شائع کیا جائے اور اس کے اخراجات مجالس برداشت کریں یعنی مجالس کو مطلوبہ تعداد میں قیمتاً مہیّا کیا جائے۔

اشاعت لٹریچر کا کام بغیر پیسے کے نہیں کیا جا سکتا، اس کے لیے ایک مستقل فنڈ کے قیام کی ضرورت شدت سے محسوس ہو رہی تھی اس لیے یہ معاملہ شوریٰ انصاراللہ میں پیش کیا گیا ۱۳۳۸ہش/۱۹۵۹ء میں یہ فیصلہ ہوا کہ اشاعت لٹریچر کے لیے ہر رکن سے ایک روپیہ سالانہ کی شرح سے چندہ وصول کیا جائے اسی پر عملدرآمد جاری ہے۔ جو لٹریچر مجلس کی جانب سے شائع کیا گیا اس کی تفصیل اگلے صفحات پر درج ہے۔

فہرست لٹریچر شائع کردہ مجلس انصار اللہ مرکزیہ

نمبر شمار	نام کتب / رسالہ / پمفلٹ وغیرہ	صفحات	مصنف / مؤلف / مرتب	تاریخ اشاعت	تعداد اشاعت	کیفیت
۱	پاکیزہ تعلیم	۴	اقتباس از "کشتی نوح"	اکتوبر ۱۳۳۵ ہش / ۱۹۵۶ء	۱۰ ہزار	
۲	جماعتی تربیت اور اس کے اصول	۶۴	حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ	نومبر "	۵ ہزار	
۳	ایک غلطی کا ازالہ	۱۸	تصنیف حضرت مسیح موعودؑ	اکتوبر ۱۳۳۷ / ۱۹۵۸	۲ "	
۴	انتخاب از درثمین فارسی	۱۶	منظوم کلام " " "	"	۴ "	
۵	راہ ہدیٰ	۳۵	ہدایات حضرت امیر المومنین	اکتوبر ۱۳۳۹ / ۱۹۶۰	۲ "	
۶	حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی الہامی دعائیں	۳۲	مرتبہ چوہدری شتاق احمد صاحب باجوہ	دسمبر ۱۳۳۹ / ۱۹۶۰	۵ "	
۷	خلافت	۲۴	پروفیسر محمد ابراہیم صاحب ناصر	اکتوبر ۱۳۴۰ / ۱۹۶۱	۲ "	
۸	تربیت	۹۶	مولینا جلال الدین صاحب شمس	۲۴/۱۰/ ۴۱ / ۶۲	۱ "	
۹	بھارت اور چین کا سرحدی تنازعہ	۴	پیشگوئی حضرت مصلح موعودؓ فرمودہ ۱۳۳۵ ہش / ۱۹۵۶ء	۲۰/۱۱/ ۴۱ / ۶۲	۱۲ "	
۱۰	ختم نبوت کی حقیقت کا عظیم الشان اظہار	۸۸	مسعود احمد خاں صاحب قائد اشاعت	۲۸/۱۰/ ۴۲ / ۶۳	۱ "	
۱۱	غلبۂ اسلام کی آسمانی سکیم	۳۲	" " " "	"	" "	
۱۲	باہمی محبت و اخوت	۲۴	ارشادات حضرت مسیح موعودؑ	اکتوبر ۱۳۴۲ ہش / ۱۹۶۳ء	" "	
۱۳	" " "	"	" " "	دسمبر "	۲ ہزار	طبع ثانی
۱۴	اطاعت اور اس کی اہمیت	۳۴	قیادت اشاعت	اکتوبر ۱۳۴۵ / ۱۹۶۶	۱ "	
۱۵	میری بعثت کا مقصد	۴	قیادت تربیت	" ۱۳۴۶ / ۱۹۶۷	۵ "	
۱۶	میری تعلیم	۴	"	جون ۱۳۴۷ / ۱۹۶۸	" "	

نمبر شمار	نام کتاب / رسالہ / پمفلٹ وغیرہ	صفحات	مصنف / مؤلف / مرتب	تاریخ اشاعت	تعداد اشاعت	کیفیت
۱۷	غلبہ اسلام کی پیشگوئی	۴	قیادت تربیت	نومبر ۱۳۴۷ ہش / ۱۹۶۸ء	۳ ہزار	
۱۸	اتباع قرآن کی برکات	۴	"	اکتوبر ۱۳۴۸ ہش / ۱۹۶۹	۵ "	
۱۹	سورۃ البقرہ کی ابتدائی سترہ آیات مع ترجمہ	۴	"	"	" "	
۲۰	تزکیہ نفوس اور ہماری ذمہ داری	۴	قیادت اشاعت	مارچ ۱۳۴۹ ہش / ۱۹۷۰	" "	
۲۱	تربیت اولاد کا طریق	۴	"	اکتوبر "	" "	
۲۲	میری بعثت کا مقصد	۴	"	۱۳۵۰ ہش / ۱۹۷۱	" "	
۲۳	مقام خلافت اور اس کی عظمت و اہمیت	۱۶	"	اپریل ۱۳۵۱ ہش / ۱۹۷۲	" "	
۲۴	رسالہ بنیادی معلومات	۱۶۰	حبیب اللہ خاں قائد تعلیم	ستمبر "	۲½ "	
۲۵	THE PROMISED VICTORYAND OUR DUTY	۱۶	حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب	مئی ۱۳۵۰ ہش / ۱۹۷۱	۵ "	حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی تقریر سالانہ اجتماع انصار اللہ ۱۳۴۹ ہش / ۱۹۷۰ کا انگریزی ترجمہ
۲۶	نوع انسان کی ہمدردی و خیرخواہی کے متعلق اسلامی تعلیم	۴	قیادت اشاعت	مارچ "	" "	
۲۷	تربیت اولاد	۳۲	حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب	جون ۱۳۵۲ ہش / ۱۹۷۳	۳ "	تقریر حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب بموقع اجتماع انصار اللہ کراچی ۱۳۵۲ ہش / ۱۳۷۳

نمبر شمار	نام کتاب / رسالہ / پمفلٹ وغیرہ	صفحات	مصنف / مؤلف / مرتب	تاریخ اشاعت	تعداد اشاعت	کیفیت
۲۸	نماز باجماعت کے بارے میں اسلامی تعلیم	۴	قیادت اشاعت	مئی ۱۳۵۳ ہش / ۱۹۷۴ء	۵ ہزار	
۲۹	دعا سے متعلق اسلامی تعلیم	۴	"	اکتوبر ۱۳۵۲ / ۱۹۷۳	" "	
۳۰	نماز باجماعت کے بارہ میں اسلامی تعلیم	۴	"	مئی ۱۳۵۳ / ۱۹۷۴	" "	
۳۱	انصار اللہ کی ذمہ داری	۴	"	اپریل ۱۳۵۴ / ۱۹۷۵	"	
۳۲	ہفتہ تربیت کے مضامین	۲۴	قیادت		۳ ہزار	
۳۳	صلح و باہمی محبت	۴	قیادت اشاعت	اکتوبر "	۵ ہزار	
۳۴	آداب گفتگو	۴	غلام باری سیف صاحب	مارچ ۱۳۵۵ / ۱۹۷۶	۸ ہزار	
۳۵	اخلاق فاضلہ کے متعلق قرآنی تعلیم	۴	" " "	اکتوبر "	" ہزار	
۳۶	صحبتِ صالحین	۴	قیادت اشاعت	" ۱۳۵۶ / ۱۹۷۷	۱۰ ہزار	
۳۷	بھیج درود اس محسن پر دن میں سو سو بار	۴	" "	" "	" "	
۳۸	یتیم کی خبر گیری	۴	"	" "	" "	
۳۹	تکبیر	۴	" "	"	" "	
۴۰	برکات خلافت	۴	" "	۱۳۵۷ / ۱۹۷۸	۸ ہزار	
۴۱	پاکیزہ تعلیم	۴	" "	"	" "	
۴۲	بین دین سے متعلق اسلامی تعلیم	۴	" "	"	" "	
۴۳	یتیم کی خبرگیری	۴	"	"	" "	طبع ثانی

ماہنامہ انصاراللہ

اس دور میں نشرواشاعت کو جو اہمیت حاصل ہے وہ اظہر من الشمس ہے۔ ہر تنظیم کے لیے اس امر کی ضرورت ہوتی ہے کہ اس کا کوئی آرگن یا رسالہ ہو جس کے ذریعہ وہ اپنے خیالات اور معتقدات کی تشہیر اور توضیح کر سکے مجلس انصاراللہ کو بھی یہ ضرورت محسوس ہو رہی تھی کہ تنظیم سے متعلق مختلف امور اور ہدایات کو مجالس تک پہنچانے کا کوئی ذریعہ ہونا چاہیئے۔ اراکین کی تعلیم و تربیت اور آئندہ نسلوں کی اصلاح کے پیش نظر بھی اس امر کی ضرورت تھی کہ تنظیم کی جانب سے کوئی رسالہ شائع کیا جائے۔ اس ضرورت کے پیش نظر ۱۳۳۸ہش/۱۹۵۹ء کی شوریٰ میں یہ فیصلہ ہوا کہ مجلس مرکزیہ ایک ماہوار رسالہ شائع کرے جس میں مجالس انصاراللہ سے متعلق پروگرام، کارکردگی کی رپورٹیں اور ضروری ہدایات شامل ہوں۔ اس رسالہ میں انتظامی اور تربیتی امور کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات نیز حضور کی عربی تحریروں کے تراجم بھی شائع کئے جائیں اور ہر مجلس کے لیے اس کی خریداری لازمی قرار دی جائے۔ چنانچہ اس فیصلہ کے بموجب ماہ نبوت ۱۳۳۹ہش/۱۹۶۰ء سے ایک ماہانہ رسالہ کی اشاعت شروع کی گئی اور حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی تجویز کے مطابق اس کا نام "انصاراللہ" رکھا گیا۔ اس کی ادارت کے فرائض مسعود احمد صاحب دہلوی ایڈیٹر روزنامہ الفضل کے سپرد کئے گئے اور طابع و ناشر چوہدری محمد ابراہیم صاحب ایم۔اے انچارج دفتر انصاراللہ مقرر ہوئے۔ یہ رسالہ ضیاءالاسلام پریس ربوہ میں چھپنا شروع ہوا اور اس کی سالانہ قیمت پانچ روپے مقرر ہوئی۔

اس ماہنامہ کے اغراض و مقاصد کا ذکر کسی قدر تفصیل سے پہلے شمارہ کے ایڈیٹوریل میں کیا گیا ہے اس لیے اس کا ایک اقتباس اس جگہ درج کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے:۔

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قوت قدسی اور جذب و کشش کے طفیل آپ کے صحابہ نے اسلامی تعلیم پر کما حقہ، عمل کرتے ہوئے نصرت دین اور راہ خدا میں فدائیت کا جو نمونہ دکھایا تھا اس روح اور جذبہ کو نئی نسلوں میں منتقل کرنے اور اسلام کو ان کی زندگیوں میں نافذ کرتے ہوئے ان میں بھی حق پر نثار ہونے کا ولولہ پیدا کرنے کے لیے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جماعت میں اطفال الاحمدیہ، ناصرات الاحمدیہ، خدام الاحمدیہ انصاراللہ اور لجنہ اماء اللہ کی تنظیمیں قائم فرمائی ہیں چنانچہ اسی غرض کے ماتحت اب

ماہنامہ انصار اللہ "جس کا پہلا شمارہ قارئین کے ہاتھوں میں ہے جاری کیا گیا ہے، یہ مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا ترجمان ہوگا۔ اس میں انشاء اللہ ہم التزام کے ساتھ امام الزماں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایسے روح پرور ملفوظات اور پُر معارف تحریرات (نظم و نثر عربی، فارسی و اُردو) شائع کرنے کا اہتمام کرینگے کہ جو جذب و تاثیر کے شاہکار کی حیثیت رکھتی ہیں، جن کے بار بار کے مطالعہ سے دلوں کے زنگ دھل کر سب کثافتیں دُور ہو جاتی ہیں اور قلوب و اذہان کی ایسی تطہیر ہوتی ہے کہ انسانوں کے سینے اور دماغ آسمانی نور سے منور ہو جاتے ہیں اور وہ دنیا میں زندگی بسر کرتے ہوئے عالم بالا کی مخلوق نظر آنے لگتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ آپ کے صحابہ کے حالات، ان کے قبول حق کے واقعات، قربانی و ایثار اور فدائیت کے نمونے اور ان کی ایمان افروز روایات بھی التزام کے ساتھ ہدیۂ ناظرین کی جائینگی، تا ہمیں احساس ہو کہ ہم کیسے عظیم الشان اسلاف کی اولاد ہیں، ہمارا اصل ورثہ کیا ہے اور اسے بحفاظت تمام نسلوں کے اندر منتقل کرنے کے ضمن میں ہم پر کیا ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ پھر تاریخ اسلام اور تاریخ احمدیت کے چیدہ چیدہ واقعات بھی قارئین کی خدمت میں پیش کئے جائینگے تا ایمان و یقین اور خدمت اسلام کے عزم صمیم کو ایک نئی پختگی اور نیا استحکام حاصل ہو، اسی طرح اہل علم اور اہل قلم اصحاب کے بلند پایہ علمی و تربیتی مضامین سے ہر شمارہ کو مزین کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ الغرض ہماری پوری کوشش ہوگی کہ ماہنامہ "انصار اللہ" کا ہر شمارہ روحانی نعمتوں کا ایک خوان یغما ثابت ہو........"

اس رسالہ کا خیر مقدم کرتے ہوئے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ نے تحریر فرمایا:

"اس رسالہ کے ایڈیٹروں کو چاہیئے کہ خود بھی انصار اللہ یعنی خدا کے مددگار بنیں اور رسالہ کے نامہ نگاروں کو بھی تلقین کریں کہ وہ اپنے تمام مضامین کو اس مرکزی محور کے اردگرد چکر دیں۔ اس وقت دنیا نے موجودہ زمانہ کی مادی تہذیب و تمدن کے اثر کے ماتحت خدا کو گویا اکیلا چھوڑا ہوا ہے۔ انصار اللہ کو چاہیئے کہ سب سے پہلے قرآن و حدیث کا مطالعہ کر کے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لٹریچر کو گہری نظر سے دیکھ کر خدا کا منشا معلوم کریں کہ وہ اس

زمانہ میں کیا چاہتا ہے یعنی وہ کن خرابیوں کو مٹانا چاہتا ہے اور کن خوبیوں کو قائم کرنا چاہتا ہے اور پھر اس مطالعہ کے بعد اپنی تمام قوتوں اور تمام ذرائع کے ساتھ خدا کی خدمت میں لگ جائیں، اس کے بغیر نہ تو مجلس انصار اللہ حقیقی معنوں میں انصار اللہ کہلا سکتی ہے اور نہ یہ رسالہ صحیح طور پر خدا تعالیٰ کا ناصر و مددگار سمجھا جا سکتا ہے۔

رسالہ انصار اللہ کے مضامین اعلیٰ درجہ کے علمی اور تحقیقی ہونے چاہئیں اور اس رسالہ کو اپنے بلند معیار سے ثابت کر دینا چاہیئے کہ حقیقۃً مذہب و سائنس میں کوئی ٹکراؤ اور تضاد نہیں کیونکہ وہ دونوں ایک ہی درخت کی دو شاخیں ہیں۔ سچا مذہب خدا کا قول ہے جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ دنیا پر نازل ہوا اور پھر آپ کے خادم اور ظل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ اس نے اس زمانہ میں نئی روشنی پائی اور سچی سائنس خدا کا فعل ہے جو خدا کی پیدا کی ہوئی نیچر کے پردوں میں مستور رہ کر زمانہ کی ضرورت کے مطابق ظاہر ہوتی رہتی ہے ۔۔۔۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء اور آپ سے تربیت یافتہ اصحاب کے لٹریچر نے اس نام نہاد تضاد کو بشتر صورتوں میں صاف کر دیا ہے اور اگر کوئی ظاہری تضاد باقی ہے تو وہ بھی انشاء اللہ جلد صاف ہو جائے گا۔ رسالہ انصار اللہ کو اس کام میں خاص حصّہ لینا چاہیئے۔"

(مرقوم ۲۰ راکتوبر ۱۹۶۰ء حال لاہور)

اس رسالہ کو بڑی محنت، توجہ اور قابلیت کے ساتھ چلایا جا رہا ہے ۔ اس کا سب سے زیادہ جاذبِ نظر حصّہ وہ ہوتا ہے جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چیدہ چیدہ ملفوظات اور روح پرور تحریرات نظم و نثر کے منتخب حصّے درج کئے جاتے ہیں، یوں تو حضورؑ کی ساری تحریریں اور ملفوظات ہی وحی خفی کا رنگ اپنے اندر رکھتے ہیں اور دائمی انوار و برکات کی حامل ہیں اور ان میں اس قدر جذب و کشش ہے کہ کوئی قاری متأثر ہوئے بغیر نہیں رہتا، لیکن ان میں سے بھی بعض حصے ایسے ہیں جو اپنے حسن و خوبی اور تاثیرات میں بے مثال ہیں۔ اس ماہنامہ میں جب ان نوادرات پر نگاہ پڑتی ہے تو نظر وہیں اٹک کر رہ جاتی ہے اور دل چاہتا ہے کہ بار بار ان کا مطالعہ کیا جائے اور ان کی ظاہری و باطنی لذتوں سے لطف اندوز ہوا جائے اس کے علاوہ دوسرے مضامین بھی علمی اور تربیتی لحاظ سے نہایت عمدہ اور مفید ہوتے ہیں، پہلے سال کے شماروں پر نظر ڈالی جائے تو

معلوم ہوتا ہے کہ بڑے ذی علم اور قابل افراد نے اپنے رشحات قلم سے اس رسالہ کو مزین کیا ہے، ان میں حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب (موجودہ امام جماعت احمدیہ) حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ، چوہدری ظفر اللہ خانصاحب، مولانا جلال الدین صاحب شمس سابق مبلغ بلاد عربیہ، مولانا ابو العطاء صاحب ایڈیٹر الفرقان، شیخ محمد اسمٰعیل صاحب پانی پتی مرحوم اور شیخ عبدالقادر صاحب محقق خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ رسالہ کی انہی خوبیوں کو مدنظر رکھتے ہوئے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ نے مجلس کے سالانہ اجتماع منعقدہ ۱۳۴۱ھش/۱۹۶۲ء کے موقعہ پر اپنے افتتاحیہ خطاب میں فرمایا:-[۱]

"میں اس جگہ رسالہ "انصاراللہ" کے متعلق بھی کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ یہ رسالہ خدا کے فضل سے بڑی قابلیت کے ساتھ لکھا جاتا اور ترتیب دیا جاتا ہے اور اس کے اکثر مضامین بہت دلچسپ اور دماغ میں جلا پیدا کرنے اور روح کو روشنی عطا کرنے میں بڑا اثر رکھتے ہیں۔ پس انصاراللہ کو چاہیئے کہ اس رسالہ کو ہر جہت سے ترقی دینے کی کوشش کریں۔ اس کی اشاعت کا حلقہ وسیع کریں اور اس کے لیے مختلف علمی موضوع پر اچھے اچھے مضامین لکھکر بھجوائیں تاکہ اس کی افادیت میں ترقی ہو اور جماعت میں اس کے متعلق دلچسپی بڑھتی چلی جائے۔"

علمی اور تربیتی مضامین کے علاوہ مرکزی مجلس کے اعلانات اور قائدین شعبہ جات کی ہدایات بھی "وقتاً فوقتاً" اس رسالہ میں شائع ہوتی رہتی ہیں اور ماہنامہ کا ایک صفحہ بچوں کے لیے مخصوص ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ ۱۹۶۶ء سے حسب فیصلہ شوریٰ قائدین مرکزیہ کی ان سالانہ رپورٹوں کا خلاصہ بھی درج کیا جاتا ہے جو وہ اپنی کارگذاری کے بارے میں سالانہ اجتماع کے موقعہ پر پیش کرتے ہیں۔ پھر علاقائی اجتماعات کی مختصر روئیداد اور ان سے متعلق کوائف بھی ہدیۂ قارئین کیے جاتے ہیں تاکہ بیرونی مجالس کی کارگذاری سے سب انصار متعارف ہوں اور دوسری مجالس میں بھی بیداری اور مسابقت کی روح پیدا ہو۔

کسی رسالہ کو کامیابی سے چلانے کے لیے یہ امر نہایت ضروری ہے کہ وہ مالی لحاظ سے خود کفیل ہو۔ سالانہ اجتماع انصار اللہ ۱۳۳۹ھش/۱۹۶۰ء کے موقعہ پر نمائندگان مجالس نے ایک قرارداد میں اس امر کا ذکر کیا تھا کہ وہ اس رسالہ کی اشاعت بہت جلد دو ہزار تک پہنچا دینگے، لیکن یہ توقع پوری نہ ہو سکی۔ ماہنامہ انصاراللہ کی قیمت دوسرے رسالہ جات کے مقابلہ میں اس لیے کم رکھی گئی تھی کہ اشاعت زیادہ ہو اور زیادہ سے زیادہ مجالس

---

[۱] ماہنامہ انصاراللہ نومبر ۱۹۶۲ء

اس سے فائدہ اٹھا سکیں، منافع تو اس کی اشاعت سے مطلوب ہی نہ تھا اس لیے گرانی کے باوجود اس کی قیمت صرف پانچ روپے سالانہ مقرر کی گئی تھی، لیکن جب باوجود کوشش کے اس شرح چندہ سے اس کے اخراجات پورے نہ ہوئے تو بامر مجبوری نومبر ۱۹۶۳ء میں اس کی قیمت میں ایک روپیہ کا اضافہ کرکے سالانہ قیمت چھ روپے مقرر کر دی گئی۔

اگست ۱۹۷۱ء میں اس میں تبدیلی کی گئی اور آٹھ روپے قیمت رکھی گئی۔ جون ۱۹۷۶ء سے اس کی قیمت دس روپے کر دی گئی۔

رسالہ کی ادارت کے فرائض ایک لمبے عرصہ تک مسعود احمد صاحب دہلوی نہایت قابلیت، محنت اور توجہ سے ادا کرتے رہے، جب روزنامہ الفضل کی ادارت بھی ان کے سپرد ہو گئی تو جنوری ۱۹۷۶ء سے غلام باری صاحب سیف پروفیسر جامعہ احمدیہ اس کے ایڈیٹر مقرر ہوئے۔ اپریل ۱۹۷۷ء کو اس رسالہ کی ادارت سید عبدالحی شاہ صاحب کے سپرد ہوئی اور اس وقت وہی اس کے مدیر ہیں۔

تیرھواں باب

انصار اللہ کا جدید عہد

جھنڈا

عَلَمِ انعامی اور اسنادِ خوشنودی

ابتدائی عہد

انصار اللہ کے ابتدائی تنظیمی دَور میں اس امر کا ذکر آچکا ہے کہ مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے ۳۰ ر نبوت / نومبر ۱۳۲۳ ہش / ۱۹۴۴ء کو یہ فیصلہ کیا کہ انصار اللہ کو ان کی ذمہ داریاں یاد دلانے کے لیے ایک عہد مقرر ہونا چاہیئے اور اس کے الفاظ وہی تجویز کئے جائیں جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے ۱۳۱۹ ہش / ۱۹۴۰ء کے جوبلی کے جلسہ میں لوائے احمدیت بلند کرتے وقت فرمائے تھے چنانچہ یہ تجویز منظور کر لی گئی[1] اور اس کے مطابق عمل ہونے لگا۔ حضرت مولوی شیر علی صاحب صدر مجلس کی طرف سے یہ ہدایت جاری کی گئی کہ جملہ مجالس انصار اللہ اپنے جلسوں اور اجتماعات میں کھڑے ہو کر اس عہد کو دہرایا کریں۔ شروع میں پہلے ایک دفعہ اشھد ان لا الٰہ الا اللہ و اشھد ان محمدا عبدہ و رسولہٗ کہا جائے، پھر عہد کے الفاظ تین مرتبہ دہرائے جائیں۔ عہد کے الفاظ مجلس کا وہ عہدیدار کہلوائے گا جس نے انصار کا اجلاس طلب کیا ہو مثلاً زعیم، نائب زعیم یا مہتمم اور مرکز میں قائد صاحبان میں سے کوئی یا صدر مجلس۔

جدید عہد

ابتدائی دور میں صدر مجلس کی مندرجہ بالا ہدایت پر عمل ہوتا رہا ہے، لیکن مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع منعقدہ ۲۷ ر اخاء / اکتوبر ۱۳۳۵ ہش / ۱۹۵۶ء کے موقعہ پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے ایک اور عہد تجویز فرمایا اور اسے اپنی افتتاحی تقریر سے قبل کہلوایا،

---

[1] الفضل ۱۱ ر فتح / دسمبر ۱۳۲۳ ہش / ۱۹۴۴ء

اور وہ یہ ہے :-

"اشھد ان لا الٰہ اِلّا اللّٰہ وحدہٗ لا شریک لہٗ واشھد ان محمداً عبدہٗ ورسولہ۔

مَیں اقرار کرتا ہوں کہ اسلام اور احمدیت کی مضبوطی اور اشاعت اور نظام خلافت کی حفاظت کے لیے انشاء اللہ آخر دم تک جدوجہد کرتا رہوں گا اور اس کیلئے بڑی سے بڑی قربانی پیش کرنے کے لیے ہمیشہ تیار رہوں گا، نیز مَیں اپنی اولاد کو بھی ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے کی تلقین کرتا رہوں گا۔"

اب انصار اللہ کے اجتماعات میں یہی عہد ایک مرتبہ کھڑے ہو کر دہرایا جاتا ہے۔

جماعتی عہد

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خدام الاحمدیہ کے اٹھارویں سالانہ اجتماع منعقدہ ۱۳۳۸ھش/۱۹۵۹ء کے موقعہ پر ایک جماعتی عہد تجویز فرمایا جسے خدام نے حضور کی اتباع میں اس وقت دہرایا۔ اس عہد کے بارے میں حضور نے ہدایت فرمائی کہ مقامی جماعتیں خواہ خدام کی ہوں یا انصار کی یہی عہد دہرایا کریں۔ جو عہد حضور نے اس وقت پیش فرمایا وہ یہ ہے :-

"اشھد ان لا الٰہ اِلّا اللّٰہ وحدہٗ لا شریک لہٗ واشھد ان محمداً عبدہٗ ورسولہ۔

ہم اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ ہم اسلام اور احمدیت کی اشاعت اور محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے لیے اپنی زندگیوں کے آخری لمحات تک کوشش کرتے چلے جائیںگے اور اس مقدس فرض کی تکمیل کے لیے ہمیشہ اپنی زندگیاں خدا اور اس کے رسولؐ کے لیے وقف رکھیں گے اور ہر بڑی سے بڑی قربانی پیش کرکے قیامت تک اسلام کے جھنڈے کو دنیا کے ہر ملک میں اونچا رکھیں گے۔

ہم اس بات کا بھی اقرار کرتے ہیں کہ ہم نظام خلافت کی حفاظت اور اس کے استحکام کیلئے

آخر دم تک جدو جہد کرتے رہیں گے اور اپنی اولاد در اولاد کو ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے اور اسکی برکات سے مستفیض ہونے کی تلقین کرتے رہینگے تا کہ قیامت تک خلافتِ احمدیہ محفوظ چلی جائے اور قیامت تک سلسلہ احمدیہ کے ذریعہ اسلام کی اشاعت ہوتی رہے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا دنیا کے تمام جھنڈوں سے اونچا لہرانے لگے ، اے خدا تو ہمیں اس عہد کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرما آمین ۔ اللھم اٰمین ۔ اللھم آمین "

اس عہد کے بارے میں حضور نے ارشاد فرمایا کہ یہ عہد جو اس وقت آپ لوگوں نے کیا ہے متواتر چار صدیوں بلکہ چار ہزار سال تک جماعت کے نوجوانوں سے لیتے چلے جائیں اور جب تمہاری نئی نسل تیار ہو جائے تو پھر اسے کہیں کہ وہ اس عہد کو اپنے سامنے رکھے اور ہمیشہ اسے دہراتی چلی جائے اور پھر وہ نسل یہ عہد اپنی تیسری نسل کے سپرد کرے اور اس طرح ہر نسل اپنی اگلی نسل کو اس کی تاکید کرتی چلی جائے ۔ اسی طرح بیرونی جماعتوں میں جو جلسے ہوا کریں ان میں بھی مقامی جماعتیں خواہ خدام کی ہوں یا انصار کی یہی عہد دہرایا کریں یہاں تک کہ دنیا میں احمدیت کا غلبہ ہو جائے اور اسلام اتنا ترقی کرے کہ دنیا کے چپہ چپہ پر پھیل جائے ۔ [1]

انصار اللہ کا جھنڈا ۔ عَلَم انعامی اور اسناد خوشنودی

۱۳۳۵ ہش / ۱۹۵۶ء کے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر شوریٰ انصار اللہ میں یہ فیصلہ ہوا کہ

۱ ۔ انصار کا اپنا جھنڈا ہو اور انعامی و اعزازی جھنڈا بھی دیا جایا کرے ۔

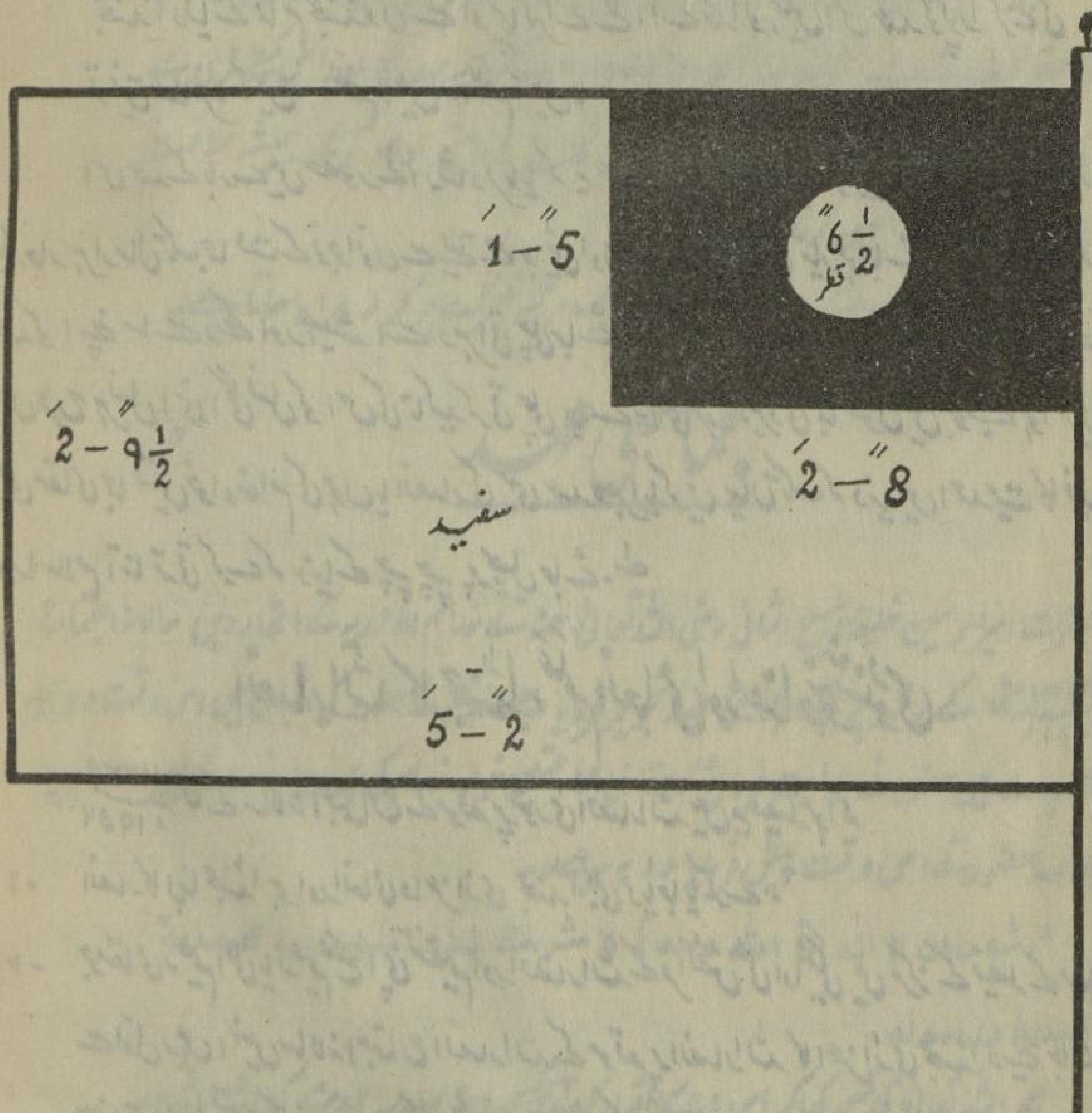
۲ ۔ جو مقامی زعیم اعلیٰ یا زعیم ضلع اپنی تنظیم اور انصار اللہ کے فرائض کی ادائیگی میں مرکز کے فیصلہ کے مطابق سب سے اوّل رہیں انہیں سالانہ اجتماع انصار اللہ کے موقعہ پر انصار اللہ کا اعزازی جھنڈا دیئے جانے کی سفارش حضرت امیر المومنین کی خدمت میں مجلس انصار اللہ مرکزیہ کرے ۔

انصار اللہ کا جھنڈا اس فیصلہ کو عملی جامہ پہنانے اور تفاصیل طے کرنے کے لیے ایک سب کمیٹی مقرر کی گئی جس کے ممبر مندرجہ ذیل اراکین تجویز ہوئے ۔ حضرت مرزا ناصر احمد صاحب ، مولانا جلال الدین صاحب شمس ۔ محمد شفیع صاحب گوجرانوالہ ، چوہدری شریف احمد صاحب باجوہ لائلپور ، مرزا داؤد احمد صاحب ، مولانا ابو العطاء صاحب جو جھنڈا تجویز ہوا اس کا ڈیزائن اور سائز درج ذیل نقشہ سے ظاہر ہے ۔

---

[1] الفضل ۲۸ راخاء / اکتوبر ۱۳۳۸ ہش / ۱۹۵۹ء

انصار اللہ کا جھنڈا



کپڑے کا طول پانچ فٹ دو انچ اور عرض دو فٹ ساڑھے نو انچ۔ سفید زمین کے دائیں جانب اوپر والے کونے میں دو فٹ آٹھ انچ لمبا اور ایک فٹ پانچ انچ چوڑا سیاہ حصہ ہے جس کے وسط میں ساڑھے چھ انچ قطر کا سفید بدر کامل ہے۔

عَلَم انعامی

اعزازی جھنڈے یعنی عَلَم انعامی کا بھی وہی ڈیزائن ہے جو انصاراللہ کے جھنڈے کا ہے، لیکن ڈنڈے (پول) کے دو حصّے ہیں تاکہ اسے آسانی سے ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جایا سکے۔

۱۳۴۵ہش/۱۹۶۶ء کے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر مجلس راولپنڈی نے یہ تجویز پیش کی کہ مروجہ دستور کے مطابق علَم انعامی مجلس انصاراللہ کے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر دیا جاتا ہے۔ ہمارا سال یکم صلح/جنوری سے شروع ہوتا ہے۔ سال بھر کی کارکردگی کا جائزہ لے کر خلیفۂ وقت کی خدمت میں درخواست کی جائے کہ وہ علَم انعامی جلسہ سالانہ کے موقعہ پر اپنے دست مبارک سے عطا فرمایا کریں اس طرح مسابقت کی روح ترقی کرے گی۔

یہ تجویز کثرت رائے سے منظور کر لی گئی اور حضرت امیرالمومنین نے بھی اس کی منظوری عطا فرمائی ۱۳۴۶ہش/۱۹۶۷ء کی شوریٰ میں یہ سفارش کی گئی کہ مجالس کی تربیت کے کام کا جائزہ لیتے وقت قیادت تربیت اس امر کو ملحوظ رکھے گی کہ جس مجلس کا کام قیادت کے نزدیک سب سے اچھا ہو اس کے اسّی فیصد ارکان نماز باترجمہ بھی جانتے ہوں۔ اسی صورت میں قیادت تربیت علَم انعامی کی سفارش کرے گی۔ حضرت امیرالمومنین نے اس تجویز کو منظور فرما لیا۔

علَم انعامی اور اسنادِ خوشنودی حاصل کرنے کے لیے حضرت امیرالمومنین نے جو ذیلی قواعد[1] منظور فرمائے وہ یہ ہیں:۔

الف۔ علَم انعامی اور سندات صرف انہی مجالس کو دی جائیں گی جنہوں نے دوران سال جملہ قیادتوں کے ساتھ عملی تعاون کیا ہو۔

ب۔ تعاون کرنے والی اور اس اعزاز کی حقدار صرف وہی مجلس سمجھی جائے گی جس نے تمام قیادتوں سے پچھتر فیصد نمبر حاصل کئے ہوں۔

مختلف سالوں میں علَم انعامی حاصل کرنے والی مجالس کی فہرست درج ذیل ہے:۔

---

[1] ماہنامہ انصاراللہ اخاء/اکتوبر ۱۳۴۶ہش/۱۹۶۷ء

علَم انعامی حاصل کرنیوالی مجالس

نمبر شمار	سنہ ہجری شمسی / سنہ عیسوی	عَلَم حاصل کرنے والی مجلس	نمائندہ مجلس جس نے عَلَم حاصل کیا	دوم۔ سوم۔ رہنے والی مجالس (ترتیب وار)
۱	سنہ ۱۳۳۶ہش / ۱۹۵۷ء	ملتان شہر	میاں محمد سعید صاحب	دارالرحمت غربی ربوہ
۲	سنہ ۱۳۳۷ / ۱۹۵۸	کراچی	چوہدری عبدالحق صاحب ورک	ملتان شہر
۳	سنہ ۱۳۳۸ / ۱۹۵۹	"	چوہدری عبدالحق صاحب ورک	
۴	سنہ ۱۳۳۹ / ۱۹۶۰	"	چوہدری احمد مختار صاحب زعیم اعلیٰ	
۵	سنہ ۱۳۴۰ / ۱۹۶۱	"	محمد شفیع خان صاحب	
۶	سنہ ۱۳۴۱ / ۱۹۶۲	ملتان شہر	میاں محمد سعید صاحب	گوئیکی (ضلع گجرات)
۷	سنہ ۱۳۴۲ / ۱۹۶۳	کراچی	چوہدری احمد مختار صاحب زعیم اعلیٰ	گوئیکی (ضلع گجرات)۔ دارالصدر غربی ربوہ
۸	سنہ ۱۳۴۳ / ۱۹۶۴	"	" " " "	لائل پور، پشاور
۹	سنہ ۱۳۴۵ / ۱۹۶۶	پشاور	چوہدری رکن الدین صاحب زعیم اعلیٰ	کراچی، کوئٹہ
۱۰	سنہ ۱۳۴۶ / ۱۹۶۷	پشاور، پہلے ۶ ماہ کراچی، آخری ۶ ماہ	چوہدری رکن الدین، محمد شفیع خانصاحب نجیب آبادی	
۱۱	سنہ ۱۳۴۷ / ۱۹۶۸	کراچی، پہلے ۶ ماہ پشاور، آخری ۶ ماہ	محمد شفیع خاں زعیم اعلیٰ کراچی	کوئٹہ
۱۲	سنہ ۱۳۴۸ / ۱۹۶۹	لائل پور	قریشی افتخار علی صاحب زعیم اعلیٰ	کراچی، پشاور، ربوہ، کوئٹہ، شیخوپورہ، سرگودھا، سیالکوٹ جھنگ صدر، سکھر

نمبر شمار	سنہ ہجری شمسی سنہ عیسوی	علم حاصل کرنیوالی مجلس	نمائندہ مجلس جس نے علم حاصل کیا	دوم، سوم، رہنے والی مجالس (ترتیب وار)
۱۳	۱۳۴۹ ہش / ۱۹۷۰ء	لاہور	عبداللطیف ستکوہی صاحب زعیم اعلیٰ لاہور	لائلپور، کراچی، پشاور، ربوہ، کوئٹہ، سکھر، جھنگ صدر، کوٹ مومن، ددالمیال
۱۴	۱۳۵۰ ہش / ۱۹۷۱	مارٹن روڈ کراچی	مولوی عبدالمجید صاحب زعیم اعلیٰ	لاہور، لائلپور، ناظم آباد کراچی، حسن پور (لائلپور) واربرٹن (شیخوپورہ) کراچی صدر، پشاور شہر، جھنگ صدر، سکھر
۱۵	۱۳۵۱ ہش / ۱۹۷۲	" " "	" " " "	لائلپور، حسن پور (لائلپور) دارالذکر (لاہور) پشاور، واربرٹن ناظم آباد کراچی، سرگودھا، ماڈل ٹاؤن لاہور، کوٹ مومن (سرگودھا)
۱۶	۱۳۵۲ ہش / ۱۹۷۳	" " "	" " " "	لائلپور، حسن پور، ربوہ، جھنگ صدر، ناظم آباد کراچی، کوئٹہ واربرٹن، کراچی صدر، پشاور
۱۷	۱۳۵۳ ہش / ۱۹۷۴	اسلامیہ پارک لاہور	چوہدری نصیر احمد صاحب زعیم اعلیٰ	مارٹن روڈ کراچی، لائل پور، ناظم آباد کراچی، کراچی صدر، واربرٹن سکھر، پشاور، جھنگ صدر، کوئٹہ
۱۸	۱۳۵۴ ہش / ۱۹۷۵	" "	" " " " "	لائلپور، مارٹن روڈ کراچی، دارالذکر لاہور، ناظم آباد کراچی، سکھر شہر کراچی صدر، ربوہ، کوئٹہ شہر، مغلپورہ لاہور
۱۹	۱۳۵۵ ہش / ۱۹۷۶	" " "	" " " " "	فیصل آباد، مارٹن روڈ کراچی، ربوہ، سکھر، پشاور، دارالذکر لاہور بہاولپور، راولپنڈی، ناظم آباد کراچی
۲۰	۱۳۵۶ ہش / ۱۹۷۷	اسلامیہ پارک لاہور و فیصل آباد	چوہدری نصیر احمد صاحب زعیم اعلیٰ چوہدری عبدالغنی صاحب زعیم اعلیٰ	چک نمبر ۱۲۱ حسن پور، ناظم آباد، مارٹن روڈ، بہاولپور، ربوہ سیالکوٹ، دارالذکر لاہور، بہاول نگر، سکھر
۲۱	۱۳۵۷ ہش / ۱۹۷۸	ناظم آباد کراچی	چوہدری شریف احمد صاحب وڑائچ	فیصل آباد، ماڈل ٹاؤن لاہور، اسلامیہ پارک لاہور، بہاول پور، گجرات سیالکوٹ دارالذکر لاہور، سکھر، شیخوپورہ، صدر کراچی

اسنادِ خوشنودی

شوریٰ انصار اللہ منعقدہ ۱۳۴۵ہش/۱۹۶۶ء میں مجلس راولپنڈی نے یہ تجویز پیش کی کہ "علاقائی مجالس کو اعلیٰ کارکردگی کے صلہ میں خوشنودی کے سرٹیفکیٹ دیئے جایا کریں، تاکہ سبقت لے جانے کا جذبہ ترقی کرے، شوریٰ نے بالاتفاق اس تجویز کی سفارش کی اور حضرت امیرالمومنین نے اس کو منظور فرما لیا۔[1]

اگلے سال یعنی ۱۳۴۶ہش/۱۹۶۷ء کی شوریٰ میں اس سلسلہ میں قیادت عمومی کی جانب سے یہ تجویز پیش ہوئی کہ "شوریٰ ۱۹۶۶ء کے فیصلہ کے مطابق علاقائی مجالس کو اعلیٰ کارکردگی کے صلہ میں خوشنودی کے سرٹیفکیٹ دیئے جایا کریں مگر علاقائی مجالس اتنی کم ہیں کہ مقابلہ کی اصل روح قائم نہیں رہ سکتی، مناسب ہوگا کہ علاقائی کے ساتھ "ضلعی" کے لفظ کا اضافہ کر دیا جائے۔ اس طرح ایک تو ضلعی مجالس کی حوصلہ افزائی ہوگی دوسرے مقابلہ کا معیار بلند ہوگا۔" غور کے بعد شوریٰ نے سفارش کی کہ

"حسب سابق علاقائی مجالس میں اعلیٰ کارکردگی کے صلہ میں خوشنودی کے سرٹیفکیٹ دیئے جایا کریں اور ضلعی مجالس کا آپس میں مقابلہ کر کے اعلیٰ کارکردگی کے صلہ میں خوشنودی کے سرٹیفکیٹ بھی دیئے جایا کریں۔"[2]

حضرت امیرالمومنین نے شوریٰ کے مشورہ کو قبول کرتے ہوئے اس کی منظوری صادر فرمائی، چنانچہ ۱۹۶۸ء سے اس کے مطابق عمل شروع ہوگیا۔

عَلَم انعامی اور اسنادِ خوشنودی کے حصول کے سلسلہ میں جو ذیلی قواعد حضرت امیرالمومنین نے منظور

---

[1] ریکارڈ مجلس انصاراللہ مرکزیہ [2] ایضاً

فرمائے تھے ان کے مطابق وہی مجالس اس اعزاز کی حقدار سمجھی جاتی ہیں جو تمام قیادتوں کے ساتھ عملی تعاون کریں اور کم از کم ۷۵ فیصد نمبر ہر قیادت سے حاصل کریں[۵] اعزازات یعنی علم انعامی اور اسناد خوشنودی کا فیصلہ کرنے کے لیے ہر سال صدر محترم دو یا تین قائدین پر مشتمل ایک کمیٹی نامزد فرماتے ہیں جو نائب صدر کی صدارت میں یہ فیصلہ کرتی ہے کہ کون کون سے ناظمین علاقائی / ضلع اس قابل ہیں کہ انہیں اسناد خوشنودی دیئے جانے کی سفارش کی جائے جس طرح زعما / زعماء اعلیٰ اپنی کارکردگی کی ماہوار رپورٹ مرکز میں ارسال کرتے ہیں، اسی طرح ناظمین علاقائی / اضلاع بھی اپنی رپورٹ ارسال کرتے ہیں اور ان رپورٹوں سے ان کی کارکردگی کا اندازہ لگایا جاتا ہے۔

مختلف سنین میں اسناد خوشنودی حاصل کرنے والی مجالس کی فہرست درج ذیل ہے:۔

✻

---

[۵] ماہنامہ انصاراللہ اکتوبر ۱۹۶۷ء

اسناد خوشنودی حاصل کرنیوالے ناظمین اعلیٰ

علاقائی مجالس

سنہ ہش / ء	اوّل: علاقہ	اوّل: نام ناظم اعلیٰ	دوم: علاقہ	دوم: نام ناظم اعلیٰ	سوم: علاقہ	سوم: نام ناظم اعلیٰ
۱۳۴۷ ہش / ۱۹۶۸		کوئی علاقائی ناظم مستحق قرار نہیں دیا گیا				
۱۳۴۸ ہش / ۱۹۶۹		" " " " " " "				
۱۳۴۹ ہش / ۱۹۷۰	صوبہ سرحد	چوہدری رکن الدین صاحب	صوبہ سندھ	قریشی عبدالرحمٰن صاحب		
۱۳۵۰ ہش / ۱۹۷۱	صوبہ سندھ	قریشی عبدالرحمٰن صاحب	صوبہ سرحد	چوہدری رکن الدین صاحب	بلوچستان	میاں بشیر احمد صاحب
۱۳۵۱ ہش / ۱۹۷۲	"	" " "	"	" " "	"	" " "
۱۳۵۲ ہش / ۱۹۷۳	" "	" " " "	بلوچستان	میاں بشیر احمد صاحب	صوبہ سرحد	چوہدری رکن الدین صاحب
۱۳۵۳ ہش / ۱۹۷۴		اسناد تقسیم نہیں ہوئیں				
۱۳۵۴ ہش / ۱۹۷۵	صوبہ سندھ	قریشی عبدالرحمٰن صاحب	بلوچستان	میاں بشیر احمد صاحب	صوبہ سرحد	چوہدری رکن الدین صاحب
۱۳۵۵ ہش / ۱۹۷۶		اجتماع نہیں ہوا				
۱۳۵۶ ہش / ۱۹۷۷	صوبہ سندھ	قریشی عبدالرحمٰن صاحب				
۱۳۵۷ ہش / ۱۹۷۸	" "	" " " "				

اسناد خوشنودی حاصل کرنیوالے ناظمین اضلاع

ضلعی مجالس

	اول		دوم		سوم	
سنہ ہش عیسوی	ضلع	ناظم ضلع	ضلع	ناظم ضلع	ضلع	ناظم ضلع
۱۳۴۷ ۱۹۶۸	کراچی	محمد شفیع خان صاحب	پشاور	چوہدری رکن الدین صاحب		
۱۳۴۸ ۱۹۶۹	"	" " "	"	" " " "	لائلپور	پیر عبدالرحمن صاحب
۱۳۴۹ ۱۹۷۰	لاہور	ملک عبداللطیف ستکوہی صاحب	لائلپور	پیر عبدالرحمن صاحب	کراچی	محمد شفیع خانصاحب
۱۳۵۰ ۱۹۷۱	لائلپور	چوہدری احمد دین خانصاحب	لاہور	ملک عبداللطیف ستکوہی صاحب	کراچی	مرزا عبدالرحیم بیگ صاحب
۱۳۵۱ ۱۹۷۲	"	" " " "	کراچی	کیپٹن سید افتخار حسین صاحب	لاہور	ملک عبداللطیف ستکوہی صاحب
۱۳۵۲ ۱۹۷۳	"	" " " "	"	" " " "	"	" " " "
۱۳۵۳ ۱۹۷۴		اسناد تقسیم نہیں ہوئیں				
۱۳۵۴ ۱۹۷۵	لائلپور	چوہدری احمدالدین خانصاحب	کراچی	کیپٹن سید افتخار حسین صاحب	لاہور	ملک عبداللطیف ستکوہی صاحب
۱۳۵۵ ۱۹۷۶		اجتماع نہیں ہوا				
۱۳۵۶ ۱۹۷۷	فیصل آباد	چوہدری احمد دین صاحب	سیالکوٹ	بابو قاسم دین صاحب		
۱۳۵۷ ۱۹۷۸	فیصل آباد کراچی	چوہدری احمد دین صاحب مکرم نعیم احمد خانصاحب	لاہور	ملک عبداللطیف ستکوہی صاحب	گجرات	سید رفیق احمد صاحب

چودھواں باب

شوریٰ انصاراللہ

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اور آپؐ کی وساطت سے آپؐ کے تمام نمائندوں کو حکم دیتا ہے کہ شَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ یعنی معاملات باہمی مشاورت سے فیصلہ کئے جائیں۔ یہی طریق بابرکت اور مسنون ہے۔

مندرجہ بالا ارشاد باری کی تعمیل میں ۱۳۳۵ہش/۱۹۵۶ء میں ہی جب انصاراللہ کا ایک نیا دور شروع ہوا اور حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نائب صدر مقرر ہوئے تو آپ نے محسوس کیا کہ مجلس کے سالانہ اجتماعات باقاعدگی سے ہونے ضروری ہیں اور ساتھ ہی یہ محسوس کیا کہ ان اجتماعات سے مشاورت کا فائدہ بھی اٹھایا جاسکتا ہے اس لیے تقسیم ملک کے بعد جب پہلا سالانہ اجتماع ۱۳۳۴ہش/۱۹۵۵ء میں منعقد ہونے لگا تو یہ بھی اعلان کیا گیا کہ اس موقعہ پر شوریٰ انصاراللہ کا بھی انعقاد ہوگا۔ چنانچہ اس تاریخ سے باقاعدگی کے ساتھ ہر سالانہ اجتماع پر حسب ضرورت ایک دن یا دو دن شوریٰ کا اجلاس بھی ضرور منعقد ہوتا ہے اور پیش آمدہ مسائل کو منتخب نمائندگان کے مشورہ سے تصفیہ کیا جاتا ہے۔

نمائندگی کا طریق شوریٰ میں نمائندگی کس طریق پر ہو اس بارے میں مجلس عاملہ انصاراللہ مرکزیہ کا ایک اجلاس[1] ۳۰؍احسان/جون ۱۳۳۵ہش/۱۹۵۶ء کو منعقد ہوا اور اس میں فیصلہ کیا گیا کہ اجتماع میں بلحاظ تعداد اراکین انصاراللہ نمائندگان کی شرکت مندرجہ ذیل نسبت سے ہوگی:۔

ا۔ ایسی مجلس جس کے اراکین ۲۰ سے کم ہوں ایک نمائندہ منتخب شدہ۔

ب۔ جس مجلس کے اراکین ۲۰ ہوں ایک نمائندہ منتخب شدہ نیز مجلس کا زعیم بلحاظ عہدہ بغیر انتخاب نمائندہ ہوگا۔

---

[1] ریکارڈ مجلس انصاراللہ

مجلس عاملہ انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ ۱۹۶۶ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ



کرسیوں پر دائیں سے بائیں: صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ۔ صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب ۔ مولانا جلال الدین صاحب شمس ۔ سیدنا حضرت مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز
قائد ذہانت وصحت جسمانی ۔ قائد ایثار ۔ قائد تعلیم ۔ صدر مجلس
مولانا ابوالعطاء صاحب (قائد تربیت) شیخ محبوب عالم صاحب خالد (قائد عمومی) چوہدری ظہور احمد صاحب (قائد مال)

کھڑے دائیں سے بائیں: مولانا نسیم سیفی صاحب (نائب قائد عمومی) مسعود احمد خان صاحب دہلوی (قائد اشاعت) چوہدری شبیر احمد صاحب (نائب قائد اصلاح و ارشاد) چوہدری فضل احمد صاحب (نائب قائد تعلیم)

ج۔ جس مجلس کی تعداد ۲۰ سے زائد ہو تو ہر ۲۰ یا اس کے جزو پر ایک ایک نمائندہ منتخب شدہ زائد ہوتا جائے گا۔

د۔ بڑی مجالس میں جہاں زعیم اعلیٰ مقرر ہو تو وہ بھی بغیر انتخاب مجلس کا نمائندہ ہوگا۔

ھ۔ ضلعوار نظام کے ماتحت ناظم ضلع کو بھی بلحاظ عہدہ نمائندگی کا استحقاق حاصل ہوگا۔

اس کے علاوہ مجلس چک نمبر ۹۸ شمالی ضلع سرگودھا کی تجویز پر کہ "صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اب چونکہ بہت قلیل تعداد میں رہ گئے ہیں اس لیے ان کو اجتماع انصار اللہ میں تعداد پر نمائندگی سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔ وہ زعیم وغیرہ عہدہ داروں کی طرح بحیثیت صحابی اجتماع میں شامل ہوسکیں" صحابہ کرام کی شمولیت کو بحیثیت صحابی منظور کر لیا گیا۔

ایجنڈا کی تیاری

شوریٰ میں جو تجاویز زیر غور آتی ہیں اس کا طریق کار یہ ہے کہ جو رکن کوئی تجویز پیش کرنا چاہے اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ تجویز کو واضح اور معین الفاظ میں مرتب کرکے مقامی مجلس میں پیش کرے۔ اگر مقامی مجلس میں زیر غور آکر مجلس شوریٰ میں پیش کرنے کے قابل سمجھی جائے تو پھر مقامی مجلس کی طرف سے ایجنڈا میں شامل کئے جانے کے لیے مرکزی مجلس کے پاس بھیج دی جاتی ہے مرکزی مجلس عاملہ تمام موصول شدہ تجاویز پر غور کرتی ہے اور جو اس قابل ہوتیں ہیں کہ ان پر رائے لی جائے انھیں باقاعدہ ایجنڈا میں شامل کر لیا جاتا ہے۔ بعض تجاویز ایسی ہوتی ہیں جو غیر معین اور مبہم سی ہوتی ہیں یا انکے بارے میں سابق میں فیصلے ہو چکے ہوتے ہیں یا وہ کسی پہلو سے مفاد سلسلہ کے منافی ہوتی ہیں انہیں پیش کرنے کی اجازت نہیں دی جاتی۔

اگر کوئی مرکزی قائد اپنی قیادت سے متعلق کوئی معاملہ زیر غور لانا چاہے تو اس کے لیے بھی ضروری ہوتا ہے کہ وہ تجویز کو معین شکل دیکر پہلے مجلس عاملہ میں پیش کرے۔ اگر مجلس عاملہ مرکزیہ اسے قابل غور سمجھے تو اسے ایجنڈا میں شریک کر لیا جاتا ہے ورنہ نہیں۔

فیصلہ کا طریق

شوریٰ میں تمام فیصلہ جات عموماً کثرت رائے سے کئے جاتے ہیں، لیکن صدر مجلس کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ کثرت رائے کو رد کر دے اور اپنے فیصلہ کی اراکین شوریٰ کے سامنے وضاحت کرے۔

شوریٰ کے تمام فیصلہ جات بلا استثنیٰ خلیفۂ وقت کے سامنے بطور مشورہ کے پیش کئے

سا تے ہیں اور ان کو اختیار حاصل ہے کہ جس تجویز کو چاہیں منظور کریں اور جس کو چاہیں رد کردیں یا اس میں ترمیم کردیں ۔ خلیفۂ وقت کی منظوری حاصل ہونے کے بعد ہی تجاویز قابل عمل اور فیصلہ جات قابل نفاذ ہوتے ہیں ۔

۱۳۳۵ ہش / ۱۹۵۶ء سے اس وقت تک جو فیصلہ جات شوریٰ انصار اللہ میں ہوئے ہیں، ان کی تفصیل سن وار اگلے صفحات میں پیش کی گئی ہے ۔

فیصلہ جات شوریٰ انصار اللہ

۱۹۵۵ء

نمبر شمار	ایجنڈا	فیصلہ شوریٰ	منظوری حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ
۱	قیادت عمومی : اس سال چونکہ مجلس مرکزیہ کا پہلا اجتماع ہو رہا تھا اس لیے اخبار میں اطلاعات کے ذریعہ مجالس سے تجاویز حاصل کر کے مجلس عاملہ میں پیش کی گئیں اور فیصلہ ہوا کہ اس سال یہ اجتماع خدام الاحمدیہ کے اجتماع کے ساتھ دو دن کے لیے رکھا جائے اور اس اجتماع کے موقعہ پر آئندہ کے لیے معاملہ شوریٰ میں پیش کر کے فیصلہ حاصل کر لیا جائے۔	انصار اللہ کا سالانہ اجتماع اکتوبر میں کسی جمعہ اور ہفتہ کے دن ہوا کرے لیکن تاریخیں وہ نہ ہوں جو خدام الاحمدیہ اپنے اجتماع کے لیے مقرر کریں۔	منظور ہے
۲	قیادت تبلیغ : مرکز کی طرف سے ایک سہ ماہی ٹریکٹ جو ۱۶ صفحات پر مشتمل ہو عمدہ کاغذ پر اچھی لکھائی چھپوائی کے ساتھ شائع ہوا کرے اس ٹریکٹ کی زبان اور عبارت عام فہم ہو، یہ ٹریکٹ شوریٰ کے مقرر کردہ بورڈ کی نگرانی میں ایڈٹ ہوا کرے۔	ہر سہ ماہی ایک نہایت خوبصورت چار صفحہ کا ٹریکٹ کم از کم آٹھ ہزار کی تعداد میں شائع ہوا کرے یہ ٹریکٹ مجلس عاملہ انصار اللہ کا بورڈ جس میں ممبران مجلس عاملہ کے علاوہ تین علماء باہر سے ہونگے ایڈٹ کریگا۔	منظور ہے
۳	قیادت مال : مجلس لائل پور کی تجویز ہے کہ مقامی مجالس کو اپنے جمع شدہ چندہ میں سے ۱/۲ حصہ خود مقامی ضروریات پر خرچ کرنے کی اجازت دی جائے اس وقت ۱/۴ حصہ مقامی ضروریات پر خرچ ہوتا ہے اور ۳/۴ مرکز میں بھجوایا جاتا ہے۔	نامنظور	
۴	جملہ مجالس اپنے اپنے اراکین کے چندے کا بجٹ باقاعدہ تشخیص کر کے آخر ستمبر تک مرکز میں بھجوا دیا کریں۔	تمام مجالس نو کے چندہ کا بجٹ باقاعدہ تشخیص کر کے ۳۰ ستمبر تک مرکز میں بھجوا دیا کریں مالی سال یکم نومبر سے شروع ہوا کرے۔	منظور ہے
۵	دفتر مرکزیہ کی تعمیر کے لیے آئندہ سال بیس ہزار روپیہ جمع کیا جائے اور اگلے سال کے اجتماع سے	ہال اور تعمیر دفتر انصار اللہ کیلئے تین سال	منظور ہے

نمبر شمار	ایجنڈا	فیصلہ شوریٰ	منظوری حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ
	قبل دفتر کا ضروری حصہ تعمیر کر لیا جائے۔	میں بیس ہزار روپیہ چندہ جمع کیا جائے ہر مجلس کم از کم ایک روپیہ سالانہ فی کس کے حساب سے رقم ڈال دی جائے جسے وہ پورا کرنے کی ذمہ دار ہوگی۔	
۶	قیادت تعلیم و تربیت: مجالس کے کام کی نگرانی اور پڑتال اور تربیت کا جائزہ لینے کے لیے ایک انسپکٹر مقرر کیا جائے۔	نامنظور	
۷	ہر سہ ماہی کے آخر میں ہر ضلع کے صدر مقام پر اس ضلع کی مجالس کے عہدیدار جمع ہوا کریں، مرکز سے بھی کوئی نمائندہ اس اجلاس میں شریک ہوا کرے جس میں کام کا جائزہ لیا جایا کرے۔	انصار اللہ کا ضلعوار نظام قائم کیا جائے زعیم ضلع کیساتھ نائب زعیم لازمی طور پر چالیس اور پچاس سال کی عمر کے درمیان کا ہوا کرے۔	منظور ہے
۸	انصار اللہ کو تعلیمی لحاظ سے تین حصوں میں تقسیم کرکے ان کے لیے تعلیمی نصاب مقرر کیا جانا چاہیئے جس کا سالانہ امتحان ہوا کرے اور اول، دوم، سوم رہنے والوں کے لیے انعامات مقرر ہوں۔	انصار اللہ کو تعلیمی لحاظ سے تین حصے کرکے انکی استعداد کیمطابق نصاب تجویز کیا جائے اور پھر امتحان کیمتعلق سکیم پیش ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا ششماہی امتحان ہوا کرے	منظور ہے
۹		انصار اللہ کا سالانہ اجتماع زیادہ تر تربیتی پروگرام پر مشتمل ہوتا ہے اسلئے آئندہ سالانہ جلسوں میں نمائندوں کے علاوہ، ربوہ، احمد نگر، چنیوٹ کے تمام اراکین انصار (سوائے معذوروں کے) بطور زائر لازمی طور پر شریک ہوا کریں۔	
۱۰		انصار اللہ کے قواعد اور لائحہ عمل پر نظرثانی	

نمبر شمار	ایجنڈا	فیصلہ شوریٰ	منظوری حضرت امیر المومنین ایدہ
		کیلئے ایک بورڈ مقرر کیا جاتا ہے جو علاوہ محترم نائب صدر صاحب کے مندرجہ ذیل اراکین پر مشتمل ہوگا۔ ۱۔ مولوی عبدالرحیم درد ۲۔ مولوی ابوالعطاء، ۳۔ شیخ محبوب عالم خالد، ۴، مرزا عبدالحق، ۵، نمائندہ لائلپور، ۶، نمائندہ سیالکوٹ، ۷، نمائندہ گجرات، ۸، نمائندہ لاہور۔ اس سب کمیٹی یا بورڈ کو اختیار ہوگا کہ ڈاکٹروں اور ورزش کے ماہروں کو اپنے ساتھ شریک کرے	
۱۱		سالانہ اجلاس انصاراللہ کے اخراجات کے لیے ہر رکن اپنے ماہوار چندہ نصف پائی فی روپیہ (بشرطیکہ ۲ ر ماہوار سے کم نہ ہو) کے علاوہ ۱ ر ماہوار چندہ دے	
	۱۹۵۶ء		
۱	<u>قیادت عمومی</u>: آیت قرآنی کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف و تنھون عن المنکر واولٰئک ھم المفلحون میں ارشاد خداوندی "تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر" ہمارا ماٹو ہونا چاہیئے۔	تجویز منظور ہے آخری منظوری حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے حاصل کی جائے۔	حضور نے فرمایا "منظور ہے"
۲	انصاراللہ کا اپنا جھنڈا ہو اور انعامی و اعزازی جھنڈا بھی دیا جایا کرے۔	اصولی طور پر منظور ہے تفصیلات سب کمیٹی طے کریگی اراکین سب کمیٹی۔ ۱۔ صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب، ۲، مولانا شمس، ۳۔ محمد شفیع گوجرانوالہ ۴۔ چوہدری شریف احمد باجوہ لائلپور، ۵، مرزا داؤد احمد، ۶، مولانا ابوالعطاء صاحب	منظور ہے

نمبر شمار	ایجنڈا	فیصلہ شوریٰ	منظوری حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ
۳	جو مقامی زعیم اعلیٰ یا زعیم ضلع اپنی تنظیم اور انصار اللہ کے فرائض کی ادائیگی میں مرکز کے فیصلہ کے مطابق سب سے اول رہیں انہیں سالانہ اجتماع انصار اللہ کے موقعہ پر اعزازی جھنڈا دیئے جانے کی حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں مجلس انصار اللہ مرکزیہ سفارش کیا کرے۔	ایک عام مجالس کا مقابلہ ہوا کرے اور ایک مقابلہ صرف دیہاتی مجالس کا ہوا کرے تفصیلات مجلس عاملہ طے کرے۔	منظور ہے
۴	قیادت تربیت: تربیتی اجتماع (پندرہ روزہ یا ایک ہفتہ کے لیے) سال میں ایک مرتبہ ہوا کرے۔	تربیتی اجتماع سال میں ایک مرتبہ ایک ہفتہ کے لیے ہوا کرے۔	منظور ہے
۶/۵	جسمانی و مجلسی صفائی کے رواج کی عادت ڈالی جائے مثلاً گھر کے ماحول کو صاف اور ستھرا رکھا جائے ہر ممبر کے کپڑے صاف ہوں، مجلس میں تھوکا نہ جائے وغیرہ	تجویز نمبر ۵ نمبر ۶ اصولی طور پر منظور ہیں مجلس عاملہ مرکزیہ عملی جامہ پہنائے	منظور ہے
۷	قیادت تعلیم: ۱۹۵۷ء میں ہر رکن انصار اللہ کے لیے کم از کم کلمہ طیبہ صحیح اعراب کے ساتھ نیز نماز مکمل مع ترجمہ نیز عقائد اسلام یاد کرنے ضروری قرار دیئے جائیں۔	منظور ہے	منظور ہے
۸	قیادت مال: بجٹ آمد و خرچ برائے سال ۱۳۳۶ ہش / ۱۹۵۷ء پیش ہے۔	بجٹ منظور ہے، علاوہ ازیں پانچ ہزار روپیہ بصورت آمد زائد بجٹ خرچ برائے اشاعت منظور کیا جاتا ہے۔	منظور ہے

آمد		خرچ عملہ	
۱- چندہ تعمیر	۱۵۰۰۰	دو کلرک = ۷۰ × ۱۲ × ۲ =	۱۶۸۰
۲- سالانہ اجتماع	۲۰۰۰	ایک مددگار کارکن = ۵۰ × ۱۲ =	۶۰۰
۳- چندہ مجلس	۶۰۰۰	ایک چوکیدار	۶۰۰
میزان	۲۳۰۰۰	سائر:-	
		سٹیشنری	۲۵۰
		ڈاک	۷۵۰
		سامان	۱۰۰۰
		سفر خرچ	۳۰۰
		اشاعت لٹریچر	۵۰۰
		متفرق	۵۰
		غیر معمولی	۲۷۰
		تعمیر	۱۵۰۰۰
		اجتماع سالانہ	۲۰۰۰
		میزان	۲۳۰۰۰

نمبر شمار	ایجنڈا	فیصلہ شوریٰ	منظوری حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ
۹	چندہ ماہوار انصاراللہ کی شرح ½ پائی فی روپیہ مقرر ہے چونکہ مجلس نے اپنا کام پوری سرگرمی سے شروع کردیا ہے جس کے لیے لازمی طور پر روپیہ کی بھی ضرورت ہوگی اس لیے چندہ کی شرح بڑھادی جائے۔	شرح چندہ بدستور رہے مجالس کی تعداد میں اضافہ کیا جائے اور وصولی باقاعدہ ہونی چاہیئے۔	منظور ہے
۱۰	جن اراکین انصاراللہ نے نائب صدر محترم کی تحریک پر تعمیر دفتر انصاراللہ میں ایک ایک سو روپیہ یا زائد چندہ دیا ہے انکے نام ایک بورڈ پر لکھ کر ہال میں موزوں جگہ پر لگادیئے جائیں تاکہ ان کے لیے دعا کی تحریک ہوتی رہے۔	منظور ہے	منظور ہے
۱۱	تجویز مجلس انصاراللہ چک نمبر ۹۸ ش ضلع سرگودھا:- صحابہ حضرت مسیح موعودؑ اب چونکہ بہت قلیل تعداد میں رہ گئے ہیں اس لیے ان کو اجتماع انصاراللہ میں تعداد پر نمائندگی سے مستثنیٰ قرار دیا جائے وہ زعیم وغیرہ عہدیداران کی طرح بحیثیت صحابی اجتماع میں شامل ہوسکیں۔	منظور ہے	منظور ہے
۱۲	تجویز مجلس انصاراللہ لائل پور: سال میں کم ازکم ایک بار قرآن مجید کا امتحان ہونا چاہیئے۔ مجلس انصاراللہ مرکزیہ کی رائے: قرآن مجید کے کسی حصہ کے ترجمے کا امتحان سال میں ایک دفعہ ضرور ہوا کرے۔	مجلس لائلپور کی تجویز کو مجلس انصاراللہ مرکزیہ کی رائے کے مطابق منظور کیا گیا	منظور ہے
۱۳	مسودہ قواعد وضوابط مجلس انصاراللہ پیش ہے	سابقہ کمیٹی مزید غور کرکے اسے نافذ کرے	منظور ہے
	۱۹۵۶ء		
۱	تجاویز مجلس مرکزیہ: حضرت مسیح موعودؑ کا رسالہ "ایک غلطی کا ازالہ" انصاراللہ کی طرف سے طبع کرواکر اس نوٹ کے ساتھ غیر مبائعین میں تقسیم کیا جائے کہ مسئلہ نبوت حضرت مسیح موعودؑ کے بارہ میں ہمارا وہی عقیدہ ہے جو اس رسالہ میں حضورؑ نے بیان فرمایا ہے اور حضور کی نبوت کی اس تشریح سے سرمو انحراف کو ہم ناجائز اور باطل سمجھتے ہیں۔ کیا غیر مبائعین کو اس سے اتفاق ہے؟ یہ رسالہ چار ہزار کی تعداد میں مجالس انصاراللہ کی طرف سے مفت شائع کیا جائے اور غیر مبائعین تک پہنچایا جائے۔	منظور ہے	منظور ہے
۲	خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع میں دس یا کم و بیش نمائندے انصاراللہ کے شامل ہوا	منظور ہے	منظور ہے

نمبرشمار	ایجنڈا	فیصلہ شوریٰ	منظوری حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ
	کریں۔ جنھیں مجلس عاملہ مرکزیہ منتخب کرے گی اور ایسے ہی خدام الاحمدیہ کے دس یا کم و بیش نمائندے مجلس انصاراللہ کے سالانہ اجتماع میں شریک ہوں، جنھیں مجلس خدام الاحمدیہ کی مجلس عاملہ مرکزیہ منتخب کرے گی۔		
۳	حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی فارسی درثمین کا انتخاب سولہ صفحات پر مشتمل عمدہ طباعت کے ساتھ جس کے اخراجات مجالس برداشت کریں گی، اس سال شائع کیا جائے۔	منظور ہے	منظور ہے
۴	مالی اور دیگر ضرورتوں کی وجہ سے یہ تجویز پیش ہے کہ انصاراللہ کا سال یکم جنوری سے ۳۱ دسمبر تک ہوا کرے۔	منظور ہے۔ موجودہ سال ۳۱ دسمبر تک جاری رہے اور اسکے اخراجات گزشتہ سال کے بجٹ سے ہی ادا ہوں	منظور ہے
۵	تجاویز مجلس انصاراللہ ربوہ حلقہ ج		
	ہر رکن انصاراللہ اس بات کا اہتمام کریگا کہ اس کے گھر کے سب افراد، بیوی اور بچے قرآن کریم پڑھنے، سمجھنے اور عمل کرنے والے ہوں اور قرآن مجید کی باقاعدہ روزانہ تلاوت کرنے والے ہوں۔	درست ہے	منظور ہے
۶	ہر رکن انصاراللہ سے وعدہ لیا جائے کہ وہ سال میں کم از کم ایک شخص کی صحیح تربیت کرکے اسے سچا مسلمان بنائے گا۔	منظور ہے	منظور ہے
۷	بجٹ آمد و خرچ برائے سال ۱۹۵۸ء آمد چندہ تعمیر دفتر ۲۰۰۰۰ " سالانہ اجتماع ۲۰۰۰ " مجلس ۷۰۰۰ میزان: ۲۹۰۰۰ خرچ عملہ دو کلرک: ۷۰×۱۲×۲ = ۱۶۸۰ ایک مددگار: ۵۰×۱۲ = ۶۰۰ چوکیدار ۵۰×۱۲ = ۶۰۰ میزان: ۲۸۸۰	آمد چندہ تعمیر دفتر ۲۰۰۰۰ " سالانہ اجتماع ۲۰۰۰ " مجلس ۷۰۰۰ " اشاعت ۷۵۰ میزان آمد ۲۹۷۵۰ خرچ عملہ ۲۸۸۰ سائر ۴۱۲۰ تعمیر ۲۰۰۰۰ سالانہ اجتماع ۲۰۰۰ اشاعت ۷۵۰ میزان کل خرچ ۲۹۷۵۰	منظور ہے

نمبر شمار	ایجنڈا	فیصلہ شوریٰ	منظوری حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ
	سائر:- سٹیشنری ۲۵۰ ڈاک ۱۰۰۰ سامان ۱۰۰۰ سفر خرچ ۳۰۰ اشاعت لٹریچر ۱۰۰۰ متفرق ۵۰ متفرق غیر معمولی ۵۲۰ میزان سائر ۴۱۲۰ عملہ ۲۸۸۰ سائر ۴۱۲۰ میزان ۷۰۰۰ تعمیر ۲۰۰۰۰ اخراجات سالانہ اجتماع ۲۰۰۰ میزان کل خرچ ۲۹۰۰۰ آمد: ۲۹۰۰۰ خرچ ۲۹۰۰۰ **سنہ ۱۹۵۸ء**		
۱	انتخاب نائب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ	محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم۔اے (آکسن)	منظور ہے
۲	تجاویز قیادت مال: ا۔ دفاتر انصار اللہ کی تعمیر کا کام ابھی تکمیل طلب ہے اس کے علاوہ ہم نے سات ہزار روپیہ تعمیر کا قرضہ ادا کرنا ہے اگر ۱۷۰۰۰ ہزار روپے کی رقم عطیہ جات کے ذریعہ وصول ہو جائے تو سب قرضے ادا کرنے کے بعد عمارت بھی مکمل	محترم بابو قاسم الدین صاحب چوہدری عبدالحق صاحب ورک، میاں سراج دین صاحب اور	منظور ہے

نمبر شمار	ایجنڈا	فیصلہ شوریٰ	منظوری حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ
	ہو سکتی ہے۔ عطیہ جات کے حصول کی ذمہ داری ضلعوار مجالس کے سپرد ہو جو اپنے ذمہ کی رقوم ایک سال کے اندر وصول کرکے پوری کر دیں۔	چوہدری ظہور احمد صاحب ناظر مال پر مشتمل ایک سب کمیٹی مقرر کی گئی جس نے یونٹ وار رقوم کو یوں تقسیم کیا۔ شوریٰ نے دوسرے اجلاس میں اس پر غور کرکے منظور کرلیا۔	
		کراچی و سابق صوبہ سندھ ۵۰۰۰	
		کوئٹہ و قلات ڈویژنز ۲۰۰۰	
		لاہور شہر و ضلع ۳۰۰۰	
		سیالکوٹ شہر و ضلع ۱۵۰۰	
		ضلع گوجرانوالہ ۵۰۰	
		ضلع شیخوپورہ ۱۰۰۰	
		ضلع لائلپور ۱۰۰۰	
		ضلع سرگودھا ۱۰۰۰	
		ضلع گجرات ۵۰۰	
		ضلع جہلم ۱۰۰	
		ضلع راولپنڈی ۱۰۰۰	
		ضلع جھنگ ۱۰۰۰	
		سابق صوبہ سرحد ۵۰۰	
		ضلع ملتان، سابق ریاست بہاولپور، ڈیرہ غازیخان اور مظفر گڑھ ۱۱۰۰	
		مشرقی پاکستان ۱۰۰۰	
		منٹگمری ۵۰۰	
		کیمبل پور و میانوالی ۲۰۰	
		میزان: ۲۰۹۰۰	

نمبر شمار	ایجنڈا	فیصلہ شوریٰ	منظوری حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ
۳	ب۔ بجٹ آمد و خرچ برائے سال ۱۹۵۹ء بغرض منظوری پیش ہے	منظور ہے	منظور ہے

آمد

چندہ مجلس	۸۰۰۰
اشاعت لٹریچر	۱۵۰۰
سالانہ اجتماع	۲۰۰۰
تعمیر دفتر	۱۷۰۰۰
میزان کل آمد:	۲۸۵۰۰

خرچ

عملہ دفتر

نام اسامی	تعداد	تنخواہ	الاؤنس	P.F	کل مجوزہ بجٹ
کلرک و انسپکٹر ۸۰-۳-۵۰۰	۳	۱۸۰۰	۷۲۰	۱۱۳	۲۶۳۳
گنجائش برائے ترقی کلرک	۱	۳۶	-	۲	۳۸
مددگار کارکن ۴۰-۱-۳۰۰	۱	۳۶۰	۲۴۰	۲۳	۶۲۳
چوکیدار اور مالی	۱	بالمقطع			۶۰۰
گنجائش برائے ترقی مددگار	۱	۱۲	-	۱	۱۳
میزان عملہ:					۳۹۲۷

سائر:

سٹیشنری	۲۵۰	
ڈاک	۱۰۰۰	
اشاعت لٹریچر	۱۵۰۰	
سفر خرچ	۱۰۰۰	
سامان	۵۰۰	
متفرق	۲۳	
غیر معمولی	۱۳۰۰	
میزان	۵۵۷۳ ←	۵۵۷۳
تعمیر دفتر		۱۷۰۰۰
اخراجات سالانہ اجتماع		۲۰۰۰
میزان کل خرچ:		۲۸۵۰۰

نمبر شمار	ایجنڈا	فیصلہ شوریٰ	منظوری حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ
۴	<u>تجاویز قیادت عمومی</u>: دستور اساسی میں مندرجہ ذیل دفعات کا اضافہ کیا جائے۔		
	الف: ناظم ضلع، زعیم اعلیٰ اور زعیم حلقہ کے ساتھ علی الترتیب نائب ناظم ضلع، نائب زعیم اعلیٰ اور نائب زعیم حلقہ کا عہدہ بھی ہوگا جس پر کام کرنیوالے اراکین کے لیے ضروری ہوگا کہ وہ ۴۰ اور ۵۰ سال کی عمر کے درمیان کے ہوں۔	منظور ہے	منظور ہے
	ب: صدر مجلس کو اختیار ہوگا کہ وہ کسی عہدیدار کو معطل یا معزول کردے نیز صدر مجلس کو اختیار ہوگا کہ اس کی جگہ کسی عہدیدار کو نامزد کردے۔	منظور ہے	منظور ہے
	ج: حسب تجویز مجلس انصار اللہ راولپنڈی بحوالہ دستور اساسی انصار اللہ صفحہ ۱ شق ۴۸ اجلاس بجائے ہر ہفتہ کے پندرہ روزہ ہونا چاہیئے	منظور ہے	منظور ہے
۵	<u>قیادت اصلاح وارشاد</u>: (تجویز مجلس انصار اللہ کراچی)		
	مجلس انصار اللہ مرکزیہ حضرت مسیح موعودؑ کی کسی ایک کتاب کا ہر سال ترجمہ کسی زبان میں کروائے۔	منظور ہے	منظور ہے
	<u>۱۹۵۹ء</u>		
۱	بجٹ آمد و خرچ برائے سال ۱۹۶۰ء		

بجٹ آمد		بجٹ سائر اخراجات و عملہ	
چندہ مجلس:	۱۰۰۰۰	سٹیشنری	۲۵۰
" تعمیر:	۵۰۰۰	ڈاک و تار	۱۰۰۰
" اجتماع:	۲۰۰۰	سامان	۵۰۰
اشاعت لٹریچر	۳۰۰۰	متفرق	۵۰
		طباعت	۲۰۰
		سفر خرچ	۱۰۰۰
		اشاعت لٹریچر	۳۰۰۰
		متفرق غیر معمولی	۱۰۵۵
		سالانہ اجتماع	۲۰۰۰
		تعمیر	۵۰۰۰
		امداد مقامی مجالس	۲۰۰۰
		عملہ	۳۹۴۵
میزان کل آمد:	۲۰۰۰۰	میزان کل خرچ:	۲۰۰۰۰

نمبر شمار	ایجنڈا	فیصلہ شوریٰ	منظوری حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ
۲	آئندہ اشاعت لٹریچر کے لیے انصار سے ایک روپیہ فی کس کی سالانہ شرح سے چندہ وصول کیا جائے۔	منظور ہے	منظور ہے
۳	مجلس مرکزیہ کی طرف سے ہر سال قرآن مجید کے دو اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دو سہ ماہی امتحانوں کا اہتمام کیا جائے۔ کتب کے امتحان کے لیے نصاب مقرر کرنے کے ساتھ ہی پرچہ امتحان انصار میں تقسیم کر دیا جائے، اڑھائی ماہ کے بعد امتحان لے لیا جائے تعلیم یافتہ اور غیر تعلیم یافتہ انصار کے لیے دو معیار مقرر ہوں، معیار اول اور معیار دوم کے علیحدہ علیحدہ نتائج کا اعلان کیا جائے۔	منظور ہے	منظور ہے
۴	مجلس انصار اللہ مرکزیہ ایک ماہوار رسالہ شائع کرے جس میں مجالس انصار اللہ سے متعلق پروگرام، کارکردگی کی رپورٹیں اور ضروری ہدایات شامل ہوں، اس رسالہ میں انتظامی اور تربیتی امور کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات نیز حضور کی عربی تحریروں کا اردو ترجمہ بھی شائع کیا جائے، ہر مجلس کے لیے اس کی خریداری لازمی قرار دی جائے۔	منظور ہے	منظور ہے
۵	صدر مجلس انصار اللہ ایک کمیٹی مقرر فرما دیں جو معینہ مدت میں دستور اساسی پر نظر ثانی کر کے اپنی رپورٹ صدر انصار اللہ کی خدمت میں پیش کرے	منظور ہے	منظور ہے
	سنہ ۱۹۶۰ء		
۱	قیادت عمومی: دستور اساسی سب کمیٹی کی رپورٹ پیش خدمت ہے۔ ۱- از راہ کرم دستور اساسی کمیٹی کی رپورٹ کی روشنی میں دستور اساسی انصار اللہ میں زیر قاعدہ نمبر ۱۱/ب مندرجہ ذیل قاعدہ کا اضافہ منظور فرمایا جائے۔ "صدر مجلس کو اختیار ہوگا کہ ہنگامی ضرورتوں میں مجالس ماتحت کو معین رقوم بطور ہنگامی چندہ جمع کرنے کی اجازت دے۔" ۲- دستور اساسی کے قواعد ۳۶ اور ۳۷ میں ترمیم فرما کر مجلس عاملہ ملک/علاقہ اور ضلع کے لیے ہر ماہ کی بجائے ہر تین ماہ میں ایک بار اجلاس ضروری قرار دیا جائے ۳- دستور اساسی کے قاعدہ نمبر ۳۸ میں ترمیم فرما کر مجلس عاملہ مقامی کا اجلاس ہر ہفتہ	منظور ہے	منظور ہے

نمبرشمار	ایجنڈا	فیصلہ شوریٰ	منظوری حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ
	کی بجائے کم از کم پندرہ روزہ ضروری قرار دیا جائے اور ۴۔ دستور اساسی کے قاعدہ نمبر ۳۹ سے "ہر ہفتہ کی بجائے" کے الفاظ جوزائد ہیں حذف فرما دیئے جائیں، اس ترمیم کے بعد قاعدہ کے الفاظ یہ ہونگے۔ "مجلس عاملہ حلقہ کا اجلاس پندرہ روزہ ہوگا کورم ½ ہوگا"		
۲	قیادت مال: بتفصیل ذیل ۲۱۰۰۰ روپے کی آمد وخرچ کا مجوزہ میزانیہ منظور فرمایا جائے۔ بابت ١٩٦١ء	منظور ہے	منظور ہے

مجوزہ میزانیہ آمد		مجوزہ میزانیہ اخراجات	
چندہ مجلس:	١٠٠٠٠	عملہ	۴۵٠٠
" تعمیر:	۵٠٠٠	تعمیر	۵٠٠٠
" اجتماع:	۲٠٠٠	سائر اخراجات	۷۵٠٠
" اشاعت لٹریچر:	۴٠٠٠	سالانہ اجتماع	۲٠٠٠
میزان:	۲١٠٠٠	امداد مجالس مقامی	۲٠٠٠
		میزان:	۲١٠٠٠

نمبرشمار	ایجنڈا	فیصلہ شوریٰ	منظوری حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ
۳	قیادت اصلاح وارشاد: اہم مجالس انصاراللہ میں جہاں علم دوست اصحاب کافی تعداد میں ہوں علمی حلقہ جات قائم کئے جاویں جن کے اجلاس ہر تین ماہ میں کم از کم ایک بار منعقد ہوں اور جن میں اہم مذہبی، سماجی اور اقتصادی موضوعات پر تحقیقی مقالے پڑھے جائیں۔	منظور ہے	منظور ہے
۴	ہر مجلس آئندہ سال کوشش کرے کہ اپنے اپنے حلقہ کے جملہ صحابہ کرامؓ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دو فوٹو حاصل کرے جن میں سے ایک مرکز کو بھجوا دیا جائے اور دوسرا مقامی طور پر محفوظ رکھا جائے۔	منظور ہے	منظور ہے
۵	انصار زیادہ سے زیادہ تعداد میں سال میں کم از کم ایک ہفتہ تربیت واصلاح کے لیے وقف کریں اور ہر مجلس اپنے پروگرام کے مطابق ان سے کام لے۔	منظور ہے	منظور ہے

نمبر شمار	ایجنڈا	فیصلہ شوریٰ	منظوری حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ
۶	قیادت خدمتِ خلق: آئندہ سال ایک ہزار انصار فرسٹ ایڈ اور پچاس انصار کمپاؤنڈری کا امتحان پاس کریں تا خدمت خلق کا یہ پہلو (بیماروں کی خدمت) تشنہ نہ رہے۔	منظور ہے	منظور ہے
۷	ربوہ، کراچی، لاہور، سیالکوٹ، کوئٹہ اور راولپنڈی میں سال میں دو مرتبہ فرسٹ ایڈ ٹریننگ کلاس کھولی جائے جن میں انصار کو فرسٹ ایڈ سکھا کر محکمانہ سندات دلائی جائیں ان مقامات کے علاوہ کسی اور مقام پر بھی اگر ایسی تربیت کا انتظام ہو سکے تو اس کا اہتمام کیا جائے۔	منظور ہے	منظور ہے
۸	قیادت تعلیم: جہاں حکومت کی طرف سے تعلیم بالغاں کے سلسلہ میں کوشش ہو رہی ہو وہاں انصار حکومت سے اس کام میں ہر طرح تعاون کریں اور جہاں ایسا انتظام ابھی تک نہ ہو وہاں انصار اپنے طور پر تعلیم بالغاں کے مراکز کھولیں اور حکومت کے متعلقہ محکموں کا تعاون حاصل کریں۔	منظور ہے	منظور ہے
۹	نظامت علیا و سندھ، بلوچستان		
	خدمت خلق، اصلاح وارشاد اور دیگر مرکزی قیادتوں کے کاموں کو باحسن طریق پر سرانجام دینے نیز مجالس کے دوروں کے لیے مرکز میں ایک جیپ خریدی جائے اور مخیر احباب کو اس کارِ خیر میں حصہ لینے کی تحریک کی جائے۔	نا منظور ہے	
	۱۹۶۱ء		
۱	قیادت عمومی: انتخاب صدر برائے ۱۹۶۲ء تا ۱۹۶۴ء	حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم اے (آکسن)	منظور ہے
۲	ماہنامہ انصار اللہ کی اشاعت کم از کم دو ہزار تک پہنچائی جائے۔	منظور ہے	منظور ہے
۳	چونکہ ماہنامہ انصار اللہ اپنے موجودہ سالانہ چندہ کے ساتھ خود کفیل نہیں اس لیے اس کی قیمت چھ روپے سالانہ کردی جائے۔	ماہنامہ کی اشاعت بڑھانے کی کوشش کی جائے قیمت فی الحال نہ بڑھائی جائے۔	منظور ہے
۴	قیادت مال: چندہ سالانہ اجتماع ۵۰ پیسے فی رکن مقرر ہے مگر اس طرح جو آمد ہوتی ہے	منظور ہے	منظور ہے

نمبر شمار	ایجنڈا	فیصلہ شوریٰ	منظوری حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ
	وہ اجتماع کے اخراجات کے لیے کافی نہیں ہوتی اس لیے یہ شرح ۵۰ پیسے سے بڑھا کر ایک روپیہ فی رکن کردی جائے۔		
۵	مشخصہ بجٹ برائے سال ۱۹۶۲ء **آمد:** چندہ مجلس ۱۴۶۰۰ ″ تعمیر ۵۰۰۰ ″ سالانہ اجتماع ۳۰۰۰ اشاعت لٹریچر ۴۰۰۰ میزان: ۲۶۶۰۰ **خرچ:** عملہ ۶۲۵۲ سائر ۷۴۸۱ تعمیر ۵۰۰۰ اجتماع ۳۰۰۰ امداد مقامی مجالس: ۴۸۶۷ میزان = ۲۶۶۰۰	منظور ہے	منظور ہے
۶	مشخصہ بجٹ آمد میں آئندہ سال ۴۰۰۰ روپے کا اضافہ تجویز کیا گیا ہے، اسے پورا کرنے کے لیے خاص جدوجہد کی ضرورت ہوگی اس کام کے لیے ایک زائد کلرک منظور فرمایا جائے جس کے لیے ۱۱۲۴ روپے کی ضرورت ہو گی۔	منظور ہے	منظور ہے
۷	<u>قیادت خدمتِ خلق</u>: گذشتہ سال شوریٰ نے فیصلہ فرمایا تھا کہ "آئندہ سال ایک ہزار انصار فرسٹ ایڈ اور پچاس انصار کمپونڈری کا امتحان پاس کریں"۔ باوجود کوشش کے اس تجویز پر پوری طرح عمل درآمد نہیں ہو سکا، اس لیے از راہ کرم اس تجویز پر دوبارہ غور فرمایا جاوے۔	اسے منسوخ کردیا جائے کیونکہ موجودہ قواعد کے لحاظ سے قابل عمل ثابت نہیں ہوا اسکی بجائے قیادت خدمت خلق کی طرف سے طب کے متعلق ایک عام فہم کتابچہ شائع کر دیا جائے جس سے معمولی بیماریوں میں فائدہ اُٹھایا جا سکے قیادت اسکے امتحان کا بھی اہتمام کرے اس میں خدمت خلق کے دیگر طریقوں پر بھی روشنی ڈالی جائے۔	منظور ہے

منظوری حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ	فیصلہ شوریٰ	ایجنڈا	نمبر شمار
		مجلس انصار اللہ ملتان چھاؤنی	۸
منظور ہے	منظور ہے	آدھ پائی فی روپیہ شرح چندہ مجلس کم ہے، اسے بڑھاکر آدھا نیا پیسہ فی روپیہ شرح مقرر کی جائے۔	
		مجلس انصار اللہ راولپنڈی	۹
	اس کی ضرورت نہیں پہلا طریق ہی درست ہے	انصار اللہ کا سال جنوری سے دسمبر تک شمار ہوتا ہے مگر عَلَم انعامی ماہ اکتوبر میں اجتماع کے موقعہ پر صرف دس ماہ کی کارکردگی پر دیدیا جاتا ہے، اس میں سارے سال کی کارکردگی کو ملحوظ نہیں رکھا جاتا اس مجلس کی تجویز ہے کہ علم انعامی کے فیصلے کا اعلان دسمبر میں جلسہ سالانہ پر کیا جائے۔	
منظور ہے	سب کمیٹی کی رپورٹ منظور ہے	دستور اساسی سب کمیٹی کی رپورٹ پیش خدمت ہے ۱۔ قاعدہ نمبر ۷ میں سے "یا اس کے نائب" کے الفاظ حذف کر دیئے جائیں۔ ۲۔ قاعدہ نمبر ۱۳/ب کے نیچے یہ نوٹ دیدیا جائے کہ "بصورت اختلاف تعمیل حکم کے بعد عہدیدار متعلقہ کی وساطت سے صدر سے وضاحت کروانے کا حق ہر رکن کو حاصل ہوگا"۔ ۳۔ قاعدہ نمبر ۱۲ میں "مجلس عاملہ مرکزیہ کے اراکین" کے بعد "ناظمین اعلیٰ، ناظمین، زعماء اعلیٰ، زعماء، صحابہ کرام" کے الفاظ بڑھا دیئے جائیں۔ نیز اس قاعدہ میں سے "نائب صدر" کا لفظ حذف کر دیا جائے۔ ۴۔ قاعدہ نمبر ۲۲ میں "نائب صدر" کے بعد قائد عمومی، قائد تعلیم، قائد تربیت، قائد خدمت خلق، قائد مال، قائد اصلاح وارشاد اور قائد ذہانت وصحت جسمانی کے الفاظ حذف کرکے قائدین مرکزیہ کے الفاظ لکھدیئے جائیں نیز "نائب صدر" اور "تین" کے الفاظ حذف کردیئے جائیں۔ ۵۔ قاعدہ نمبر ۲۱ میں "شریک ہونگے" کی بجائے یہ الفاظ رکھدیئے جائیں "کا شریک ہونا ضروری ہوگا"۔ ۶۔ قاعدہ نمبر ۳۲ میں بھی "شریک ہونگے" کی بجائے "کا شریک ہونا ضروری ہوگا" کے	۱۰

نمبر شمار	ایجنڈا	فیصلہ شوریٰ	منظوری حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ
	الفاظ رکھدیئے جائیں ۔		
	۷۔ قاعدہ نمبر ۳۶ اور نمبر ۳۷ میں یہ ترمیم کردی جائے کہ مجلس عاملہ ملک / علاقہ اور مجلس عاملہ ضلع کا اجلاس ہر ماہ کی بجائے تین ماہ میں ایک بار ہوگا ۔		
	۸۔ قاعدہ نمبر ۳۸ میں یہ ترمیم کردی جائے کہ مجلس عاملہ مقامی کا اجلاس ہر ماہ کم ازکم دو بار ہوگا ۔		
	۹۔ قاعدہ نمبر ۴۳ میں "کوٹہ" کے لفظ کی بجائے تعداد کا لفظ لکھ دیا جائے نیز "نائب صدر" کے الفاظ حذف کردیئے جائیں ۔		
	۱۰۔ قاعدہ نمبر ۴۶ میں "صرف ایسے ارکان بن سکیں گے" کے بعد کے الفاظ حذف کردیئے جائیں اور ان کی بجائے یہ الفاظ لکھدیئے جائیں "جو جماعت یا مجلس کے بقایا دار نہ ہوں" ۔		
	۱۱۔ قاعدہ نمبر ۹۰ میں "انتخاب سے ایک ماہ قبل تک جس قدر نام موصول ہوں گے" کے الفاظ کے بعد مندرجہ ذیل الفاظ بڑھا دیئے جائیں ۔ "حسب ضرورت ان میں سے بعض نام حذف کرکے مجلس عاملہ مرکزیہ بقیہ نام مجالس ماتحت کو بھجوا دے گی" ۔		
	۱۲۔ قاعدہ نمبر ۱۴۱ میں یہ ترمیم کردی جائے کہ ناظم اعلیٰ کا انتخاب صرف ناظمین اضلاع کریں گے ۔		
	۱۳۔ قاعدہ نمبر ۱۵۵ سے پہلے عنوان "ناظم ضلع" کے نیچے یہ نوٹ دیدیا جائے "صدر مجلس حسب ضرورت ایک سے زائد ضلعوں کے لیے ایک ناظم مقرر کرسکتا ہے" ۔		
	۱۴۔ قاعدہ نمبر ۱۵۶ میں یہ ترمیم کردی جائے کہ ناظم ضلع کا انتخاب صرف مجالس ماتحت کے زعماء اعلیٰ اور زعما کریں گے ۔		
	۱۵۔ قاعدہ نمبر ۱۹۸ میں "بالا عہدیدار کے پاس" کے الفاظ کے بعد "بوساطت عہدیدار متعلقہ" کے الفاظ بڑھا دیئے جائیں ۔		
	۱۹۶۲ء		
۱	قیادت عمومی : ماہنامہ "انصاراللہ" کا سالانہ چندہ آئندہ چھ روپے سالانہ مقرر کردیا جائے	منظور ہے	منظور ہے
۲	شوریٰ ۱۹۶۱ء کی پاس کردہ ترمیم نمبر ۱۳ متعلق قاعدہ نمبر ۱۵۵ میں "مجالس ماتحت کو"	منظور ہے	منظور ہے

نمبر شمار	ایجنڈا	فیصلہ شوریٰ	منظوری حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ
	کے الفاظ کے بعد "اراکین سے" کے الفاظ کا اضافہ کیا جائے۔		
۳	مجلس انصار اللہ مرکزیہ اس قسم کا لٹریچر خاص طور پر لاکھوں کی تعداد میں شائع کرے جس میں احمدیت سے متعلق پیدا شدہ غلط فہمیوں کا مؤثر رنگ میں ازالہ کیا جائے۔	منظور ہے	منظور ہے
۴	قیادت مال: مشخصہ بجٹ آمد و خرچ برائے ۱۹۶۳ء پیش ہے۔	منظور ہے	منظور ہے

آمد		خرچ	
چندہ مجلس:	۲۲۰۰۰	عملہ:	۷۴۶۹
" تعمیر دفتر:	۴۰۰۰	سائرہ:	۱۱۱۹۸
سالانہ اجتماع:	۴۰۰۰	تعمیر:	۴۰۰۰
اشاعت لٹریچر:	۴۰۰۰	اجتماع:	۴۰۰۰
میزان:	۳۴۰۰۰	امداد مقامی مجالس:	۷۳۳۳
		میزان:	۳۴۰۰۰

مذکورہ بالا تجاویز کے علاوہ مندرجہ ذیل امور شوریٰ نے مجالس میں تحریک پیدا کرنے کی خاطر منظور کئے۔

۱۔ انصار اللہ میں یہ روح قائم کی جائے کہ وہ اپنی زندگی کے کسی حصہ میں بھی اپنے آپ کو بیکار اور معطل نہ سمجھیں انہیں طبابت یا ہومیوپیتھی وغیرہ سیکھنی چاہیئے تاکہ ریٹائرڈ ہو کر بھی وہ اپنے اوقات کو مصروف رکھ سکیں۔

۲۔ جماعت میں رشتہ ناطہ کی مشکلات حل کرنے کے لیے مجالس انصار اللہ خاص اہتمام کریں

۳۔ ہر رکن مجلس انصار اللہ کا فرض ہوگا کہ وہ اپنے خاندان کی تربیت کی طرف خاص توجہ دے۔

۴۔ انصار اللہ باہمی ربط پیدا کرنے اور تعلقاتِ اخوت بڑھانے کی طرف خاص طور پر توجہ دیں

۵۔ اقتصادی ترقی کے لیے جماعت میں باہمی تعاون کی بیحد ضرورت ہے، انصار اللہ کو یہ خدمت اپنے ذمہ لینی چاہیئے۔

نمبر شمار	ایجنڈا	فیصلہ شوریٰ	منظوری حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ
	۶۔ مجالس انصاراللہ کے تربیتی اجتماع بہت مفید ہیں۔ یہ تربیتی اجتماع ہر ضلع میں ضرور منعقد کئے جائیں۔ ۷۔ نماز تہجد: انصاراللہ کا ہر رکن حتی الوسع ضرور ادا کرے کیونکہ یہ اصلاح نفس کا زبردست ذریعہ ہے۔ ۸۔ گذشتہ کئی سال سے انصاراللہ کے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر تحریک جدید کے سالِ نو کا اعلان کیا جاتا ہے اس لیے اسے کامیاب بنانے کی ذمہ داری بہت حد تک انصاراللہ پر عائد ہوتی ہے، لہٰذا آئندہ سال ہر رکن انصاراللہ دفتر دوم کے لیے مجاہد بنانے کی پوری کوشش کرے۔ ۹۔ انصاراللہ عیسائیت کے متعلق ضروری مسائل سے واقفیت حاصل کریں۔ اور پھر "کاسرِ صلیب" ہونے کا عملی نمونہ دکھائیں۔ **۱۹۶۳ء**		
۱	قیادت عمومی: رپورٹ دستور اساسی کمیٹی ا۔ قاعدہ نمبر ۷ کے الفاظ یہ ہیں۔ "مجلس عاملہ مرکزیہ دستور اساسی کی روشنی میں حسب ضرورت قواعد ذیلی بنا سکتی ہے۔" دستور کمیٹی نے تجویز کیا ہے کہ اس قاعدہ کے آخر میں مندرجہ ذیل الفاظ کا اضافہ کیا جائے۔ "جن کا نفاذ صدر کی منظوری کے بعد ہو سکے گا" مندرجہ ذیل دو نئے قواعد منظور فرمائے جائیں۔ (ب) مجلس عاملہ ملک/علاقہ کی کارکردگی کی رپورٹ مجلس عاملہ ملک/علاقہ کے سالانہ اجلاس میں پیش کی جائیگی۔ (ج) مجلس عاملہ ملک/علاقہ مجلس عاملہ مرکزیہ کے تجویز کردہ ذرائع اصلاح کے نفاذ کی ذمہ دار ہو گی۔	سب کمیٹی کی رپورٹ منظور ہے	منظور ہے

نمبر شمار	ایجنڈا	فیصلہ شوریٰ	منظوری حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ
۲	قیادت مال: مشخصہ بجٹ آمد وخرچ بابت سال ۱۹۶۴ء **آمد** چندہ مجلس ۳۰۰۰۰ " تعمیر ۴۰۰۰ " اجتماع ۴۵۰۰ اشاعت لٹریچر ۴۰۰۰ عطایا برائے جیپ ۱۲۰۰۰ میزان ۵۴۵۰۰ **خرچ** عملہ ۸۸۵۴ سائر ۹۶۴۶ اشاعت لٹریچر ۵۵۰۰ تعمیر دفتر ۴۰۰۰ سالانہ اجتماع ۴۵۰۰ امداد مقامی مجالس ۱۰۰۰۰ جیپ ۱۲۰۰۰ میزان ۵۴۵۰۰	بجٹ سے جیپ کے بارہ ہزار روپے منہا کر دیئے جاویں اور باقی بجٹ ۴۲۵۰۰ روپے معہ تین ہزار روپیہ مستقل ریزرو فنڈ مشروط بآمد منظور ہے۔	منظور ہے
۳	مجلس انصاراللہ مرکزیہ کے پاس ایک جیپ ہونی چاہیئے تاکہ دیہاتی مجالس کے ساتھ زیادہ سے زیادہ رابطہ پیدا کیا جا سکے اس غرض کے لیے بارہ ہزار روپے تک عطایا جمع کیئے جائیں۔	نامنظور	
۴	انصاراللہ کے کام کی وسعت کے پیش نظر انسپکٹر کی موجودہ ایک آسامی کافی نہیں اس طرح سالہا سال تک بعض مجالس میں انسپکٹر نہیں جا سکیگا حالانکہ ہر مجلس میں کم ازکم ایک بار انسپکٹر کو ضرور جانا چاہیئے نیز تجنید کا کام بھی بہت باقی ہے ۔ لہٰذا انسپکٹر کی مزید ایک آسامی منظور کی جائے۔	منظور ہے	منظور ہے
۵	تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ مجلس انصاراللہ کی مقرر کردہ شرح چندہ ½ نیا پیسہ فی روپیہ زیادہ ہے اور انصار اس شرح سے چندہ نہیں دے سکتے اس لیے ½ نیا پیسہ کی بجائے ¼ نیا پیسہ فی روپیہ مقرر کیا جائے۔ (مجلس انصاراللہ ربوہ) (مجلس عاملہ مرکزیہ اس سے اتفاق نہیں کرتی)	نامنظور ½ نیا پیسہ فی روپیہ کی شرح ہی درست ہے۔	
۶	قیادت اصلاح وارشاد: انصاراللہ مرکزیہ کا ایک وفد مشرقی پاکستان کے دورہ	منظور ہے	منظور ہے

نمبر شمار	ایجنڈا	فیصلہ شوریٰ	منظوری حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ
	کے لیے بھجوایا جائے جس کے تین ممبر ہوں ان میں سے کم از کم ایک صحابی ہوں۔		
٧	سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے تازہ پیغام مورخہ ٨ ستمبر میں ارشاد فرمایا ہے کہ "ہر ایک احمدی کو سال میں کم از کم ایک ہفتہ غیر مسلموں میں تبلیغ کے لیے وقف کرنا چاہیئے"۔ حضور کے ارشاد کی تعمیل میں جملہ مجالس انصار اللہ اس سال منظم طور پر تمام اراکین انصار اللہ سے غیر مسلموں میں تبلیغ کے لیے ایک ہفتہ وقف کرائیں اور جماعتی نظام کے ماتحت کام کرکے حضور کے ارشاد کو پایۂ تکمیل تک پہنچائیں۔	درست ہے عمل کیا جاوے	منظور ہے
٨	سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس ارشاد کی تعمیل میں کہ "ہر سال ایک ہفتہ ایسا منایا کریں جس میں جماعت کے افراد کے سامنے مختلف تقاریر کے ذریعہ نہ صرف اپنی جماعت کے عقائد بیان کریں بلکہ یہ بھی بیان کریں کہ دوسروں کے کیا اعتراضات ہیں اور ان اعتراضات کے کیا جوابات ہیں -----" قیادت ہذا تجویز کرتی ہے کہ ١٩٦٤ء میں تمام مجالس مناسب اوقات میں یہ ہفتہ منائیں اور اس سال عیسائیت کے عقائد اور ان کے اسلام پر اعتراضات اور ان کے جوابات سے دوستوں کو آگاہ کیا جاوے۔ اور ہفتہ ختم ہونے پر" لوگوں کا زبانی امتحان لیا جاوے"۔	ٹھیک ہے	منظور ہے
٩	ہر رکن انصار اللہ کو تحریک کی جائے کہ سال میں کم از کم ایک شخص کی اصلاح کرکے اسے اسلامی انوار کا گرویدہ بناوے۔	منظور ہے	منظور ہے
	١٩٦٤ء		
١	قیادت عمومی: انتخاب صدر: آئندہ تین سال کے لیے صدارت کے لیے مجالس ماتحت کی طرف سے مندرجہ ذیل تین نام موصول ہوئے۔ ١۔ حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب۔ ٢۔ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب ٣۔ محترم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب۔ زعما صاحبان یہ نام مجالس میں پیش کرکے ان کی رائے معلوم کریں گے اور شوریٰ میں ان کے مطابق رائے دینگے۔	آئندہ تین سال کے لیے حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کا اسم گرامی تجویز کیا جاتا ہے	منظور ہے
٢	مجلس انصار اللہ پشاور: دستور اساسی کے قاعدہ نمبر ١٢ الف میں مندرجہ ذیل الفاظ	دستور اساسی میں اسے درج	منظور ہے

نمبر شمار	ایجنڈا	فیصلہ شوریٰ	منظوری حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ
	بڑھا دیئے جائیں۔" البتہ وہ خدام جو سال کے دوران کسی تاریخ کو چالیس سال کی عمر کو پہنچ جائیں وہ اگلے سال اکٹھے یکم جنوری کو مجلس انصار اللہ کی تنظیم میں شامل ہونگے۔" حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس ارشاد پر عمل ہو رہا ہے، مگر دستور اساسی میں درج نہیں۔	دستور اساسی میں اسے کردیا جائے۔	
۳	مجلس ڈیرہ غازیخان: مجلس انصار مرکزیہ کے اجتماع کے موقعہ پر باہر سے آنیوالے نمائندگان کی رہائش کے لیے خاطر خواہ انتظام ہونا چاہیئے اور اگر مناسب ہو تو ڈویژنل گردواروں میں ٹھہرانے کا اہتمام کیا جائے۔	مجلس مرکزیہ جس طرح مناسب سمجھے رہائش کا اچھا انتظام کرے۔	منظور ہے
۴	قیادت تربیت: اصلاح معاشرہ کے لیے ہفتہ منانے کی تجویز کو مستقل قرار دیا جائے اور جملہ مجالس مرکز کے پروگرام کے مطابق اسے باقاعدہ عملی صورت دیا کریں۔	منظور ہے	منظور ہے
۵	تربیت اولاد کی اہمیت کے پیش نظر اراکین مجالس کا جائزہ لیا جائے کہ وہ کس حد تک اپنے بچوں کی تربیت کا فرض ادا کرتے ہیں۔	منظور ہے	منظور ہے
۶	قیادت مال: مشخصہ بجٹ آمد و خرچ برائے سال ۱۹۶۵ء **آمد** چندہ مجلس ۳۲۰۰۰ " تعمیر ۴۰۰۰ " اجتماع ۴۵۰۰ اشاعت لٹریچر ۴۰۰۰ میزان ۴۴۵۰۰ **خرچ** عملہ ۱۱۵۰۵ سائر ۶۸۲۸ اشاعت لٹریچر ۴۰۰۰ تعمیر دفتر ۴۰۰۰ سالانہ اجتماع ۴۵۰۰ امداد مقامی مجالس ۱۰۶۶۷ مستقل ریزرو فنڈ ۳۰۰۰ میزان ۴۴۵۰۰	منظور ہے	منظور ہے
۷	اس وقت انصار اللہ کے چندہ کی چار مدات ہیں یعنی چندہ مجلس شرح نصف پیسہ	نامنظور	

نمبر شمار	ایجنڈا	فیصلہ شوریٰ	منظوری حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ
	فی روپیہ چندہ سالانہ اجتماع ایک روپیہ فی رکن، اشاعت لٹریچر ایک روپیہ فی رکن اور چندہ تعمیر دفتر حسب استطاعت۔ بعض مجالس کی تجویز ہے کہ چونکہ مختلف مدات کی وجہ سے ہمیں وصولی میں دقت ہوتی ہے اس لیے چندہ انصاراللہ کی صرف ایک ہی مد کردی جائے اور شرح ایک پیسہ فی روپیہ ہو۔		
	۱۹۶۵ء		
	ملک میں ہنگامی حالات کی وجہ سے سالانہ اجتماع منعقد نہیں ہوسکا اور شوریٰ بھی انعقاد پذیر نہیں ہوسکی۔		
	۱۹۶۶ء		
۱	قیادت عمومی: علاقائی مجالس کو اعلیٰ کارکردگی کے صلہ میں خوشنودی کے سرٹیفکیٹس دیئے جایا کریں تاکہ سبقت لے جانے کا جذبہ ترقی کرے۔ (مجلس انصاراللہ راولپنڈی)	شوریٰ نے بالاتفاق منظوری کی سفارش کی ہے	منظور ہے
۲	مروجہ دستور کے مطابق عَلَم انعامی مجلس انصاراللہ کے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر تقسیم کیا جاتا ہے ہمارا سال یکم جنوری سے شروع ہوتا ہے سال بھر کی کارکردگی کا جائزہ لیکر عَلَم انعامی کی مستحق مجلس کا فیصلہ کرنا زیادہ مستحسن ہوگا جلسہ سالانہ کے موقعہ پر کارکردگی کا جائزہ لے کر خلیفۂ وقت ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے درخواست کی جایا کرے کہ وہ عَلَم انعامی جلسہ سالانہ کے موقع پر مستحق مجلس کو اپنے دست مبارک سے عطا فرمایا کریں اس طرح مسابقت کی روح ترقی کریگی۔ (مجلس انصاراللہ راولپنڈی)	کثرت رائے اس کے حق میں ہے کہ جلسہ سالانہ کے موقع پر عَلَم انعامی دیا جایا کرے	منظور ہے
۳	جملہ قائدین شعبہ جات کی سالانہ رپورٹس جو وہ سالانہ اجتماع کے موقعہ پر پیش کیا کریں شائع کرکے مجالس میں بھجوائی جایا کریں تاکہ مجالس مقامی آئندہ پروگرام مرتب کرتے وقت پچھلے سال کی کارکردگی کو سامنے رکھ سکیں۔ (مجلس راولپنڈی) مجلس عاملہ مرکزیہ کے نزدیک ماہنامہ انصاراللہ میں رپورٹوں کا خلاصہ شائع ہو جانا چاہیئے۔ کل تعداد اتنے صفحات کی (جن میں رپورٹس کا خلاصہ ہو) علیحدہ بھی شائع کرکے مجالس میں بھجوادی جایا کرے اس ترمیم کے ساتھ شوریٰ میں پیش ہے۔	شوریٰ نے کثرت رائے سے مجلس عاملہ مرکزیہ کی رائے منظور کئے جانے کی سفارش کی ہے	منظور ہے

نمبر شمار	ایجنڈا	فیصلہ شوریٰ	منظوری حضرت امیرالمؤمنین ایدہ اللہ
۴	اراکین مجالس انصار اللہ سے متعلق تمام تحریکات کو ماہنامہ انصار اللہ میں شائع ہونا چاہیئے موجودہ صورت میں جب کہ ہر ایک تحریک روز نامہ الفضل میں شائع ہوتی ہے مندرجہ ذیل دقتیں ہیں۔ الف: بعض مجالس میں بوجہ مالی کمزوری یا ناخواندگی الفضل جاری ہی نہیں ہے اس لیے ایسی تحریکات کا انہیں علم ہی نہیں ہوتا۔ ب: "الفضل" روزانہ ہے اگر پڑھ بھی لیا جائے تو وقتی طور پر تحریکات کا علم ہو کر پھر بات ذہن سے نکل جاتی ہے اور بعد میں تلاش کرنی مشکل ہے کیونکہ ہر جماعت یا مجلس الفضل کا باقاعدہ فائل نہیں رکھتی اور اگر فائل ہو بھی تو کافی پرچوں کی ورق گردانی کرنی پڑتی ہے۔ (مجلس چک نمبر ۲۷۰ الف کا چیلو)	شوریٰ کی اکثریت اس حق میں ہے کہ اس تجویز کو منظور کئے جانے کی ضرورت نہیں بدستور سابق الفضل اور ماہنامہ "انصار اللہ" دونوں میں تحریکات شائع ہوتی رہیں۔	ٹھیک ہے
۵	ہر ماہ میں قابل عمل تحریکات کو پہلے ماہ کے ماہنامہ میں شائع ہونا چاہیئے تاکہ قریب ہونے کی وجہ سے یاد بھی تازہ رہے اور تیاری کے لیے وقت مل سکے۔ الف: انصار اللہ جو کہ عمر رسیدہ ہیں حافظہ کمزور ہے ان کے لیے ماہنامہ انصار اللہ کا ٹھوس صورت میں زیر نظر رکھنا اور تلاش کرنا آسان ہے۔ ب: افراد کی کمزوریوں اور مشکلات کا حل کرنا مرکز کا فرض بھی ہے۔ (مجلس چک نمبر ۲۷۰ الف کا چیلو)	شوریٰ نے کثرت رائے سے اس تجویز کو ردّ کئے جانے کی سفارش کی ہے۔	ردّ
۶	الف: مجالس میں مسابقت کی روح پیدا کرنے کی غرض سے ماہوار کارگزاری کی رپورٹ دینے والی مجالس کے نام شائع ہوں، یہ طریق سست مجالس کے لیے بیداری کا موجب بھی ہو سکتا ہے۔ ب: مجالس کا سالانہ بجٹ اور وصولیات و بقایا جات کا گوشوارہ دیا جائے جیسا کہ دیگر ذیلی تنظیمیں اپنے رسائل میں شائع کرتی رہتی ہیں۔ ج: اس غرض کے لیے یا تو کچھ صفحات بڑھا دیئے جائیں اور اگر یہ نہ ہو سکے تو موجودہ مضامین	شوریٰ کی اکثریت نے سفارش کی ہے کہ سال میں ایک دفعہ مجالس کا سالانہ بجٹ، وصولیات اور بقایا جات کا گوشوارہ نیز ماہوار رپورٹوں کا سالانہ گوشوارہ شائع کر دیا جائے۔	وضاحت نہیں ہے

نمبر شمار	ایجنڈا	فیصلہ شوریٰ	منظوری حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ
	کم کرکے گنجائش نکال جائے۔ (د) اگر مناسب ہو تو ماہنامہ ہر مجلس کے لیے لازمی قرار دیا جائے اور قیمت میں مناسب اضافہ کردیا جائے تاکہ صفحات بڑھانے سے ماہنامہ پر بھی بوجھ نہ پڑے۔ (مجلس چک نمبر ۲۷۰ الف کا چیلو)		
۷	مشرقی پاکستان میں بزرگوں کا کم از کم ایک وفد بھیجا جائے جو ایک ماہ تک مجالس انصاراللہ مشرقی پاکستان کا دورہ کرے۔	دو آدمیوں پر مشتمل ایک وفد بھجوایا جائے۔	دو یا ایک منظور ہے "ایک سال کیلئے"
۸	ہر سال انصاراللہ کے اجتماعات باقاعدگی سے ہر ضلع میں منعقد کئے جاتے ہیں محسوس کیا گیا ہے کہ جو وفود مرکز کی طرف سے ان اجتماعات میں شمولیت کے لیے بھجوائے جاتے ہیں ان کو سفر کی بعض ایسی صعوبتیں برداشت کرنی پڑتی ہیں کہ وہ پوری بشاشت سے ان اجتماعات میں حصہ نہیں لے سکتے اس لیے انصاراللہ مرکزیہ کی اپنی جیپ ہونی چاہیئے (ناظم صاحب انصاراللہ ضلع جہلم)	شوریٰ نے اکثریت رائے سے اس تجویز کو منظور نہ کئے جانے کی سفارش کی ہے۔	ٹھیک ہے
۹	قیادت تربیت: انصاراللہ کے نماز باجماعت کے اہتمام کے سلسلہ میں زعما صاحبان کو پوری طرح ذمہ دار قرار دیا جائے۔ (قائد تربیت)	اس ترمیم کیساتھ شوریٰ نے منظور کئے جانے کی سفارش کی ہے کہ ---- زعما صاحبان کو اسکی تلقین کا پوری طرح ذمہ دار قرار دیا جائے۔	منظور ہے
۱۰	مجالس مقامی ہر سال ایک ایک تربیتی اجتماع اور اصلاح و ارشاد کی کلاسز منعقد کیا کریں ان اجتماعات اور تربیتی کلاسز کے اخراجات عطایا وصول کرکے برداشت کرنے کی اجازت ہو اس مد میں آمد وخرچ کا حساب باقاعدہ رکھا جایا کرے۔ (مجلس راولپنڈی)	شوریٰ نے منظور نہ کئے جانے کی سفارش کی ہے	
۱۱	قیادت مال: مجلس کا مالی سال یکم جنوری سے ۳۱ دسمبر تک مقرر ہے اور بجٹ کی تیاری ماہ جنوری میں کی جاتی ہے مجلس کا بجٹ جنرل بجٹ کی اساس پر ہوتا ہے جو کہ گذشتہ سال کا ہوتا ہے جبکہ جنوری میں عام طور پر آمد میں فرق ہو چکا ہوتا ہے لہٰذا اگر ممکن ہو تو مجلس کا مالی سال بھی صدر انجمن احمدیہ کے مالی سال کے مطابق مقرر کیا جائے۔ (مجلس انصاراللہ ڈیرہ غازیخان)	شوریٰ کی اکثریت مجلس عاملہ انصاراللہ مرکزیہ کی رائے کے ساتھ متفق ہے۔	منظور ہے

نمبر شمار	ایجنڈا	فیصلہ شوریٰ	منظوری حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ
	مجلس عاملہ مرکزیہ کی رائے ہے کہ سابقہ طریق ہی درست اور قابل عمل ہے موجودہ تجویز میں بعض ایسی دقتیں ہیں جو بجائے فائدہ کے نقصان کا موجب ہو سکتی ہیں۔		
۱۲	مجلس انصار اللہ جوں جوں مضبوط بنیادوں پر کھڑی ہو رہی ہے ویسے ہی اخراجات بڑھ رہے ہیں آدھا پیسہ فی روپیہ کے حساب سے چندہ مجلس کی ضروریات کا متحمل نہیں ہو سکتا، مجلس کے چندوں کی مندرجہ ذیل مدات ہیں۔ ا۔ چندہ مجلس : آدھا پیسہ فی روپیہ ماہوار ب۔ چندہ سالانہ اجتماع: ایک روپیہ سالانہ فی رکن ج۔ چندہ اشاعت لٹریچر: ایک روپیہ سالانہ فی رکن د۔ چندہ تعمیر دفتر: حسب استطاعت مجلس کی تجویز ہے کہ ان تمام مدات کو اڑا کر چندہ مجلس بحساب ایک پیسہ فی روپیہ مقرر کر دیا جائے اور اسی چندہ سے جملہ اخراجات پورے کر لیے جایا کریں۔ (راولپنڈی)	شوریٰ نے کثرت رائے سے اس تجویز کو رد کرنے کی سفارش کی ہے۔	حضور نے اس تجویز پر کچھ ارشاد نہیں فرمایا
۱۳	نظامت ضلع کے کاموں کو احسن طور پر چلانے اور مجالس کی مکمل نگرانی کے لیے ناظم ضلع کو کچھ رقم تفویض کی جانی چاہیئے اس لیے ضلع کی ہر مجلس سالانہ بجٹ کے اپنے حصہ میں سے ۱/۲ حصہ ناظم ضلع کو ادا کرے۔ (مجلس منٹگمری)	شوریٰ نے بالاتفاق اسے رد کرنے کی سفارش کی ہے	ٹھیک ہے
۱۴	مشخصہ بجٹ برائے ۱۹۶۷ء پیش ہے۔	چندہ مجلس: ۳۸۰۰۰ " اجتماع: ۴۵۰۰ " اشاعت لٹریچر: ۴۰۰۰ " تعمیر دفتر: ۴۰۰۰ میزان ۵۰۵۰۰ شوریٰ نے پچاس ہزار پانچسو روپے کا بجٹ آمد اور اسی قدر خرچ کے منظور کئے جانے کی سفارش کی ہے۔	منظور ہے

منظوری حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ	فیصلہ شوریٰ	ایجنڈا	نمبر شمار
		۱۹۶۷ء	
منظور ہے	حسب سابق علاقائی مجالس میں اعلیٰ کارکردگی کے صلہ میں خوشنودی کے سرٹیفکیٹ دیئے جایا کریں اور ضلعی مجالس کا آپس میں مقابلہ کر کے اعلیٰ کارکردگی کے صلہ میں خوشنودی کے سرٹیفکیٹ بھی دیئے جایا کریں	قیادت عمومی: شوریٰ ۱۹۶۶ء میں فیصلہ ہوا تھا کہ علاقائی مجالس کو اعلیٰ کارکردگی کے صلہ میں خوشنودی کے سرٹیفکیٹس دیئے جایا کریں مگر علاقائی مجالس اتنی کم تعداد میں ہیں کہ مقابلہ کی اصل روح قائم نہیں رہ سکتی مناسب ہوگا کہ علاقائی کے ساتھ "ضلعی" کے الفاظ کا اضافہ کر دیا جائے اس طرح ایک تو ضلعی مجالس کی بھی حوصلہ افزائی ہوگی اور دوسرے مقابلہ کا معیار بھی اونچا ہو جائے گا۔	۱
منظور ہے	منظوری کی سفارش کی جاتی ہے	دستور اساسی انصار اللہ کے قاعدہ نمبر ۹۹ میں "صدر مجلس مرکزی عہدیداران کو نامزد کریگا" کے الفاظ حذف کر دیئے جائیں کیونکہ وہ ایک مستقل قاعدہ کی شکل میں قاعدہ نمبر ۱۰۱ میں بیان کر دیئے گئے ہیں۔	۲
ٹھیک ہے	منظور نہ کئے جانے کی سفارش کی جاتی ہے۔	انسپکٹر صاحبان مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے حلقہ جات کو بدلنا بھی چاہیئے تاکہ مغربی پاکستان ہو یا مشرقی پاکستان دونوں جانب کی ٹریننگ بلحاظ کارکردگی ہو سکے (جہلم) مجلس عاملہ مرکزیہ اس تجویز سے متفق نہیں۔	۳
نامنظور	تقریری مقابلہ کا موجودہ طریق جاری رہے اس کے علاوہ فی البدیہ تقاریر کے مقابلہ کا بھی اہتمام کیا جائے	سالانہ اجتماع میں جو تقریری مقابلہ جات ہوتے ہیں فی البدیہ ہونے چاہیئں، مقابلہ شروع ہونے سے پانچ منٹ پہلے عنوان بتائے جائیں یہ طریقہ زیادہ دلچسپ اور مفید ہوگا۔ (مجلس انصار اللہ کراچی)	۴
منظور ہے	مجالس کے تربیت کے کام کا جائزہ لیتے وقت قیادت تربیت اس امر کو بالخصوص ملحوظ رکھے گی کہ جس مجلس کا کام قیادت کے نزدیک سب سے اچھا ہو اسکے اسی فیصدی ارکان نماز باترجمہ بھی جانتے ہوں اسی صورت میں قیادت تربیت اسکی سفارش کرے گی	قیادت تربیت: آئندہ عَلَم انعامی صرف اس مجلس کو مل سکے گا جس کے جملہ ارکان نماز باترجمہ جانتے ہوں گے۔	۵

نمبر شمار	ایجنڈا	فیصلہ شوریٰ	منظوری حضرت امیرالمؤمنین ایدہ اللہ
۶	قیادت تعلیم: امتحان انصاراللہ میں کامیاب انصار کو اسناد دی جائیں تاکہ دوسرے احباب کو بھی ترغیب ہو اور امتحان دینے والوں کی تعداد میں اضافہ ہو جائے (مجلس انصاراللہ کراچی)	منظور کئے جانے کی سفارش کی جاتی ہے	منظور ہے
۷	قیادت مال: جہاں چندہ مجلس میں خدا تعالیٰ کے فضل سے ہر سال وصولی تسلی بخش ہوتی جاتی ہے، سالانہ اجتماع اور اشاعت لٹریچر کے چندوں کی وصولی بجٹ کے مطابق نہیں ہوتی اس نقص کو دور کرنے کے لیے کیا تجاویز اختیار کی جائیں۔	اس پر بعض تجاویز پیش کی گئیں مگر رائے شماری نہیں ہوئی	
۸	میزانیہ مجلس انصاراللہ مرکزیہ بابت سال ۱۹۶۸ء	چندہ مجلس: ۴۰۵۰۰ " تعمیر: ۴۰۰۰ " سالانہ اجتماع: ۴۵۰۰ چندہ اشاعت لٹریچر: ۴۰۰۰ میزان ۵۳۰۰۰ شوریٰ نے ترپن ہزار کا بجٹ آمد اور اسی قدر خرچ کے منظور کئے جانے کی سفارش کی ہے۔	منظور ہے
۹	قیادت اصلاح وارشاد: آئندہ سال ہر سہ ماہی چار صفحہ کا ایک ٹریکٹ عمدہ طباعت کے ساتھ پانچ ہزار کی تعداد میں شائع کیا جائے ان ٹریکٹوں میں سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کے ارشادات کے اقتباسات مناسب عنوانات کے ساتھ شائع کئے جایا کریں اور ایک مرکزی کمیٹی جو قائد تربیت، قائد اصلاح وارشاد اور قائد اشاعت پر مشتمل ہو ضرورتِ وقت کے مطابق اقتباسات اور عنوانات کا فیصلہ کیا کرے۔	منظوری کی سفارش کی جاتی ہے	منظور ہے
	۱۹۶۸ء		
۱	قیادت عمومی: ہوشیار اور باقاعدہ کام کرنے والی مجالس کا خلاصہ ماہنامہ انصاراللہ میں شائع ہو۔ (چک نمبر ۲۷ الف کاچیلو)	منظور نہ کئے جانے کی سفارش کی جاتی ہے۔	
۲	قیادت مال: چندہ برائے اشاعت لٹریچر کم از کم ایک روپیہ سالانہ کی بجائے	سب نمائندگان نے اس تجویز	

منظوری حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ	فیصلہ شوریٰ	ایجنڈا	نمبر شمار
	کے خلاف رائے دی ہے۔	کم ازکم ایک پیسہ یومیہ ہونا چاہیئے اس طرح تین پیسے ماہوار ہوتا ہے، اشاعت لٹریچر بہت ہی اہم اور ضروری ہے اور اس طرف خاص توجہ کی ضرورت ہے، اس لیے کم از کم ایک روپیہ کی بجائے ۳۶۵ پیسے ہونا چاہیئے۔ (ماڈل ٹاؤن لاہور)	
	سب نمائندوں نے اس کے خلاف رائے دی ہے۔	چندہ سالانہ اجتماع ایک روپیہ کی بجائے موجودہ مہنگائی کے پیش نظر دو روپے ہونا چاہیئے نیز اجتماع کے آخری دن دوپہر کے کھانے کا انتظام مجلس انصاراللہ ہی کرے (ماڈل ٹاؤن لاہور)	۳
منظور ہے	شوریٰ منظوری کے لیے سفارش کرتی ہے	میزانیہ آمد و خرچ برائے سال ۱۹۶۹ء	۴
	شوریٰ اس تجویز کو منظور نہ کئے جانے کی سفارش کرتی ہے البتہ سب نمائندگان اس بات کے حق میں ہیں کہ ملفوظات کو خریدنے اور پڑھنے اور ان سے استفادہ کرنے کی تحریک کی جاتی ہے۔	قیادت تربیت: آئندہ پانچ سال میں ہر مجلس کے پاس حضرت مسیح موعودؑ کے ملفوظات کا سیٹ پہنچ جانا چاہیئے اس کے لیے ہر ناظم ضلع ہر سال اپنی مجالس میں ملفوظات کے سیٹ کے پانچویں حصہ کی رپورٹ مرکز میں کرنے کا مکلف ہوگا۔	۵
	شوریٰ اس تجویز کو منظور نہ کئے جانے کی سفارش کرتی ہے	قیادت تعلیم: انصاراللہ کے سہ ماہی امتحانات میں نصاب امتحان قرآن کریم کے ترجمہ میں صرف نصف پارہ ہوتا ہے اس طرح سال بھر میں صرف ایک پارہ کا ترجمہ سیکھا جاتا ہے جو بہت کم ہے تجویز یہ ہے کہ سہ ماہی امتحان میں نصف پارہ کی بجائے سالم پارہ کا ترجمہ رکھا جائے تاکہ سال بھر میں کم ازکم دو پاروں کا ترجمہ تو آجائے۔ (چک چہور)	۶
	قیادت ایثار نے تجویز کو واپس لے لیا۔	قیادت ایثار: ہر مجلس میں مرکزی جگہ پر ایثار (یعنی خدمت خلق کے بارہ میں ایک سنٹر) ہو جہاں ہر نوع کی پیش کی جانے والی مدد یا شخص کا ریکارڈ رکھا جائے تاضرورتمند احباب اس سنٹر کی طرف رجوع کر سکیں اور ایسے افراد کو آسانی سے حسب ضرورت ایسی مدد میسر آسکے	۷

نمبر شمار	ایجنڈا	فیصلہ شوریٰ	منظوری حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ
	سنہ ۱۹۶۹ء		
۱	قیادت تربیت: نمازوں میں بے حد سستی آگئی ہے جگہ جگہ انصار اللہ کا یہ فریضہ قرار دیا جائے کہ وہ اپنی جماعت کے جملہ بے نماز مردوں، بچوں اور عورتوں کی فہرست تیار کریں اور مرکز کو بتائیں کہ بے نمازوں میں سے اتنوں کو ہم نے نمازی بنا لیا ہے۔ (چک نمبر ۱۶۰ مراد ضلع بہاولپور)	اس تجویز کے الفاظ نامناسب ہیں اور واقعۃً بھی درست نہیں اگر کسی جگہ کوئی دوست نمازوں میں سست ہو تو ان کی اصلاح کی کوشش ہونی چاہیئے یہ تجویز رد کی جاتی ہے	
۲	بڑی بڑی جماعتیں شہری ہوں یا قصباتی اور دیہاتی یعنی جہاں اکثریت مردوں کی سمجھی جائے ہر جماعت کے انصار مہینہ میں ایک یا دو اجلاس کریں جن میں کچھ تقاریر مقرر کی جائیں، ان تقاریر میں صداقت اسلام، صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام، ضرورتِ خلافت اور خلیفۂ وقت کے ارشادات اور احکام کی تعمیل پر بحث ہو نیز انصار اللہ سے وعدہ لیا جائے کہ وہ اپنی اولادوں کی احسن تربیت کے لیے اور قرآن خوانی کے لیے انہیں مساجد میں بھجوائیں گے۔ (چک نمبر ۵۲/۵-ایل ضلع ساہیوال)	نہ صرف بڑی مجالس بلکہ ہر ایک مجلس میں ماہانہ ایک یا دو اجلاس ہوا کریں۔	منظور ہے
۳	قیادت اصلاح وارشاد: اصلاح وارشاد کی طرف بہت کم دوست توجہ دے رہے ہیں۔ اس لیے مجلس انصار اللہ مرکزیہ سال میں دو تین دفعہ ہفتہ اصلاح و ارشاد منایا کرے۔ اور اس کی رپورٹ وصول کیا کرے۔ (چک نمبر ۱۶۰ مراد ضلع بہاولپور)	مجلس شوریٰ رد کرنے کی سفارش کرتی ہے	
۴	قیادت تعلیم: امتحان میں قرآن کریم معمر انصار کو یاد کرنا مشکل ہے اس لیے لفظی ترجمہ کی بجائے صرف مفہوم اور استدلال اپنے الفاظ میں ہونا چاہیئے جس طرح کتب سلسلہ کے امتحان میں اپنے الفاظ میں مفہوم بیان کیا جاتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ ترجمہ قرآن کریم یاد کرنے کی مشکل کے پیش نظر بہت سے خواندہ بلکہ اچھی تعلیم والے دوست بھی معیار اوّل سے پہلوتہی کرکے معیار دوم میں شامل ہو جاتے ہیں اور جب دوسرا امتحان کتب سلسلہ عالیہ کا ہوتا ہے تو وہی دوست معیار اوّل میں شامل ہوتے ہیں۔ (چک نمبر ۲۷۰ الف کاچیلو)	مجلس شوریٰ رد کرنے کی سفارش کرتی ہے	

منظوری حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ	فیصلہ شوریٰ	ایجنڈا	نمبر شمار
	اس ترمیم کے ساتھ سفارش کی جاتی ہے کہ مجلس مقامی کے ۳۲ فیصد میں سے ۵ فیصد نظامت ضلع / علاقہ کو دیا جائے اس طرح مجلس مقامی کا حصہ ۲۸ فیصد ہو جائیگا مرکز کا حصہ بدستور ۶۷ فیصد رہیگا	قیادت مال: اس وقت یہ دستور ہے کہ چندہ مجلس کا ⅔ حصہ مرکز میں جمع ہوتا ہے باقی ⅓ حصہ مقامی مجلس اپنے اخراجات کے لیے رکھتی ہے مجلس لائلپور اس میں یہ ترمیم پیش کرتی ہے: حصہ مرکز ۶۵ فیصد، حصہ مجلس مقامی ۳۰ فیصد حصہ نظامت ضلع / علاقہ ۵ فیصد اس طرح ضلع اور علاقہ کے اخراجات کے لیے مناسب فنڈ فراہم ہو سکے گا اور وہ اپنے کام بخیر وخوبی چلا سکیں گے۔ (لائلپور)	۵
	مجلس شوریٰ رد کرنے کی سفارش کرتی ہے۔	مجلس کی مالی ضروریات اور کام کی وسعت کے پیش نظر چندہ مجلس کی شرح وہی کر دی جائے جو مجلس خدام الاحمدیہ کے چندہ مجلس کی ہے یعنی ایک پیسہ فی روپیہ اس کے بغیر ترقی مشکل ہے۔ نوٹ: یہ معاملہ پہلے مجلس شوریٰ ۱۹۶۶ء میں پیش ہو کر اس لیے ترک کیا گیا تھا کہ مجلس نے یقین دلایا تھا کہ وہ اس شرح کے ہوتے ہوئے چندہ کو دوگنا کرنے کی کوشش کریں گی اور چندہ اشاعت لٹریچر اور چندہ سالانہ اجتماع بھی سو فیصد پورا کریں گی، لیکن ایسا نہیں ہوا۔	۶
منظور ہے	منظور ہے	۵۴۵۰۰ روپے کا بجٹ آمد و خرچ برائے سال ۱۹۷۰ء مندرجہ ذیل تفصیل کے ساتھ پیش ہے۔ چندہ مجلس: ۴۶۰۰۰ سالانہ اجتماع: ۴۵۰۰ اشاعت لٹریچر: ۴۰۰۰	۷
		۱۹۷۰ء	
نا منظور	منظور کیے جانے کی سفارش کی جاتی ہے	زعماء / زعماء اعلیٰ کی حسن کارکردگی پر بھی اسناد خوشنودی دی جائیں	۱
منظور ہے	اس ارشاد پر کھل کر بحث	سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے	۲

نمبر شمار	ایجنڈا	فیصلہ شوریٰ	منظوری حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ
	مجلس مشاورت ۱۹۷۰ء میں فرمایا تھا کہ شوریٰ انصاراللہ میں اس بات پر غور کیا جائے کہ جلسہ سالانہ کی تقاریر لکھی ہوئی ہونی چاہئیں یا زبانی ۔	ہوئی انیس (۱۹) دوستوں نے اظہار خیال فرمایا بالآخر کثرت رائے سے یہ فیصلہ ہوا کہ جلسہ سالانہ کی تقاریر لکھی ہوئی ہونی چاہئیں۔	
۳	بجٹ آمد و خرچ سال ۱۹۷۱ء چندہ مجلس: ۴۷۰۰۰ " سالانہ اجتماع: ۴۰۰۰ " اشاعت لٹریچر ۴۰۰۰ " مستقل ریزرو فنڈ ۵۰۰۰	بجٹ میں ۶۷۲۲ خسارہ دکھایا گیا ہے شوریٰ کے نزدیک چندہ مجلس کی مد میں اس خسارہ کا اضافہ کر دیا جائے، عملہ میں اضافہ اور چندہ مجلس کی وصولی کی رفتار دیکھ کر امید کی جا سکتی ہے کہ وصولی پوری ہو جائیگی، شوریٰ حسب ذیل تفصیل کے مطابق بجٹ آمد و خرچ منظور کئے جانے کی سفارش کرتی ہے چندہ مجلس: ۵۳۷۲۲ " سالانہ اجتماع: ۴۰۰۰ " اشاعت لٹریچر: ۴۰۰۰ صدر محترم نے مستقل ریزرو فنڈ کی مد بجٹ میں سے اڑا دی ہے اور فرمایا ہے کہ صدر اپنے ذرائع سے اس رقم کی وصولی کی کوشش فرمائینگے ۔	منظور ہے
	۱۹۷۱ء		
۱	قیادت عمومی: نظارت ضلع لائلپور اس امر کو شدت سے محسوس کرتی ہے کہ اکثر دیہاتی مجالس اپنی ماہانہ رپورٹیں با قاعدگی سے نہیں بھجواتیں علاوہ دیگر وجوہ کے ایک یہ بھی ہے کہ رپورٹ فارم	مجلس شوریٰ اسکی ضرورت نہیں سمجھتی پہلا طریق کار ہی درست ہے،	منظور ہے

نمبر شمار	ایجنڈا	فیصلہ شوریٰ	منظوری حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ
	مشکل اور لمبا ہے لہٰذا تجویز کیا جاتا ہے کہ رپورٹ فارم دیہاتی مجالس کے لیے عام فہم (سادہ) اور مختصر بنایا جائے۔ (نظامت ضلع لائلپور)		
۲	دستور اساسی کے قاعدہ نمبر ۲۲، ۳۳ کی رُو سے ہر مجلس انصاراللہ مقامی اور ہر مجلس انصاراللہ حلقہ کا اجلاس ہر مہینہ میں کم از کم ایک بار منعقد ہونا چاہیئے جس میں مقام یا حلقہ کے تمام اراکین کی شمولیت ضروری ہے تجویز ہے کہ قاعدہ نمبر ۲۲ میں ترمیم کرکے مجلس انصاراللہ مقامی کا اجلاس ہر ماہ کی بجائے ہر سہ ماہی میں ایک بار مقرر کردیا جائے کراچی جیسے بڑے شہروں میں ہر ماہ مجلس مقامی کے تمام اراکین کا اکٹھے ہونا بہت مشکل ہوجاتا ہے۔ (مجلس انصاراللہ کراچی صدر)	مجلس شوریٰ کے نزدیک ترمیم کی ضرورت نہیں۔	منظور ہے
۳	شہری مجالس کو جو ماحول و وسائل علمی، مالی و اشاعت وغیرہ حاصل ہوتے ہیں دیہاتی مجالس کو وہ ماحول و وسائل میسّر نہیں آسکتے اس لیے دیہاتی مجالس باوجود اعلیٰ کارکردگی و انتہائی کوشش کے شہری بڑی بڑی مجالس کا مقابلہ نہیں کرسکتیں اور عَلَم انعامی حاصل کرنے سے محروم رہتی ہیں جس کی وجہ سے دیہاتی مجالس میں مسابقت کی روح پیدا نہیں ہوئی۔ لہٰذا ہماری مجلس یہ تجویز پیش کرتی ہے کہ الف: شہری مجالس سے علیحدہ دیہاتی مجالس کے لیے ماحول و وسائل کے مطابق معیار مقرر کیئے جائیں اور اُن معیاروں کے مطابق کارکردگی کا جائزہ لے کر نمبر لگائے جائیں تاکہ وہ بھی سبقت لے جاکر عَلَم انعامی حاصل کرسکیں۔ ب: دیہاتی مجالس کے لیے علیحدہ لائحہ عمل تجویز کیا جائے جو اُن کے لیے قابل عمل ہو اور جس پر عمل کرکے وہ اپنی کارکردگی کے معیار کو بلند کرتی چلی جائیں۔ ج: مذکورہ بالا الف و ب جز کی منظوری کی صورت میں ماہانہ رپورٹ فارم بھی تجویز کردہ لائحہ عمل کے مطابق دیہاتی مجالس کے لیے علیحدہ چھپوائے جائیں پرانے فارموں میں بہت زیادہ تبدیلی کی ضرورت ہے۔	مجلس شوریٰ اس تجویز کو ردّ کرنے کی سفارش کرتی ہے	ردّ
۴	قیادت تعلیم: اگرچہ سہ ماہی امتحانات کے لیے دو معیار مقرر ہیں، لیکن امتحانات	صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب	دستخط حضور

نمبر شمار	ایجنڈا	فیصلہ شوریٰ	منظوری حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ
	صرف معیار اوّل کے مطابق ہی لیے جاتے ہیں سو فیصدی اراکین کو امتحان میں شامل کرنے کے لیے انصار کے مختلف معیار و مدارج مقرر کئے جائیں تاکہ ہر رکن اپنی علمی استطاعت اور قابلیت کے مطابق درجہ بدرجہ امتحان پاس کرکے مرکز سے سند حاصل کرتا جائے (مجلس چک نمبر ۱۲۱ حسن پور ضلع لائل پور) نوٹ: صدر محترم نے کمیٹی کی رپورٹ منظور فرمائی ہے کہ بنیادی معلومات پر مشتمل ایک کتاب مجلس مرکزیہ کی طرف سے شائع کی جائے اور یہ لازمی قرار دیا جائے کہ انصاراللہ کا ہر رکن اس کتاب کا امتحان پاس کرے اس امتحان کی نگرانی ناظمین اضلاع کرینگے۔	پروفیسر حبیب اللہ خاں صاحب قائد تعلیم اور شیخ مبارک احمد صاحب پر مشتمل کمیٹی مقرر کی گئی ہے کہ وہ افضل ترین معیار مقرر کرکے رپورٹ کرے۔	
۵	مجلس مرکزیہ سہ ماہی امتحانات کا نصاب (ترجمہ قرآن کریم کے علاوہ) چھپوا کر مجلس مرکزیہ کی طرف سے مقامی مجالس کو مطلوبہ تعداد میں تاریخ امتحان سے دو ماہ قبل بھیج دیا کرے اس کی قیمت بھی مجالس مقامی سے وصولی کی جا سکتی ہے اس طرح زیادہ انصار امتحان کی تیاری کر سکیں گے اور امتحان میں شامل ہونا اُن کے لیے آسان ہو جائیگا امتحانات کے پرچہ جات بھی بجائے سائیکلو سٹائل کروانے کے چھپوائے جایا کریں، کیونکہ سائیکلو سٹائل پرچے اچھی طرح پڑھے نہیں جاتے۔ (مجلس انصاراللہ کراچی)	شوریٰ اسے ردّ کرنے کی سفارش کرتی ہے البتہ قیادت تعلیم پرچے سائیکلو سٹائل کروانے کی بجائے طبع کروا کے بھجوایا کرے۔	
۶	<u>قیادت مال</u>: مجلس انصاراللہ کے کام کو وسعت دینے کے لیے دَورہ جات کی اشد ضرورت ہے۔ نیز مجالس کی بیداری کے لیے بھی یہ امر نہایت ضروری ہے کہ مجلس مرکزیہ کے پاس اپنی جیپ گاڑی ہو جو بوقت ضرورت قائدین کے دَورہ کے لیے کام آسکے جس طرح مجلس خدام الاحمدیہ نے اسی قسم کی ضرورت کے پیش نظر گاڑی خرید کی ہے اس کے اخراجات نیز دیگر مالی ضروریات کے پیش نظر مجلس انصاراللہ لائلپور یہ تجویز پیش کرتی ہے کہ چندہ مجلس کی موجودہ شرح نصف پیسہ سے بڑھا کر آئندہ سال سے ایک پیسہ فی روپیہ کر دی جائے۔ (تجویز مجلس انصاراللہ لائل پور)	اس تجویز کے دو حصے ہیں۔ ۱۔ خرید جیپ (۲) ایزادی خرچ مجلس شوریٰ نے فوری طور پر جیپ خریدنے کی سفارش کی جسکو حضور منظور فرما چکے ہیں۔ ایزادی شرح کی تجویز ۸۰ کے مقابلہ پر ۱۰۶ ووٹوں سے ردّ کر دی گئی	منظور ہے ایزادی منظور ہے شرح نصف پیسہ سے بڑھاکر ایک پیسہ کی جاتی ہے خطبہ جمعہ نومبر سنہ ۱۹۷۱ء میں بھی حضور نے اسکا ذکر فرمایا

نمبر شمار	ایجنڈا	فیصلہ شوریٰ	منظوری حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ
۷	سالانہ اجتماع کے اخراجات آمد کے مقابلہ میں قریباً دو اڑھائی گنا زیادہ ہو رہے اگر موجودہ صورت جاری رہی تو تفاوت بڑھتا چلا جائیگا لہٰذا یہ معاملہ بغرض غور پیش ہے۔ رپورٹ کمیٹی: حضور اقدس نے شرح چندہ نصف پیسہ سے بڑھا کر ایک پیسہ مقرر فرمادی ہے لہٰذا بجٹ کمیٹی محسوس کرتی ہے کہ اب اس سلسلہ میں مزید غور کی ضرورت نہیں رہی مذکورہ اضافہ شرح کے نتیجہ میں خسارہ بھی پورا ہوگا بلکہ کافی اضافہ ہوگا۔ انشاء اللہ	ان دونوں تجاویز پر غور کرنے کیلئے مندرجہ ذیل کمیٹی مقرر ہوئی۔ ۱۔ صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب صدر ۲۔ ملک محمد رفیق صاحب قائد مال سیکرٹری ۳۔ مکرم نسیم سیفی صاحب قائد عمومی ۴۔ مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب یہ کمیٹی اپنی سفارشات صدر محترم کی خدمت میں پیش کریگی۔	
۸	بجٹ آمد و خرچ برائے سال ۱۹۷۲ء پیش ہے۔	منظور ہے	منظور ہے

۱۹۷۲ء

نمبر شمار	ایجنڈا	فیصلہ شوریٰ	منظوری حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ
	انتخاب صدر۔ صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب، صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب و مولانا ابو العطاء صاحب	محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب ۷۳ء تا ۷۵ء	فرمایا منظور ہے
۱	قیادت عمومی: دستور اساسی میں ترامیم الف: شق نمبر ۳۲ مجلس انصاراللہ مقامی "بجائے ہر ماہ کم از کم ایک بار کے کم از کم تین ماہ میں ایک بار منعقد ہوگا۔" ب۔ شق نمبر ۳۷ مجلس عاملہ مقامی "بجائے ہر ماہ کم از کم دو بار کے ہر ماہ کم از کم ایک بار منعقد ہوگا۔" ج: شق نمبر ۳۸ مجلس عاملہ حلقہ۔ بجائے پندرہ روز کے ماہانہ ہوگا۔ وضاحت: ان شقوں میں ترامیم کی تجویز اس لیے پیش کی گئی ہے تا مجلس مقامی اور مجلس حلقہ آسانی سے اپنے اپنے فرائض ادا کرسکیں موجودہ صورت یہ ہے کہ مجالس کے لیے (خاص طور پر شہری مجالس کیلئے) صرف اتوار کا دن ایسا ہوتا ہے جب دوست آسانی سے اکٹھے ہوسکتے ہیں۔ اس دن انہوں نے نہ صرف یہ کہ انصاراللہ اور جماعت کے	کثرت رائے سے شوریٰ اسے رد کرنے کی سفارش کرتی ہے	منظور ہے

نمبر شمار	ایجنڈا	فیصلہ شوریٰ	منظوری حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ
	جملہ فرائض ادا کرتے ہوتے ہیں بلکہ اس کے علاوہ اپنے دنیاوی کام بھی سرانجام دیتے ہوتے ہیں ۔صورت حال یہ ہے کہ دونوں مجالس کے ۴ اجلاس بنتے ہیں جبکہ مہینہ میں اتوار صرف ۴ بار آتا ہے ۔ان مشکلات کو سامنے رکھتے ہوئے یہ مجلس پُر زور سفارش کرتی ہے کہ مندرجہ بالا تجاویز منظور فرمائی جائیں ۔ (مجلس دارالذکر لاہور)		
۲	قیادت عمومی : مجلس مرکزیہ انصاراللہ خط و کتابت پر اپنا بے تحاشا اور بے فائدہ خرچ بند کر دے کیونکہ اکثر دیکھا گیا ہے کہ مرکز سے آمدہ خطوط کی طرف کوئی بھی توجہ نہیں کرتا مگر مرکز اس طرح کی فضول خط و کتابت پر ہزاروں روپیہ سالانہ خرچ کر دیتا ہے ۔ نیز اکثر دیکھا گیا ہے کہ ایک طرف تو اخبارات اور رسائل میں اعلانات اور ہدایات شائع کروائی جاتی ہیں تو دوسری طرف وہی ہدایات بے تحاشا چھٹیوں کے ذریعہ بار بار بذریعہ ڈاک بھجوائی جاتی ہیں اور پھر لطف یہ ہے کہ ادھر مقامی زعیم بلکہ امیر جماعت تک کو خطوط آتے ہیں اور اُدھر ضلعی امیر اور زعیم و ناظم اعلیٰ کو وہی خطوط بھجوائے جاتے ہیں* اور اس طرح ہزاروں روپیہ سالانہ ضائع چلا جاتا ہے خود دفتر انصاراللہ مرکزیہ میں آنکھوں سے دیکھا گیا ہے کہ بے تحاشا خطوط کو لفافہ میں بند کر کے دس پیسہ کا ٹکٹ لگایا جا رہا ہے اور اس طرح ایک بار قریباً ۱۵۰ روپیہ مجلس کا ضائع کر دیا جاتا ہے ۔ مگر اس کا فائدہ ذرہ بھر بھی نہیں ہوتا پس اس طرف احتیاط کی خاص ضرورت ہے ، اخبارات و رسائل میں اعلانات کے علاوہ انسپکٹر کو دورہ پر روانہ کر کے توجہ دلانا مود مند ہوگا ۔ (مجلس انصاراللہ سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ)	شوریٰ اسے ردّ کرنے کی سفارش کرتی ہے ۔ مجلس شوریٰ کا ردّ عمل شدید طور پر اس تجویز کے خلاف تھا نہایت نامناسب اور نامعقول تجویز ہے ۔ الفاظ سے منافقت کی بُو آتی ہے ۔ صدر صاحب مجلس انصاراللہ نے حسب قواعد شوریٰ کے اجلاس ہی میں اس مجلس کی نمائندگی کو منسوخ فرمانے اور مجلس کے عہدیداران کو معطل کرنے کا اعلان فرما دیا تھا ۔ اس مجلس میں آئندہ کے لیے زعیم کو صدر محترم خود نامزد فرمائیں گے ۔	منظور ہے
۳	قیادت عمومی : ڈویژن لیول پر مجالس انصاراللہ کا اجتماع اگر ہو سکے تو ہر ڈویژن کے صدر مقام پر منعقد کیا جائے اور اس طرح ہر ڈویژن کے عہدیداران مجالس انصاراللہ کا ہر سہ ماہی میں ایک دفعہ اجلاس ہونا چاہیئے ۔ (مجلس انصاراللہ جہلم شہر)	شوریٰ کثرت رائے سے اس تجویز کو منظور فرمانے کی سفارش کرتی ہے ۔	منظور ہے
۴	فارم ماہانہ رپورٹ کارگزاری دیہاتی مجالس کے لیے علیحدہ چھپوائے جائیں کیونکہ	شوریٰ کے نزدیک فارم قابل تبدیلی	منظور ہے

* یہ چٹھیاں دورہ پر مقامی مجالس کو بذریعہ ڈاک بھجوا دی جاتی ہیں

نمبر شمار	ایجنڈا	فیصلہ شوریٰ	منظوری حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ
	ان کے کام کی نوعیت اور تفصیل شہری مجالس سے مختلف ہے۔ یہ فارم مختصر اور سادہ ہونے چاہئیں۔ (مجلس چک نمبر ۱۲۱ ج۔ب حسن پور ضلع لائلپور)	ہے۔ صدر محترم ایک کمیٹی مقرر فرمادیں جو مختلف پہلوؤں کا جائزہ لیکر اپنی سفارش صدر صاحب کی خدمت میں کرے۔	
	نوٹ: صدر محترم نے شیخ مبارک احمد صاحب نسیم سیفی صاحب اور مسعود احمد خاں صاحب پر مشتمل ایک کمیٹی مقرر فرمائی جس نے نیا رپورٹ فارم مرتب کیا ہے۔		
۵	قیادت تعلیم: ناظمین اعلیٰ و زعماء انصار اللہ کے لیے امتحان انصار اللہ لازمی قرار دیا جائے۔	شوریٰ کثرت رائے سے منظور کرنے کی سفارش کرتی ہے	منظور ہے
۶	ناخواندہ زعماء انصار اللہ کے لیے معیار دوئم کا امتحان لازمی قرار دیا جائے (مجلس واربرٹن ضلع شیخوپورہ)	؍؍	منظور ہے
۷	موجودہ طریق امتحان کو جو سکولوں اور کالجوں کے تتبع ہے یکسر بدل کر انصار اللہ کے لیے ایک ایسا طریق امتحان تجویز کرتی ہے جو QUIZ SYSTEM یعنی سوال وجواب کی طرز پر ہو۔ سوال جواب سب انصار اللہ کے نصاب میں سے ہوں اور ہر سوال کا جواب پرچہ کے آگے خالی جگہ پر درج کیا جاوے۔ وضاحت: موجودہ طریقہ بہت فرسودہ ہے اور اس کے پرچہ جات دیکھکر انسان اب محسوس کرتا ہے جیسا کہ وہ میٹرک یا بی۔اے کے امتحان میں شریک ہو رہا ہے آجکل ترقی یافتہ ممالک اس کو خیر باد کہہ رہے ہیں خود ہمارے ملک میں فوج میں بھی QUIZ SYSTEM رائج ہے مجلس ہذا اس SYSTEM کی سفارش کرتی ہے اور ہمیں یقین ہے کہ اگر یہ منظوری کرلی جائے تو اس کے بہت خوش کن نتائج نکلیں گے اور بہت زیادہ انصار اس میں شامل ہونگے (مجلس دارالذکر لاہور) نوٹ: کمیٹی کی رپورٹ پر صدر محترم نے فیصلہ فرمایا ہے کہ فی الحال موجودہ امتحان کا طریق نہ بدلا جائے کیونکہ مجوزہ طریق عام انصار اللہ کے لیے مشکل ہوگا۔ ۲۔ سوالات کے پرچہ میں سو فیصدی انتخاب کی گنجائش رکھی جائے۔ ۳۔ پرچہ میں ایک سوال ضرور لازمی ہونا چاہئے	شوریٰ سفارش کرتی ہے کہ صدر محترم مجلس انصار اللہ ایک کمیٹی مقرر فرمادیں جو اس تجویز پر اچھی طرح غور کرکے اپنی رپورٹ مرتب کرے۔	منظور ہے

نمبر شمار	ایجنڈا	فیصلہ شوریٰ	منظوری حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ
	۴- سوالات کا پرچہ قائد تعلیم اور نائب قائد تعلیم کے مشورہ سے بنایا جائے۔		
۸	قیادت اشاعت: مرکز مجلس انصار اللہ کی تاریخ مرتب کرے۔ (مجلس چک نمبر ۱۲۱ ج ب حسن پور ضلع لائلپور)	شوریٰ کثرت رائے سے منظور کرنے کی سفارش کرتی ہے۔ کمیٹی: مولوی غلام باری صاحب سیف قائد اشاعت، پروفیسر حبیب اللہ خاں صاحب، مولوی دوست محمد صاحب شاہد۔	منظور ہے
۹	قیادت مال: اس وقت چندہ مجلس جو کہ ایک پیسہ فی روپیہ آمد کے حساب سے وصول کیا جاتا ہے۔ اس کی تقسیم حسب ذیل ہے۔ ۱- حصہ مرکز: ۶۷ فیصد ۲- حصہ مقامی مجلس: ۲۸ " ۳- حصہ ناظمین اضلاع وعلاقہ: ۵ " چونکہ نظامت ضلع / علاقہ کے سپرد مجلس کے دورہ جات کرنے تربیتی اجتماعات منعقد کرنے اور مجالس اور مرکز سے کافی خط وکتابت کرنی ہوتی ہے جس کے لیے یہ حصہ رقم بالکل ناکافی ہے اس ضرورت کو پورا کرنے اور کام کو وسعت دینے اور آگے بڑھنے کے لیے نظامت ضلع یہ تجویز پیش کرتی ہے کہ چندہ مجلس کی شرح تقسیم میں ترمیم کی جاوے اور حسب ذیل مقرر کی جائے۔ ۱- حصہ مرکز: ۶۵ فیصد ۲- حصہ مقامی مجلس: ۲۵ " ۳- ناظمین ضلع / علاقہ: ۱۰ " (نظامت ضلع لائلپور)	شوریٰ کثرت رائے سے نامنظور کرنے کی سفارش کرتی ہے	منظور ہے
۱۰	قیادت مالی: بجٹ آمد وخرچ برائے ۱۹۷۳ء پیش ہے۔	شوریٰ ۱۷۶۰۰۰ روپے کے بجٹ اور خرچ کو منظور کرنے کی سفارش کرتی ہے۔	منظور ہے

نمبر شمار	ایجنڈا	فیصلہ شوریٰ	منظوری حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ
	۱۹۷۳ء		
۱	ہر ضلع کی مجلس انصاراللہ میں آڈیٹر کے عہدہ کا اضافہ کیا جائے اور دستور اساسی میں ترمیم فرمائی جائے۔ (نظامت انصاراللہ کراچی)	تجویز سے اتفاق ہے ترمیم نہیں بلکہ دستور اساسی میں اس شق کا اضافہ کیا جائے۔	منظور ہے
۲	موجودہ دستور اساسی کے مطابق شہری مجالس میں سے حسن کارکردگی کے لحاظ سے اول آنے والی مجلس کو علم انعامی دیا جاتا ہے مجلس لائلپور یہ تجویز پیش کرتی ہے کہ دوئم اور سوئم آنے والی شہری مجالس کو بھی آئندہ اسناد خوشنودی دی جایا کریں۔ (مجلس انصاراللہ لائل پور شہر)	یہ تجویز ۱۹۷۰ء میں پیش ہوئی تھی شوریٰ کی سفارش پر حضور نے اسے نامنظور فرمایا تھا اس لیے شوریٰ اسکی دوبارہ سفارش نہیں کرتی	منظور ہے
۳	قاعدہ نمبر ۱۸۵ میں ترمیم کرکے "متواتر تین بار" کی بجائے "متواتر دو بار" کر دیا جائے۔ پورا قاعدہ یوں بنے گا: کوئی عہدیدار ایک ہی عہدہ کے لیے "متواتر دو بار سے" زیادہ منتخب یا نامزد نہ ہو سکے گا، سوائے اس کے کہ صدر مجلس کسی کو اس قاعدے سے مستثنیٰ قرار دے۔ (مجلس انصاراللہ چک نمبر ۱۲۱ ج۔ب حسن پور ضلع لائلپور)	شوریٰ اس تجویز کے حق میں نہیں کیونکہ اس سے دیگر عہدیداران کی میعاد بھی متاثر ہوگی۔	ٹھیک ہے
۴	ا۔ جس مجلس کی تجویز شوریٰ کے ایجنڈا میں شامل ہو اگر اس کا نمائندہ شوریٰ میں حاضر نہ ہو تو وہ تجویز پیش نہیں ہو سکے گی سوائے اس کے کہ صدر محترم کسی تجویز کو اس قاعدہ سے مستثنیٰ قرار دیدیں۔	مجلس شوریٰ اس تجویز کو رد کرنے کی سفارش کرتی ہے	دستخط حضور
	ب۔ مجلس شوریٰ میں بحث کے دوران اگر کسی وقت مجلس مجوزہ اپنی تجویز کی مزید وضاحت کرنا چاہے تو اس کے نمائندہ کو اجازت ملنی چاہیئے خواہ اس نے پہلے بحث میں حصہ لینے کے لیے نام نہ بھی لکھوایا ہو۔ (مجلس انصاراللہ چک نمبر ۱۲۱ ج ب حسن پور ضلع لائلپور)	شوریٰ منظوری کی سفارش کرتی ہے۔	دستخط حضور اقدس
۵	ایجنڈا پر غور کرنے کے علاوہ مجلس شوریٰ میں عام بحث کیلئے کچھ وقت مخصوص کیا جائے۔ جس میں نمائندگان کسی بھی قیادت (شعبہ) کے متعلق اپنی دقتیں پیش کر سکیں اور قیادت متعلقہ اُن کے ذرائع تجویز فرمائے اور مطلوبہ وضاحت فرمائی جاوے اس طرح تھوڑے	قائدین کی رپورٹیں پیش ہونے پر نمائندگان اس کی وضاحت طلب کر سکتے ہیں۔	دستخط حضور

نمبر شمار	ایجنڈا	فیصلہ شوریٰ	منظوری حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ
	وقت میں زیادہ فائدہ اٹھایا جا سکے گا۔ مجالس ایک دوسرے کے تجربات سے فائدہ اُٹھا سکتی ہیں۔ (مجلس انصاراللہ چک نمبر ۱۲۱ ج۔ب حسن پور ضلع لائل پور)		
۶	خدا تعالیٰ کے فضل سے مرکزی سالانہ اجتماع کا پروگرام نہایت دلچسپ اور ایمان افروز ہوتا ہے اس لیے ایک بھی تقریر چھوڑنے پر طبیعت آمادہ نہیں ہوتی دوسری طرف بعض اجلاس کئی گھنٹے بلا وقفہ جاری رہتے ہیں، دیکھا گیا ہے کہ اتنی دیر تک بیٹھے رہنا اور تمام تقاریر کو توجہ سے سننا بہت مشکل اور تکلیف دہ بن جاتا ہے اس لیے تجویز ہے کہ اجلاسوں میں مناسب موقعہ پر وقفے ہونے چاہیئں تاکہ حوائج ضروریہ سے فارغ ہو سکیں اور تازہ دم ہو جائیں۔ (مجلس انصاراللہ کوئٹہ)	یہ تجویز مفید ہے اس سال کے پروگرام میں اس کا خیال بھی رکھ لیا گیا تھا، منظوری کی سفارش کی جاتی ہے	دستخط حضور
۷	مجلس کے خیال میں رسالہ انصاراللہ کی خریداری کو بہت زیادہ وسعت دینے کی ضرورت ہے اور اس کا ایک ذریعہ یہ ہے کہ اس کا سالانہ چندہ کم کر کے دو روپے کر دیا جائے جیسا کہ رسالہ "تحریک جدید" کا ہے اور اس کا کاغذ اعلیٰ ہونے کی بجائے نیوز پرنٹ ہو نیز جس طرح تحریک جدید بعض پرانے مجاہدین تحریک جدید کو مفت جاری کیا جاتا ہے اسی طرح انصاراللہ کا رسالہ بھی بعض اراکین اور مجالس کو مفت جاری کیا جاوے۔ (مجلس انصاراللہ ماڈل ٹاؤن لاہور)	پرچے کا معیار ہر صورت میں برقرار رکھنا چاہیئے اس لیے مجلس شوریٰ اس تجویز کو ردّ کرنے کی سفارش کرتی ہے۔	ٹھیک ہے
۸	ا۔ اگر فنڈز اجازت دیں تو مجلس مشاورت کی طرح انصاراللہ کی مفصل رپورٹ شائع کی جائے۔	مجلس شوریٰ اسے ردّ کرنے کی سفارش کرتی ہے۔	دستخط حضور اقدس
	ب۔ اسی طرح لجنہ اماء اللہ کی طرح سالانہ اجتماع انصاراللہ کی پوری روئیداد شائع کی جائے۔ (مجلس انصاراللہ چک نمبر ۱۲۱ ج۔ب حسن پور ضلع لائلپور)	مجلس شوریٰ سفارش کرتی ہے کہ ماہنامہ انصاراللہ کا ایک ایسا ایشو شائع کر دیا جایا کرے جس میں اجتماع کی مفصل رپورٹ ہو۔	دستخط حضور اقدس
۹	ا۔ ملک میں جب بھی کسی قسم کی ہنگامی صورت پیدا ہو جائے، مثلاً سیلاب و وبائی امراض و دیگر ایسی صورت ہو کہ خدمت خلق کی اشد ضرورت پیدا ہو جائے تو مرکزی کی	ا۔ اس تجویز کو پیش کرنے کی جو وجہ بیان کی گئی ہے وہ خدمت خلق کے	ٹھیک ہے

منظوری حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ	فیصلہ شوریٰ	ایجنڈا	نمبر شمار
	کام کے منافی ہے مرکز ضرورت کے مطابق ہدایات دیتا ہے مگر خدمت خلق کے کام مثلاً سیلاب اور وبائی امراض میں بنی نوع انسان کی اس لیے امداد نہ کرنا کہ مرکز کی طرف سے ہدایات نہیں آئیں مناسب نہیں کیونکہ بعض اوقات مجالس کو ہدایات پہنچانا ناممکن ہو جاتا ہے مثلاً حالیہ سیلابوں میں آمد و رفت کے ذرائع ہی ختم ہو گئے تھے اس لیے مجلس اس تجویز کے حق میں نہیں ۲ ۔ بعض مجالس اس تجویز پر پہلے ہی عمل کر رہی ہیں، باقیوں کے لیے بھی کوئی روک نہیں انفرادی طور پر ڈاکٹر صاحبان کو اس کام میں مدد دینے کی تلقین کی جانی چاہیئے ۔	طرف سے ایک جامع سکیم موجود ہونی چاہیئے جس کے پیش نظر مجالس ہنگامی ضرورت کو پورا کرنے کے لیے خدمت خلق کے کام کو فوری آگے چلا سکیں اس کی ضرورت اس لیے پیش آئی ہے کہ حالیہ سیلاب کے دنوں میں بعض احباب نے یہ کہہ کر مرکز کی طرف سے کوئی ہدایت نہیں آئی ۔ اس طرح کام کو پیچھے ڈال دیا ۔ ۲ ۔ انصاراللہ کے زیر انتظام بعض علاقوں میں ہومیو پیتھک اور بایو کیمک کی ڈسپنسریاں کھولنے کا انتظام کیا جانا چاہیئے جن میں امید ہے کہ بہت فائدہ ہوگا ۔ (مجلس انصاراللہ چک چٹھہ ضلع گوجرانوالہ)	
دستخط حضور اقدس	مجلس شوری چندہ مجلس: ۱۵۰۰۰۰ سالانہ اجتماع: ۶۰۰۰ اشاعت لٹریچر: ۱۰۰۰۰ ماہنامہ انصاراللہ: ۸۸۰۰ میزان: ۱۷۴۸۰۰ کا بجٹ آمد و خرچ منظور کئے جانے کی سفارش کرتی ہے	بجٹ آمد خرچ برائے ۱۹۷۴ء پیش ہے ۔ چندہ مجلس: ۱۵۰۰۰۰ سالانہ اجتماع: ۶۰۰۰ اشاعت لٹریچر: ۱۰۰۰۰ ماہنامہ انصاراللہ: ۸۸۰۰ میزان: ۱۷۴۸۰۰ ۱۹۷۴ء اور ۱۹۷۵ء میں حالات ناساگار ہونے کی وجہ سے اجتماعات منعقد نہ ہو سکے ۔	۱۰

نمبر شمار	ایجنڈا	فیصلہ شوریٰ	منظوری حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ
	۱۹۷۵ء (منعقدہ ۲۱-۱ اپریل ۱۹۷۶ء)		
۱	انتخاب صدر مجلس: محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب " " منور احمد صاحب " " طاہر احمد صاحب " مولانا ابوالعطاء صاحب	محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب از ۷۶ء تا ۷۸ء	منظور ہے
	۲ نائب صدر صف دوم: محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب " چوہدری حمید اللہ صاحب " مولانا غلام باری صاحب سیف " سید میر محمود احمد صاحب ناصر " صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب	چوہدری حمید اللہ صاحب (میاں طاہر احمد صاحب کا نام بوجہ عمر زیادہ ہونے کے واپس لے لیا گیا)	منظور ہے
۲	<u>قیادت عمومی</u>: ۱۔ انصار اللہ ایک ذیلی تنظیم ہے اس کی طرف کم توجہ دی جا رہی ہے۔ اسکے احاطہ اثر کو زیادہ مفید بنانے کے لیے اراکین مجالس کو بیدار کرنے کی ضرورت بڑی شدت سے محسوس کی جا رہی ہے۔ بعض جگہ پر تو خاصا جمود ہے لہٰذا تجویز کیا جاتا ہے کہ انکے حالات کے مدنظر ہر سہ ماہی میں ایک مرکزی تربیتی وفد جو دو تجربہ کار اور ذی اثر احباب پر مشتمل ہو ضلع کی ہر تحصیل میں کم از کم پانچ دن ناظم انصار اللہ ضلع کی تجویز کردہ مجالس میں دورہ کرے۔ محترم مربی صاحب ضلع بھی اسی وفد کے ممبر شمار ہوں، اس وفد کا عرصہ قیام ہر ضلع میں دس دن کا ہو۔ تاوہ ضلع کی دو تحصیلوں میں آسانی سے دورہ کر سکے یہ سکیم ایک مستقل لائحہ عمل کی صورت میں ہو عارضی نہ ہو" (نظامت ضلع سیالکوٹ)	قلت وقت کی وجہ سے غور نہ ہو سکا فیصلہ ہوا کہ آئندہ شوریٰ میں پیش کر دیا جائے۔	
	۲۔ انسپکٹران مجلس انصار اللہ کی کمی کو پورا کرنے کیلئے وقف عارضی کی بنیاد پر آنریری انسپکٹران مقرر کئے جائیں۔ (نظامت اعلیٰ اسلامیہ پارک لاہور)	فیصلہ ہوا کہ آئندہ شوریٰ میں پیش ہو۔	

نمبر شمار	ایجنڈا	فیصلہ شوریٰ	منظوری حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ
	۳۔ ضلعی اجتماعوں کے موجودہ نظام سے وہ تعلیمی اور تربیتی غرض پوری نہیں ہو رہی اس لیے شوریٰ اس کو مؤثر بنانے کے لیے اپنے لائحہ عمل میں تبدیلیاں کرے تا کہ دیہاتی اور شہری ہر رکن فائدہ اٹھا سکے۔ (مجلس ویری والا ضلع گوجرانوالہ)	فیصلہ ہوا کہ آئندہ شوریٰ میں پیش ہو۔	
	قیادت عمومی: الف: حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانیؓ اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات اور خطبات پر مشتمل ایسا کتابچہ شائع کرے جو انصار اللہ کی راہنمائی کرتی ہو۔ (نظامت علیا راولپنڈی صدر)	آئندہ شوریٰ پر	
	ب: صفحہ نمبر ۵ پر قاعدہ نمبر ۱۳ (ب) میں نائب صدر کے آگے نائب صدر صف دوم بھی بڑھایا جائے۔ (نظامت علیا: راولپنڈی صدر)	〃	
	۵۔ مجلس مرکزیہ نے ایک سال غالباً ۱۹۶۰ء میں اس امر کی کوشش کی تھی کہ صحابہ حضرت مسیح موعودؑ کی روایات و حالات ان کی آواز میں ریکارڈ کئے جائیں اور ان کے فوٹو بھی حاصل کئے جائیں، چنانچہ اس سلسلہ میں ۲۶ صحابہ کی آواز کا ریکارڈ تیار کیا گیا اور ۱۱۷ صحابہ کے فوٹو حاصل کئے گئے جو دفتر میں محفوظ ہیں اب خاکسار یہ تجویز کرتا ہے کہ "مجالس میں یہ تحریک کی جائے کہ جہاں جہاں کوئی صحابی بقید حیات ہوں ان کے فوٹو اور کچھ حالات و روایات جلد از جلد قلمبند کر کے دفتر میں ان کا ریکارڈ محفوظ کیا جائے اور جو صحابہ فوت ہو گئے ہیں اُن کے عزیزوں سے درخواست کی جائے کہ ان کے فوٹو معہ کوائف (تاریخ بیعت وغیرہ) حاصل کر کے دفتر انصار اللہ کو بھجوائیں تاکہ یہ تاریخی ذخیرہ محفوظ ہو جائے"	〃	
۴	قیادت مال: مجلس انصار اللہ کے سالانہ اجتماع کا چندہ صرف ایک روپیہ سالانہ فی رکن ہے موجودہ وقت میں جبکہ گرانی بہت زیادہ بڑھ چکی ہے سالانہ اجتماع کے لیے ایک روپیہ چندہ بالکل ناکافی ہے، اڑھائی یوم کے کھانے اور ناشتے کے اخراجات بہت بڑھ گئے ہیں تین سال کی آمد اور اخراجات کا گوشوارہ حسب ذیل ہے۔	مجلس شوریٰ نے صدر محترم کو یہ اختیار دیا کہ مال کے متعلق دونوں تجاویز پر غور کرنے کے لیے ایک کمیٹی مقرر فرماویں جو اپنی سفارش صدر محترم کی خدمت میں پیش کرے صدر محترم نے مندرجہ	

نمبر شمار	ایجنڈا	فیصلہ شوریٰ	منظوری حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ
	سال — آمد — خرچ ۱۹۷۱ء — ۳۷۵۰ — ۰۰ — ۱۱۰۸۳ — ۰۰ روپے ۱۹۷۲ء — ۴۲۳۳ — ۰۰ — ۱۳۱۸۸ — ۰۰ 〃 ۱۹۷۳ء — ۵۴۷۶ — ۰۰ — ۲۳۷۳۵ — ۰۰ 〃 ۱۹۷۳ء کے بعد اب تک گرانی میں اور اضافہ ہو چکا ہے اس لیے تجویز کیا جاتا ہے کہ "سالانہ اجتماع کے اخراجات کے لیے ہر انصار اپنی ماہوار آمد کا ۱½ فیصد سالانہ ادا کرے اس مد کا ہر رکن کا کم از کم چندہ تین روپے سالانہ ہو۔"	ذیل اصحاب پر مشتمل کمیٹی مقرر فرمائی ۱۔صوفی غلام محمد صاحب آڈیٹر مرکزیہ ۲۔چوہدری احمد الدین صاحب ناظم ضلع لائلپور۔ ۳۔چوہدری غلام احمد صاحب سرگودھا۔ ۴۔ ملک عبداللطیف صاحب ستکوہی ناظم ضلع لاہور، ۵۔ظفر اللہ بٹ صاحب نائندہ کراچی، ۶۔قائد مال کمیٹی تجویز کو من وعن منظور کئے جانے کی سفارش کرتی ہے صدر محترم نے حضور کی خدمت میں بھجوانے کا ارشاد فرمایا۔	منظور ہے
۵	<u>قیادت مال</u>: بجٹ آمد و خرچ برائے ۱۹۷۶ء پیش ہے۔	اجتماعی شرح بڑھ جانے کی وجہ سے کمیٹی نے اجتماع کے بجٹ ۱۰۰۰ ۳۱ روپے کے ساتھ بجٹ آمد و خرچ منظور کئے جانے کی سفارش کی۔	منظور ہے
	شوریٰ انصار اللہ کے لیے آمدہ مندرجہ ذیل دو تجاویز پر غور کرنے کے لیے مورخہ ۱۰/۵/۷۶ کے اجلاس میں قائد عمومی، قائد تحریک جدید، قائد مال اور سیکرٹری برائے صدر پر مشتمل کمیٹی مقرر کی گئی تھی۔ کل مورخہ ۱۹/۶/۷۶ کمیٹی کا اجلاس ہوا، متفقہ طور پر کمیٹی کی سفارش حسب ذیل ہے۔		

نمبر شمار	ایجنڈا	فیصلہ شوریٰ	منظوری حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ
نمبر شمار	تجاویز	سفارش کمیٹی	فیصلہ صدر محترم
۱	صدر انجمن احمدیہ اور مجلس خدام الاحمدیہ کی طرح مجلس انصاراللہ کا بھی رجسٹر روزنامچہ و کھاتہ طبع کرواکر مجالس کو بھجوایا جانا چاہیئے تاکہ مجالس کے لیے چندہ کے حسابات رکھنے آسان ہووے اور اس سے چندہ کی وصولی پر بھی مفید اثر پیدا ہو۔	کمیٹی کے نزدیک تجویز مفید ہے مگر خرچ کی رعایت سے فی الحال روزنامچہ یا کھاتہ میں سے حسب ضرورت و اہمیت مکرم قائد مال ایک قسم کے فارم طبع کروالیں۔	منظور ہے
۲	مجلس انصاراللہ کے چندہ کی تشخیص اُس آمد پر ہوا کرے جو اصل آمد سے بعد وضعگی سالانہ چندہ جات مرکزی مثلاً وصیت (حصہ آمد) جلسہ سالانہ، جوبلی فنڈ تحریک جدید، وقف جدید وغیرہ دستخط قائد عمومی : قائد تحریک جدید ۲۰/۶/۷۶	کمیٹی کے نزدیک اس تجویز کو سال رواں کی شوریٰ انصاراللہ میں شامل کر لیا جائے تاکہ دوستوں کا رجحان دیکھ کر مناسب فیصلہ ہو۔ کمیٹی کا خیال ہے کہ آمد میں سے صرف چندہ عام یا چندہ وصیت اور چندہ جلسہ سالانہ نکال کر مجلس کا چندہ لیا جائے قائد مال : سیکرٹری	شوریٰ ۷۶ء میں تجویز کو رکھا جائے۔ بخیر ریمارکس
	سنہ ۱۹۷۷ء		
۱	انصاراللہ ایک ذیلی تنظیم ہے۔ اسکی طرف کم توجہ دی جا رہی ہے اس کے احاطہ اثر کو زیادہ سے زیادہ منظم بنانے کے لیے ارکین مجالس کو بیدار کرنے کی ضرورت بڑی شدت سے محسوس کی جارہی ہے بعض جگہوں پر تو خاصا جمود ہے لہٰذا تجویز کیا جاتا ہے کہ ان کے حالات کے مدِّ نظر ہر سہ ماہی میں	یہ تجویز ناقابل عمل ہے۔ شوریٰ حسب ذیل ترمیم منظور کیے جانے کی سفارش کرتی ہے۔ ہر ناظم اعلیٰ / ضلع اپنے علاقہ / ضلع کا جائزہ لیکر رپورٹ کرے کہ کون کون سی مجالس زیادہ سُست اور قابل تربیت ہیں تا مرکز اس پر مناسب	ٹھیک ہے

نمبر شمار	ایجنڈا	فیصلہ شوریٰ	منظوری حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ
	ایک مرکزی تربیتی وفد جو کم ازکم دو تجربہ کار اور ذی اثر احباب پر مشتمل ہو ضلع کی ہر تحصیل میں کم ازکم پانچ دن ناظم انصار اللہ ضلع کی تجویز کردہ مجالس میں دورہ کرے۔ محترم مربی صاحب ضلع بھی اس وفد کے ممبر شمار ہوں۔ اس وفد کا عرصہ قیام دس دن کا ہو۔ تاکہ وہ ضلع کی دو تحصیلوں میں آسانی سے دَورہ کرسکے۔ یہ حکم ایک مستقل لائحہ عمل کی صورت میں ہو عارضی نہ ہو۔ (نظامت ضلع سیالکوٹ)	کارروائی کرکے تربیتی وفود بھجوانے کا انتظام کرسکے اور ان مجالس کی بیداری ہوسکے۔	
۲	مجلس مرکزیہ نے ایک سال (غالباً ۱۹۶۰ء میں) اس امر کی کوشش کی تھی کہ صحابہ حضرت مسیح موعودؑ کی روایات و حالات ان کی آواز میں ریکارڈ کئے جائیں اور ان کے فوٹو بھی حاصل کئے جائیں چنانچہ اس سلسلہ میں ۳۶ صحابہؓ کی آواز کا ریکارڈ تیار کیا گیا اور ۱۱۲ صحابہؓ کے فوٹو حاصل کئے گئے جو دفتر میں محفوظ ہیں۔ اور خاکسار یہ تجویز کرتا ہے کہ مجالس میں یہ تحریک کی جائے کہ جہاں جہاں کوئی صحابی بقید حیات ہوں ان کے فوٹو اور کچھ حالات و روایات جلد از جلد قلمبند کرکے دفتر میں ان کا ریکارڈ کیا جائے اور جو صحابہ فوت ہوگئے ہیں ان کے عزیزوں سے درخواست کی جائے کہ ان کے فوٹو معہ کوائف (تاریخ بیعت وغیرہ) حاصل کرکے دفتر انصار اللہ کو بھجوائیں تاکہ یہ تاریخی ذخیرہ محفوظ ہوجائے۔ (قیادت تعلیم مرکزیہ)	شوریٰ اس تبدیلی کے ساتھ منظور کرنے کی سفارش کرتی ہے کہ جو صحابہ بقید حیات ہیں ان کے فوٹوز اور کوائف معلوم کرنے کیلئے مرکز ناظمین اعلیٰ/اضلاع کو لکھے۔	دستخط
۳	موجودہ دستور کے مطابق اس وقت ناظمین اعلیٰ (علاقہ) اور ناظمین اضلاع کا انتخاب ہر تین سال بعد عمل میں آتا ہے چونکہ انتخاب کے منعقد ہونے میں غیر معمولی تاخیر ہوجاتی ہے بلکہ بعض حالات میں کورم پورا نہ ہوسکنے کی وجہ سے ایک سال سے زائد عرصہ انتخاب کے منعقد ہونے میں لگ جاتا ہے اور اس سے کام بھی متاثر ہوتا ہے، لہٰذا تجویز کیا جاتا ہے کہ آئندہ سے ان ہر دو عہدہ جات کے لیے صدر محترم کی طرف سے نامزدگی کا طریق جاری کیا جائے جو شروع عرصہ میعاد میں ہی عمل میں آجائے اور قاعدہ دستور اساسی ۴۹-۱۳۷-۱۳۸-۱۴۰ اور ۵۳-۱۵۱-۱۵۲، ۱۵۴ میں ترمیم کی جائے۔ (نظامت ضلع لائلپور)	اگر مطلوبہ انتخابات تین ماہ کے اندر کوشش کے باوجود عمل میں نہ آسکیں تو شوریٰ سفارش کرتی ہے کہ صدر مجلس کی طرف سے نامزدگی کردی جائے۔	دستخط

نمبرشمار	ایجنڈا	فیصلہ شوریٰ	منظوری حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ
۴	قیادت تعلیم: ۱۹۷۲ء میں مجلس شوریٰ میں یہ تجویز پاس ہوئی تھی کہ ناظمین اعلیٰ اور زعماء انصاراللہ کے لیے امتحان انصاراللہ لازمی قرار دیا جائے اس پاس شدہ تجویز میں اضافہ کیا جائے ناظمین اضلاع اور زعماء اعلیٰ کے لیے بھی امتحان انصاراللہ لازمی قرار دیا جائے اس اضافہ سے مکمل تجویز یہ ہوگی۔ ناظمین اعلیٰ ناظمین اضلاع زعماء اعلیٰ اور زعما کے لیے امتحان انصاراللہ لازمی قرار دیا جائے۔ (نظامت لائل پور ضلع)	شوریٰ منظور کئے جانے کی سفارش کرتی ہے۔	دستخط
۵	قیادت مال: مجلس انصاراللہ کے چندہ کی تشخیص اس آمد پر ہوا کرے جو اصل آمد سے بعد منہائی سالانہ چندہ جات مرکزی مثلاً وصیت، حصہ آمد، جلسہ سالانہ، جوبلی فنڈ، تحریک جدید، وقف جدید وغیرہ (مجلس بشیرآباد ضلع حیدرآباد)	یہ تجویز قربانی کی روح کے خلاف ہے ممبران شوریٰ کا رد عمل اسکے شدید خلاف ہے رد کرنے کی سفارش کی جاتی ہے۔	رد
	بجٹ آمد و خرچ برائے سال ۱۳۵۶ہش / ۱۹۷۷ء پیش خدمت ہے۔	شوریٰ مندرجہ ذیل تفصیل کے مطابق آئندہ سال کیلئے آمد و خرچ کا بجٹ منظور کئے جانے کی سفارش کرتی ہے۔ چندہ مجلس ۱۸۰۰۰۰ " سالانہ اجتماع ۳۰۰۰۰ " اشاعت لٹریچر ۱۰۰۰۰ " ماہنامہ انصاراللہ ۱۷۰۰۰ متفرق آمد ۲۰۰۰ میزان ۲۳۹۰۰۰	دستخط حضور
	۱۹۷۸ء		
۱	قیادت تعلیم: قیادت تعلیم کے زیر اہتمام ہر سہ ماہی میں ایک امتحان منعقد کیا جاتا ہے اور توقع کی جاتی ہے کہ تمام اراکین انصاراللہ اس میں شریک ہوں، لیکن عملاً صرف چھ صد کے قریب اراکین اوسطاً شریک ہوتے ہیں۔ قیادت تعلیم باوجود کوشش کے اس تعداد کے بڑھانے میں اس وقت تک کامیاب نہیں ہوئی اس لیے یہ امر برائے غور شوریٰ میں پیش ہے۔	چودہ دوستوں نے اس تجویز پر اظہار خیال فرمایا، امتحانات میں شامل ہونیوالی تعداد کو بڑھانے کیلئے مختلف تجویزیں اور تحریکیں زیر غور آئیں جس سے جملہ انصار کو اچھی خاصی تحریک ہوگئی شوریٰ اس تجویز کو	منظور ہے

نمبر شمار	ایجنڈا	فیصلہ شوریٰ	منظوری حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ
		مندرجہ ذیل قاعدہ کی شکل میں منظور کئے جانے کی سفارش کرتی ہے۔ "انصاراللہ کے تمام عہدیداران کا انصاراللہ کے امتحانات میں سوائے کسی خاص مجبوری کے شامل ہونا ضروری ہوگا اگر کوئی عہدیدار متواتر تین امتحانوں میں شامل نہ ہو تو وہ اس عہدہ پر فائز نہ رہ سکے گا۔"	
۲	قیادت ایثار: انصار ڈاکٹرز ڈسپنسر اور حکماء سال میں کم ازکم پندرہ دن وقف کریں وہ اپنی خدمات کو مرکز کے سپرد کریں مرکز انکی خدمات موقع کی مناسبت سے لے۔ (شیخوپورہ شہر)	تجویز معقول ہے شوریٰ منظور کئے جانے کی سفارش کرتی ہے۔	منظور ہے
۳	قیادت مال: سارے پاکستان میں ۵۰۰ سو کے قریب مجالس ہیں انکے کام کی پڑتال اور بجٹ تشخیص کرانے اور وصولی چندہ کی رفتار کو تیز کرنے کے لیے موجودہ تین انسپکٹر کم ہیں اسلئے ایک مزید انسپکٹر کی اسامی بڑھائی جائے۔ (سیالکوٹ شہر)	شوریٰ بالاتفاق منظور کئے جانے کی سفارش کرتی ہے۔	منظور ہے
۴	قیادت مال: بجٹ آمد وخرچ بابت سال ۱۹۷۹ء پیش خدمت ہے۔	شوریٰ مندرجہ ذیل تفصیل کے مطابق بجٹ آمد وخرچ منظور کئے جانے کی سفارش کرتی ہے۔ چندہ مجلس = ۲۲۵۰۰۰ " سالانہ اجتماع = ۴۰۰۰۰ " اشاعت لٹریچر = ۱۰۰۰۰ ماہنامہ انصاراللہ = ۱۷۰۰۰ متفرق = ۲۰۰۰ میزان = ۲۹۴۰۰۰ محاصل مشروط بہ: عطایا گیسٹ ہاؤس = ۳۰۰۰۰ کل میزان = ۳۲۴۰۰۰	منظور ہے

پندرھواں باب

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماعات

اجتماعات کی اہمیت

قومی زندگی اور ترقی میں اجتماعات کو اہم مقام حاصل ہے۔ ان کے ذریعہ میل جول اور باہمی تعارف میں اضافہ ہوتا ہے اور اخوت و محبت میں ترقی ہوتی ہے۔ نیز پیش آمدہ مسائل پر مشورہ اور غور و فکر ہو سکتا ہے اور لائحہ عمل طے کئے جا سکتے ہیں اور یہ بھی جائزہ لیا جا سکتا ہے کہ طے شدہ پروگراموں پر کس حد تک عملدرآمد ہوا۔

اسلام اپنے متبعین میں وحدت فکری پیدا کرنا اور ان کی قوت عملیہ کو بیدار رکھنا چاہتا ہے اسی لیے اسلامی عبادات میں ایک قسم کا اجتماعی رنگ رکھا گیا ہے پنجوقتہ نمازوں میں ایک محلہ کے افراد ایک جگہ جمع ہوتے ہیں، پھر جمعہ اور عیدین کے موقع پر ایک قصبہ یا شہر اور اس کے قرب و جوار کے لوگوں کا اجتماع ہوتا ہے اور حج میں تو بین الاقوامی اجتماع کا ایک اہم موقعہ ہوتا ہے غرض اجتماعات تعلیم و تربیت اور اصلاح معاشرہ کا ایک اہم ذریعہ ہیں اور ان کے نتیجہ میں قومی اور ملّی روح نہ صرف پیدا ہوتی بلکہ خوب نشوونما پاتی ہے۔ پھر جو اجتماعات مرکز میں ہوں جہاں امام وقت کے کلمات طیبات اور ارشادات براہِ راست اور بالمشافہ سننے کا موقعہ ملتا ہے ان کی اہمیت تو ظاہر و باہر ہے۔ انہی اغراض کے پیش نظر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے ابتدائی دور میں ہی انصار اللہ کو توجہ دلائی تھی کہ وہ مجلس خدام الاحمدیہ کی طرح اپنے سالانہ اجتماعات منعقد کیا کریں چنانچہ اس ارشاد کی تعمیل میں تقسیم ملک سے قبل دو سالانہ اجتماعات سنہ ۱۳۲۳ ہش (۱۹۴۴ء) اور سنہ ۱۳۲۴ ہش (۱۹۴۵ء) میں منعقد ہوئے جن کا ذکر ابتدائی دور کے حالات میں آ چکا ہے۔ اس کے بعد

ملک کے سیاسی حالات بگڑ گئے اور اجتماعات کا سلسلہ جاری نہ رکھا جاسکا، قیام پاکستان کے بعد ۱۳۳۴ہش ۱۹۵۵ء میں یہ سلسلہ از سرنو شروع ہوگیا اور اس وقت سے برابر جاری ہے۔

ان اجتماعات کی افادیت کے پیش نظر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۳/ اخاء ۱۳۴۸ہش ۱۹۶۹ء میں اس طرف توجہ دلائی کہ سلسلہ کے تمام مربیوں، معلّموں اور انسپکٹروں کا کام ہے کہ وہ جس جس جگہ ہوں وہاں کی جماعتوں کو ذیلی تنظیموں کی اہمیت سمجھائیں اور انہیں اس بات پر آمادہ کریں کہ وہ ان کے اجتماعات میں اپنے نمائندے بھجوائیں اور جہاں تک ممکن ہو زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہونے کی کوشش کریں، چنانچہ حضور نے فرمایا:

"سارے مربیوں، معلّموں، انسپکٹران بیت المال تحریک جدید و صدر انجمن ہر دو (کے جو ہیں ان) کی یہ ذمہ داری ہو کہ ان علاقوں سے ان جماعتوں کی نمائندگی ضرور بھجوائیں گے"

نیز فرمایا:

"تمام جماعتوں کے نمائندے، لجنہ اور ناصرات اور خدام الاحمدیہ اور اطفال اور انصار اللہ کے اجتماعات میں شامل ہوں، لیکن اس کی طرف توجہ کی ضرورت ہے۔۔۔۔۔ میں انشاء اللہ نگرانی کرونگا کہ ہر جماعت کی نمائندگی ضرور ہو۔۔۔۔خواہ ایک ہی آسکے اگر چھوٹی جماعت ہے لیکن شامل ضرور ہونا چاہیئے۔"

پھر آپ نے ان اجتماعات میں شامل ہونے والوں کو یہ بشارت دی کہ

"ایک نئی روح اور نئی زندگی وہ لے کر واپس جائینگے۔"

مرکزی اجتماعات

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماعات خدا تعالیٰ کے فضل سے اپنے اندر ایک خاص رنگ رکھتے ہیں، درس قرآن، ارشادات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ملفوظات امام الزمان کے بیان سے ایسا روحانی ماحول پیدا ہوتا ہے جو قلوب میں پاکیزگی اور ایمان میں جلا پیدا کرنے کا موجب ہوتا ہے۔ جو دوست اس میں شامل ہوتے ہیں وہ نمایاں طور پر یہ محسوس کرتے ہیں کہ مرکز میں آنے اور اس اجتماع میں شریک ہونے سے ان کے اندر زندگی کی ایک نئی لہر پیدا ہو جاتی ہے اور انھیں سکینت، اطمینان قلب اور ایک ایسی روحانی لذت حاصل ہوتی ہے جو محسوس تو ہوتی ہے لیکن اسے الفاظ میں ادا کرنا بہت مشکل ہے۔ جب وہ گھروں کو واپس لوٹتے ہیں تو جانتے ہیں کہ انھوں نے مرکز میں آکر بہت کچھ

پایا ہے اور انکی جھولیاں لعل و جواہر سے بھرپور ہیں۔

انصار اللہ کے اجتماعات کا افتتاح عام طور پر جمعہ کے دن بعد نماز ظہر و عصر ہوتا ہے حضرت امیرالمومنین بشرط صحت و فرصت بنفس نفیس مقام اجتماع میں تشریف لا کر اجتماعی دعا اور اپنے خطاب سے افتتاح فرماتے ہیں اور حسب ضرورت ہدایات دیتے ہیں، اسی طرح حضور آخری اجلاس میں تشریف لاتے اور اختتامی خطاب فرماتے ہیں اور اجتماعی دعا کے بعد باہر سے آنے والوں کو خدا حافظ کہتے اور واپس جانے کی اجازت مرحمت فرماتے ہیں۔

۱۳۳۴ہش/۱۹۵۵ء سے ۱۳۳۸ہش/۱۹۵۹ء تک سالانہ اجتماع دو دن ہوتا رہا، لیکن اجتماع کی افادیت کے پیش نظر ۱۳۳۹ہش/۱۹۶۰ء سے اجتماع کا وقت بڑھا کر تین دن کر دیا گیا۔ اب اجتماع میں بحیثیت مجموعی آٹھ اجلاس ہوتے ہیں، دو پہلے دن، چار دوسرے دن اور دو تیسرے دن۔ پہلے دن افتتاحی اجلاس کے بعد تفریحی کھیلوں اور نماز اور کھانے کے لیے وقفہ ہوتا ہے اس کے بعد شبینہ اجلاس ۱۰ بجے تک جاری رہتا ہے۔ دوسرے اور تیسرے دن کے جلسوں کی کارروائی کا آغاز نماز تہجد سے ہوتا ہے جو مقام اجتماع میں ہی عموماً کسی صحابی کی اقتدا میں باجماعت ادا کی جاتی ہے۔ حاضری خدا کے فضل سے بہت اچھی ہوتی ہے، سوائے ان انصار کے جو دور کے محلوں میں مقیم ہوں باقی قریباً سب انصار تہجد کی نماز میں شریک ہوتے ہیں اور اپنے رب کے حضور نذرانہ عقیدت پیش کرتے اور اسلام کی ترقی کے لیے دعائیں مانگتے ہیں۔ رات کی خاموشیوں میں یہ عجز و نیاز بھی اپنے اندر ایک خاص لذت اور لُطف رکھتا ہے جس کو شریک ہونے والے یا ان کا رب کریم ہی جانتا ہے۔ دنیا کی اور بستیوں میں یہ چیز کہاں میسّر آسکتی ہے۔

نماز فجر کے معاً بعد دن کا پہلا اجلاس شروع ہو جاتا ہے جو ساڑھے سات تک جاری رہتا ہے۔ پھر ناشتہ کے لیے ایک گھنٹہ کا وقفہ ہوتا ہے اس کے بعد دوسرا اجلاس شروع ہوتا ہے جو ساڑھے بارہ بجے تک جاری رہتا ہے، کھانے اور نمازوں کے لیے ڈھائی گھنٹہ کا وقفہ ہوتا ہے اور اس کے بعد سہ پہر کا اجلاس شروع ہوتا ہے جو عموماً ساڑھے چار بجے تک جاری رہتا ہے۔ پھر تفریحی کھیلوں، نمازوں اور کھانے کے لیے وقفہ ہوتا ہے، اس کے بعد قریباً ساڑھے سات بجے شبینہ اجلاس شروع ہوتا ہے جو حسب ضرورت نو دس بجے تک جاری رہتا ہے۔ اس طرح عملاً سارا وقت ہی عبادت اور خدا کے ذکر میں گذرتا ہے۔

انصار اللہ کے اس اجتماع کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں تعلیمی اور تربیتی رنگ شروع سے آخر تک

قائم رہتا ہے۔ حضرت امیرالمومنین کے افتتاحی اور اختتامی خطابات کے علاوہ صدر محترم وقتاً فوقتاً دوران کارروائی اپنے خیالات کا اظہار فرماتے رہتے ہیں اور بطور خاص آخری اجلاس میں کسی علمی یا تربیتی موضوع پر خطاب فرماتے ہیں۔ اس کے علاوہ قرآن کریم، احادیث اور ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے درس ہوتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ، صحابہ کرام کی سوانح نیز علمی اور تربیتی موضوعات پر علماء سلسلہ کی تقاریر ہوتی ہیں، پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ حضور کی سیرت اور زندگی کے چیدہ چیدہ چشم دید حالات بیان کرتے ہیں جو نہایت درجہ ایمان افروز ہوتے ہیں اور بڑی توجہ اور ذوق وشوق سے سنے جاتے ہیں، علماء سلسلہ کے علاوہ بیرونی مجالس کے بعض نمائندگان کو بھی وقتاً فوقتاً اپنے خیالات کے اظہار کا موقعہ ملتا رہتا ہے پھر مجلس مرکزیہ کے تمام قائدین باری باری اپنی کارگذاری کی سالانہ رپورٹ پیش کرتے ہیں اور بیرونی مجالس کے کاموں پر تبصرہ کرتے ہیں اس طرح یہ معلوم ہوتا رہتا ہے کہ مجلس اپنے مقررہ پروگرام کو کس حد تک پورا کرنے میں کامیاب ہوئی ہے۔

اجتماع کی کارروائی کا ایک اہم حصہ مجلس شوریٰ کا انعقاد ہوتا ہے جس میں ایجنڈا میں شامل تجاویز پر صرف نمائندگان کو اظہار رائے کا موقعہ دیا جاتا ہے، لیکن زائرین بھی اس کارروائی میں سامع کی حیثیت سے شریک رہتے ہیں۔ ہر مسئلہ پر نمائندگان کھل کر اور تفصیل سے اظہار رائے کرتے ہیں۔ اس کے بعد کثرت رائے سے فیصلے ہوتے ہیں۔ یہ فیصلے بطور مشورہ کے ہوتے ہیں اور حضرت امیرالمومنین کی خدمت میں توثیق کے لیے پیش کیے جاتے ہیں، حضور کی منظوری کے بعد ان پر عمل شروع ہوجاتا ہے۔

اجتماع کی کارروائی کا ایک اور دلچسپ پہلو سوال وجواب کا سلسلہ ہوتا ہے۔ حاضرین کو اجازت ہوتی ہے کہ وہ جو چاہیں سوال کریں۔ یہ سوالات تحریری طور پر پیش کیے جاتے ہیں اور صدر مجلس کے پاس بھجوا دیئے جاتے ہیں صدر محترم عموماً تین علماء کو نامزد کر دیتے ہیں جو تمام سوالات کا حسب موقعہ جواب دیتے ہیں۔ آغاز کار میں ہی یہ وضاحت کر دی جاتی ہے کہ سوالات صرف علمی اور دینی مسائل سے متعلق ہوں۔ سیاسی اور ملکی مسائل پر سوال کرنے کی اجازت نہیں ہوتی۔ سوال وجواب کا یہ طریق تربیت اور تعلیم کا نہایت عمدہ ذریعہ ثابت ہوا ہے۔

علمی وتربیتی موضوعات پر تقاریر کے علاوہ بعض دفعہ مبلغین کو موقعہ دیا جاتا ہے کہ وہ قبولیت دعا کی ذاتی مثالیں پیش کریں، یہ چیز بھی ازدیاد ایمان کا موجب ہوتی ہے اور جہاں ان مثالوں سے مبلغین کرام کی

جدوجہد اور پیش آمدہ مشکلات کا کچھ نقشہ سامنے آتا ہے وہاں یہ یقین بھی پیدا ہوتا ہے کہ اسلام کا خدا واقعی ایک زندہ قادر قیوم اور سمیع و بصیر خدا ہے جو اپنے بندوں کی التجاؤں کو سنتا اور ان کا جواب دیتا ہے اس کے ساتھ ہی اس امر پر یقین پیدا ہوتا ہے کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ خدا کا قائم کردہ ہے اور جو لوگ اخلاص و وفا شعاری کے ساتھ اس میں منسلک ہوتے ہیں خدا ان کے لیے ایک نئی تجلّی کے ساتھ ظاہر ہوتا اور ان کی معجزانہ رنگ میں مدد فرماتا ہے۔

اس موقعہ پر کچھ وقت تقریری مقابلوں کے لیے بھی رکھا جاتا ہے جو موضوعات تقاریر کے لیے مقرر کئے جاتے ہیں ان کا اعلان قبل از وقت کر دیا جاتا ہے تاکہ مقررین کو تیاری کے لیے وقت مل جائے، تاہم بعض انصار فوری جذبہ کے تحت عین وقت پر اپنا نام لکھا دیتے ہیں۔ جتنے مقررین ہوتے ہیں ان کی تعداد کے لحاظ سے مقررہ وقت ان میں تقسیم کر دیا جاتا ہے۔ یہ سلسلہ اس لحاظ سے دلچسپ ہوتا ہے کہ سامعین کو تھوڑے سے وقت میں بہت سے مقررین کی باتیں سننے کا موقعہ مل جاتا ہے ان مقررین میں دیہات میں رہنے والے افراد بھی ہوتے ہیں، لیکن ان کے خیالات اور تاثرات واضح اور ان کی باتیں بعض دفعہ بڑی عام فہم اور دلنشین ہوتی ہیں۔

مختلف اجلاسوں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اردو اور فارسی منظوم کلام بھی خوش الحانی سے پڑھا جاتا ہے جو سامعین کے لیے دلچسپی کے علاوہ روحانی غذا کا کام دیتا ہے اور وجد کی سی کیفیت پیدا کر دیتا ہے۔

اجتماع میں جو اجلاس ہوتے ہیں وہ پورا وقت ایک ہی صدر کی صدارت میں نہیں ہوتے بلکہ ایک ہی اجلاس باری باری ایک سے زائد افراد کی صدارت میں جاری رہتا ہے۔ صدارت کے فرائض صدر و نائب صدر کے علاوہ عام طور پر امراء ضلع اور ناظمین اعلیٰ مجالس انصار اللہ سرانجام دیتے ہیں یا جن کو صدر محترم حسب موقعہ صدارت کے لیے ارشاد فرماویں۔ البتہ شوریٰ کا اجلاس صدر مجلس انصار اللہ کی صدارت میں ہی ہوتا ہے اور انتخاب صدر کی کارروائی اس شخص کی صدارت میں ہوتی ہے جس کو حضرت امیر المومنین نامزد فرماویں۔

اجتماع کے پہلے اور دوسرے دن سہ پہر کے اجلاس کے بعد تھوڑا سا وقت تفریحی اور ورزشی مقابلوں کے لیے رکھا جاتا ہے۔ اس غرض کے لیے اضلاع یا ڈویژنوں کے لحاظ سے دو یا چار ٹیمیں فوری طور پر بنا لی جاتی ہیں اور والی بال، رسہ کشی اور بعض دفعہ کلائی پکڑنے اور دوڑوں کے مقابلے ہوتے ہیں۔ عمر رسیدہ لوگوں کا شوق رسہ کشی قابل دید ہوتا ہے اور حاضرین کے لیے بڑی دلچسپی کا موجب ہوتا ہے۔

مہمانوں کی رہائش کا انتظام دفتر انصار اللہ، دار الضیافت اور گیسٹ ہاؤس میں کیا جاتا ہے بہت سے مہمان اپنے عزیزوں اور دوستوں کے پاس مختلف محلہ جات میں قیام کرتے ہیں۔ کھانے اور ناشتہ کا انتظام

اجتماعی طور پر خدام الاحمدیہ کے ہال میں کیا جاتا ہے۔ کھانا صدر مجلس کی نامزد کردہ کمیٹی کی نگرانی میں بڑے اہتمام سے تیار کیا جاتا ہے اور ہر لحاظ سے نفیس اور عمدہ ہوتا ہے اور بڑے سلیقے سے ایک یا دو نشست میں کھلایا جاتا ہے۔

پاکستان بننے کے بعد پہلا سالانہ اجتماع تو تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے فضل عمر ہوسٹل میں ۱۳۳۴ہش / ۱۹۵۵ء میں ہوا تھا، اس کے بعد سے تمام اجتماعات دفتر انصار اللہ کے احاطہ میں ہی ہوتے رہے ہیں۔ دفتر کی عمارت کے شمالی جانب جو کھلی جگہ ہے اس میں شامیانے اور قناتیں لگا کر جلسہ گاہ تعمیر کی جاتی ہے۔ اس جلسہ گاہ میں مغربی جانب سٹیج ہوتا ہے، مقام اجتماع میں داخلہ بذریعہ ٹکٹ ہوتا ہے نمائندگان کے ٹکٹ الگ ہوتے ہیں اور ان کے لیے سامنے کے حصہ میں جگہ مخصوص ہوتی ہے۔ زائرین کے لیے بھی ٹکٹ ہوتے ہیں اور ان کے لیے جلسہ گاہ کے عقبی حصہ میں جگہ ہوتی ہے۔ یہ اجتماع عام طور پر مجلس خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کے سالانہ اجتماعات کے قریباً ایک ہفتہ بعد ہوتا ہے تاکہ اگر خدام بھی اس سے استفادہ کرنا چاہیں تو کر سکتے ہیں اور بفضلہ تعالیٰ خدام اور اطفال کی کثیر تعداد اس پروگرام میں نہایت ذوق و شوق سے حصہ لیتی ہے۔ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے بعض منتخب اراکین بحیثیت نمائندہ خدام الاحمدیہ اس اجتماع میں شریک ہوتے ہیں۔

آخری اجلاس میں امتحانات میں اوّل و دوم آنے والے اراکین نیز تقریری مقابلہ جات اور تفریحی کھیلوں کے مقابلوں میں اول و دوم آنے والوں کو حضرت امیر المومنین اپنے ہاتھ سے انعامات تقسیم فرماتے ہیں، وظیفہ انعامی کے مقابلہ میں اول و دوم آنے والے اطفال کو بھی اسی موقعہ پر انعامات دیئے جاتے ہیں۔

مرکزی اجتماع کی ایک خصوصیت

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع کو ایک نمایاں خصوصیت یہ حاصل ہے کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اجتماع کے دوسرے اور تیسرے دن کی درمیانی شب تمام نمائندگان انصار اللہ اور قائدین مرکزیہ کی معیت میں کھانا تناول فرماتے ہیں۔ کھانے کا انتظام ایوان محمود میں ہوتا ہے۔ حضور کے لیے قائدین مرکزیہ ناظمین اضلاع اور بعض دیگر افراد کے ساتھ سٹیج پر کھانے کا انتظام ہوتا ہے تاکہ سب دوست حضور کو دیکھ سکیں۔ یہ تقریب نہایت سادہ ہونے کے باوجود بڑی پُر وقار ہوتی ہے اور اپنے اندر بڑی جاذبیت رکھتی ہے تمام حاضرین اپنے امام ہمام کے ساتھ کھانے میں شریک ہو کر مسرت اور روحانی تسکین محسوس کرتے ہیں اور اس کی نہایت خوشگوار یادیں ساتھ لے کر جاتے ہیں۔

٭

مجلس انصار اللہ کے سالانہ اجتماعات کے موقعہ پر

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی تقاریر اور پیغامات

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے ۱۳۳۴ہش/۱۹۵۵ء میں جبکہ مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا پہلا اجتماع ہو رہا تھا خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ کے مشترکہ اجتماع کا افتتاح فرمایا۔ یہ افتتاحی تقریر خدام الاحمدیہ کے پنڈال میں ہوئی۔ ۱۳۳۵ہش/۱۹۵۶ء میں بھی حضور نے انصار اللہ کے اجتماع کا افتتاح فرمایا اور دوسرے روز اختتامی تقریر بھی فرمائی۔ ۱۳۳۶ہش/۱۹۵۷ء میں حضور علالت طبع کے باعث اجتماع میں تشریف نہ لا سکے۔ ۱۳۳۷ہش/۱۹۵۸ء میں بوجہ علالت افتتاح کے لیے تو تشریف نہ لا سکے البتہ اجتماع کے اختتام پر حضور نے خطاب فرمایا۔ ۱۳۳۸ہش/۱۹۵۹ء میں بھی حضور افتتاح تو نہ فرما سکے، لیکن نصف گھنٹہ کے لیے دوپہر کے اجلاس میں شریک ہوئے اور ایک تحریری پیغام پڑھا جس کے دوران آپ نے انصار اللہ سے تبلیغ اسلام کا فریضہ نسلاً بعد نسلٍ کمال درجہ مستعدی کے ساتھ ادا کرتے چلے جانے کے بارے میں ایک تاریخی عہد لیا۔ جس کا متن انصار اللہ کا جدید عہد کے عنوان کے تحت الگ درج ہے تمام انصار اور حاضرین نے کھڑے ہو کر پورے جوش و خروش سے اس عہد کو دہرایا۔ پیغام کا بقیہ حصہ پڑھنے کے بعد حضور نے بیٹھے بیٹھے انصار سے خطاب کیا اور انھیں اس وقت تک تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کرنے کی تلقین فرمائی۔ جب تک کہ اسلام ساری دنیا میں غالب نہ آجائے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا پورے کرۂ ارض پر نہ لہرانے لگے۔ یہ حضور کا انصار اللہ سے آخری خطاب ثابت ہوا۔

۱۳۳۹ہش/۱۹۶۰ء تا ۱۳۴۳ہش/۱۹۶۴ء میں حضور بوجہ طویل علالت اجتماعات میں شریک نہ ہو سکے البتہ ۱۳۴۱ہش/۱۹۶۲ء تا ۱۳۴۳ہش/۱۹۶۴ء میں اجتماعات کے لیے پیغامات بھجواتے رہے۔

☆

مرکزی اجتماعات کے لیے حضرت امیر المومنین کے پیغامات

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ عموماً مرکزی اجتماع کا بنفس نفیس افتتاح فرمایا کرتے تھے، لیکن آخری ایام میں جب حضور علیل ہوگئے اور اجتماع میں تشریف نہ لا سکے تو انصار اللہ کے نام پیغام بھجواتے رہے، حضور کے پیغامات کا متن درج ذیل ہے:۔

آٹھویں سالانہ اجتماع منعقدہ ۱۳۴۱ ہش / ۱۹۶۲ء کے لیے حضرت امیر المومنین کا پیغام[1]

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم

انصار اللہ!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ‘

"مجھے افسوس ہے کہ میں بیماری کی وجہ سے آپ کے جلسہ میں شرکت نہیں کر سکتا، لیکن آپ کو آپ کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ تبلیغ کریں، تبلیغ کریں، تبلیغ کریں، یہاں تک کہ حق آجائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے اور اسلام ساری دنیا میں پھیل جائے اور دنیا میں صرف محمد رسول اللہ کی حکومت ہو۔ اسی کام کی طرف میں آپ کو بلاتا ہوں۔ اب دیکھنا ہے کہ من انصاری الی اللہ۔

تحریک جدید کے نئے سال کا بھی اعلان کرتا ہوں۔ اللہ آپ سب کو قربانیوں کی توفیق دے آمین اللھم آمین۔

خاکسار

مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی

---

[1] ماہنامہ انصار اللہ ماہ نبوت / نومبر ۱۳۴۱ ہش / ۱۹۶۲ء الفضل ۳۰ اخاء / اکتوبر ۱۳۴۱ ہش / ۱۹۶۲ء

انصار اللہ کے نویں سالانہ اجتماع کے نام

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا روح پرور

اور

بصیرت افروز پیغام[1]

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھو الناصر

برادران جماعت احمدیہ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

"آپ لوگ جو اپنے سالانہ اجتماع میں شمولیت کے لیے یہاں جمع ہوئے ہیں مَیں آپ سب کے لیے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کرتا ہوں کہ وہ آپ لوگوں کے ایمان اور اخلاص میں برکت دے اور آپ کو اور آپ کی آئندہ نسلوں کو بھی خدمت دین کی ہمیشہ زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرماتا رہے۔

انصار اللہ کی تنظیم درحقیقت اسی غرض کے لیے کی گئی ہے کہ آپ لوگ خدمتِ دین کا پاک اور بے لوث جذبہ اپنے اندر زندہ رکھیں اور وہ امانت جسے آپ نے اپنے بچپن اور جوانی میں سنبھالا اور اسے ہر قسم کے خطرات سے محفوظ رکھا اس کی اب پہلے سے بھی زیادہ نگہداشت کریں اور اپنے بچوں اور نوجوانوں کو بھی اپنے قدم بقدم چلانے کی کوشش کریں بیشک ان کی تنظیمیں الگ الگ ہیں لیکن اطفال احمدیہ آخر آپ کے ہی بچے ہیں اور خدام بھی کوئی علیحدہ وجود نہیں بلکہ آپ لوگوں کے ہی بیٹے اور بھائی ہیں۔ پس جس طرح ہر باپ کا

---

[1] الفضل ۳ نبوت / نومبر ۱۳۴۳ ہش / ۱۹۶۴ء

فرض ہے کہ وہ اپنی اولاد کی تربیت کرے اسی طرح انصار اللہ کا بھی فرض ہے کہ وہ اپنی جماعت کے بچوں اور نوجوانوں کے حالات اور ان کے اخلاق کا جائزہ لیتے رہیں اور اگر خدانخواستہ ان میں کوئی کمزوری دیکھیں تو نرمی اور محبت کے ساتھ اس کو دور کرنے کی کوشش کریں اور اپنی ظاہری جدوجہد کے ساتھ ساتھ دعاؤں سے بھی اللہ تعالیٰ کی تائید اور اس کی نصرت کو جذب کریں اور سب سے بڑھ کر اپنا نیک نمونہ ان کے سامنے پیش کریں تاکہ ان کی فطرت کا مخفی نور چمک اُٹھے اور دین کے لیے قربانی اور فدائیت کا جذبہ ان میں ترقی کرے ۔ اگر جماعت کے یہ تینوں طبقات اپنی اپنی ذمہ واری کو سمجھنے لگ جائیں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہماری قومی زندگی ہمیشہ قائم رہ سکتی ہے ، افراد بے شک زندہ نہیں رہ سکتے، لیکن قوم اگر اپنے آپ کو روحانی موت سے محفوظ رکھنا چاہے تو وہ محفوظ رہ سکتی ہے۔ پس کوشش کرو کہ خدا تمہیں دائمی روحانی حیات بخشے، کوشش کرو کہ تم اپنے پیچھے نیک اور پاک نسلیں چھوڑ کر جاؤ تاکہ جب تمہاری موت کا وقت آئے تو تمہاری آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور تمہاری زبان اللہ تعالیٰ کی حمد کر رہی ہو۔ تمہیں یہ امر بھی فراموش نہیں کرنا چاہیئے کہ ہر زمانہ میں حالات کے بدلنے کے ساتھ خدمت دین کے تقاضے بھی بدل جایا کرتے ہیں ۔ اس زمانہ میں عیسائیت کا فتنہ سب سے بڑا فتنہ ہے جس کے استیصال کے لیے خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھیجا اور کسرِ صلیب کا کام آپ کے سپرد فرمایا ۔ پس اس زمانہ میں سب سے بڑی نیکی خدائے واحد کے نام کی بلندی اور کفر و شرک کی بیخکنی کرنا ہے جس کے لیے جماعت کو مالی اور جانی ہر قسم کی قربانیوں سے کام لینے کی ضرورت ہے ۔ میں نے اس امر کو دیکھتے ہوئے ابھی تھوڑے ہی دن ہوئے دوستوں سے کہا تھا کہ پاکستان میں عیسائیت کا مقابلہ کرنے کے لیے ہر شخص کو سال میں کم از کم ایک ہفتہ وقف کرنا چاہیئے ۔ مجھے معلوم نہیں کہ جماعت نے عملی رنگ میں اس کا کیا جواب دیا اور صدر انجمن احمدیہ نے اس کی نگرانی کے لیے کیا کوشش کی ، لیکن اگر ابھی تک ہماری جماعت نے اس کی طرف پوری توجہ نہ کی ہو تو میں ایک دفعہ پھر آپ لوگوں کو اس فرض کی طرف توجہ دلاتا ہوں ۔ عیسائیت کا فتنہ کوئی معمولی فتنہ نہیں ۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ آدم سے لے کر اب تک کوئی نبی دنیا میں ایسا نہیں آیا جس نے اپنی امت کو دجال کے

فتنہ سے نہ ڈرایا ہو۔ میں نہیں سمجھ سکتا کہ اتنے بڑے فتنہ کے ہوتے ہوئے ہماری جماعت کس طرح آرام کی نیند سو سکتی ہے اور کس طرح چھوٹی چھوٹی باتوں میں وہ اپنے قیمتی وقت کو ضائع کر سکتی ہے۔ جب کسی کے گھر میں آگ لگ جاتی ہے تو لوگ بیٹھ کر گپیں ہانکنے نہیں لگ جاتے بلکہ پاگلانہ طور پر اِدھر اُدھر دوڑتے اور آگ پر قابو پانے کی کوشش کرتے ہیں اگر یہی احساس ہماری جماعت کے اندر بھی موجود ہو تو کفر و شرک کی آگ جو اس وقت دنیا کو جلا کر خاکستر کر رہی ہے اسکو بجھانے کے لیے آپ لوگوں کے اندر کیوں بیتابی پیدا نہ ہو۔ پس میں آپ لوگوں سے کہتا ہوں کہ وقت کی نزاکت کو سمجھو اور اس جہاد کی طرف آؤ جس سے بڑا جہاد اس زمانہ میں اور کوئی نہیں۔ آج ایک بہت بڑی روحانی جنگ دنیا میں لڑی جا رہی ہے اور اسلام کے مقابلہ میں ایک بڑا بھاری فتنہ سر اُٹھائے ہوئے ہے، ہماری راتوں کی نیند بھی اس فکر میں اُڑ جانی چاہیئے اور ہمیں اپنے تمام پروگرام اس نقطہ کے اردگرد مرکوز کرنے چاہیئیں۔ بیشک تزکیۂ نفس بھی ایک بڑی ضروری چیز ہے اور دعاؤں اور ذکر الٰہی سے کام لینا بھی ہر مومن کا فرض ہے مگر تبلیغ اسلام ایک نہایت وسیع اور عالمگیر نیکی ہے جس میں حصہ لینے والا تزکیۂ نفس اور دعاؤں اور ذکر الٰہی کی دولت سے بھی محروم نہیں رہے گا۔ پس دجالی فتنہ کے مقابلہ کے لیے اجتماعی کوشش کرو۔ اپنے اموال کی ہمیشہ قربانی کرتے رہو اور اپنے اوقات کو اس غرض کے لیے وقف کرو تاکہ اسلام دنیا میں غالب آئے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت دنیا کے کونے کونے میں قائم ہو۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ لوگوں کے اس اجتماع کو ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے اور آپ کو اپنی ذمہ داریوں کے سمجھنے اور وقت کے تقاضوں کو صحیح رنگ میں شناخت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور آپ لوگوں میں ایسا جذب روحانی اور اخلاص پیدا کرے کہ آپ لاکھوں لاکھ لوگوں کو احمدیت میں داخل کرنے کا موجب بن جائیں تاکہ قیامت کے دن ہم شرمندہ نہ ہوں بلکہ اللہ تعالیٰ ہماری کمزوریوں اور خطاؤں کو معاف فرماتے ہوئے اپنی رحمت کی چادر میں ہمیں چھپالے اور اپنے دین کے سچے اور جان نثار خادموں میں شامل کرے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔" والسلام

خاکسار
مرزا محمود احمد

دسویں سالانہ اجتماع منعقدہ ۱۳۴۳ہش / ۱۹۶۴ء کے لیے

حضرت امیر المومنین کا پیغام[1]

"تمہارا نام انصار اللہ ہے۔ تم نے اپنے اس نام کی عزت کا خیال ہمیشہ رکھنا ہے۔ خدا تعالیٰ تمہیں حقیقی معنوں میں انصار اللہ بنائے۔ آمین"

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کی مرکزی اجتماعات کے پروگرام میں شمولیت

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ نے پہلی مرتبہ سالانہ اجتماع کے پروگرام میں ۱۳۳۶ہش / ۱۹۵۷ء میں اس طرح حصّہ لیا کہ آپ نے ایک نوٹ لکھکر بھجوایا جس کو مولانا ابوالعطاء صاحب نے اجتماع کے آخری اجلاس میں پڑھ کر سنایا۔

پھر ۱۳۳۹ہش / ۱۹۶۰ء۔ ۱۳۴۰ہش / ۱۹۶۱ء اور ۱۳۴۱ہش / ۱۹۶۲ء میں حضرت امیر المومنین بوجہ علالت اجتماع میں تشریف نہ لا سکے۔ حضور کے ارشاد کی تعمیل میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ اجتماع کا افتتاح فرماتے رہے۔ ۱۳۳۹ہش / ۱۹۶۰ء میں اپنے افتتاحی خطاب[2] میں آپ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مشن ساری قوموں۔ سارے ملکوں اور سارے زمانوں تک وسیع ہے اس لیے انصار کو اس کام کی سرانجام دہی میں ہمہ تن مصروف ہونا چاہیئے اور لوگوں کو اس پیغام کی طرف محبت، حکمت اور نصیحت کے رنگ میں دعوت دینی چاہیئے پھر آپ نے انصار کو اس طرف توجہ دلائی کہ اپنے اہل و عیال اور آئندہ نسلوں کی تربیت کی طرف خاص توجہ

---

[1] اخبار الفضل ۱۵ / نبوت / نومبر ۱۳۴۳ہش / ۱۹۶۴ء

[2] اخبار الفضل ۳ / نبوت / نومبر ۱۳۳۹ہش / ۱۹۶۰ء

کرنے کی ضرورت ہے۔ ہر گھر میں علم اور دین اور تقویٰ کی شمع روشن رہنی چاہیئے۔ ایک نصیحت آپ نے یہ فرمائی کہ ہم نے بیعت کے وقت یہ اقرار کیا ہے کہ "میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا" یہ ایک بنیادی بات ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کا نقطۂ مرکزی ہے۔ پس جب کبھی اور جہاں کہیں دین اور دنیا کے معاملات میں ٹکراؤ پیدا ہو جائے اس وقت اس عہد کو نہیں بھولنا چاہیئے۔ اسلام دنیا کمانے سے نہیں روکتا، لیکن اس بات کی ضرور ہدایت دیتا ہے کہ دین کا پہلو ہمیشہ غالب رہے۔ پھر آپ نے پردہ کی پابندی کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا کہ آجکل بے پردگی فیشن بن گئی ہے اور یہ اسلام کی تعلیم کے خلاف ہے۔ اس کا مقابلہ کرنا چاہیئے اور اسلامی پردہ کی سختی سے پابندی کرنی چاہیئے۔

۱۳۴۰ ہش/۱۹۶۱ء کے افتتاحی خطاب[1] میں آپ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کی صفات غیر محدود ہیں۔ جو کام خدا تعالیٰ دنیا میں اپنے رسولوں سے لینا چاہتا ہے وہ سب انصار اللہ کے دائرہ عمل میں آتے ہیں اس لیے ہمیں خدا تعالیٰ کی تمام صفات کا مظہر بننا چاہیئے۔ مخصوص طور پر انصار کا کام یعلمھم الکتاب والحکمۃ ویزکیھم میں بیان کر دیا گیا ہے۔ یعنی کتاب اللہ کی تعلیم اور شریعت کا قیام، دوسرے احکام الٰہی کی حکمت و فلسفہ بیان کرنا اور دین کو زندہ کرنا، تیسرے نفوس کی پاکیزگی و طہارت اور چہارم قومی ترقی کے سامانوں کو مہیا کرنا ان چاروں باتوں پر خود عمل کرنا اور دوسروں سے عمل کرانا۔

پھر احیاء دین اور اقامتِ شریعت کی تفصیلات بیان کرتے ہوئے سب سے پہلے آپ نے انصار اللہ کو اپنے بچوں کی تربیت کی طرف خصوصی توجہ دلائی اس کے بعد آپ نے تین امور کا ذکر کیا جو لازماً ہر احمدی میں ضرور پائے جانے چاہئیں۔ اول نمازوں میں پابندی اور ان میں خشوع وخضوع، دوم خلافت اور مرکز سے دلی وابستگی۔ سوم جماعتی کاموں میں دلچسپی اور ان کو چلانے کے لیے ضروری چندوں میں حصّہ لینا۔ اس کے علاوہ آپ نے مختلف علاقوں میں اجتماعات منعقد کرنے، دوستوں کو علمی مذاق پیدا کرنے اور علمی و تحقیقی مضامین لکھنے اور جہاں ممکن ہو قرآن کریم، حدیث، فقہ، تاریخ اسلام وغیرہ موضوعات پر سیمینار کا اہتمام کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ نیز فرمایا کہ انصار اللہ کے اراکین کا کردار بہت بلند ہونا چاہیئے۔ دیانتداری، راست گفتاری اور خوش خلقی ان کا طرۂ امتیاز ہونا چاہیئے اور نہ صرف ان کے اعمال سے اسلام کا نور نظر آئے بلکہ ان کے ماتھوں پر بھی گویا اسلام کا لفظ لکھا ہوا دکھائی دینا چاہیئے۔

---

[1] ماہنامہ انصار اللہ نومبر ۱۹۶۱ء

۱۳۴۱ ہش/۱۹۶۲ء کے اجتماع [۵] کا افتتاح کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ انصار اللہ کا کام خدا کے کام میں مدد دینا ہے۔ چونکہ اس کام کی اہمیت و وسعت بے حد و بے حساب ہے اور خدا کی نصرت کے بغیر اس کی تکمیل ممکن نہیں اس لیے بہت دعائیں کرنی چاہئیں کہ ہم حقیقی معنوں میں انصار اللہ بنیں، ساتھ ہی ہمیں اس کام کی تکمیل کے لیے دن اور رات کام کرنا پڑیگا اور اپنا آرام تیاگ کرنا ہوگا، انصار اللہ پختگی کی عمر کو پہنچے ہوئے ہیں اور یہی عمر رسالت و نبوت کے لیے مقرر ہے۔ آپ نے فرمایا کہ انبیاء کے دو ہی بڑے کام ہوتے ہیں، ایک تبلیغ دوسرے تربیت۔ پس انصار کے بھی یہی دو بڑے کام ہیں پیغام حق پہنچانا اور اپنی اور اپنے اہل و عیال کی تربیت۔ پھر آپ نے تبلایا کہ اس دَور میں جماعت پر کئی قسم کے بے بنیاد الزام لگا کر فتنے پیدا کئے جا رہے ہیں، پُرامن تبلیغ، حکمت اور موعظہ حسنہ کے ذریعہ ہم نے تمام غلط فہمیوں اور غلط پروپیگنڈا کا ازالہ کرنا ہے علمی رنگ میں بھی اور عملی رنگ میں بھی۔

پھر آپ نے فرمایا کہ باقی دو تنظیمیں یعنی اطفال الاحمدیہ اور خدام الاحمدیہ درحقیقت انصار اللہ کی نرسری ہیں۔ ان پر نگاہ رکھنی چاہیئے تاکہ وہ جب انصار بنیں تو سلسلہ کا بوجھ اٹھا سکیں، انصار اللہ جماعت کی ریڑھ کی ہڈی ہیں، مرکزی عہدہ دار اور امراء زیادہ تر انصار ہی ہیں اور ان کی بڑی ذمہ داری ہے کہ وہ چوکس اور بیدار ہوں۔

آپ نے اپنے خطاب میں اس طرف بھی توجہ دلائی کہ انصار اللہ نے صحابۂ مسیح موعود علیہ السلام کے حالات و فوٹو وغیرہ جمع کرنے شروع کئے ہیں۔ یہ کام جلد از جلد مکمل کر لینا چاہیئے۔ پھر آپ پردہ کے قیام، بیاہ شادیوں میں اسراف، بھوک ہڑتال کی وبا سے بچنے کی طرف توجہ دلائی، نیز اس امر کی تلقین کی کہ انصار اللہ کو تحریر کا ملکہ پیدا کرنا چاہیئے۔ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اجتماعات منعقد کرنے چاہئیں اور کتب سلسلہ کے امتحانات میں کثرت سے شرکت کرنی چاہیئے۔

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ زبانی تقریر نہیں فرماتے تھے، بلکہ آپ کا طریق یہ تھا کہ مضمون لکھکر لاتے اور اپنے مخصوص انداز میں نہایت باوقار اور مؤثر رنگ میں اور آہستہ آہستہ اس مضمون کو پڑھکر سناتے تاکہ بات دلوں میں اُتر جائے۔ آپ کی آواز میں انتہائی درجہ کی کشش اور جذب ہوتا تھا اور سننے والا محسوس کرتا تھا کہ آپ کا خطاب دل کی گہرائیوں سے نکلا ہوا اور روحانیت سے بھرپور ہے۔

ذکر حبیبؑ تربیتی نقطۂ نگاہ سے اجتماع کے پروگرام کا ایک اہم حصہ ذکر حبیبؑ ہوتا ہے جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ اپنے چشم دید واقعات اور حالات بیان کرتے ہیں جو نہایت

[۵] ماہنامہ انصار اللہ نومبر ۱۹۶۲ء

درجہ ایمان افروز ہوتے ہیں۔ اس غرض کے لیے صحابہ کو دعوت دی جاتی ہے کہ وہ تشریف لاکر اس موضوع پر اپنے ذاتی مشاہدات و تأثرات بیان کریں۔ اگرچہ جن خوش قسمت لوگوں کو صحابی ہونے کا شرف حاصل ہوا وہ مختلف عمر اور مختلف درجہ کے لوگ تھے اور ان کا مبلغ علم بھی الگ الگ تھا، نہ ان کی نظر یکساں تھی اور نہ انھیں حضور کی صحبت میں یکساں مدت تک فیضیاب ہونے کا موقعہ ملا تاہم ایک چیز جو ان سب میں مشترک نظر آتی ہے اور جسکا ہر اس شخص کو جو ذکر حبیب کی مجلس میں کبھی شریک ہوا ہے احساس ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ سب کا انداز بیان نہایت دلکش اور مؤثر ہوتا ہے جو ان کی صفائی باطنی کا آئینہ دار ہے اور اس امر کی غمازی کرتا ہے کہ کس طرح انبیاء کے ذریعہ قلوب کی تطہیر ہوتی ہے۔ بعض دفعہ ان کی ایک نظر سے ہی انسان کی کایا پلٹ جاتی ہے۔

اکثر صحابہ تو اپنے مشاہدات اور تاثرات تقریر کی صورت میں بیان کرتے رہے ہیں، لیکن بعض نے اپنی روایات لکھ کر بھجوائیں جو اجتماع میں پڑھ کر سنادی گئیں۔ بعض صحابہ کی روایات ان کی اپنی آواز میں ریکارڈ کی گئی ہیں، کبھی کبھی ایسی ریکارڈ شدہ روایات میں سے کچھ حصہ بعض اجتماعات میں سنایا جاتا رہا، مختلف اجتماعات کے موقعہ پر جن صحابہ نے ذکر حبیب کے موضوع پر زبانی یا تحریری کچھ بیان کیا یا جن کا بیان پڑھکر سنایا گیا ان کی تفصیل سن وار درج ذیل ہے:-

*

ذکر حبیب کے موضوع پر تقاریر کرنیوالے افراد

نمبر شمار	سن ہش / سن ء	تقاریر کرنے والے صحابہ کے نام	صحابہ اور صحابیات جنکا تحریری ایبان پڑھکر سنایا گیا ۔ — نام صحابی یا صحابیات	صحابہ اور صحابیات جنکا تحریری ایبان پڑھکر سنایا گیا ۔ — پڑھنے والے کا نام	نام صحابہ جن کی روایات کاریکارڈ ان کی اپنی آواز میں سنایا گیا
۱	۱۳۳۴ / ۱۹۵۵				
۲	۱۳۳۵ / ۱۹۵۶				
۳	۱۳۳۶ / ۱۹۵۷	شیخ محمد نصیب	مولانا غلام رسول راجیکی	مولانا ابوالعطاء جالندھری	—
۴	۱۳۳۷ / ۱۹۵۸	شیخ محمد احمد امیر جماعت لائلپور، محب الرحمٰن لاہور، چوہدری فیض احمد	- - - - - -	- - - - - - - -	—
۵	۱۳۳۸ / ۱۹۵۹	قاضی محمد عبداللہ، چوہدری فتح محمد سیال، سید زین العابدین ولی اللہ شاہ، ڈاکٹر حشمت اللہ خان، حکیم سید پیر احمد ہوشیارپوری، مولوی قدرت اللہ سنوری	مولانا محمد ابراہیم بقاپوری قاضی ظہور الدین اکمل	مولانا ابوالعطاء جالندھری " " "	—
۶	۱۳۳۹ / ۱۹۶۰	میاں علی محمد گکھانوالی، ضلع سیالکوٹ ، مرزا برکت علی ربوہ مولوی قدرت اللہ سنوری	مولانا غلام رسول راجیکی قاضی محمد ظہور الدین اکمل	مولانا ابوالعطاء جالندھری " " "	حضرت مرزا بشیر احمد صاحب حافظ سید مختار احمد شاہجہانپوری خدا بخش مومن

نمبر شمار	سنہ ہش / ء	تقاریر کرنے والے صحابہ کے نام	صحابہ اور صحابیات جن کا تحریری بیان پڑھکر سنایا گیا: نام صحابی یا صحابیات	صحابہ اور صحابیات جن کا تحریری بیان پڑھکر سنایا گیا: پڑھنے والے کا نام	نام صحابہ جن کی روایات کا ریکارڈ ان کی اپنی آواز میں سنایا گیا۔
۷	۱۳۴۰ / ۱۹۶۱	سید پیر احمد شاہ سیالکوٹی، حافظ عبدالسمیع امروہوی، میاں علی محمد گکھانوالی مولوی قدرت اللہ سنوری	شیخ عبدالقادر مربی سلسلہ	چوہدری شبیر احمد	حضرت مرزا بشیر احمد صاحب، قاضی محمد عبداللہ، سید سرور حسین شاہ آف شاہ مسکین، علی احمد ٹھیکیدار
۸	۱۳۴۱ / ۱۹۶۲	قاضی محمد عبداللہ ربوہ، صوفی محمد رفیع سکھر، حافظ عبدالسمیع امروہوی حاجی محمد فاضل ربوہ، حکیم عبیداللہ رانجھا ربوہ، حکیم سید پیر احمد۔ علی محمد گکھانوالی، مولوی قدرت اللہ سنوری	- - - - - - -	- - - - - -	مولوی محمد دین ناظر تعلیم
۹	۱۳۴۲ / ۱۹۶۳	ڈاکٹر حشمت اللہ خان، حافظ عبدالسمیع امروہوی، محمد اسمٰعیل معتبر حکیم عبدالعزیز، ڈپٹی میاں محمد شریف ای اے سی۔ چوہدری محمد شریف ایڈووکیٹ منٹگمری	شیخ کینظم الرحمن	ملک محمد عبداللہ	—
۱۰	۱۳۴۳ / ۱۹۶۴	میاں روشن دین زرگر ربوہ، حاجی محمد فاضل ربوہ، حافظ عبدالسمیع امروہوی مولوی قدرت اللہ سنوری، حکیم دین محمد ربوہ، صوفی علی محمد	—	—	—
	۱۳۴۴ / ۱۹۶۵	اجتماع بوجہ جنگ ہند و پاکستان منعقد نہیں ہوا			

نمبر شمار	سنہ ہش / ء	تقاریر کرنے والے صحابہ کے نام	صحابہ اور صحابیات جن کا تحریری بیان پڑھ کر سنایا گیا: نام صحابی یا صحابیہ	صحابہ اور صحابیات جن کا تحریری بیان پڑھ کر سنایا گیا: پڑھنے والے کا نام	نام صحابہ جن کی روایات کا ریکارڈ ان کی اپنی آواز میں سنایا گیا
۱۱	۱۳۴۵ ہش / ۱۹۶۶	شیخ محمد احمد امیر جماعت لائلپور، حافظ عبدالسمیع، مولوی قدرت اللہ سنوری	—	—	—
۱۲	۱۳۴۶ ہش / ۱۹۶۷	صوفی غلام محمد (ناظر بیت المال) مرزا احمد بیگ، مولوی قدرت اللہ سنوری حاجی فیض الحق کوئٹہ، حافظ عبدالسمیع امروہوی	—	—	—
۱۳	۱۳۴۷ ہش / ۱۹۶۸	صوفی غلام محمد ناظر بیت المال، چوہدری علی محمد بی اے بی ٹی حافظ عبدالسمیع	۱۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ ۲۔ مولوی غلام احمد بدوملہوی ۳۔ حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل مرحوم	پروفیسر حبیب اللہ خان قائد تعلیم رشید احمد ابن مولوی غلام احمد بدوملہوی	حافظ سید مختار احمد شاہجہانپوری
۱۴	۱۳۴۸ ہش / ۱۹۶۹	مرزا برکت علی ربوہ، مولوی غلام احمد بدوملہوی، عطامحمد ربوہ	ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم	مولانا عبدالمالک خان	
۱۵	۱۳۴۹ ہش / ۱۹۷۰	حکیم دین محمد	حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ	مولانا ابوالعطاء	

نمبرشمار	تاریخ	تقاریر کرنے والے صحابہ کے نام	صحابہ اور صحابیات جن کا تحریری بیان پڑھ کر سنایا گیا		نام صحابہ جن کی روایات کا ریکارڈ ان کی اپنی آواز میں سنایا گیا
			نام صحابی یا صحابیہ	پڑھنے والے کا نام	
۱۶	۱۳۵۰ ہش / ۱۹۷۱ء	مولوی محمد حسین مربی ، میاں روشن دین زرگر	۱- مولوی محمد دین صدر صدر انجمن احمدیہ ۲- چوہدری عبداللہ آف قلعہ صوبا سنگھ	صوفی غلام محمد ناظر بیت المال خرچ "	
۱۷	۱۳۵۱ / ۱۹۷۲	نام ریکارڈ نہیں کئے گئے			
۱۸	۱۳۵۲ / ۱۹۷۳	ایضاً			
	۱۳۵۳ / ۱۹۷۴	بوجہ فسادات اجتماع منعقد نہ سکا	–	–	–
	۱۳۵۴ / ۱۹۷۵	اجتماع منعقد نہیں ہوا			
	۱۳۵۵ / ۱۹۷۶	اجتماع منعقد نہیں ہوا-			
۱۹	۱۳۵۶ / ۱۹۷۷	مولوی محمد حسین صاحب دارالنصر ربوہ ، حکیم دین محمد صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ	–	–	–
۲۰	۱۳۵۷ / ۱۹۷۸	ایضاً	–	–	–

سالانہ مرکزی اجتماعات کے بارے میں بعض آراء

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماعات کے بارے میں سامعین اور شرکاء کے کیا تاثرات ہوتے ہیں اس سے متعلق صرف ایک اجتماع منعقدہ ۱۳۴۱ ہش / ۱۹۶۲ء کے تاثرات بطور نمونہ درج ذیل ہیں:۵

مسعود احمد دہلوی ایڈیٹر الفضل و ماہنامہ انصار اللہ

"ایسے ہی خاص مواقع میں سے ہمارا آٹھواں سالانہ اجتماع بھی تھا جو ربوہ کی مقدس سرزمین میں پوری آب و تاب اور اپنی روایتی شان کے ساتھ منعقد ہوا، یہ انصار اللہ کا ہی اجتماع نہیں تھا بلکہ ان کے ساتھ ساتھ ذکر الٰہی تلاوت آیات، توکل علی اللہ، اقامت صلوٰۃ اور انفاق فی سبیل اللہ کا بھی اجتماع تھا، ملک کے کونے کونے سے آنے والے انصار اللہ کے ایک جگہ جمع ہونے سے ان کے یہ سب اوصاف ایک ہی نقطہ پر مجتمع اور مرکوز ہو گئے تھے اور اسی کا یہ نتیجہ تھا کہ بیک وقت ہزاروں قلوب گداز ہو کر خشیتِ الٰہی سے لبریز ہو گئے اور ہر دل ازدیادِ ایمان سے بہرہ ور ہو کر سکینت و اطمینان کی دولت سے مالا مال نظر آنے لگا، قلوب کو ایک نئی پاکیزگی اور روحوں کو ایک نئی جلا اور روشنی میسر آئی اور یوں معلوم ہونے لگا کہ ہم ایک نئے آسمان کے نیچے ایک نئی زمین پر زندگی بسر کر رہے ہیں جہاں آسمانی فیوض و برکات کا پیہم نزول آسمان و زمین کے درمیان ایک نہ ٹوٹنے والے رشتۂ اتصال کا کام دے رہا ہے اور اس نئی زمین پر بسنے والے مسیح محمدی کے یہ پیرو جنہیں آخرین منھم کے مقدس زمرہ میں شمولیت کی سعادت حاصل ہے ظلّی طور پر اپنے رنگ میں تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا - سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ (الفتح ۳۰) کے مصداق بنے ہوئے ہیں۔"

شیخ محمد احمد مظہر ایڈووکیٹ امیر جماعتہائے ضلع لائلپور

اس سال انصار اللہ کا جلسہ بفضل خدا پہلے جلسوں سے بھی زیادہ کامیاب تھا، ایسی تقریریں ہوئیں جن سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ اور

۵ ماہنامہ انصار اللہ نومبر ۱۹۶۲ء

آپ کے صحابہ کی والہیت کا نقشہ آنکھوں کے سامنے آگیا۔ آخری اجلاس کی تقریریں خاص طور پر بڑی بلند پایہ اور سبق آموز تھیں، خصوصاً یہ تین تقریریں (۱) قرآن شریف کی رو سے اسلام کی نشأۃ ثانیہ (۲) احادیث کی رو سے اسلام کی نشأۃ ثانیہ (۳) الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی رو سے اسلام کی نشأۃ ثانیہ — بہت ہی برجستہ تھیں اور یہ مضمون تھے بھی ایک دوسرے کے مؤید۔ انصار اللہ کا یہ جلسہ روحانیت آموز اور نہایت مفید اور بابرکت تھا"

مولانا شیخ مبارک احمد سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ "انصار اللہ کے آٹھویں سالانہ اجتماع میں شمولیت کو اپنے لیے سعادت اور زندگی کے بہترین لمحات یقین کرتا ہے۔ الحمد للہ کہ اجتماع اپنے مقاصد کے لحاظ سے بابرکت طور پر ختم ہوا، علمی اور اجتماعی فوائد و برکات تو بہرحال شامل ہونے والوں کے حصہ میں آئے، روحانیت اور تزکیۂ نفس کے نقطۂ نگاہ سے بھی میں سمجھتا ہوں کہ یہ اجتماع جماعت کے لیے اکسیر کا حکم رکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے اس منشا کی تکمیل کرتا ہے جس میں امت کی تربیت اور تعلیم کے لیے یہ ضروری قرار دیا گیا ہے کہ ہر علاقہ و قوم کے لوگ چند دن مرکز میں آکر رہیں اور پھر روحانیت و اخلاق کی عملی تربیت حاصل کر کے اور واپس اپنے علاقوں میں جا کر اس کے مطابق تعلیم و تلقین کا فریضہ ادا کریں، خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ اجتماع اس منشاء خداوندی کو احسن رنگ میں پورا کرنے والا تھا۔ خاکسار نے اس پاک فضا اور بابرکت جلسہ سے بہت فائدہ اٹھایا ہے، اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی برکتوں سے نوازتا رہے۔"

چوہدری انور حسین ایڈووکیٹ امیر جماعتہائے ضلع شیخوپورہ "ایسے مقدس، پاکیزہ اور روحانیت سے لبریز اجتماع کہاں میسر آتے ہیں، یہ اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا احسان ہے کہ اس نے اس روحانی سلسلہ کو قائم کر کے ایسے پاکباز، صالحین اور اللہ تعالےٰ سے ہمکلام ہونے والے بزرگوں کی مجلسوں سے استفادہ کرنے کی ہمیں توفیق عطا فرمائی۔ مجھے تو یوں محسوس ہو رہا تھا کہ یہ اجتماع مجمع الانوار والبرکات ہے اور ان انوار و برکات کے زیر اثر ہمیں ایک روحانی زندگی مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا یہ کتنا بڑا احسان ہے کہ مرنی ہمارے ہی علماء کرام اور بزرگان دین حضرت

مسیح موعود علیہ السلام کی قوتِ قدسی کے طفیل صاحب حال ہونے کی حیثیت میں اپنے مشاہدات اور تجربات سے سامعین کو مشرف فرماتے ہیں۔"

قریشی عبدالرحمٰن ناظم اعلیٰ مجالس انصاراللہ سابق سندھ و بلوچستان

"خاکسار کا تاثر یہ ہے کہ انصاراللہ کا سالانہ اجتماع ایک روحانی تربیت گاہ ہے جہاں روحانی بیماروں کو شفا نصیب ہوتی ہے اور سال بھر کے لیے روح کی تازگی کا سامان میسر آتا ہے، پروگرام مرتب کرنیوالوں نے بڑی عمدگی اور فراست سے پروگرام مرتب کیا تھا، اللہ تعالیٰ انہیں اجرِعظیم عطا فرمائے ..... خاکسار تو انصاراللہ کے اجتماع میں شمولیت سے محرومی کو بہت بڑی کوتاہی خیال کرتا ہے۔ خاکسار کے نزدیک اجتماع میں شامل ہونا ایک ایسی نیکی ہے جو اَور نیکیوں کے لیے راہ کھول دیتی ہے۔ میرا دل تو چاہتا ہے کہ کاش ایسے شب و روز دائمی ہوجائیں جو کیف و سرور اس عاجز کی روح محسوس کرتی رہی ہے عاجز اسے الفاظ میں ادا کرنے سے قاصر ہے۔"

چوہدری محمد شریف امیر جماعتہائے ضلع ساہیوال

"اس خاکسار کو تین مرتبہ اجتماع انصاراللہ میں شمولیت کی سعادت حاصل ہوئی ہے، ہر بار وہاں ایک خاص روحانی کیفیت نظر آئی جس کا اثر میں اپنی ذات پر بابرکت پاتا رہا ہوں۔ مجھے افسوس کے ساتھ بار بار احساس ہوتا ہے کہ میں نے کئی سال اجتماع سے غیر حاضر رہ کر نقصان اُٹھایا ہے۔"

حاجی غلام احمد ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ پاکپتن

"سالانہ اجتماع میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کی نصیحت آمیز دلکش افتتاحیہ تقریر میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی سالانہ جلسوں میں افتتاحیہ تقاریر کا رنگ نمایاں تھا، یہ تقریر روحانیت سے لبریز، موقع کے عین مطابق اور نہایت مناسب تھی، اللہ تعالیٰ حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی کو صحت عطا فرمائے اور لمبی عمر عطا کرے، آمین۔ مختلف اجلاسوں میں مناسب حال مضامین کو رکھ کر خوش الحانی سے

صحیح تلاوت قرآن مجید، نماز تہجد میں خشوع وخضوع کے ساتھ پُرسوز دعائیں، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پُرمعارف نظموں کا خوش الحانی سے پڑھا جانا اجتماع کی روحانی فضا کو چار چاند لگانے کا موجب تھا، قرآن مجید، احادیث نبوی اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دلوں کو لبھانے والے درس اور نہایت اہم تربیتی تقاریر اس پر مستزاد تھیں"۔

چند اجتماعات کا تفصیلی پروگرام اور تنظیم انصار اللہ کے ڈھانچہ میں بنیادی تبدیلی

اس غرض سے کہ مرکزی اجتماعات کا کچھ نقشہ سامنے آجائے چند اجتماعات کا تفصیلی پروگرام پیش کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ تقسیم ملک کے بعد جو پہلا اور دوسرا اجتماع منعقد ہوا اس کی تفصیل اس لیے بھی ضروری ہے کہ تا یہ معلوم ہو کہ پروگرام کی ابتدائی صورت کیا تھی اور کس طرح طریق کار معین ہوا۔ ۱۳۴۱ ہش/۱۹۶۲ء کا پروگرام دیکھنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ کس طرح اجتماعات کی کارروائی میں بتدریج ترقی ہوئی، ۱۳۴۵ ہش/۱۹۶۶ء کا اجتماع اس لیے اہمیت رکھتا ہے کہ وہ خلافت ثالثہ میں منعقد ہونے والا پہلا اجتماع تھا، اس کے کوائف دیکھنے سے اس امر کا اندازہ ہوتا ہے کہ تصرفات الٰہی کے نتیجہ میں اور اس کے خاص فضل وکرم کے باعث خلافت کی تبدیلی کے وقت کسی اضمحلال یا کمزوری کے آثار ظاہر ہونے کی بجائے جماعت کا قدم آگے ہی آگے بڑھتا چلا گیا اور اس کی فدائیت اور قربانی اور امام وقت سے تعلق میں اضافہ ہوتا چلا گیا۔ ۱۳۵۲ ہش/۱۹۷۳ء کا اجتماع اس وجہ سے قابل ذکر ہے کہ اس میں حضرت امیر المومنین نے مجلس انصار اللہ کے ڈھانچے میں ایک بنیادی تبدیلی کا اعلان فرمایا اور انصار اللہ کو عمر کے لحاظ سے دو حصوں یعنی صف اول اور صف دوم میں منقسم کر دیا اور دونوں حصوں کے دائرہ عمل اور کام کی تفصیل بھی بیان فرمادی۔

قیام پاکستان کے بعد مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا پہلا سالانہ اجتماع

قیام پاکستان کے بعد مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا پہلا سالانہ اجتماع مورخہ ۱۸ نبوت / نومبر ۱۳۳۴ہش / ۱۹۵۵ء بروز جمعہ منعقد ہوا۔ اسی دن مجلس خدام الاحمدیہ کا پندرھواں سالانہ اجتماع ہو رہا تھا، اس لیے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خدام الاحمدیہ کے مقام اجتماع پر انصار اور خدام دونوں کے اجتماعات کا ایک ہی وقت میں افتتاح فرمایا۔ اس موقعہ پر انصار سٹیج کے سامنے دریوں پر بیٹھے تھے اور خدام اپنے اپنے خیموں کے سامنے قطار وار کھڑے تھے۔

حضور نے تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا[1]

"آج انصار اللہ کی پہلی میٹنگ ہے انصار کس جذبہ اور قربانی سے کام کرتے ہیں یہ تو آئندہ سال ہی بتائیں گے مگر اس میں کوئی شبہ نہیں کہ جماعت کی دماغی نمائندگی انصار کرتے ہیں اور اس کے دل اور ہاتھوں کی نمائندگی خدام الاحمدیہ کرتے ہیں، جب کسی قوم کے دماغ، دل اور ہاتھ ٹھیک ہوں تو وہ قوم بھی ٹھیک ہو جاتی ہے۔ پس میں پہلے تو انصار اللہ کو توجہ دلاتا ہوں کہ ان میں سے بہت سے وہ ہیں جو یا صحابی ہیں یا کسی صحابی کے شاگرد ہیں۔ اس لیے جماعت میں نمازوں دعاؤں اور تعلق باللہ کو قائم رکھنا ان کا کام ہے۔ ان کو تہجد، ذکر الٰہی اور مساجد کی آبادی میں اتنا حصہ لینا چاہیئے کہ نوجوان ان کو دیکھ کر خود ہی ان باتوں کی طرف مائل ہو جائیں، اصل میں تو جوانی کی عمر ہی وہ زمانہ ہے جس میں تہجد دعا اور ذکر الٰہی کی طاقت بھی ہوتی ہے اور مزہ بھی ہوتا ہے لیکن عام طور پر جوانی کے زمانہ میں موت اور عاقبت کا خیال کم ہوتا ہے اس وجہ سے نوجوان غافل ہو جاتے ہیں، لیکن اگر نوجوانی میں کسی کو یہ توفیق مل جائے تو وہ بہت ہی مبارک وجود ہوتا ہے۔ پس ایک طرف میں انصار اللہ کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنے نمونہ سے اپنے بچوں، اپنے ہمسایہ کے بچوں اور اپنے دوستوں کے بچوں کو زندہ کریں اور دوسری طرف میں خدام الاحمدیہ کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اتنا اعلیٰ درجہ کا نمونہ قائم کریں کہ نسلاً بعد نسلٍ اسلام کی روح زندہ رہے

[1] الفضل ۱۵ فتح / دسمبر ۱۳۳۴ہش / ۱۹۵۵ء

اسلام اپنی ذات میں تو کامل مذہب ہے، لیکن اعلیٰ سے اعلیٰ شربت کے لیے بھی کسی گلاس کی ضرورت ہوتی ہے اسی طرح اسلام کی روح کو دوسروں تک پہنچانے کے لیے کسی گلاس کی ضرورت ہے اور ہمارے خدام الاحمدیہ وہ گلاس ہیں جن میں اسلام کی روح کو قائم رکھا جائے گا اور انکے ذریعہ سے دوسروں تک پہنچایا جائے گا۔۔۔۔۔

یاد رکھو کہ اشاعت دین کوئی معمولی چیز نہیں، یہ بعض دفعہ جلدی بھی ہو جاتی ہے جیسے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ۲۳ سال میں ہو گئی اور پھر مزید اشاعت کوئی پچاس سال میں ہو گئی مگر کبھی کبھی یہ سینکڑوں سال بھی لے لیتی ہے۔ جیسے حضرت مسیح کے زمانہ میں اس نے ایک سو سال کا عرصہ لیا اور کبھی یہ ہزاروں سال کا عرصہ بھی لے لیتی ہے۔ چنانچہ دیکھ لو، یہودیوں کا دنیوی نفوذ تو بہت کم عرصہ میں ہو گیا تھا، لیکن دوسری قوموں کی ہمدردی انہیں دو ہزار سال بعد جا کر حاصل ہوئی۔ جب لوگوں کو یہ محسوس ہو جاتا ہے کہ کوئی قوم اپنے آثار اور اپنی تعلیمات کو قائم رکھنے کے لیے ہر وقت تیار رہے اور آئندہ بھی تیار رہے گی تو اس قوم کے دشمن اسکے ہمدرد ہو جاتے ہیں، کیا یہ لطیفہ نہیں کہ عیسائیوں نے ہی یہودیوں کو فلسطین سے باہر نکالا تھا اور اب عیسائی ہی انہیں فلسطین میں واپس لائے ہیں، دیکھو یہ کیسی عجیب بات ہے۔ آج سب سے زیادہ یہودیوں کے خیر خواہ امریکہ اور انگلینڈ میں ہیں اور یہ دونوں ملک عیسائیوں کے گڑھ ہیں فلسطین سے یہودیوں کو نکالا بھی عیسائیوں نے ہی تھا مگر وہی آج ان کے زیادہ ہمدرد ہیں۔ گویا ایک لمبی قربانی کے بعد ان کے دل بھی پسیج گئے، پس ہمیشہ ہی اسلام کی روح کو قائم رکھو۔ اس کی تعلیم کو قائم رکھو اور یاد رکھو کہ قومیں نوجوانوں کی دینی زندگی کے ساتھ ہی قائم رہتی ہیں، اگر آنے والے کمزور ہو جائیں تو وہ گر جاتی ہے، مگر کوئی انسان یہ کام نہیں کر سکتا صرف اللہ ہی یہ کام کر سکتا ہے۔ انسان کی عمر تو زیادہ سے زیادہ ۶۰، ۷۰، ۸۰ سال تک چلی جائے گی، مگر قوموں کی زندگی کا عرصہ تو سینکڑوں ہزاروں سال تک جاتا ہے دیکھو مسیح علیہ السلام کی قوم بھی دو ہزار سال سے زندہ ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قوم تیرہ سو سال سے زندہ ہے اور ہم امید کرتے ہیں کہ جب تک دنیا قائم رہے گی یہ بڑھتی چلی جائیگی تم بھی ایک عظیم الشان کام کے لیے کھڑے ہوئے ہو۔ پس اس روح کو قائم رکھنا، اسے زندہ

رکھنا اور ایسے نوجوان جو پہلوں سے زیادہ جوشیلے ہوں پیدا کرنا تمہارا کام ہے، ایک بہت بڑا کام تمہارے سپرد ہے عیسائی دنیا کو مسلمان بنانا اس سے بھی زیادہ مشکل کام ہے جتنا عیسائی دنیا کو یہودیوں کا ہمدرد بنانا، کیونکہ عیسائی دنیا کو ہمدرد بنانے میں تو صرف دماغ کو فتح کیا جاتا ہے لیکن عیسائیوں کو مسلمان بنانے میں دل اور دماغ دونوں کو فتح کرنا پڑے گا اور یہ کام بہت زیادہ مشکل ہے۔

دعاؤں میں لگے رہو اور اپنے کام کو تاقیامت زندہ رکھو۔ محاورہ کے مطابق میرے منہ سے "تاقیامت" کے الفاظ نکلے ہیں، لیکن میں کہتا ہوں "تاقیامت" بھی درست نہیں۔ قیامتیں کئی قسم کی ہوتی ہیں، پس میں تو کہوں گا کہ تم اسے ابدی زمانہ تک قائم رکھو، کیونکہ تم ازلی ابدی خدا کے بندے ہو۔ اس لیے ابد تک اس نور کو جو تمہارے سپرد کیا گیا ہے قائم رکھو اور محمدی نور کو دنیا میں پھیلاتے چلے جاؤ، یہاں تک کہ ساری دنیا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھنے لگ جائے اور یہ دنیا بدل جائے اور خدا تعالیٰ کی بادشاہت جو آسمان پر ہے زمین پر بھی آجائے۔

میں بیمار ہوں زیادہ لمبی تقریر نہیں کر سکتا۔ اس لیے میں مختصر سی دعا کر کے رخصت ہو جاؤں گا۔ میں نے اپنی مختصر تقریر میں خدام کو بھی نصیحت کر دی ہے اور انصار اللہ کو بھی مجھے امید ہے کہ دونوں میری ان مختصر باتوں کو یاد رکھیں گے، اپنے اپنے فرائض کو ادا کرینگے اور اپنے اپنے علاقوں میں ایسے اعلیٰ نمونے پیش کرینگے کہ لوگ ان کے نمونے دیکھ کر ہی احمدیت میں داخل ہونے لگ جائیں۔ مجھے تو یہ دیکھ کر گھبراہٹ ہوتی ہے کہ تحریک جدید کا چندہ دو تین لاکھ روپے سالانہ ہوتا ہے اور وہ بھی بڑا زور لگا لگا کر حالانکہ کام کے لحاظ سے دو تین کروڑ بھی تھوڑا ہے۔ ....

پس دعائیں کرو اور خدا تعالیٰ کے حضور میں اتنا گڑگڑاؤ اور اتنی کوششیں کرو کہ اللہ تعالیٰ کے فرشتے آسمان سے تمہاری مدد کے لیے اُتر آئیں۔ انسانی زندگیاں محدود ہیں مگر ہمارا خدا ازلی ابدی خدا ہے اس لیے اگر وہ یہ بوجھ جو ہم نہیں اُٹھا سکتے آپ اُٹھالے تو فکر کی کوئی بات نہیں۔ جب تک ہم یہ کام انسان کے ذمہ سمجھتے ہیں تب تک فکر رہے گا۔ کیونکہ انسان تو کچھ مدت تک زندہ رہے گا پھر فوت ہو جائیگا مگر خدا تعالیٰ خود اس بوجھ کو اٹھالے تو فکر کی کوئی بات نہیں۔ یہ اسی کا کام ہے اور اُسکو سجتا ہے اور جب خدا تعالیٰ خود اس بوجھ کو اٹھالیگا تو پھر اس کے لیے زمانہ کا کوئی سوال نہیں رہے گا۔

کیونکہ خدا تعالیٰ کے ساتھ صدیاں تعلق نہیں رکھتیں، ان کا تعلق تو ہمارے ساتھ ہے، ورنہ خدا تعالیٰ تو ازلی ابدی خدا ہے۔

پس دعائیں کرو کہ اللہ تعالیٰ تم کو بھی اور مجھے بھی توفیق دے کہ ہم ثواب حاصل کریں۔ لیکن جو اصل چیز ہے وہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ یہ بوجھ خود اٹھالے تاکہ آئندہ ہمارے لیے کوئی فکر کی بات نہ رہے۔"

اس افتتاحی خطاب کے بعد حضور نے اجتماعی دعا کرائی جس میں انصار اور خدام سب شریک ہوئے۔

حضور کی افتتاحی تقریر کے بعد مجلس انصار اللہ کے پہلے سالانہ اجتماع کی کارروائی فضل عمر ہوسٹل کے صحن میں زیر صدارت حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب، نائب صدر مجلس انصار اللہ شروع ہوئی جس میں صاحب صدر کے ابتدائی ریمارکس کے بعد مولانا عبدالرحیم صاحب درد قائد عمومی اور حضرت مولانا غلام رسول صاحب فاضل راجیکی نے انصار سے خطاب فرمایا، پھر مولوی ظہور حسین صاحب نے درس حدیث دیا نماز مغرب وعشا کے بعد شوریٰ کا اجلاس منعقد ہوا اور ایجنڈا پر غور کیا گیا۔

دوسرے دن مورخہ ۱۹ر نبوت ناشتہ کے بعد اجتماع کی کارروائی نائب صدر مجلس کی زیر صدارت شروع ہوئی، درس قرآن کریم وکتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد مجلس مرکزیہ کے چار قائدین مولانا عبدالرحیم صاحب درد، مولانا ابوالعطاء صاحب، مولوی قمرالدین صاحب (نائب قائد) اور سید ولی اللہ شاہ صاحب نے دس دس منٹ تک اپنے اپنے شعبوں سے متعلق ضروری امور پیش کئے۔ قائدین کے بعد سید امجد علی صاحب زعیم مجلس سیالکوٹ، مولوی غلام احمد صاحب بدوملہوی، قریشی محمد حنیف صاحب نمائندہ لائلپور، قریشی محمد افضال صاحب نمائندہ ربوہ اور مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری نے حاضرین سے خطاب کیا، تقاریر کے بعد شوریٰ کی بقیہ کارروائی عمل میں آئی، آخر میں چوہدری فتح محمد صاحب نے تبلیغ کی اہمیت پر تقریر فرمائی۔

کھانے اور نمازوں کے وقفہ کے بعد آخری اجلاس زیر صدارت حضرت مرزا عزیز احمد صاحب ناظر اعلیٰ منعقد ہوا۔ تلاوت کے بعد تقریری مقابلہ ہوا جس میں چار اراکین نے حصہ لیا اور دس دس منٹ تقاریر کیں، مولوی عبدالغفور صاحب گیبی سلسلہ اوّل، حاجی محمد فاضل صاحب ربوہ دوم اور قریشی محمد حنیف صاحب لائلپور سوم قرار پائے اور انہیں پچاس روپے کی کتب بطور انعام دی گئیں۔ اس مقابلہ کے بعد سوالات اور جوابات کا سلسلہ جاری تھا کہ حضرت امیرالمومنین باوجود علالت طبع ساڑھے تین بجے مقام اجتماع میں تشریف لے آئے،

تمام عہدیداران اور اراکین نے باری باری حضور سے مصافحہ کا شرف حاصل کیا۔ اسکے بعد حضور واپس تشریف لے گئے۔

حضور کی مراجعت کے بعد نائب صدر محترم نے بعض علمی اور انتظامی امور سے متعلق سوالات کے جواب دیئے اور اختتامی تقریر فرمائی جس میں فرمایا کہ دوستوں نے اس اجتماع سے بہت سے سبق حاصل کئے ہونگے سب سے اہم اور بنیادی سبق تو وہی ہے جس کے لیے تمام انبیاء اور خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کامل شریعت کے ساتھ مبعوث ہوئے یعنی محبّت الٰہی کا سبق۔ باقی چیزیں اسی کے گرد گھومتی ہیں۔ نیز فرمایا جب مغربی سائنسدان اور مادی علوم کے ماہرین بھی روح کی عظمت اور اس کی بقا کے اعتراف پر مجبور ہو رہے ہیں تو ہمارا تو یہ زیادہ فرض ہے کہ ہم اپنے جسموں کی نسبت روح کی صفائی اور ترقی کی طرف زیادہ توجہ دیں۔ یہی وہ مقصد ہے جس کے لیے اسلام آیا۔ اگر ہم اس مقصد کو حاصل کرلیں تو اسلام کا روشن چہرہ خود بخود نمایاں ہو جائیگا۔ اس کے بعد آپ نے اجتماعی دعا کرائی اور اس طرح یہ اجتماع بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

مجلس انصاراللہ کا یہ پہلا سالانہ اجتماع اس لحاظ سے خاص اہمیت کا حامل تھا کہ انصار نے اجتماع کے ایام غیر معمولی طور پر دعاؤں اور عبادات میں گذارے اور اس کے نتیجہ میں سارا وقت ایک روحانی ماحول قائم رہا اور قلوب میں پاک تبدیلی پیدا ہوئی۔ حضرت امیرالمومنین نے بھی ۲۰ ر نبوت / نومبر کو خدام الاحمدیہ کے اجتماع میں تقریر کرتے ہوئے اس روحانی کیفیت اور انصار کی دعاؤں کا ذکر فرمایا۔

باوجود سیلاب کی مشکلات اور تنگ وقت میں اجتماع کی اطلاعات بھجوانے کے ۵۶ بیرونی مجالس کے ۹۲ نمائندگان نے شرکت کی، زائرین کی تعداد ۳۲۳ رہی۔ رہائش اور طعام کا انتظام فضل عمر ہوسٹل میں ہی کیا گیا تھا جو مہمانوں کے لیے بہت سہولت کا باعث ہوا۔[۱]

---

[۱] الفضل ۲۴ ر نبوت / نومبر ۱۳۳۴ ہش ۱۹۵۵ء

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا دُوسرا سالانہ اجتماع

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا دوسرا سالانہ اجتماع مؤرخہ ۲۶ - ۲۷ اخاء ۱۳۳۵ھش / اکتوبر ۱۹۵۶ء بروز جمعہ ہفتہ مجلس انصار اللہ کے زیر تعمیر دفتر کے احاطہ میں منعقد ہوا - احاطہ میں سرخ بجری سے روشیں تیار کی گئی تھیں اور اراکین کو خوش آمدید کہنے کے لئے محراب دار دروازے بنائے گئے تھے ۔ جلسہ گاہ خوبصورت شامیانوں اور قناتوں سے تیار کی گئی تھی ۔ سٹیج پر نشست کا انتظام مشرقی طرز پر تھا صدر مجلس اور مقررین نے بیٹھ کر ہی حاضرین سے خطاب کیا ۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ بروز جمعہ تین بجے مقام اجتماع پر تشریف لائے اجتماعی دعا کے بعد حضور نے درج ذیل خطاب[1] سے اجتماع کا افتتاح فرمایا ۔

تشہد تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیات قرآنیہ کی تلاوت فرمائی:

یٰایھا الذین آمنوا کونوا انصار اللہ کما قال عیسی ابن مریم للحواریین من انصاری الی اللہ قال الحواریون نحن انصار اللہ (الصف ع ۲)

اس کے بعد فرمایا :-

آپ لوگوں کا نام انصار اللہ رکھا گیا ہے ۔ یہ نام قرآنی تاریخ میں بھی دو دفعہ آیا ہے ، اور احمدیت کی تاریخ میں بھی دو دفعہ آیا ہے ۔ قرآنی تاریخ میں ایک دفعہ تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں کے متعلق یہ الفاظ آتے ہیں ۔ چنانچہ جب آپ نے فرمایا من انصاری الی اللہ ۔ تو آپ کے حواریوں نے کہا نحن انصار اللہ ۔ کہ ہم اللہ تعالیٰ کے انصار ہیں ۔ دوسری جگہ اللہ تعالیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کے متعلق فرماتا ہے کہ ان میں سے ایک گروہ مہاجرین کا تھا اور ایک گروہ انصار کا تھا ۔ گویا یہ نام قرآنی تاریخ میں دو دفعہ آیا ہے ۔ ایک جگہ پر حضرت مسیح علیہ السلام کے حواریوں کے متعلق آیا ہے اور ایک جگہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کے ایک حصہ

---

[1] الفضل ۲۱ امان / مارچ ۱۳۳۶ھش / ۱۹۵۷ء

کو انصار کہا گیا ہے۔ جماعت احمدیہ کی تاریخ میں بھی انصار اللہ کا دو جگہ ذکر آتا ہے۔ ایک دفعہ جب حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کی پیغامیوں نے مخالفت کی تو میں نے انصار اللہ کی ایک جماعت قائم کی اور دوسری دفعہ جب جماعت کے بچوں، نوجوانوں، بوڑھوں اور عورتوں کی تنظیم کی گئی تو چالیس سال سے اُوپر کے مردوں کی جماعت کا نام انصار اللہ رکھا گیا۔ گویا جس طرح قرآن کریم میں دو گروہوں کا نام انصار اللہ رکھا گیا ہے۔ اسی طرح جماعت احمدیہ میں بھی دو زمانوں میں دو جماعتوں کا نام انصار اللہ رکھا گیا۔
پہلے جن لوگوں کا نام انصار اللہ رکھا گیا ان میں سے اکثر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ تھے کیونکہ یہ جماعت ۱۹۱۳-۱۴ء میں بنائی گئی تھی اور اس وقت اکثر صحابہ زندہ تھے اور اس جماعت میں بھی اکثر وہی شامل تھے۔ اسی طرح قرآن کریم میں بھی جن انصار کا ذکر آتا ہے ان میں زیادہ تر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کے صحابہ شامل تھے۔ دوسری دفعہ جماعت احمدیہ میں آپ لوگوں کا نام اسی طرح انصار اللہ رکھا گیا ہے۔ جس طرح قرآن کریم میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ادنیٰ نبی حضرت مسیح ناصریؑ کے ساتھیوں کو انصار اللہ کہا گیا ہے آپ لوگوں میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کم ہیں اور زیادہ حصہ ان لوگوں کا ہے جنہوں نے میری بیعت کی ہے۔ اس طرح حضرت مسیح علیہ السلام والی بات بھی پوری ہو گئی۔ یعنی جس طرح حضرت مسیح علیہ السلام کے ساتھیوں کو انصار اللہ کہا گیا تھا اسی طرح مثیل مسیح موعود کے ساتھیوں کو بھی انصار اللہ کہا گیا ہے۔ گویا قرآنی تاریخ میں بھی دو زمانوں میں دو گروہوں کا نام انصار اللہ رکھا گیا اور جماعت احمدیہ کی تاریخ میں بھی دو گروہوں کا نام انصار اللہ رکھا گیا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ اب بھی زندہ ہیں مگر اب ان کی تعداد بہت تھوڑی رہ گئی ہے۔ صحابی اس شخص کو بھی کہتے ہیں جو نبی کے زمانہ میں اس کے سامنے آگیا ہو۔ گو یا زیادہ تر یہ لفظ انہی لوگوں پر اطلاق پاتا ہے جنہوں نے نبی کی صحبت سے فائدہ اٹھایا ہو اور اس کی باتیں سُنی ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ۱۹۰۸ء میں فوت ہوئے ہیں اس لئے وہ شخص بھی آپ کا صحابی کہلا سکتا ہے جس نے خواہ آپ کی صحبت سے فائدہ نہ اٹھایا ہو لیکن آپ کے زمانہ میں پیدا ہوا ہو اور اس کا باپ اسے اٹھا کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سامنے لے گیا ہو۔ لیکن یہ ادنیٰ درجہ کا صحابی ہو گا۔ اعلیٰ درجہ کا صحابی وہی ہے جس نے آپ کی صحبت سے فائدہ اٹھایا اور آپ کی باتیں سُنیں ان کی تعداد اب

بہت کم رہ گئی ہے۔ اب صرف تین چار آدمی ہی ایسے رہ گئے ہیں جن کے متعلق مجھے ذاتی طور پر علم ہے کہ انھوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحبت سے فائدہ اٹھایا اور آپ کی باتیں سُنی ہیں ممکن ہے اگر زیادہ تلاش کیا جائے تو ان کی تعداد تیس چالیس تک پہنچ جائے۔ اب ہماری جماعت لاکھوں کی ہے اور لاکھوں کی جماعت میں اگر ایسے تیس چالیس صحابہ بھی ہوں تب بھی یہ تعداد بہت کم ہے۔ اس جماعت میں زیادہ تر وہی لوگ ہیں جنہوں نے ایسے شخص کی بیعت کی جو حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کا متبع تھا اور ان کا نام اسی طرح انصاراللہ رکھا گیا جس طرح حضرت مسیح علیہ السّلام کے حواریوں کا نام انصاراللہ رکھا گیا تھا۔ حضرت مسیح علیہ السّلام کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ لوکان عیسیٰ وموسیٰ حیین لما وسعھما اِلاَّ اتباعی۔ کہ اگر موسےٰ اور عیسےٰ علیہما السلام میرے زمانہ میں زندہ ہوتے تو وہ میرے متبع ہوتے۔ غرض اس وقت جماعت کے انصاراللہ میں دو باتیں پائی جاتی ہیں، ان میں وہ لوگ بھی شامل ہیں جنہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک متبع اور مثیل کے ذریعہ اسلام کی خدمت کا موقعہ ملا اور وہ آپ لوگ ہیں۔ گویا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مثال آپ لوگوں میں پائی جاتی ہے۔ جس طرح ان کے حواریوں کو انصاراللہ کہا گیا تھا۔ اسی طرح مثیل مسیح موعود کے ساتھیوں کو انصاراللہ کہا گیا ہے پھر آپ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے انصار کی بات بھی پائی جاتی ہے۔ یعنی جس طرح انصاراللہ میں وہی لوگ شامل تھے جو آپؐ کے صحابہ تھے اسی طرح آپ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ شامل ہیں۔ گویا آپ لوگوں میں دونوں باتیں پائی جاتی ہیں۔ آپ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ بھی ہیں جنہیں انصاراللہ کہا جاتا ہے۔ جیسے محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کو انصار کہا گیا۔ پھر جس طرح محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اپنا متبع قرار دیا ہے اور ان کے صحابہ کو انصاراللہ کہا گیا ہے اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متبع کے ہاتھ پر بیعت کرنے والوں کو بھی انصاراللہ کہا گیا ہے ۔۔۔۔۔۔

اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں انصار کا ذکر فرمایا ہے اور پھر ان کی قربانیاں بھی اللہ تعالےٰ کو بہت پسند تھیں چنانچہ جب ہم انصار کی تاریخ کو دیکھتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ ان لوگوں نے ایسی قربانیاں کی ہیں کہ اگر آپ لوگ جو انصاراللہ ہیں ان کے نقشِ قدم پر چلیں

تو یقیناً اسلام اور احمدیت دور دور تک پھیل جائے اور اتنی طاقت پکڑ لے کہ دنیا کی کوئی طاقت اس کے مقابلہ پر ٹھہر نہ سکے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہمیں عیسائیوں کے صرف عیب ہی نہیں دیکھنے چاہئیں بلکہ ان کی خوبیاں بھی دیکھنی چاہئیں۔ جہاں ان میں ہمیں یہ عیب نظر آتا ہے کہ ان میں سے ایک نے تیس روپے لے کر حضرت مسیح علیہ السلام کو بیچ دیا وہاں ان میں یہ خوبی بھی پائی جاتی ہے کہ آج تک جبکہ حضرت مسیح علیہ السلام پر دو ہزار سال کے قریب عرصہ گذر چکا ہے وہ آپ کی خلافت کو قائم رکھے ہوئے ہیں۔ چنانچہ آج جب میں نے اس بات پر غور کیا تو مجھے معلوم ہوا کہ اس چیز کا وعدہ حواریوں نے کیا تھا چنانچہ حضرت مسیح نے جب کہا من انصاری الی اللہ کہ خدا تعالےٰ کے راستہ میں کون میری مدد کرے گا تو حواریوں نے کہا نحن انصار اللہ ہم خدا تعالےٰ کے راستہ میں آپ کی مدد کریں گے۔ انھوں نے اپنے آپ کو اللہ تعالےٰ کی طرف منسوب کیا ہے اور اللہ تعالےٰ ہمیشہ رہنے والا ہے پس اس کے معنی یہ ہیں کہ ہم وہ انصار ہیں جن کو خدا تعالےٰ کی طرف نسبت دی گئی ہے اس لئے جب تک خدا تعالےٰ زندہ ہے اس وقت تک ہم بھی اس کی مدد کرتے رہیں گے۔ چنانچہ دیکھ لو حضرت مسیح کی وفات پر قریباً دو ہزار سال کا عرصہ گذر چکا ہے۔ لیکن عیسائی لوگ برابر عیسائیت کی تبلیغ کرتے چلے جا رہے ہیں اور اب تک ان میں خلافت قائم چلی آتی ہے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یاد رکھو تمہارا نام انصار اللہ ہے۔ یعنی اللہ کے مددگار۔ گویا تمہیں اللہ تعالےٰ کے نام کی طرف منسوب کیا گیا ہے اور اللہ تعالےٰ ازلی اور ابدی ہے اس لئے تم کو بھی کوشش کرنی چاہئیے کہ ابدیت کے مظہر ہو جاؤ۔ تم اپنے انصار ہونے کی علامت یعنی خلافت کو ہمیشہ ہمیش کے لئے قائم رکھتے چلے جاؤ اور کوشش کرو کہ یہ کام نسلاً بعد نسل چلتا چلا جاوے اور اس کے دو ذریعے ہو سکتے ہیں۔ ایک ذریعہ تو یہ ہے کہ اپنی اولاد کی صحیح تربیت کی جائے اور اس میں خلافت کی محبت قائم کی جائے۔ اس لئے میں نے اطفال الاحمدیہ کی تنظیم قائم کی تھی اور خدام الاحمدیہ کا قیام عمل میں لایا گیا تھا۔ یہ اطفال اور خدام آپ لوگوں ہی کے بچے ہیں۔ اگر اطفال الاحمدیہ کی تربیت صحیح ہوگی تو خدام الاحمدیہ کی تربیت صحیح ہوگی اور اگر خدام الاحمدیہ کی تربیت صحیح ہوگی تو اگلی نسل انصار اللہ کی اعلیٰ ہوگی ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اگر تمہارے اطفال اور خدام ٹھیک ہو جائیں اور پھر تم بھی دعائیں

کرو اور خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کر لو تو پھر تمہارے لئے عرش سے نیچے کوئی جگہ نہیں اور جو عرش پر چلا جائے وہ بالکل محفوظ ہو جاتا ہے ... ... پس اگر تم اپنی اصلاح کر لو گے اور خدا تعالیٰ سے دعائیں کرو گے تو تمہارا اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم ہو جائے گا اور اگر تم حقیقی انصار اللہ بن جاؤ اور خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کر لو تو تمہارے اندر خلافت بھی دائمی طور پر رہے گی اور وہ عیسائیت کی خلافت سے بھی لمبی چلے گی۔ عیسائیوں کی تعداد تو تمام کوششوں کے بعد مسلمانوں سے قریباً دو گنی ہوئی ہے مگر تمہارے متعلق تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری تعداد کو اتنا بڑھائے گا کہ ... ... دوسرے تمام مذاہب ... ... کے پیرؤں کی تعداد تمہارے مقابلہ میں ویسی ہی بے حقیقت ہو گی جیسے آج کل ادنیٰ اقوام کی دوسرے لوگوں کے مقابلہ میں، وہ دن جس کا تمہیں وعدہ دیا گیا یقیناً آئے گا لیکن جب آئے گا تو اس ذریعہ سے آئے گا کہ خلافت کو قائم رکھا جائے، تحریک جدید کو مضبوط کیا جائے، اشاعت اسلام کے لئے جماعت میں شغف زیادہ ہو اور دنیا کے کسی کونے کو بھی بغیر مبلغ کے نہ چھوڑا جائے ... ...

اگر تم متحد رہے تو تم ایک مضبوط سوٹے کی طرح بن جاؤ گے جسے دنیا کی کوئی طاقت توڑ نہیں سکے گی اسی طرح اگر تم نے خلافت کے نظام کو توڑ دیا تو تمہاری کوئی حیثیت باقی نہیں رہے گی اور دشمن تمہیں کھا جائیگا لیکن اگر تم نے خلافت کو قائم رکھا تو دنیا کی کوئی طاقت تمہیں تباہ نہیں کر سکے گی۔ تم دیکھ لو ہماری جماعت کتنی غریب ہے لیکن خلافت کی وجہ سے اسے بڑی حیثیت حاصل ہے اور اس نے وہ کام کیا ہے جو دنیا کے دوسرے مسلمان نہیں کر سکے ......

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو حقیقی انصار بنائے۔ چونکہ تمہاری نسبت اس کے نام سے ہے اس لئے جس طرح وہ ہمیشہ زندہ رہے گا اسی طرح وہ آپ لوگوں کی تنظیم کو بھی تا قیامت زندہ رکھے گا اور جماعت میں خلافت بھی قائم رہے اور خلافت کی سپاہ بھی قائم رہے لیکن ہماری فوج تلواروں والی نہیں۔ ان انصار میں سے تو بعض ایسے ضعیف ہیں کہ ان سے ایک ڈنڈا بھی نہیں اٹھایا جا سکتا۔ لیکن پھر بھی یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی فوج ہیں اور ان کی وجہ سے احمدیت پھیلی ہے اور امید ہے آئندہ خدا تعالیٰ کے فضل سے وہ اور زیادہ پھیلے گی ... ... پس تم اپنے دوستوں اور رشتہ داروں میں احمدیت کی اشاعت کی کوشش کرو اور انہیں تبلیغ

کرو تاکہ اگلے سال ہماری جماعت موجودہ تعداد سے دوگنی ہو جائے اور تحریک جدید میں حصہ لینے والے دوگنا چندہ دیں اور پھر اپنی دعاؤں اور نیکی اور تقویٰ کے ساتھ نوجوانوں پر اثر ڈالو تاکہ وہ بھی دعائیں کرنے لگ جائیں اور صاحب کشوف و رؤیا ہو جائیں۔ جس جماعت میں صاحب کشوف و رؤیا زیادہ ہو جاتے ہیں وہ جماعت مضبوط ہو جاتی ہے کیونکہ انسان کی دلیل سے اتنی تسلّی نہیں ہوتی جتنی تسلّی کشف اور رؤیا سے ہوتی ہے۔ اللہ تعالےٰ آپ لوگوں کے ساتھ ہو[1]

آخر میں حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نائب صدر مجلس نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے ان کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا بکثرت مطالعہ کرنے اور اپنے اندر نیک تبدیلی پیدا کرنے کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا کہ انصار کو چاہیے کہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ اس دلی لگاؤ اور شغف کو اپنی اولادوں اور نسلوں میں روحانی ورثہ کے طور پر منتقل کرتے چلے جائیں آپ نے لاحول ولا قوۃ الا باللہ کی لطیف تفسیر بیان کرتے ہوئے بتایا کہ کس طرح انسان برائیوں سے بچتے ہوئے نیکیوں میں سبقت لے جانے کی توفیق پا سکتا ہے۔ آخر میں آپ نے بنی نوع انسان کے ساتھ سچی ہمدردی اور مخلوق خدا کی بے لوث خدمت بجا لانے کی طرف توجہ دلائی۔

صدر مجلس کے اس خطاب کے بعد قریباً پانچ بجے شام پہلا اجلاس ختم ہوا۔

اجلاس کے ورزشی اور تفریحی مقابلوں کا پروگرام شروع[2] ہوا اور دو ٹیموں کے درمیان والی بال کا میچ کھیلا گیا۔ نماز مغرب و عشا اور کھانے سے فارغ ہونے کے بعد مشاہدہ معائنہ کا مقابلہ ہوا، جس میں بارہ انصار نے حصہ لیا۔ محمد شفیع خان کراچی اوّل اور شیخ عبدالواحد ربوہ دوم رہے۔

نمازوں کے بعد ساڑھے سات بجے دوسرے اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔ درس قرآن کریم کے بعد شوریٰ کے ایجنڈے پر غور رہا۔ آخر میں درس حدیث کے ساتھ ساڑھے نو بجے یہ اجلاس ختم ہوا۔

دوسرے دن نماز تہجد اجتماعی طور پر پڑھی گئی۔ پھر نماز فجر کے بعد مولانا ابوالعطاء صاحب نے

---

[1] اخبار الفضل ۲۴ مارچ ۱۹۵۷ء
[2] الفضل ۲۸ اخاء/اکتوبر ۱۳۳۵ ہش / ۱۹۵۶ء

قرآن کریم کا درس دیا اور ذکر حبیب کا پروگرام ہوا۔

چوتھا اجلاس ناشتہ کے بعد شروع ہوا۔ حدیث اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے درس کے بعد حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نے جماعتی تربیت کے اصول کے موضوع پر ایک قیمتی مقالہ پڑھا اور انصاراللہ کو زرین ہدایات سے نوازا۔ اس کے بعد تقریری مقابلہ ہوا اور پھر سوال وجواب کا دلچسپ اور نہایت مفید پروگرام شروع ہوا۔ نائب صدر محترم کے علاوہ مولانا جلال الدین صاحب شمس اور مولانا ابوالعطاء صاحب نے سوالات کے جواب دیئے۔

اجتماع کا پنجم اور آخری اجلاس دوپہر کے کھانے اور نماز ظہر وعصر کے بعد دو بجے شروع ہوا اور شوریٰ کی بقیہ کارروائی عمل میں آئی۔ اس کے بعد قائدین نے اپنے اپنے شعبوں سے متعلق مختصر رپورٹ پیش کی، بعض زعماء مجالس بیرون نے بھی مختصر طور پر خطاب کیا۔ سوا تین بجے حضرت امیرالمومنین اجتماع میں تشریف لائے، حضور نے مجلس کے لیے ایک نیا عہد نامہ تجویز کیا تھا وہ کہلوایا اور اختتامی تقریر شروع فرمائی، حضور کی تقریر کے بعض اقتباسات درج ذیل ہیں۔

حضور نے فرمایا:۔

"میں نے کل اپنی تقریر میں کہا تھا کہ آپ کا نام انصاراللہ ہے یعنی نہ صرف آپ انصار ہیں بلکہ آپ انصاراللہ ہیں، یعنی اللہ تعالیٰ کے مددگار اللہ تعالیٰ کو تو کسی کی مدد کی ضرورت نہیں، لیکن اس کی نسبت کی وضاحت سے یہ بتایا گیا ہے کہ آپ ہمیشہ اس عہد پر قائم رہیں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ قائم رہنے والا ہے اس پر موت نہیں آتی۔ اس لیے آپ کے عہد پر بھی کبھی موت نہیں آنی چاہیئے۔ چونکہ موت سے کوئی انسان بچ نہیں سکتا اس لیے انصاراللہ کے معنی یہ ہوں گے کہ جب تک آپ زندہ رہیں گے اس عہد پر قائم رہیں گے اور اگر آپ مرگئے تو آپ کی اولاد اس عہد کو قائم رکھے گی، یہی وجہ ہے کہ اس عہد میں یہ بات رکھی گئی ہے کہ

"میں اپنی اولاد کو بھی ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے کی تلقین کرتا رہوں گا۔"

اور اگر اللہ تعالیٰ ہماری نسلوں کو اس بات کی توفیق دیدے تو پھر کوئی بعید نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہمیں یہ توفیق مل جائے کہ ہم عیسائیوں سے بھی زیادہ عرصہ تک خلافت کو قائم رکھ سکیں، خلافت کو قائم رکھنے کا مطلب یہ ہے کہ تنظیم سلسلہ ایسی مضبوط رہے کہ تبلیغ احمدیت اور تبلیغ اسلام دنیا کے گوشہ گوشہ میں ہوتی رہے جو بغیر خلافت کے نہیں ہو سکتی۔۔۔۔ یہ کام تبھی ہو سکتا ہے جب ایک تنظیم ہو اور کوئی ایسا شخص ہو جس کے ہاتھ پر ساری جماعت جمع ہو اور وہ آنہ آنہ، دو دو آنے،

چار چار آنے، روپیہ دو روپے جماعت کے ہر فرد سے وصول کرتا رہے اور اس دو دو آنے چار چار آنے سے اتنی رقم جمع ہو جائے کہ ساری دنیا میں تبلیغ ہو سکے، دیکھو عیسائیوں کی تعداد ہم سے زیادہ ہے وہ اس وقت ساٹھ کروڑ کے قریب ہیں۔ پوپ جو عیسائی خلیفہ ہے اس نے اس وقت یہ انتظام کیا ہوا ہے کہ ہر عیسائی سال میں ایک ایک آنہ چندہ دیتا ہے اور اس کو عیسائی پوپ کا آنہ (POPE'S PENNY) کہتے ہیں اور اس طرح وہ پونے چار کروڑ روپیہ جمع کر لیتے ہیں، لیکن آپ لوگ باوجود اس کے کہ اتنا بوجھ اٹھاتے ہیں کہ کوئی اپنی ماہوار آمدنی کا چھ فیصد چندہ دیتا ہے اور کوئی دس فیصد چندہ دیتا ہے اور پھر بارہ ماہ متواتر دیتا ہے آپ کا چندہ پندرہ بیس لاکھ بنتا ہے اس کی وجہ یہی ہے کہ ہماری تعداد عیسائیوں سے بہت کم ہے۔ اگر ہمارے پاس پونے چار کروڑ روپیہ ہو جائے تو شاید ہم دو سال میں عیسائیت کی دھجیاں بکھیر دیں اس تھوڑے سے چندے سے بھی ہم وہ کام کرتے ہیں کہ دنیا دنگ رہ گئی ہے چنانچہ عیسائیوں نے اپنی کتابوں میں لکھا ہے کہ جہاں بھی ہم جاتے ہیں احمدیت کی تعلیم کی وجہ سے لوگ ہماری طرف توجہ نہیں کرتے اور نہ صرف نئے لوگ عیسائیت میں داخل نہیں ہوتے بلکہ ہم سے نکل نکل کر لوگ مسلمان ہو رہے ہیں۔۔۔۔۔۔ تو یہ جو کچھ ہو رہا ہے محض نظام کی برکت کی وجہ سے ہو رہا ہے اور اس نظام کا ہی دوسرا نام خلافت ہے، خلافت کوئی علیحدہ چیز نہیں بلکہ خلافت نام ہے نظام کا، حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی کتاب الوصیت میں فرماتے ہیں "تمہارے لیے دوسری قدرت کا دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لیے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے"۔

اب دیکھو! قدرت ثانیہ کسی انجمن کا نام نہیں۔ قدرت ثانیہ خلافت اور نظام کا نام ہے کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں تو کچھ مدت تک تمہارے اندر رہ سکتا ہوں مگر یہ قدرت ثانیہ دائمی ہوگی اور اس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا اور قیامت تک نہ کوئی نبی رہ سکتا ہے اور نہ خلیفہ، ہاں خلافت قیامت تک رہ سکتی ہے۔ نظام قیامت تک رہ سکتا ہے۔۔۔۔۔۔ اگر جماعت ایک خلیفہ کے بعد دوسرا خلیفہ مانتی چلی جائے تو ایک عیسائیت کیا ہزاروں عیسائیتیں بھی احمدیوں کے مقابلہ میں نہیں ٹھہر سکتیں کیونکہ ہمارے پاس دلائل و براہین کا وہ ذخیرہ ہے جو کسی اور قوم کے پاس نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سپرد یہ کام کیا ہے کہ آپ اسلام کو ساری دنیا پر غالب

کر دیں - اب وہ زمانہ جب اسلام تمام دنیا پر غالب ہوگا کسی ایک آدمی کی کوشش سے نہیں آسکتا بلکہ اس کے لیے ایک لمبے زمانہ تک لاکھوں آدمیوں کی جد وجہد کی ضرورت ہے۔ پس یہ کام صرف خلافت کے ذریعہ ہی پورا ہو سکتا ہے، لیکن اس کا سارا کریڈٹ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ملے گا جن کے دیئے ہوئے ہتھیار ہم استعمال کرتے ہیں......

پھر حضور نے قرآن کریم کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا:

"اس کی ایک ایک آیت پر عمل کرو گے تو تم ولی اللہ بن جاؤ گے اور خدا تعالیٰ کی برکتیں تم پر نازل ہوں گی اور جب خدا تعالیٰ کی برکتیں تم پر نازل ہوں گی تو تمام آفات اور مصائب تمہیں اپنی نظروں میں ہیچ نظر آئیں گے۔ گذشتہ تیرہ سو سال کے عرصہ میں جس نے قرآن کریم پر سچے دل سے عمل کیا ہے اللہ تعالیٰ کی مدد ہمیشہ اس کے شامل حال رہی ہے اور مصائب و مشکلات کے ہجوم میں وہ اس کی تائیدات مشاہدہ کرتا رہا ہے...."

اس کے بعد حضور نے ۱۹۵۳ء کے فسادات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

"تین سال ہوئے اس قسم کا ایک واقعہ آپ لوگوں نے بھی دیکھا اس وقت احمدیوں کو لاریوں اور گاڑیوں سے کھینچ کھینچ کر اتارا جاتا تھا اور انہیں مارا پیٹا جاتا تھا اس وقت میں نے اعلان کیا کہ گھبراؤ نہیں میرا خدا میری مدد کے لیے دوڑا چلا آرہا ہے۔ؔ چنانچہ تم نے دیکھا کہ تین دن کے اندر اندر نقشہ بدل گیا۔ لوگ اس وقت کہہ رہے تھے کہ اب احمدیوں کا پاکستان میں کوئی ٹھکانا نہیں۔ ہر طرف ان میں جوش بھرا ہوا تھا اور نعرے لگ رہے تھے کہ احمدیوں کو قتل کر دو۔ اس وقت میں نے کہا کہ میرا خدا میری مدد کے لیے دوڑا آرہا ہے وہ مجھ میں ہے۔ وہ میرے پاس ہے پھر دیکھو میرا خدا میری مدد کے لیے دوڑ کر آیا یا نہیں......"

پھر حضور نے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کی اولاد کے تازہ فتنہ کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا:

"جب کوئی شخص احمدیت کو کچلنے کے لیے آگے آئے گا میرا خدا دوڑتا ہوا آجائے گا اور جو شخص احمدیت کو مٹانے کے لیے نیزہ مارنے کی کوشش کرے گا میرا خدا اپنی چھاتی اس کے سامنے

ؔ اخبار فاروق ۴ مارچ ۱۹۵۳ء

کردیگا اور تم یہ جانتے ہو کہ میرے خدا کو نیزہ نہیں لگتا۔ جو شخص میرے خدا کے سینے میں نیزہ مارنے کی کوشش کریگا وہ نیزہ الٹ کر خود اس کے اپنے سینہ میں جا لگے گا اور جماعت خدا تعالیٰ کے فضل سے محفوظ رہتی چلی جائے گی ضرورت اس امر کی ہے کہ آپ لوگ اپنے ایمان کو قائم رکھیں ...
..... آپ لوگ بھی اپنے بیوی بچوں کو خدا تعالیٰ کی باتیں سناتے رہا کریں اور اللہ تعالیٰ کی یاد دلاتے رہا کریں تاکہ خدا تعالیٰ ہمیشہ ہمیش ہمارے دلوں میں رہے اور اس کی محبت ہمارے دل میں اتنی تیز ہو جائے کہ نہ صرف ہم اس کے عاشق ہوں بلکہ وہ بھی ہمارا عاشق ہو ....“

اس کے بعد حضور نے لمبی دعا فرمائی اور پھر انصار اللہ کا عہد دہرایا۔ اس اجتماع میں ۹۸ مجالس کے دو صد نمائندگان اور چار صد اراکین نے شرکت کی۔ زائرین کی تعداد چھ صد رہی۔

مجلس انصاراللہ کے چوتھے سالانہ اجتماع سے حضرت

امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی کا خطاب

بروز یکم نبوت/نومبر ۱۳۳۷ہش / ۱۹۵۸ء

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

آج انصاراللہ کے سالانہ اجتماع کی تقریب ہے میں اس موقعہ پر آپ سے دو باتیں کہنی چاہتا ہوں، ایک تو میں اس بارہ میں آپ سے خطاب کرنا چاہتا ہوں کہ آپ اپنے فرائض کی طرف توجہ کریں۔ آپ کا نام انصاراللہ سوچ سمجھ کر رکھا گیا ہے۔ پندرہ سے چالیس سال کی عمر کا زمانہ جوانی اور امنگ کا زمانہ ہوتا ہے اس لیے اس عمر کے افراد کا نام خدام الاحمدیہ رکھا گیا ہے تاکہ وہ خدمتِ خلق کے سلسلہ میں زیادہ سے زیادہ وقت صرف کریں اور چالیس سال سے اوپر عمر والوں کا نام انصاراللہ رکھا گیا ہے۔ اس عمر میں انسان اپنے کاموں میں استحکام پیدا کر لیتا ہے اور اگر وہ کہیں ملازم ہو تو اپنی ملازمت میں ترقی حاصل کر لیتا ہے اور وہ اس قابل ہو جاتا ہے کہ وہ اپنے سرمایہ سے دین کی زیادہ سے زیادہ خدمت کر سکے۔ پس آپ کا نام انصاراللہ اس لیے رکھا گیا ہے کہ جہاں تک ہو سکے آپ دین کی خدمت کی طرف توجہ کریں اور یہ توجہ مالی لحاظ سے بھی ہوتی ہے اور دینی لحاظ سے بھی ہوتی ہے دینی لحاظ سے بھی آپ لوگوں کا فرض ہے کہ عبادت میں زیادہ سے زیادہ وقت صرف کریں اور دین کا چرچا زیادہ سے زیادہ کریں تاکہ آپ کو دیکھ کر آپ کی اولادوں میں بھی نیکی پیدا ہو جائے...... آپ لوگوں کو ہمیشہ خدا تعالیٰ کی طرف توجہ کرنی چاہیئے اور اپنی اولادوں کو بھی ذکرِ الٰہی کی تلقین کرتے رہنا چاہیئے اور اگر کوئی بشارت آپ پر نازل ہو تو ڈرنا نہیں چاہیئے اسے اخبار میں اشاعت کے لیے بھیج دینا چاہیئے۔ اصل میں تو یہ انبیاء کا ہی کام ہوتا ہے کہ وہ اپنی رؤیا و کشوف کو شائع کریں، لیکن انبیاء اور غیر انبیاء میں یہ فرق ہوتا ہے کہ انبیاء میں تحدی پائی جاتی ہے

لے الفضل مورخہ ۵ نبوت/نومبر ۱۳۳۷ہش / ۱۹۵۸ء

غیر انبیاء کے لیے یہی حکم ہے کہ وہ انکسار کے مقام کو قائم رکھیں اور بیشک خدا تعالیٰ کی تازہ وحی کی جو بارش ان پر نازل ہو اس کا لوگوں کے سامنے ذکر کریں، لیکن لوگوں کو یہ نہ کہیں کہ تم ہماری بات ضرور مانو، ہاں نبی کا کام یہ ہوتا کہ وہ لوگوں سے کہے کہ تم میری باتیں مانو نہیں تو تمہیں سزا ملے گی، لیکن غیر نبی کا یہ کام ہوتا ہے کہ وہ ایمان کی زیادتی کے لیے خواب بیان کر دیتا ہے، لیکن وہ کسی سے یہ نہیں کہتا کہ تم میری بات ضرور مانو، وہ سمجھتا ہے کہ جب میں غیر نبی ہوں تو اگر خدا تعالیٰ نے میری بات کسی سے منوانی ہے تو وہ خود اس کے لیے کوئی صورت پیدا کر دیگا، مجھے اس پر زور دینے کی ضرورت نہیں، لیکن نبی اپنا حق سمجھتا ہے کہ وہ وحی پر زور دے کیونکہ وہ یقین رکھتا ہے کہ خدا تعالیٰ اس سے ایسے رنگ میں کلام کرتا ہے جس رنگ میں وہ اور کسی سے کلام نہیں کرتا اس لیے اگر کوئی شخص میری بات نہیں مانے گا تو اس کو سزا ملے گی اور اسی وجہ سے وہ تحدی کرتا ہے، لیکن دوسرا شخص ایسا نہیں کر سکتا۔ پس جس شخص کو کوئی رؤیا یا کشف ہو اسے وہ رؤیا یا کشف اخبار میں چھپوانے کے لیے بھیج دینا چاہیئے، آگے الفضل والوں کا کام ہے کہ وہ اسے شائع کریں یا نہ کریں۔ یہ بھی غلط طریق ہے کہ بعض لوگ مجھے کہہ دیتے ہیں کہ الفضل ہمارا مضمون شائع نہیں کرتا۔ وہ بیشک نہ چھاپے تم چپ کر رہو کیونکہ اس کے معنی یہ ہیں کہ خدا کا منشا نہیں کہ وہ چھپے، لیکن اس میں خود الفضل والوں کا اپنا فائدہ بھی ہے کیونکہ اس سے جماعت کے اندر ایک بیداری پیدا ہوتی ہے۔ اگر کسی شخص کو کوئی رؤیا یا کشف یا الہام ہوتا ہے اور وہ شائع ہو جائے تو دوسروں کے اندر بھی یہ احساس پیدا ہوتا ہے کہ اگر ہم توجہ کریں تو خدا تعالیٰ کی طرف سے ہمیں بھی کوئی رؤیا یا کشف یا الہام ہو جائے گا اس طرح الفضل سلسلہ کی ایک خدمت کریگا۔ وہ جماعت کے اندر ایک بیداری پیدا کرنے کا موجب ہوگا، لیکن اگر وہ اپنی ذمہ داری ادا نہیں کرتا تو اللہ تعالیٰ خود گرفت کریگا۔ آپ لوگوں کا صرف اتنا کام ہے کہ آپ اسے اس طرف توجہ دلائیں لیکن اگر الفضل نہ چھاپے تو پھر اسے خدا تعالیٰ پر چھوڑ دیں اور اصرار نہ کریں کہ الفضل ہماری خواب شائع کرے۔ ایڈیٹر آزاد ہوتا ہے اس کی مرضی ہے کہ کوئی چیز شائع کرے یا نہ کرے، اگر وہ اپنے فرائض کو ادا نہیں کرتا تو خدا تعالیٰ خود اس سے سمجھ لے گا۔ آپ اس پر داروغہ نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ تو قرآن کریم میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق بھی فرماتا ہے کہ تم ان لوگوں پر داروغہ نہیں ہو، پھر تم داروغہ کہلانے والے کہاں سے آگئے۔

بہرحال آپ انصار اللہ کے مقام کو قائم رکھنے کی کوشش کریں اور انصار اللہ کے معنی یہی ہیں کہ وہ روپے سے بھی دین کی خدمت کریں اور روحانی طور پر بھی دین کی خدمت کریں، میں نے بتایا ہے کہ روحانی طور پر دین کی خدمت یہی ہے کہ آپ لوگ اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ کریں اور اگر اس کی طرف سے بارش کا کوئی چھینٹا آپ پر بھی پڑ جائے تو ان

چھینٹوں کو لوگوں تک پہنچائیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وحی تو الگ رہی خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل ہونے والی ہر چیز کی قدر کرتے تھے، ایک دفعہ بارش ہوئی تو آپؐ باہر نکل آئے اور اپنی زبان باہر نکال لی اس پر بارش کا ایک قطرہ پڑا تو آپؐ نے فرمایا یہ خدا کی رحمت کا تازہ نشان ہے، تو قرآن کریم تو الگ رہا آپؐ نے بارش کے ایک قطرہ کو بھی خدا تعالیٰ کا تازہ نشان قرار دیا۔ اب اگر کسی شخص پر خدا تعالیٰ کا اتنا فضل ہو جاتا ہے کہ اسے کوئی کشف ہو جاتا ہے یا کوئی الہام ہو جاتا ہے تو وہ تو یقینی طور پر خدا تعالیٰ کا تازہ نشان ہے پھر وہ تحدیث نعمت کیوں نہ کرے۔ تحدیث نعمت بھی خدا تعالیٰ کا شکریہ ادا کرنے کا ایک طریق ہے۔

دوسری بات میں یہ کہنی چاہتا ہوں کہ اب تحریک جدید کے نئے سال کے اعلان کا وقت آگیا ہے، ہمارے ذمہ بہت بڑا کام ہے اور ہم نے تمام غیر ممالک میں مساجد بنانی ہیں اس وقت ہمارے ملک کے ایکسچینج کی حالت پوری طرح مضبوط نہیں مگر اللہ تعالیٰ ہمیشہ فضل کرتا رہا ہے اور ہمارے کام چلتے رہے ہیں، کیونکہ ہماری باہر کی بعض جماعتیں اب مضبوط ہو گئی ہیں مثلاً افریقہ کی جماعتیں وغیرہ اور وہ پاکستان کے قوانین کے ماتحت نہیں، اس لیے ان لوگوں نے مساجد کی خاطر جو جماعت کو پونڈ اور ڈالر دیئے ہیں ان سے کسی حد تک کام چلتا رہا ہے مگر وہ جماعتیں ابھی کم ہیں وہ زیادہ بوجھ نہیں اٹھا سکتیں، ان کا بوجھ بٹانے کا طریق یہی ہے کہ یہاں کا بوجھ یہاں کی جماعتیں اٹھالیں اور ان کو اس بوجھ سے فارغ کر دیا جائے تاکہ وہ غیر ملکوں میں مسجدیں بنائیں۔۔۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس علاقہ (فلپائن) میں بھی ترقی ہوئی ہے اگر خدا تعالیٰ چاہے تو امریکہ اور فلپائن وغیرہ علاقوں میں جماعت کو اور بھی ترقی ہو جائے گی اور اس طرح ڈالر کی آسانی ہو جائیگی امریکہ میں تبلیغ کا یہ اثر بھی ہے کہ دوسرے کئی ملکوں میں بھی ہماری تبلیغ کا اچھا اثر پڑ رہا ہے۔۔۔ یہ امریکہ میں تبلیغ کا ہی اثر ہے کہ ہم امریکہ میں تبلیغ کرتے ہیں تو مصری اور شامی متاثر ہوتے ہیں اور وہ سمجھتے ہیں یہی جماعت ہے جو اسلام کی خدمت کر رہی ہے اور اس طرح قدرتی طور پر انہیں ہماری جماعت کے ساتھ ہمدردی پیدا ہو جاتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک الہام ہے کہ یدعون لک ابدال الشام ابدال شام تیرے لیے دعائیں کرتے ہیں جس کے معنی یہ ہیں کہ شام میں جماعت پھیلے گی۔ پس دوستوں کو دعا کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ جماعت کے لیے سہولت پیدا کرے اور وہاں جماعت کو کثرت سے پھیلائے تاکہ ابدال شام پیدا ہوں۔ اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تو ہیں نہیں پس "یدعون لک" کے یہی معنی ہیں کہ وہ جماعت کے لیے دعائیں

کرینگے اور ابدال کا نام بتاتا ہے کہ ان کی دعائیں سنی جائیں گی۔ ابدال کے معنی ہیں کہ ان کے اندر بڑی عظیم الشان تبدیلی پیدا ہو جائے گی اور خدائے تعالیٰ کے مقرب ہو جائیں گے۔ پس اس کے لیے بھی دعاؤں میں لگے رہنا چاہیئے کہ شام میں جو مشکلات ہیں اللہ تعالیٰ انہیں دور کر دے، وہاں مضبوط جماعت پیدا ہو اور ایسے ابدال پیدا ہوں جو رات دن اسلام اور احمدیت کے لیے دعائیں کرتے رہیں .....

پس دعائیں کرتے رہیں کہ خدا تعالیٰ ان ممالک میں جماعتیں قائم کرے اور ان میں ایسا اخلاص پیدا کرے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے گھر سارے ممالک میں بنائیں، یہاں تک کہ دنیا کے چپہ چپہ سے اللہ اکبر کی آواز آنے لگ جائے اور جو ملک اب تک تثلیث کے پھیلانے کی وجہ سے بدنام تھا وہ اب اپنے گوشہ گوشہ سے یہ آواز بلند کرے کہ مسیح تو کچھ بھی نہیں تھا اللہ تعالیٰ ہی سب سے بڑا ہے اگر ایسا ہو جائے تو یہ دین اسلام کی بڑی بھاری فتح ہے اور ہمارے لیے بھی یہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے حصول کا بڑا ذریعہ بن سکتا ہے ہم میں سے ہر شخص تو وہاں تبلیغ کے لیے جا نہیں سکتا، چند مبلغ گئے ہوئے ہیں، باقی لوگ یہ کر سکتے ہیں کہ ان کی روپے سے مدد کریں اور دعاؤں کے ذریعہ خدا تعالیٰ کا فضل چاہیں تاکہ وہ ان پر اپنے فرشتے اتارے اور ان کی باتوں میں اثر پیدا کرے ہمارا ایک طالبعلم جرمن گیا ہوا تھا، اس کا کل ہی ایک خط آیا ہے کہ ایک پادری کی بیٹی میرے زیر تبلیغ تھی جو بہت حد تک احمدیت کی طرف مائل ہو گئی ہے، لیکن اسے باپ سے ڈر ہے کہ وہ اس کی مخالفت نہ کرے کیونکہ وہ پادری ہے، میں نے لکھا ہے کہ پادری تو بہت مسلمان ہو چکے ہیں، اس لڑکی کو سمجھاؤ کہ وہ ہماری کتابیں پڑھے اور اپنے باپ کو بھی سمجھائے، وہ بھی انشاء اللہ مسلمان ہو جائے گا۔ اس وقت تک یورپ میں دو پادری مسلمان ہو چکے ہیں۔ اب اگر یہ احمدی ہو گیا تو تین ہو جائینگے۔ ایک شخص جو باقاعدہ پادری تو نہیں، لیکن اس نے پادری کی تعلیم حاصل کی ہوئی ہے وہ انگلینڈ میں احمدیت میں داخل ہوا ہے۔ اس کا باپ یہودی مذہب کا عالم تھا جب اس نے اپنے باپ سے ذکر کیا تو اس نے جواب دیا کہ مجھے تو اسلام سچا نظر نہیں آتا، لیکن اگر تمہیں سچا نظر آئے تو میں تمہیں روکتا نہیں تم بے شک اسلام قبول کر لو۔ جن لوگوں کے دلوں میں سچائی کی قدر و قیمت کا احساس ہوتا ہے اگر وہ خود اسلام قبول نہ کریں تو اپنی اولادوں کو اس کے قبول کرنے کی اجازت دے دیتے ہیں اور اس طرح اللہ تعالیٰ آہستہ آہستہ رستہ کھول دیتا ہے۔ پس آپ لوگ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ یورپ و امریکہ میں اسلام اور احمدیت کی اشاعت کے لیے راستہ کھولے اور ہماری جو سکیم ہے کہ یورپ میں ہماری کئی مساجد ہوں امریکہ کی ہر ریاست میں کئی مساجد ہوں اس کو خدائے تعالیٰ جلد سے جلد پورا کرے، اسی طرح سپین کے لیے بھی دعا کریں کہ وہ اسلام کی

ابتدائی فتوحات میں شامل تھا مگر اب وہاں جبری طور پر عیسائیت کو پھیلا دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس علاقہ میں اسلام کی نصرت کے سامان پیدا کرے تا بنی امیہ کے زمانہ میں اسلام وہاں داخل ہوا تھا اور پھر وہاں سے نکال دیا گیا تھا خدا تعالیٰ اسے احمدیت کے ذریعہ پھر وہاں دوبارہ قائم کر دے (اس کے بعد حضور نے دعا فرمائی)

دعا کے بعد فرمایا:-

دعائیں تو میں نے آپ لوگوں کے لیے بھی کر دی ہیں اور سلسلہ کے لیے بھی کر دی ہیں - اللہ تعالیٰ انہیں قبول فرمائے اور آپ لوگ خیر و عافیت سے گھر جائیں اور اسلام اور احمدیت کی ترقی کے لیے دیوانہ کوشش کریں تاکہ خدا تعالیٰ آپ کی کوششوں میں برکت دے اور سلسلہ کی مالی حالت اور تحریک جدید جو غیر ملکوں میں تبلیغ کو وسیع کرنے کے لیے ہے اس کی مالی حالتوں میں زیادہ سے زیادہ ترقی ہو، پھر اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کے لوگوں کو پہلے سے زیادہ قربانی کرنے کی توفیق دے اور پچھلے سال ہمارے ملک میں فصل ربیع کی جو تباہی آئی تھی آئندہ اس سے خدا تعالیٰ محفوظ رکھے۔ پھر نئی فصلوں میں بھی برکت دے تاکہ زمینداروں کے پچھلے نقصان دور ہو جائیں اور آئندہ کے لیے وہ اور قربانی کرنے کے لیے تیار ہو جائیں۔ ہماری جماعت میں زمیندار ہی زیادہ ہیں اور ان کی مالی کمزوری کا بجٹ پر اثر پڑتا ہے اس لیے اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ ان پر اپنے فضلوں کی بارش نازل کرے اور اپنی تازہ بشارتوں یعنی الہاموں اور کشوف اور خوابوں کے ذریعہ سے ان کے ایمانوں کو تقویت دے تاکہ وہ اپنی آئندہ نسلوں کے ایمان کو زیادہ مضبوط بنا سکیں، میں نے دیکھا ہے کہ جن لوگوں کو سچی خوابیں آتی ہیں ان کی اولادیں کہتی ہیں کہ ہمارے دادا کو ایسی خواب آئی تھی پھر انکی اولاد کہتی ہے کہ ہمارے پردادا کو ایسی خواب آئی تھی غرض تین تین پشت تک اسکا اثر رہتا ہے۔ اگر ہمارے دوست اس طرف توجہ کریں اور پھر اپنی اولاد کو بھی اس طرف توجہ دلاتے رہیں، تو ان کی کم سے کم تین چار پشتیں محفوظ ہو جاتی ہیں اور پھر اگلی نسل بھی ایسی ہو جائے تو چھ پشتیں محفوظ ہو گئیں، پھر ایک اور اگلی نسل بھی ایسی ہو جائے تو نو پشتیں محفوظ ہو گئیں ہم دیکھتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد ان کی امت ۱۳۰۰ سال تک محفوظ رہی اور تیرہ سو سال میں بڑے بھاری تغیر آ جاتے ہیں۔ ہم تو چاہتے ہیں کہ قیامت تک ہی ہماری نسل محفوظ ہو جائے، کیونکہ احمدیت خدا تعالیٰ کا آخری جلال ہے۔ اس آخری جلال کو کم سے کم قیامت تک قائم رہنا چاہیئے تاکہ ہمیشہ لوگوں میں روحانیت اور ہدایت کی طرف توجہ کے سامان پیدا ہوتے رہیں اگر یہ سامان مٹ گئے تو اور کوئی ذریعہ ہدایت کا دنیا میں نہیں رہیگا غرض میں نے یہ دعائیں کی ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری جماعت پر بشارتیں نازل کرتا رہے تا اس پر نئے سے نئے فضل ہوتے رہیں اور ان کا ایمان روز بروز تازہ ہوتا چلا جائے۔[1]

[1] الفضل ۶ ر نومبر ۱۹۵۸ء

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا آٹھواں سالانہ اجتماع

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا آٹھواں سالانہ اجتماع مورخہ ۲۶ - ۲۷ - ۲۸ اخاء/اکتوبر ۱۳۴۱ ہش/۱۹۶۲ء احاطہ انصار اللہ میں منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں ۱۸۸ مجالس کے ۴۶۲ نمائندگان، ۹۸۰ اراکین اور ۱۸۱۵ زائرین نے شرکت فرمائی، حضرت امیر المومنین کی علالت طبع کے باعث حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نے افتتاح فرمایا آپ نے اپنے خطاب میں انصار اللہ کو تبلیغ کا فریضہ ادا کرنے اور فتنہ پردازوں کی پیدا کردہ غلط فہمیوں کا حکمت اور موعظہ حسنہ کے ذریعہ ازالہ کرنے نیز تربیت اولاد کی اہم ذمہ داری پوری چوکسی سے ادا کرنے کی طرف خصوصی توجہ دلائی اور بعض غلط طریقوں مثلاً بھوک ہڑتال اور بیاہ شادیوں میں اسراف اور ناجائز مطالبات سے پرہیز کرنے کی تلقین فرمائی۔ اجتماعی دعا کے بعد آپ واپس تشریف لے گئے، اس کے بعد اجلاس کی بقیہ کارروائی بابو قاسم الدین صاحب امیر جماعت سیالکوٹ کی زیر صدارت شروع ہوئی صدر محترم نے قرآن کریم کا درس دیا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیان فرمودہ تفسیر سورۃ فاتحہ کے اقتباسات سنائے، حدیث کا درس مولانا جلال الدین صاحب شمس نے دیا، مولانا ابو العطاء صاحب نے درس کتب حضرت مسیح موعودؑ دیا، پھر شیخ مبارک احمد صاحب نے سالانہ اجتماعات کی افادیت و اہمیت پر تقریر کی۔ اس تقریر کے بعد تفریحی پروگرام کے لیے وقفہ ہوا اس وقفہ میں رسہ کشی، والی بال اور دوڑوں کے مقابلے ہوئے، نیز صدر محترم کی ہدایت کے مطابق انصار نے بہشتی مقبرہ جا کر اجتماعی دعا کی [۱]

اجتماع کا دوسرا اجلاس [۲] ۸ بجے شب صدر محترم کی صدارت میں شروع ہوا، قائدین نے اپنے اپنے شعبہ کی سالانہ رپورٹ پیش کی پھر دعا کے بعد شوریٰ کا اجلاس ہوا، آخر میں مولانا شمس صاحب نے قرآن کریم کا درس دیا اور اجلاس ساڑھے نو بجے ختم ہوا۔

---

[۱] الفضل مورخہ یکم نبوت/نومبر ۱۳۴۱ ہش/۱۹۶۲ء [۲] ایضاً ۳ نومبر

تیسرا اجلاس نماز تہجد (جو اجتماعی طور پر پڑھی گئی) اور نماز فجر کے بعد شروع ہوا ۔ مولانا ابوالعطاء صاحب نے قرآن کریم کا درس دیا، پھر ذکرِ حبیب علیہ السلام پر حافظ عبدالسمیع صاحب امروہوی، حاجی محمد فاضل صاحب اور حکیم عبیداللہ رانجھا صاحب نے تقاریر فرمائیں۔ ۷ بجے ناشتہ کے لیے وقفہ ہوا ۔

چوتھا اجلاس ۸½ بجے بصدارت مرزا عبدالحق صاحب شروع ہوا ۔ شیخ مبارک احمد صاحب، پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب اور مولوی محمد یار صاحب عارف نے علی الترتیب قرآن کریم، حدیث اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درس دیا بعد ازاں دو بزرگ صحابی یعنی حضرت مولوی شیر علی صاحب اور حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی کی سیرت پر شیخ عبدالقادر صاحب مربی سلسلہ کا لکھا ہوا ایک مضمون شبیر احمد صاحب نے پڑھ کر سنایا، پھر دو صحابہ کرام حضرت قاضی عبداللہ صاحب اور صوفی محمد رفیع صاحب سکھر نے ذکرِ حبیبؑ پر تقاریر فرمائیں۔ بعد ازاں حضرت صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب نے حضرت امیرالمومنین کی علالت اور علاج کے بارے میں تفصیل پیش کی اور حضور کی صحت کے لیے دعا کی تحریک فرمائی۔ صدر محترم کی اقتدا میں تمام حاضرین نے اسی وقت حضور کی صحت کاملہ کے لیے اجتماعی دعا کی ۔ اس کے بعد بابو قاسم الدین صاحب کی زیر صدارت انعامی تقریری مقابلہ منعقد ہوا جس میں ۷ مقررین نے حصہ لیا۔ تقریری مقابلوں کے بعد سوال وجواب کا نہایت دلچسپ پروگرام شروع ہوا۔ صدر محترم کے علاوہ مولانا جلال الدین صاحب شمس، مولانا ابوالعطاء صاحب اور شیخ مبارک احمد صاحب نے جوابات دیئے۔ اس اجلاس کے دوران ۳۲ منتخب افراد پر مشتمل ایک نمائندہ وفد نے شیخ محبوب عالم صاحب خالد قائد عمومی کی سرکردگی میں حضرت امیرالمومنین کے پاس حاضر ہوکر شرف ملاقات حاصل کیا۔

پانچواں اجلاس ۲½ بجے زیر صدارت شیخ محمد احمد صاحب مظہر امیر جماعتہائے لائلپور منعقد ہوا، حدیث اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درس ملک سیف الرحمٰن صاحب اور مولانا غلام احمد صاحب فرخ نے دیا۔ اس کے بعد صدر محترم نے قبولیت دعا پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ ایسے ایام میں جبکہ مسلمانوں میں مایوسی کا عالم طاری تھا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے غلبہ اسلام کے لیے جو دعائیں کیں اس کے نتیجہ میں ایک خادم اسلام جماعت حضور کو ملی نیز فرمایا کہ دعا کے ذریعہ ہی انسان کا خدائے تعالیٰ سے ذاتی تعلق پیدا ہوتا ہے۔ تقریر کے دوران آپ نے قبولیت دعا کا ایک ذاتی واقعہ بھی بیان کیا۔ بقیہ اجلاس زیر صدارت قریشی عبدالرحمٰن صاحب ناظم اعلیٰ مجالس سندھ بلوچستان

الفضل مورخہ ۴ نبوت/نومبر ۱۳۴۱ ہش / ۱۹۶۲ء

جاری رہا۔ شیخ محمد احمد صاحب مظہر نے "صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دل میں خدمت دین کی تڑپ" کے موضوع پر بصیرت افروز تقریر کی اور فرمایا کہ حضور کے صحابہ ہر آن آپ کے ساتھ اس طرح چمٹے رہتے تھے جیسے مشک کے ساتھ خوشبو اور خدمت دین کے لیے ہر لحظہ کمربستہ رہتے تھے۔ شیخ صاحب کے بعد چوہدری محمد شریف صاحب ایڈووکیٹ منٹگمری نے "بنیان مرصوص" کے موضوع پر ایک مبسوط مقالہ پڑھا، بعدازاں حضرت ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب نے صحت برقرار رکھنے کے اصولوں کی تشریح کی۔ اس تقریر کے بعد تفریحی کھیلوں کے لیے وقفہ ہوا جس میں رسہ کشی، والی بال اور روک ڈوڑ کے مقابلے ہوئے۔

اجلاس ششم ۸ بجے شب شروع ہوا۔ صدر محترم نے انعامات تقسیم فرمائے۔ اس کے بعد مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ سرگودھا نے "احمدیت کے تقاضے" کے موضوع پر تقریر کی۔ بعدازاں دعا کیساتھ شوریٰ کی کارروائی ہوئی، آخر میں محمد یار صاحب عارف نے قرآن کریم کا درس دیا۔ پونے دس بجے اجلاس ختم ہوا۔

اجلاس ہفتم بروز اتوار نماز تہجد اور فجر کے معاً بعد زیر صدارت مولانا شمس صاحب شروع ہوا، مولانا ابوالعطاء صاحب نے قرآن کریم کا درس دیا۔ پھر حکیم پیر احمد صاحب، علی محمد صاحب گکھانوالی اور مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری نے ذکر حبیب علیہ السلام پر تقاریر کیں۔ اس اجلاس میں مولوی محمد دین صاحب ناظر تعلیم کی روایات کا ریکارڈ سنایا گیا ۷ بجے ناشتہ کے لیے وقفہ ہوا۔

آخری اجلاس ۸½ بجے سے ۱۰ بجے تک چوہدری عبدالحق صاحب ورک کی زیر صدارت جاری رہا۔ درس قرآن کریم، حدیث اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام علی الترتیب مولانا ابوالعطاء صاحب، ملک سیف الرحمٰن صاحب مفتی سلسلہ اور مولانا جلال الدین صاحب شمس نے دیا۔ ازاں بعد شیخ مبارک احمد صاحب نے محاسبۂ نفس پر تقریر کی۔ بقیہ کارروائی چوہدری انور حسین صاحب ایڈووکیٹ شیخوپورہ کی زیر صدارت جاری رہی، مولانا غلام احمد صاحب فرخ نے سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر تقریر کی۔ پھر "اسلام کی نشأۃ ثانیہ" پر قرآن کریم، احادیث اور الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی روشنی میں بالترتیب مولانا جلال الدین صاحب شمس، مولانا ابوالعطاء صاحب اور پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب نے تقاریر کیں ان کے بعد اسی موضوع پر شیخ مبارک احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کے زمانہ میں قرآن کریم اور احادیث کی پیشگوئیوں کے عملی طور پر

پورا ہونے کی تفصیل پیش کی اور بتلایا کہ اکناف عالم میں ان پیشگوئیوں کا عملی ظہور کس طرح ہو رہا ہے۔ آخر میں صدر محترم نے خطاب فرمایا۔ آپ نے اوّلاً دو امور پر زور دیا ایک تو یہ کہ جماعت کے خلاف پھیلائی جانیوالی غلط فہمیوں کا ہمیں ازالہ کرنا چاہیئے۔ دوسری بات آپ نے یہ بیان فرمائی کہ دنیا شرک میں مبتلا ہو جانے کے باعث تباہی کے کنارے پر پہنچ چکی ہے اور اس تباہی سے وہ اسلام کی تعلیم کو اپنائے بغیر بچ نہیں سکتی۔ دنیا کو خدا کی امان کے نیچے لانے کا کام جماعت احمدیہ کو سونپا گیا کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض ہی یہی کہ لوگوں کو خدا کی امان کے نیچے جمع کریں۔ اب دنیا کا حقیقی امن جماعت احمدیہ کے ساتھ وابستہ ہے۔ افریقہ امریکہ اور یورپ کے براعظم پکار رہے ہیں کہ ہمارے پاس آؤ اور توحید کا پیغام پہنچاؤ۔ یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ اس کام کو سرانجام دیں۔ اس کے بعد صدر محترم نے حضرت امیر المومنین کا پیغام جو علیحدہ درج ہے پڑھکر سنایا اور اس کا ٹیپ ریکارڈ بھی سنایا گیا۔ حضور نے انصاراللہ کے نام ایک خصوصی پیغام میں تحریک جدید دفتر اوّل کے ۲۹ ویں اور دفتر دوم کے ۱۹ ویں مالی سال کا اعلان فرمایا حضور نے یہ پیغام املا کرانے کے بعد اس پر اپنی قلم سے دستخط فرما کر ارسال فرمایا اور ساتھ ہی اپنی آواز میں اسے ٹیپ کرا دیا تاکہ اجتماع میں شریک جملہ احباب حضور کے پیغام کو خود حضور کی آواز میں سننے کی سعادت حاصل کر سکیں۔ حضور کا پیغام سنائے جانے کے بعد صدر محترم نے اجتماعی دعا کرائی اور اس کے ساتھ اجلاس کی کارروائی ختم ہوئی۔

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا گیارھواں سالانہ اجتماع

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا گیارھواں[لـه] سالانہ اجتماع مورخہ ۲۸ - ۲۹ - ۳۰ اخاء/اکتوبر ۱۳۴۵ ہش/۱۹۶۶ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار احاطہ انصار اللہ میں منعقد ہوا جس میں ۲۶۰ مجالس کے ۵۶۷ نمائندگان ۱۳۴۰ اراکین اور دو ہزار سے زائد زائرین نے شرکت کی۔ خلافت ثالثہ میں منعقد ہونے والا یہ پہلا اجتماع تھا۔ سال ہائے گذشتہ کے مقابلہ میں مجالس، نمائندگان اور اراکین کی تعداد میں اضافہ اس مقبولیت اور حقانیت کا مظہر تھا جو خلفاء راشدین کو حاصل ہوتی ہے، حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ نے تین بجے بعد نماز جمعہ اجتماع کا افتتاح فرمایا، پہلے حاضرین نے حضور کی اقتدا میں اپنا عہد دہرایا، پھر حضور نے فرمایا آؤ ہم مل کر دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کو ہمارے لیے بابرکت کرے، ہم ذکر الٰہی میں وقت گذارنے کی توفیق پائیں اور جب آپ یہاں سے اپنے اپنے گھروں کو واپس لوٹیں تو اطمینان قلب کے ساتھ واپس ہوں پھر حضور نے اجتماعی دعا کرائی۔ اس کے بعد حضور نے انصار اللہ کو ان کے فرائض کی طرف توجہ دلائی۔ پہلے تحریک جدید اور اس کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے روحانی انقلاب کا ذکر کیا اور پھر انفرادی اور اجتماعی وعدے پیش کرنے کا موقعہ دیا۔ مجموعی طور پر اس وقت پانچ لاکھ دس ہزار روپے کے وعدے حضور کی خدمت میں پیش کئے گئے جبکہ گذشتہ سال لمبی جدوجہد کے بعد کل وعدے چار لاکھ ۶۰ ہزار تھے۔ وعدوں کی وصولی کا کام تھوڑی دیر جاری رہا۔ اس کے بعد حضور نے قرآن کریم پڑھتے پڑھانے کی طرف اور وقف عارضی کی طرف حاضرین کو متوجہ کیا۔ آخر میں حضور نے مجلس پشاور کے نمائندے اور زعیم اعلیٰ چوہدری رکن الدین صاحب کو علم انعامی عطا فرمایا، کارکردگی کے لحاظ سے مجلس پشاور اول، مجلس کراچی دوم اور مجلس کوئٹہ سوم رہیں، ساڑھے چار بجے حضور واپس تشریف لے گئے۔

[لـه] الفضل ۳۰ اخاء/اکتوبر و یکم نبوت/نومبر ۱۳۴۵ ہش/۱۹۶۶ء

حضور کی واپسی کے بعد اجلاس کی کارروائی زیر صدارت مولوی محمد دین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ جاری رہی اجلاس کے دوسرے حصّہ میں حضرت مرزا عزیز احمد صاحب ناظر اعلیٰ نے بھی صدارت کے فرائض سرانجام دیئے۔ سب سے پہلے مولانا ابوالعطاء صاحب نے ممبران عالمگیر مجلس انصاراللہ کی طرف سے مولانا جلال الدین صاحب شمس کی وفات پر قرار داد تعزیت پیش کی اور ممبران نے اس کی منظوری دی۔ اس کے بعد مولانا ابوالعطاء صاحب نے "محاسبہ نفس" کے موضوع پر قرآن کریم کا درس دیا۔ اسی موضوع پر درس حدیث اور درس کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام بالترتیب شیخ عبدالقادر صاحب مربی اور مولانا غلام احمد صاحب فرخ نے دیا۔ درسوں کے بعد تفریحی کھیلوں کیلئے وقفہ ہوا جس میں رسہ کشی، والی بال وغیرہ کے مقابلے ہوئے۔[1]

دوسرا اجلاس ساڑھے سات بجے نائب صدر محترم حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب شروع ہوا۔ پہلے آپ نے یہ اعلان فرمایا کہ مجلس راولپنڈی کی تجویز کے سلسلہ میں مجلس عاملہ مرکزیہ نے غور کیا اور حضرت امیرالمومنین کی خدمت میں یہ تجویز بھجوائی کہ

"مجلس مرکزیہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں درخواست کرتی ہے اور اس میں اپنی سعادت سمجھتی ہے کہ حضور ہی مجلس انصاراللہ کی صدارت فرمائیں اور نائب صدر بھی حضور کی طرف سے نامزد ہو"

اس درخواست کو حضرت امیرالمومنین نے منظور فرمالیا اور ارشاد فرمایا کہ

"ایک سال کے لیے منظور ہے"

اس اعلان کے بعد قائدین نے اپنے اپنے شعبہ کی کارگذاری کی سالانہ رپورٹیں پیش کیں بعدازاں شوریٰ کا اجلاس ہوا۔ جس میں صرف نمائندگان نے کارروائی میں حصّہ لیا۔ دس بجے تک شوریٰ کا اجلاس جاری رہا اس کے بعد آخر میں مولوی محمد صادق صاحب مبلغ انڈونیشیا نے قبولیت دعا کی دو ذاتی مثالیں پیش کیں۔

تیسرا اجلاس اگلے روز ۲۹؍اخاء بعد نماز تہجد و فجر شیخ مبارک احمد صاحب کی صدارت میں ہوا۔ مولوی نذیر احمد صاحب مبشر نے قرآن کریم کا درس دیا اس کے بعد حافظ عبدالسمیع صاحب اور مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری نے "ذکر حبیب" کے سلسلہ میں اپنی روایات سنائیں۔ ۷ بجے ناشتہ کے لیے وقفہ ہوا۔[2]

---

[1] الفضل ۳ نبوت/نومبر ۱۳۴۵ ہش ۱۹۶۶ء [2] الفضل ۴ نبوت/نومبر ۱۳۴۵ ہش ۱۹۶۶ء

چوتھا اجلاس نو بجے شروع ہوا، اس اجلاس میں شیخ محمد حنیف صاحب، مولوی محمد صاحب (مشرقی پاکستان) اور مولانا ابوالعطاء صاحب نے صدارت کے فرائض ادا کئے، مولانا ابوالعطاء صاحب نے قرآن کریم کا ملک سیف الرحمٰن صاحب نے حدیث کا اور مولانا عبدالمالک خان صاحب نے کتب حضرت مسیح موعودؑ کا درس دیا۔ تینوں درسوں کا موضوع تقویٰ شعاری تھا، پھر مولانا غلام احمد صاحب فرخ نے صحابہ حضرت مسیح موعودؑ کی تقویٰ شعاری پر روشنی ڈالی، اس کے بعد انعامی تقریری مقابلہ ہوا جس میں پندرہ احباب نے حصہ لیا۔ اس مقابلہ میں اللہ بخش صاحب تسنیم راہوالی اوّل الطاف خان صاحب پشاور دوم اور شاہ محمد صاحب سوم رہے، بعدازاں سوال وجواب کا پروگرام شروع ہوا، مولانا ابوالعطاء صاحب، قاضی محمد نذیر صاحب اور ملک سیف الرحمٰن صاحب مفتی سلسلہ نے سوالات کے جواب دیئے۔ یہ اجلاس ساڑھے بارہ بجے تک جاری رہا۔

پانچواں اجلاس ڈھائی بجے شروع ہوا۔ اس اجلاس میں شمس الدین خان صاحب پشاور، چوہدری احمد مختار صاحب کراچی اور شیخ مبارک احمد صاحب نے باری باری صدارت کی۔ قاضی محمد نذیر صاحب نے اطاعت کے موضوع پر قرآن کریم کا درس دیا۔ اس کے بعد پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب نے صحابہ کی اطاعت پر۔ مولانا عبدالمالک خان صاحب نے خلافت سے دلی وابستگی پر، شیخ محمد حنیف صاحب نے "خلیفۃ المسیح الثالث کی جاری فرمودہ تحریکات اور ہماری ذمہ داریاں" کے موضوع پر تقاریر کیں، بعد ازاں چوہدری شبیر احمد صاحب نے یہ بتایا کہ تحریک جدید ہم سے کیا چاہتی ہے اور مولوی ابوالمنیر نورالحق صاحب نے "وقف جدید کے تقاضے" پر اظہار خیال کیا، آخر میں شیخ محمد احمد صاحب مظہر نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کا جذبۂ فدائیت واقعات کی روشنی میں بیان کیا۔ پونے پانچ بجے تفریحی کھیلوں کے لیے وقفہ ہوا۔

چھٹا اجلاس ساڑھے سات بجے شب نائب صدر محترم کی صدارت میں شروع ہوا۔ پہلے تقسیم انعامات کی کارروائی ہوئی اور نائب صدر محترم نے انعامات دیئے اس کے بعد مولوی محمد صاحب نے مشرقی پاکستان میں صداقت احمدیت کے دو نشانات بیان کئے، پھر شیخ مبارک احمد صاحب نے تقریر کی۔ موضوع تھا "ولی پرست نہ بنو بلکہ ولی بنو"۔ اس اجلاس کے دوران حضرت امیرالمومنین مقام اجتماع پر تشریف لے آئے۔ حضور

لے الفضل ۵ نبوت/نومبر ۱۳۴۵ ہش ۱۹۶۶ء

نے اسکاٹ لینڈ کے رہنے والے ایک نومسلم انگریز عبدالجبار بیل کی بیعت قبول فرمائی۔ یہ صاحب بیس سال قبل اس برصغیر میں آئے تھے یہیں مسلمان ہوئے اور یہیں شادی کی وہ کچھ عرصہ سے احباب کراچی کے زیر تبلیغ تھے، حضور پون گھنٹہ تشریف فرما رہے۔ بیعت کے بعد حضور نے دعا فرمائی، حضور کی واپسی کے بعد شوریٰ کا اجلاس ہوا جو ساڑھے دس بجے تک جاری رہا۔

ساتواں اجلاس بروز اتوار بعد نماز تہجد و فجر ہوا۔ شیخ مبارک احمد صاحب نے قرآن کریم کا درس دیا اس کے بعد مرزا برکت علی صاحب اور حکیم سید پیر احمد صاحب آف سیالکوٹ اور مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری نے ذکر حبیب" کے سلسلہ میں اپنی روایات بیان کیں۔ اس اجتماع کا آٹھواں اور آخری اجلاس نو بجے شروع ہوا، قاضی محمد نذیر صاحب نے قرآن کریم کا درس دیا پھر شیخ عبدالقادر صاحب مربی نے "موعود کل ادیان" کے موضوع پر تقریر کی اس کے بعد پروفیسر حبیب اللہ خان نے حضرت مسیح موعودؑ کے ملفوظات سے حضور کی بعثت کی غرض بیان کی۔ بعد ازاں مرزا عبدالحق صاحب نے اللہ تعالیٰ کے فتح و نصرت کے وعدے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات کی روشنی میں بیان کئے، پھر مولانا غلام احمد صاحب فرخ نے حضور کے ملفوظات میں ان وعدوں کا جو ذکر ہے وہ بیان کیا۔ بعدازاں مولانا ابوالعطاء صاحب نے یہ واضح کیا کہ ان وعدوں کی روشنی میں انصاراللہ کی کیا ذمہ داریاں ہیں پھر شیخ مبارک احمد صاحب نے ان وعدوں کے پیش نظر تربیت اولاد کے فریضہ پر اور مولانا عبدالمالک خانصاحب نے ان وعدوں کو قریب تر لانے کیلئے دعاؤں کی ضرورت پر روشنی ڈالی، ابھی یہ تقریر جاری تھی کہ حضرت امیرالمومنین اختتامی خطاب کے لیے تشریف لے آئے، حضور کے خطاب کو سننے کیلئے اسقدر لوگ تشریف لائے کہ جلسہ گاہ پُر ہو جانے کے بعد باہر میدان میں ہی بیٹھ گئے۔ حضور نے سورہ حٰم سجدہ کی آیات ۳۱ تا ۳۴ سے آغاز کیا اور ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیهم الملئکة ۔۔۔۔ من المسلمین کی تفسیر بیان کرکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ کے طفیل انعامات الٰہیہ کے جاری ہونے اور پھر اس آخری زمانہ میں حضورؐ ہی کے طفیل انہی انعامات کے از سر نو عام ہونے پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور ان انعامات کے حصول کی راہ میں پیش آنیوالے خطرات یعنی عُجب، خود پسندی، کبر و غرور، تعلّی و تفاخر وغیرہ اور ان کی مضرتوں کو تفصیل سے بیان کیا اور ان خطرات سے بچنے کے قرآنی طریق کی وضاحت فرمائی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت مصلح موعود کے ارشادات بھی پڑھکر سنائے۔ اس سلسلہ میں حضور نے خلافت راشدہ کی اہمیت پر روشنی ڈالی اور حدیث نبویؐ الامام جُنّة" کی تشریح فرمائی۔

آخر میں حاضرین نے حضور کی اقتدا میں عہد دہرایا پھر اجتماعی دُعا کیساتھ ایک بجے اجلاس برخاست ہوا۔[1]

---

[1] الفضل ۵ نبوت نومبر ۱۳۴۵ہش ۱۹۶۶ء

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا اٹھارہواں

سالانہ اجتماع

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا ۱۸واں سالانہ اجتماع مؤرخہ ۹ - ۱۰ - ۱۱ نبوت / نومبر ۱۳۵۲ ہش / ۱۹۷۳ء کو احاطہ انصار اللہ میں منعقد ہوا۔ اجتماع کا افتتاح حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اجتماعی دعا اور اپنے خطاب سے فرمایا۔ حضور تین بجکر ۴۵ منٹ پر مقام اجتماع میں تشریف لائے۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد حضور نے اجتماعی دعا کرائی۔ اس کے بعد فرمایا۔

حضرت امیر المومنین کا افتتاحی خطاب[۱]

میں نے اس دفعہ خدام، اطفال اور لجنات کے سالانہ اجتماعوں کے مواقع پر جو تقاریر کیں ان میں ایک ہی مضمون مختلف پیرایوں میں بیان کیا تھا اور وہ یہ کہ ابتدائے آفرینش سے شیطان اور انسان کے درمیان جو جنگ شروع ہے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے ساتھ اپنے آخری مراحل میں داخل ہوگئی۔ یعنی آپؐ نے اس جنگ کا افتتاح فرمایا۔ جس کی آخری لڑائی آپؐ کے فاتح جرنیل مہدی معہود کے زمانہ میں مقدر تھی اور جس کے نتیجہ میں شیطان نے ہمیشہ کے لئے مغلوب ہونا تھا اور ساری دنیا نے اسلام کے جھنڈے تلے اُمّت واحدہ بن کر جمع ہو جانا تھا۔

اگر یہ حقیقت ہے کہ مہدیٔ معہود کی بعثت ہو چکی ہے اور خیر و شر کے درمیان آخری لڑائی شروع ہو چکی ہے تو پھر سوچو اور غور کرو کہ مہدیٔ معہود کی طرف منسوب ہونے والی جماعت پر اور اس کے ہر حصّہ اور ہر طبقہ پر کتنی عظیم اور اہم ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ گو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ کے نتیجہ میں باطل کا حملہ پسپا ہو چکا ہے لیکن روحانی اسلحہ کے ساتھ باطل پر جارحانہ یلغار ابھی جاری ہے اور

---

[۱] الفضل ۱۱ / نبوت / نومبر ۱۳۵۲ ہش / ۱۹۷۳ء

یہ اس وقت ختم ہو گی جب کہ نور محمدی تمام بنی نوع انسان کو اس طرح اپنی لپیٹ میں لے لے گا کہ ظلمت کہیں سے بھی نہ داخل ہو سکے گی۔ یہ عظیم مہم کامیابی کے ساتھ سرانجام دینے کے لئے ضروری ہے کہ ہماری جماعت کے مرد، عورتیں، بچے، بوڑھے اور جوان سب ہی اپنی اپنی ذمہ داریوں کو پوری طرح ادا کریں۔ جماعت کے کسی حصہ میں بھی کمزوری کو برداشت نہیں کیا جا سکتا۔ مردوں کا فرض ہے کہ وہ عورتوں کو سنبھالیں اور ان کی ذمہ داریوں کے سلسلہ میں ان میں کوئی کمزوری نہ آنے دیں۔ باپ، بیٹا مرد، عورت سب کو پہلو بہ پہلو اپنے فرائض ادا کرنے چاہئیں۔

حضور نے فرمایا یہ مضمون میں نے اس وقت بعض اور انتظامی تبدیلیوں کے سلسلہ میں بطور پس منظر بیان کیا ہے۔ اس کے بعد حضور نے جماعت کی اندرونی تنظیموں کو مضبوط کرنے اور ان کی کارکردگی کو بہتر بنانے کے لئے بعض اہم انتظامی تبدیلیوں کا اعلان کرتے ہوئے بتایا کہ جماعت میں سائیکل چلانے اور سائیکلوں پر مشتمل وفود کے ذریعہ اضلاع کے تمام دیہات سے رابطہ قائم کرنے اور اس طرح لوگوں کی اقتصادی مشکلات کو دور کرنے کی جو تحریک کی گئی تھی اس کے سلسلہ میں مجھے انصار اللہ کی مساعی میں کمزوری نظر آتی ہے۔ جبکہ خدام الاحمدیہ نے بہت ہی خوش کن کام کیا ہے۔ لہٰذا میں اعلان کرتا ہوں کہ:-

۱:- آئندہ انصار اللہ کے اراکین دو حصوں پر مشتمل ہوا کریں گے یعنی:-

(الف) صف اوّل جس میں ۵۵ سال سے زائد عمر کے انصار شامل ہوں گے۔

(ب) صف دوم جو ۴۰ سال سے ۵۵ سال تک کی عمر کے انصار پر مشتمل ہو گی۔

۲:- صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے ساتھ ہی ایک عہدہ نائب صدر کا مقرر کرتا ہوں جس کی عمر ۴۰ اور ۴۷ برس کے درمیان ہونا ضروری ہے۔ نائب صدر کا انتخاب اسی اجتماع کے موقعہ پر کر لیا جائے انصار اللہ کی صف دوم کے لئے نائب صدر کے تقرر کے سلسلہ میں شوریٰ نے تین نام تجویز کئے تھے حضور نے بعد میں ارشاد فرمایا کہ میں ان تینوں میں سے کسی کو بھی سلسلہ کی دوسری خدمات کی وجہ سے اس کام کے لئے فارغ نہیں کر سکتا۔ حضور نے ایک سال کے لئے چوہدری شبیر احمد صاحب کو نائب صدر صف دوم نامزد فرمایا۔ ؎

؎ ماہنامہ انصار اللہ فتح/دسمبر ۱۳۵۲ ہش / ۱۹۷۳ء

۲:۔ اطفال الاحمدیہ کا نظام بھی آئندہ دو صفوں پر مشتمل ہوگا۔ صف اوّل میں ۱۳ سے ۱۵ سال تک کی عمر کے بچے ہوں گے اور صف دوم میں ۷ سے ۱۲ سال کی عمر کے بچے۔

حضور نے یہ بھی اعلان فرمایا کہ آئندہ سات برس کے اندر بیس ہزار سائیکل سوار انصار اللہ میں سے۔ دس ہزار اطفال الاحمدیہ میں سے اور ستّر ہزار خدام الاحمدیہ میں سے تیار ہو تے چاہئیں تاکہ یہ وسیع پیمانے پر رفاہی کاموں میں حصّہ لے سکیں۔ دیہات سے رابطہ قائم کریں اور لوگوں کی مشکلات کو دور کرنے کی کوشش کر سکیں۔ یہ مہم صحتوں کو برقرار رکھنے کے لئے بھی مفید ثابت ہوگی اور دیگر بہت سے فوائد بھی اس انشاء اللہ حاصل ہوں گے۔

حضور نے یہ بھی اعلان فرمایا کہ سائیکلوں کے وجود کے ذریعہ دیہات سے رابطہ قائم کرنے کی تحریک کے سلسلہ میں میں نے ایک ہزار روپیہ انعام دینے کا جو اعلان کر رکھا ہے اس کے تعلق میں ہر سال ۱۵ ستمبر تک کی موصولہ رپورٹوں کا جائزہ لے کر فیصلہ کیا جایا کرے گا۔

حضور نے انصار اللہ کو یہ تحریک بھی فرمائی کہ تعلیم القرآن کی طرف خصوصیت سے توجہ دیں اور جو لوگ قرآن کریم ناظرہ یا باترجمہ پڑھنا چاہیں انھیں ضرور پڑھائیں۔ یہ بہت ضروری اور اہم تحریک ہے، چار بج کر پچاس منٹ پر حضور نے اپنا خطاب ختم فرمایا جس کے بعد حضور واپس تشریف لے گئے۔

تعداد نمائندگان

اس سال کے اجتماع میں رمضان المبارک اور جلسہ سالانہ کی قربت نیز گندم کی بجائی کا وقت آجانے کے باوجود ۵۳۵ مجالس کے ۹۵۳ نمائندگان ۱۹۵۷ اراکین اور ۱۵۰۰ زائرین نے شرکت کی۔

روداد اجتماع

اجتماع کے کل آٹھ اجلاس ہوئے جن میں مندرجہ ذیل اصحاب نے مختلف اوقات میں صدارت کے فرائض سرانجام دیئے۔

میاں بشیر احمد صاحب ناظم اعلیٰ بلوچستان۔ مولوی عبدالمجید صاحب زعیم اعلیٰ کراچی قریشی عبدالرحمٰن صاحب ناظم اعلیٰ سندھ۔ رکن الدین صاحب ناظم اعلیٰ سرحد۔ مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ صوبائی امیر پنجاب۔ چوہدری احمد الدین صاحب ناظم ضلع لائلپور۔ عبداللطیف صاحب ستکوہی ناظم ضلع لاہور۔

---

۵ الفضل ۱۴ نبوت / نومبر ۱۳۵۲ ہش / ۱۹۷۳ء

مولانا نذیر احمد صاحب مبشر ۔ مولانا ابوالعطاء صاحب نائب صدر ۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے افتتاحی خطاب کے علاوہ پروگرام کی تفاصیل درج ذیل ہیں۔

	خطاب صدر محترم ۔ ۲	سیرت صحابہ حضرت مسیح موعودؑ ۔ ۲
درس قرآن کریم ۔ ۵	علمی موضوعات پر تقاریر ۔ ۶	انعامی تقریری مقابلہ کی تقاریر ۔ ۱۳
درس حدیث ۔ ۳	سیرت النبیؐ پر تقاریر ۔ ۴	سوال و جواب کا پروگرام ۔ دو مرتبہ
درس ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ ۔ ۱	سیرت صحابہ کرام ۔ ۳	اجلاس شوریٰ ۔ ایک

اجلاس شوریٰ میں تجاویز و بجٹ پر غور کے علاوہ نائب صدر کے تقرر پر بھی غور کیا گیا اور تین نام تجویز کئے گئے یہ اجلاس پونے آٹھ سے رات کے بارہ بجے تک جاری رہا۔

انعامی تقریری مقابلے اور ورزشی مقابلہ جات حسب معمول ہوئے۔

سوال و جواب کا پروگرام دو مرتبہ ہوا۔ ۱۰ نبوت کو اجلاس سوم میں مولانا ابوالعطاء صاحب، شیخ مبارک احمد صاحب اور قاضی محمد نذیر صاحب نے جوابات دیئے۔ دوسری مرتبہ آخری اجلاس میں مولوی محمد منور صاحب۔ ملک سیف الرحمٰن صاحب اور مولانا عبدالمالک خان صاحب نے جوابات دیئے۔

۱۱ نبوت کو بعد نماز فجر ذکر حبیب کے موضوع پر صحابہ نے اپنی روایات سنائیں۔ اس مجلس کا انتظام پروفیسر حبیب اللہ خان کے سپرد تھا۔

قائدین مرکزیہ نے حسب معمول اپنی سالانہ رپورٹیں پڑھ کر سنائیں۔

تقسیم انعامات و اسناد کی کارروائی آخری اجلاس میں ہوئی۔ حضرت امیر المومنین نے اپنے دست مبارک سے انعامات تقسیم فرمائے۔

اجلاس کے دوران صدر محترم حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے دو مرتبہ انصار سے خطاب کیا۔ ۱۰ نبوت کی شب کو آپ نے اپنے سفر چین کے نہایت مفید، دلچسپ اور معلومات افزا حالات سنائے۔ آپ کی یہ تقریر تین گھنٹہ سے زیادہ عرصہ تک جاری رہی۔ آپ نے بتایا کہ گو آج چین میں اشتراکی نظام قائم ہے لیکن ان کا طریق کار اور اطوار دیگر اشتراکی ممالک سے مختلف ہیں۔ اہل چین اسلام کی تمدنی تعلیم کے بہت سے اہم حصوں پر (یہ نہ جاننے کے باوجود کہ یہ اسلامی احکام ہیں) بڑی حد تک

عمل کرکے ان کے ظاہری فوائد سے متمتع ہو رہے ہیں۔ ہمیں یقین ہے کہ جب اللہ تعالےٰ اہلِ چین کی روحانی آنکھ کھول دے گا اور وہ اسلام سے مشرف ہو کر رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلّم کے جھنڈے تلے جمع ہو جائیں گے تو چونکہ وہ اسلامی تعلیم کے بعض پہلوؤں پر پہلے ہی سے گامزن ہوں گے اس لئے وہ بڑی آسانی کے ساتھ روحانی منازل کو طے کر کے اللہ تعالےٰ کی دینی اور دنیوی برکات سے متمتع ہو جائیں گے۔

اس کے بعد آپ نے اسلام کی تمدنی تعلیم کے بہت سے اہم پہلوؤں مثلاً اطاعت نظام، خوش خلقی، بدکاری اور بے حیائی سے اجتناب، مہمان نوازی، تعاون باہمی، رضاکارانہ خدمت، نظم و ضبط اور صفائی وغیرہ کا ذکر کرنے کے بعد نہایت دلچسپ مثالوں سے بتلایا کہ کس طرح ان امور پر بڑی حد تک اہلِ چین عمل کر رہے ہیں۔ آپ نے انصار کو توجہ دلائی کہ چونکہ اللہ تعالےٰ نے ہمیں اسلام کا عملی نمونہ ظاہر کرنے کی ذمہ داری سونپی ہے اس لئے ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے معاشرہ میں اور اپنے اپنے حلقۂ اثر میں ان سے بڑھ کر اسلام کے تمدنی احکام پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔

دوسری مرتبہ ۱۱ر نبوت کو آخری اجلاس میں حضرت امیرالمومنین کی تشریف آوری سے قبل "باہمی اخوت و محبت کے بارہ میں اسلامی تعلیم" کے موضوع پر خطاب کیا اور قرآن کریم، احادیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے ارشادات اور نمونہ کی روشنی میں احباب کو توجہ دلائی کہ وہ اپنی عملی زندگیوں میں اس کا نمونہ پیش کریں۔

حضرت امیرالمومنین کا اختتامی خطاب[ب]

حضور سوا گیارہ بجے اختتامی خطاب کے لئے مقام اجتماع پر تشریف لائے۔ نظم کے بعد پہلے حضور نے انعامات تقسیم فرمائے اس کے بعد فرمایا۔ کہ میری ہدایت پر انصاراللہ کی مجلس شوریٰ نے نائب صدر منتخب کرنے کے لئے تین ناموں کی سفارش کی ہے۔ لیکن بعض وجوہ کی بنا پر میں ان سے کسی کو بھی اس عہدہ کے لئے فارغ نہیں کر سکتا۔ کیونکہ پہلے ہی ان کے سپرد سلسلہ کے اہم کام ہیں۔ حضور نے فرمایا آئندہ سال کے اجتماع میں جب حسب قواعد انصاراللہ کے صدر کا انتخاب ہو گا اس موقعہ پر نائب صدر کے لئے بھی سفارش پیش کر دی جائے۔ سر دست میں ایک سال کے لئے نائب صدر مقرر کر دوں گا اور اس

ب الفضل ۱۳ر نبوت / نومبر ۱۳۵۲ ہش ۱۹۷۳ء

کا اعلان بعد میں کر دیا جائے گا (حضور نے بعد میں چوہدری شبیر احمد صاحب کو نامزد فرمایا) ویسے انصاراللہ کی تنظیم میں نائب صدر کا عمومی عہدہ پہلے بھی موجود ہے۔ مگر وہ صدر نامزد کرتا ہے۔ یہ عہدہ بھی سردست اسی طرح قائم رہے گا۔

آج میں دو بڑی اہم اور ضروری دعاؤں کی طرف آپ کو توجہ دلاتا ہوں۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا قال الرسول یٰرب ان قومی اتخذوا ھٰذا القرآن مھجورا۔ (الفرقان)

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک زمانہ امّت مسلمہ پر ایسا آنے والا تھا جب کہ اس کے بعض لوگ قرآن کو مہجور کی طرح چھوڑ دیں گے۔ ہمیں بڑی کثرت سے یہ دعا کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ پر جو اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے لئے قائم کی گئی ہے۔ کبھی ایسا وقت نہ لائے جب کہ اس کا کوئی حصہ یا گروہ بھی قرآن کو مہجور کی طرح چھوڑ دے۔ قرآن ہمیں دل و جان سے عزیز ہے۔ یہ ہماری سب سے عظیم متاع ہے۔ یہ ہمارا روح رواں ہے۔ جس کے بغیر ہم زندہ ہی نہیں رہ سکتے۔ ہم تو اس کی خدمت کے لئے اور اس کی عظمت کے لئے پیدا کئے گئے ہیں لہٰذا ہم تو قرآن سے دوری اور بُعد کا تصوّر بھی نہیں کر سکتے۔ قرآن سے دوری بڑا ہی بھیانک نتیجہ پیدا کرتا ہے۔ یہ اسی دوری اور بُعد کی ایک بھیانک شکل ہے کہ آج ہماری جماعت پر نعوذ باللہ تحریف قرآن کا ناپاک الزام لگا کر ملک میں فتنہ و فساد پیدا کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے ۔۔۔

ہمیں خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارتوں کے ماتحت مبعوث ہونے والے مہدئ معہودؑ کو شناخت کرنے کی توفیق دی ہے۔ ہمارا یقین و ایمان ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام نے قرآن کریم کی حقیقی شان کو دنیا پر ظاہر کیا ہے اور اس کی ایسی تفسیر کی ہے۔ جو موجودہ زمانہ کی ضروریات اور اس کے مسائل کو حل کرتی ہے۔ حضور نے صرف سورۃ فاتحہ کی ہی ایسی حسین تفسیر کی ہے کہ باوجود چیلنج دینے کے آج تک عیسائی دنیا اس کا مقابلہ نہیں کر سکی۔ کیا اس حسین تفسیر کو چھوڑ کر ہم ان تفاسیر پر انحصار کر لیں۔ جن میں انبیاء پر جھوٹ بولنے کے الزام لگائے گئے ہیں۔ ہم پرانی تفاسیر کی افادیت سے انکار نہیں کرتے۔ ان میں بڑی اچھی باتیں اور قیمتی نکات موجود ہیں جنہیں پڑھنے اور انہیں یاد رکھنے کی آج بھی ضرورت ہے لیکن کتابٌ مکنون ہونے کے اعتبار سے خدا تعالیٰ کے مطہر بندوں پر

نئے نئے قرآنی معارف وحقائق کے اظہار کی ضرورت بھی مسلم ہے تاکہ زمانہ کے بدلتے ہوئے حالات اور نئے پیچیدہ مسائل کو قرآن کی روشنی میں حل کیا جائے اور یہی وہ چیز ہے جو ہمیں مہدی معہود علیہ السلام کے ذریعہ حاصل ہوئی۔ آپؑ نے مبعوث ہو کر ہمیں یہی نصیحت فرمائی ہے کہ دیکھو قرآن کو کبھی مہجور کی طرح نہ چھوڑنا۔ اسے چھوڑ کر تو زندگی کا کوئی مزا ہی نہیں ہے۔ آپؑ نے فرمایا ہے کہ جو دانستہ طور پر قرآن کے کسی ایک حکم کو بھی چھوڑتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ لہٰذا ہمیں اور خصوصیت کے ساتھ انصار کو ہمیشہ ہی یہی دعا کرنی چاہیئے کہ خدا ہم پر یا ہماری اولاد پر کبھی ایسا وقت نہ لائے جب کہ ہم بھی قرآن سے بُعد اور دُوری اختیار کر لیں۔

حضور نے دوسری تحریک دعا کرتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے دو پہلوؤں پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ حضور کا دائرہ استعداد اور حضور کی صلاحیتیں تمام دیگر بنی نوع کی صلاحیتوں سے زیادہ ہیں لہٰذا ان تک پہنچنے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ لیکن اسوۂ نبیؐ پر چلتے ہوئے ہم یہ ضرور کر سکتے ہیں کہ ہم بھی اپنے اپنے دائرۂ استعداد میں اپنی طاقتوں اور صلاحیتوں کی نشوونما کو ان کے کمال تک پہنچانے کی کوشش کریں اور یہ خدا کے فضل اور دعاؤں کے بغیر ممکن نہیں ہے۔ اس لئے جماعت کو بالعموم اور انصار کو بالخصوص یہ دعا کرنی چاہیئے اور اس کے مطابق یہ کوشش بھی کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالےٰ ہم سب کو اپنے اپنے دائرۂ استعداد میں اپنی صلاحیتوں کو نکھارنے اور انھیں نشوونما کے کمال تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے اور اس طرح ہم رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کی پیروی کر کے حضورؐ سے ایک گونہ مماثلت پیدا کرنے میں کامیاب ہو جائیں۔ خواہ یہ مماثلت بڑا مقام رکھنے والے کے ساتھ ایک ادنیٰ مقام رکھنے والے کی ہی کیوں نہ ہو۔

آخر میں حضور نے انصار سے ان کا عہد دہروایا اور لمبی دعا فرمائی۔ پھر جملہ انصار کو وداع کرتے ہوئے انہیں واپس جانے کی اجازت فرمائی۔

کوائف بابت سالانہ اجتماعات مجلس انصار اللہ مرکزیہ

نوٹ :- تعداد مجالس سے مراد وہ مجالس ہیں جنکے نمائندے اجتماع میں شریک ہوئے۔

نمبر شمار	سنہ ہش	تعداد مجالس	تعداد نمائندگان	تعداد اراکین	تعداد زائرین	درس قرآن کریم	درس حدیث	درس کتب مسیح موعود	تقاریر سیرۃ النبیؐ	تقاریر سیرت صحابہ کرام رضی	تقاریر سیرت صحابہ مسیح موعودؑ	علمی و تربیتی تقاریر
۱	۱۳۳۴ ہش / ۱۹۵۵	۵۶	۹۲	-	۳۲۳	۱	۱	۱				
۲	۱۳۳۵ ہش / ۱۹۵۶	۹۸	۲۰۰	۴۰۰	۶۰۰	۲	۲	۱				
۳	۱۳۳۶ ہش / ۱۹۵۷	۱۰۴	۲۶۰	۵۰۲	۱۰۱۰	۳	۲	۱				
۴	۱۳۳۷ ہش / ۱۹۵۸	۹۶	۲۳۳	۴۰۶	۶۰۰	۲	۱	۱				
۵	۱۳۳۸ ہش / ۱۹۵۹	۱۲۱	۳۰۲	۷۳۵	۹۸۱	۳	۲	۲				
۶	۱۳۳۹ ہش / ۱۹۶۰	۱۳۶	۳۱۴	۸۵۳	۱۵۷۵	۶	۴	۳				
۷	۱۳۴۰ ہش / ۱۹۶۱	۱۶۱	۴۳۰	۸۳۵	۱۶۰۰	۶	۴	۳				

نمبر شمار	سنہ ہش ء	تعداد مجالس	تعداد نمائندگان	تعداد اراکین	تعداد زائرین	درس قرآن کریم	درس حدیث	درس کتب مسیح موعودؑ	تقاریر سیرۃ النبیؐ	تقاریر سیرت صحابہ کرام	تقاریر سیرت صحابہ مسیح موعودؑ	علمی و تربیتی تقاریر
۸	۱۳۴۱ / ۱۹۶۲	۱۸۸	۴۶۲	۹۸۰	۱۸۱۵	۷	۴	۴				
۹	۱۳۴۲ / ۱۹۶۳	۲۲۸	۵۵۵	۱۱۹۴	۱۹۵۲	۶	۴	۴				
۱۰	۱۳۴۳ / ۱۹۶۴	۲۵۴	۴۸۴	۱۰۲۵	۱۹۳۱	۶	۳	۳	۱	۱	۱	۱۵
	۱۳۴۴ / ۱۹۶۵	سنہ ۱۹۶۵ء میں بوجہ جنگ اجتماع نہیں ہوا										
۱۱	۱۳۴۵ / ۱۹۶۶	۲۶۰	۵۶۷	۱۳۴۰	۲۰۰۱	۶	۲	۳	-	۱	۲	۱۵
۱۲	۱۳۴۶ / ۱۹۶۷	۳۲۲	۶۵۲	۱۵۶۲	۱۹۴۰	۵	۲	۲	-	-	۱	۱۷
۱۳	۱۳۴۷ / ۱۹۶۸	۳۵۵	۷۳۰	۱۵۷۳	۲۰۵۷	۶	۲	۲				
۱۴	۱۳۴۸ / ۱۹۶۹	۳۵۶	۷۴۰	۱۵۸۰	۲۰۴۰	۶	۲	۲				
۱۵	۱۳۴۹ / ۱۹۷۰	۴۶۵	۹۲۵	۱۷۷۵	۲۰۲۶	۴	۲	۱				

نمبر شمار	سنہ ہش	تعداد مجالس	تعداد نمائندگان	تعداد اراکین	تعداد زائرین	درس قرآن کریم	درس حدیث	درس کتب مسیح موعودؑ	تقاریر سیرۃ النبیؐ	تقاریر سیرت صحابہ کرامؓ	تقاریر سیرت صحابہ مسیح موعودؑ	علمی و تربیتی تقاریر
۱۶	۱۳۵۰ / ۱۹۷۱	۵۶۰	۱۰۷۶	۱۸۱۱	۱۸۳۳	۴	۲	۳	۵	—	۱	۱۲
۱۷	۱۳۵۱ / ۱۹۷۲	۵۳۵	۹۷۳	۱۵۹۸	۱۷۵۰	۵	۲	۱	۵	۴	۲	۱۰
۱۸	۱۳۵۲ / ۱۹۷۳	۵۳۵	۹۵۳	۱۹۵۷	۱۵۰۰	۵	۳	۱	۴	۳	۲	۱۰
x	۱۳۵۳ / ۱۹۷۴	بوجہ فسادات اجتماع نہیں ہوا										
x	۱۳۵۴ / ۱۹۷۵	دفعہ ۱۴۴ کے نفاذ کے باعث اجتماع نہیں ہوا										
۱۹	۱۳۵۵ / ۱۹۷۶	اجتماع نہیں ہوا										
۲۰	۱۳۵۶ / ۱۹۷۷	۵۸۴	۷۳۴	۱۸۱۱	۲۱۱۵	۴	۳	۳	۴	۲	۲	۱۰
۲۱	۱۳۵۷ / ۱۹۷۸	۶۲۷	۱۰۵۰	۲۴۳۷	۲۱۱۰	۴	۳	۳	۵	۲	۲	۱۰

سولھواں باب

مجالس بیرون کے سالانہ اجتماعات

اجتماعات کی افادیت

مرکزی مجلس انصاراللہ کے سالانہ اجتماع پر جو روحانی ماحول پیدا ہوتا ہے اور جس قدر عمدگی کے ساتھ تعلیم و تربیت کا کام سرانجام پاتا ہے۔ نیز باہمی اخوت و محبت کی جو پاکیزہ فضا پیدا ہوتی ہے اس سے متأثر ہو کر قدرتاً بیرونی مجالس میں بھی یہ خواہش پیدا ہوئی کہ انھیں بھی علاقائی اور ضلعی سالانہ اجتماعات منعقد کرنے چاہئیں۔ چنانچہ ۱۳۴۱ہش/۱۹۶۲ء کی شوریٰ میں یہ فیصلہ ہوا کہ مرکزی مجلس کے سالانہ اجتماع کی طرز پر تربیتی اجتماع ہر ضلع میں منعقد ہونا چاہیئے۔ مرکز بھی اس امر کا خواہشمند تھا کہ دوسری مجالس میں حرکت پیدا ہو اور وہ اپنی اپنی جگہ اجتماعات کا انتظام کریں۔ اس غرض کے لئے مرکز مناسب رنگ میں تعاون کے لئے تیار تھا۔ چنانچہ بیرونی مجالس میں بھی اجتماعات کا سلسلہ شروع ہوا۔ جس میں مرکزی نمائندے بھی شریک ہوتے رہے۔ صدر مجلس نے بھی بعض مواقع پر شرکت کی اور کبھی صرف پیغام بھجوا کر قلبی اور رُوحانی شرکت کا اظہار کیا۔

انصاراللہ کی اپنی گاڑی ہونے کی وجہ سے مرکزی نمائندوں کے لئے بیرونی اجتماعات میں شرکت کرنے کیلئے بڑی سہولت پیدا ہو گئی اور اس سے خاطر خواہ رنگ میں فائدہ اٹھایا گیا بعض مواقع پر حضرت امیرالمومنین کے ارشادات ٹیپ ریکارڈر کے ذریعہ احباب کو سنائے گئے اور جماعت کے چھوٹوں اور بڑوں اور مردوں اور عورتوں کو حضور کے مواعظ حسنہ حضور کی اپنی آواز میں سُننے کا موقعہ نصیب ہوا۔ بعض جگہ شبیر احمد صاحب کے تعاون سے میجک لالٹین کے ذریعہ تبلیغی اور تربیتی سلائڈز دکھانے کا بھی انتظام کیا گیا جو بالخصوص چھوٹے

قصبات اور دیہات میں بے حد مفید ثابت ہوا۔

تجربہ سے یہ بات واضح ہوئی کہ ایسے مقامی اجتماعات مجالس میں بیداری پیدا کرنے، ان کا حوصلہ بڑھانے، ان میں خود اعتمادی پیدا کرنے، قیادت و تنظیم کی صلاحیتوں کو ابھارنے اور باہمی میل جول، محبت و اخوت اور تعاون کی روح کو فروغ دینے میں بے حد مفید ثابت ہوئے۔ ان کی وجہ سے نہ صرف اجتماعی کارکردگی کا معیار بلند ہوا بلکہ انفرادی کارکردگی بھی بہتر ہوگئی۔ انصار کو اپنے کاموں میں زیادہ دلچسپی پیدا ہوئی۔ پھر مرکز سے وابستگی اور تعلق میں بھی نمایاں ترقی ہوئی۔ اکثر مقامات پر اجتماعات بڑے کامیاب اور پُر رونق رہے اور قرب وجوار کی مجالس نے ان سے خاطر خواہ طریق پر فائدہ اٹھایا۔ جہاں یہ اجتماعات اراکین کے ازدیاد ایمان اور پختگی اعتقاد و عمل کا موجب ہوئے وہاں غیر از جماعت افراد تک پیغام حق پہنچانے میں بھی مفید اور ممد ثابت ہوئے۔

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ، صدر مجلس اور حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ نے مختلف مواقع پر جو پیغامات وقتاً فوقتاً بھجوائے ان میں سے بعض کا متن درج ذیل ہے۔

پیغامات

انصاراللہ خیرپور ڈویژن کے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر جو ۱۱۔۱۲ تبلیغ/فروری ۱۳۴۰ہش/۱۹۶۱ء کو باندھی ضلع نواب شاہ میں منعقد ہوا۔ حضرت امیرالمومنین نے مندرجہ ذیل پیغام بذریعہ تار ارسال کیا۔

"My message is that God may enable you to become Ansarullah in true sense of the term."

Khalifatul-Masih
Rabwah

سے ماہنامہ انصاراللہ امان/مارچ ۱۳۴۰ہش/۱۹۶۱

سابق سندھ بلوچستان کے علاقائی اجتماع منعقدہ ۱۳۴۰ ہش / ۱۹۶۱ء پر صدر محترم کا پیغام

مؤرخہ ۲۳۔۲۴ تبوک / ستمبر ۱۳۴۰ ہش / ۱۹۶۱ء کو مجالس انصار اللہ سابق صوبہ سندھ، بلوچستان اور کراچی کا جو سالانہ اجتماع احمدیہ ہال کراچی میں منعقد ہوا، اس موقعہ پر حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس نے جو پیغام ارسال فرمایا وہ درج ذیل ہے:۔

پیغام صدر مجلس[له]

دوستوں کو یہ امر مدِّ نظر رکھنا چاہیئے کہ ماموررین کی بعثت کی اصل غرض تزکیۂ نفس ہوتی ہے یعنی دلوں کی صفائی تا ان میں خدا بس جائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی اسی مقصد کے لئے تشریف لائے تھے۔ حضور علیہ السّلام نے فرمایا:۔

"میں نہیں چاہتا کہ چند الفاظ طوطے کی طرح بیعت کے وقت رٹ لئے جائیں۔ اس سے کچھ فائدہ نہیں۔ تزکیۂ نفس کا علم حاصل کرو کہ ضرورت اسی کی ہے۔ ہماری یہ غرض ہرگز نہیں کہ مسیح کی وفات حیات پر جھگڑے اور مباحثات کرتے پھرو۔ یہ ایک ادنیٰ سی بات ہے۔ ... ... ہمارا کام اور ہماری غرض ابھی اس سے بہت دور ہے اور وہ یہ ہے کہ تم اپنے اندر ایک تبدیلی پیدا کرو اور بالکل ایک نئے انسان بن جاؤ۔ اس لئے ہر ایک کو تم میں سے ضروری ہے کہ وہ اس راز کو سمجھے اور ایسی تبدیلی کرے کہ وہ کہہ سکے کہ میں اور ہوں"!

(ملفوظات جلد دوم ص ۷۲-۷۳)

خدام الاحمدیہ، لجنہ اماء اللہ اور انصار اللہ کے قیام کی اصل غرض بھی یہی ہے کہ تا ہر مجلس مخصوص طور پر اپنے اراکین میں یہی تبدیلی پیدا کرنے کی کوشش کرے۔ انصار اللہ کی طرح خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ بھی اللہ تعالےٰ کے فضل سے اپنی اپنی جگہ اس مقصد کے حصول کے لئے کوشاں ہیں، اور خدا تعالےٰ کے فضل سے اس میں بہت حد تک کامیاب بھی ہیں مگر جماعت احمدیہ میں انصار اللہ کو جو مقام حاصل ہے اس کی وجہ سے انصار پہ اُن سب سے زیادہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔

له: ماہنامہ انصار اللہ اخاء / اکتوبر ۱۳۴۰ ہش / ۱۹۶۱ء

کیونکہ سب کی نظریں ان پر ہیں۔ انصار کا طریق عمل خدام و اطفال کے لئے نمونہ کا کام دیتا ہے۔ اسلئے میں اپنے انصار بھائیوں سے عرض کروں گا کہ وہ ہمیشہ اپنے نفس کا محاسبہ کرتے رہیں اور نماز باجماعت ادا کرنے، قرآن مجید کے معارف سیکھنے، تقویٰ، راست بازی اور دیگر اخلاق اپنے اندر پیدا کرنے اور سلسلہ کی مالی تحریکات اور دوسرے نیک کاموں میں حصّہ لینے کی ایک دوسرے سے بڑھ کر کوشش کریں اور اس طرح اپنے اندر ایسی نیک تبدیلی کرلیں کہ خدام و اطفال تو الگ رہے دنیا کی دوسری قومیں بھی ان سے نیک اثر قبول کریں۔ مگر اس کے لئے بہت زیادہ توجہ، بہت زیادہ احتیاط اور بہت زیادہ محاسبۂ نفس کی ضرورت ہے۔ جب ہم اپنے اندر یہ رنگ پیدا کرنے میں کامیاب ہو جائیںگے تو دنیا خود اس امر کا اعتراف کرنے پر مجبور ہو جائے گی کہ ایک زندہ اور فعال جماعت یہ ہے۔

اللہ تعالےٰ ہماری کمزوریوں کو دور فرمائے اور ہمارے دلوں کو دھو دے تا وہ خود ان میں جلوہ گر ہو جائے۔ آمین۔ فقط

آپ کا بھائی

مرزا ناصر احمد

صدر انصار اللہ مرکزیہ ۲۰ستمبر ۱۹۶۱ء

ضلع نواب شاہ کے سالانہ اجتماع ۱۳۴۱ش ۱۹۶۲ء کے موقعہ پر

حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس کا پیغام*

مجالس انصار اللہ ضلع نواب شاہ کا پہلا سالانہ اجتماع مؤرخہ ۱۷ - ۱۸ امان / مارچ ۱۳۴۱ش ۱۹۶۲ء محراب پور میں منعقد ہوا۔ اس موقعہ پر حضرت مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے قریشی عبد الرحمن

---

* : ماہنامہ انصار اللہ اپریل ۱۹۶۲ء

صاحب ناظم اعلیٰ مجالس انصار اللہ سابق صوبہ سندھ و بلوچستان کی درخواست پر انصار اللہ کے نام جو پیغام ارسال فرمایا اور جو اجتماع کے افتتاحی اجلاس میں پڑھا گیا وہ درج ذیل ہے :۔

برادران !

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ‘ ۔

گزشتہ سے پیوستہ سال بھی مَیں باندھی کے اجتماع میں شریک ہونے سے قاصر رہا اور ناظم اعلیٰ مجالس انصار اللہ سابق سندھ و بلوچستان کے پیہم اصرار کے باوجود اس سال بھی میں مجلس مشاورت کے قرب اور دیگر مرکزی مصروفیات کی وجہ سے آپ کے اس اجتماع میں شریک نہیں ہو رہا جس کا مجھے افسوس ہے ۔ مکرم مولوی ابوالعطاء صاحب قائد اصلاح و ارشاد مجلس انصار اللہ مرکزیہ کو اس اجتماع میں شرکت کے لئے بطور نمائندہ بھجوا رہا ہوں ۔ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ اسے کامیاب بنائے اور اس میں شریک ہونے والے جملہ احباب اپنے اندر ایک نمایاں تبدیلی محسوس کریں ۔ آمین ۔

ہم ناچیز بندوں پر اللہ تعالےٰ کا بے انتہا کرم ہے کہ اس نے ہمیں اس زمانہ کے مامور کو پہچاننے کی سعادت بخشی جو حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد لوکان الایمان معلّقاً بالثریا لنا لہ رجل من ابناء فارس کے مطابق دنیا میں اس وقت آیا جبکہ دنیا سے اسلام اٹھ چکا تھا ۔ فرمان نبوی کے مطابق وہ موعود مرسل دنیا میں دوبارہ اسلام لایا اور اس نے ہمیں اپنی بیش بہا تصانیف کے ذریعہ اسلام سے از سرِ نَو روشناس کرایا ۔ علوم سماوی کے ان بیش بہا خزائن کے متعلق حضورؑ فرماتے ہیں :۔

” مجھ کو خدا نے بہت سے معارف اور حقائق بخشے اور اس قدر میری کلام کو معرفت کے اسرار سے بھر دیا ، کہ جب تک انسان خدا تعالےٰ کی طرف سے پورا تائید یافتہ نہ ہو اس کو یہ نعمت نہیں دی جاتی “

(انجام آتھم صـ ۴۹ طبع دوم)

نیز فرماتے ہیں :۔

” مجھے جو دیا گیا وہ محبّت کے ملک کی بادشاہت اور معارف الہٰی کے خزانے ہیں ، جن کو بفضلہٖ تعالےٰ اس قدر دوں گا کہ لوگ لیتے لیتے تھک جائیں گے ۔“

(ازالہ اوہام صـ ۸۵۶ طبع اوّل) ۔

پس آئیں قرآن مجید اور احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ساتھ ان بیش بہا خزائن سے بھی ہم صحیح رنگ میں فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں جو دراصل انہیں کی تفسیر ہیں۔ ہم حضور کی تصانیف کو پوری توجّہ اور انہماک کے ساتھ بار بار اور کثرت سے پڑھیں اور ان معارف و حقائق کی دولت سے مالا مال ہوں جو حضور نے ان میں بیان فرمائے ہیں تا ہم ان کی روشنی میں اسلامی تعلیم پر عمل پیرا ہو کر ایک نئی زندگی حاصل کریں (اللّٰھم آمین) کیونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام فرماتے ہیں:۔

" ایسا ہی یہ عاجز بھی خالی نہیں آیا بلکہ مردوں کے زندہ ہونے کے لئے بہت سا آب حیات خدا تعالٰے نے اس عاجز کو بھی دیا ہے۔ بے شک جو شخص اس میں سے پئے گا زندہ ہو جائے گا۔ بلا شبہ میں اقرار کرتا ہوں کہ اگر میرے کلام سے مردے زندہ نہ ہوں اور اندھے آنکھیں نہ کھولیں اور مجذوم صاف نہ ہوں تو میں خدا تعالٰے کی طرف سے نہیں آیا"

(ازالہ ادہام صـ۱۸۴ طبع سوم)

اللہ تعالٰے آپ سب کا حامی و ناصر ہو اور خدمت دین کی توفیق عطا کر کے اپنی رضا کے عطر سے ممسوح کرے آمین۔ والسّلام

مرزا ناصر احمد

صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ ۱۴ ۶۲

ضلع خیر پور کے دُوسرے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر

حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ کا پیغام

مجالس انصار اللہ ضلع خیر پور کا دوسرا سالانہ اجتماع ۱-۲ احسان / جون ۱۳۴۲ ہش ۱۹۶۳ء کو گوٹھ غلام محمد میں کے

مقام پر منعقد ہوا۔ قریشی عبدالرحمن صاحب ناظم اعلیٰ انصاراللہ کی درخواست پر حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ مرکزیہ نے اس اجتماع کے موقعہ پر جو پیغام ارسال کیا اس کا متن درج ذیل ہے:۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلے علےٰ رسولہ الکریم

وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

برادران کرام!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

یہ معلوم کر کے خوشی ہوئی کہ مجالس انصاراللہ ضلع خیرپور اپنا دوسرا سالانہ اجتماع یکم و دو جون ۱۹۶۳ء کو گوٹھ غلام محمد کے مقام پر منعقد کر رہی ہیں۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ اس اجتماع کو گوناگوں برکات کا حامل بنائے اور یہ جماعت کی ترقی کا موجب ہو۔

اس اجتماع کے موقعہ پر مکرم قریشی عبدالرحمن صاحب ناظم اعلیٰ انصاراللہ نے مجھ سے خواہش کی ہے کہ انصاراللہ کے نام ایک پیغام بھجواؤں۔ چنانچہ ان کی خواہش کے احترام میں چند سطور درج ذیل ہیں۔ اس موقعہ پر میں اپنے انصار بھائیوں سے یہ بھی عرض کروں گا کہ کسی نصیحت کو سُن لینے سے ہی کام نہیں بنتا بلکہ اصل چیز عمل ہے لہٰذا اس طرف خاص توجہ دی جائے۔

اللہ تعالےٰ نے انسان کی پیدائش کی غرض وغایت بیان کرتے ہوئے قرآن کریم میں فرمایا ماخلقت الجن والانس الّا لیعبدون۔ یعنی جن وانس کی آفرینش کا مقصد وحدہٗ لاشریک کی پرستش ہے۔ خدا تعالےٰ ہر قسم کی طاقت کا مالک ہے۔ وہ قادرِ مطلق ہے۔ اگر چاہتا تو ہر انسان کے اندر ایسا مادہ رکھ دیتا جو ہمیشہ انسان کو اسی کی یاد میں محو کئے رکھتا جیسا کہ اس نے فرشتوں کے ساتھ کیا مگر اس نے انسان کے ساتھ ایسا نہیں کیا بلکہ اس نے انسان کے اندر مختلف قسم کی طاقتیں پیدا کر کے اسے اختیار دے دیا کہ خواہ وہ برائی کی طرف چلا جائے خواہ وہ اپنی اصلاح کر کے نیکی کا راستہ اختیار کرے۔ گویا وہ انسان کو دونوں قسم کی قوتیں عطا کر کے پھر یہ کہنا چاہتا ہے کہ کون ہے جو مقصدِ حیات کو مدِنظر رکھتے ہوئے اپنے مولائے حقیقی کی طرف مائل ہوتا ہے۔

اللہ تعالےٰ اپنے بندوں پر مہربان ہے، وہ صرف اصول مقرر کر کے اور ہمارے لئے راہ ہدیٰ ہی متعیّن کر کے خاموش نہیں ہو رہا بلکہ اس نے انبیاء کی رسالت سے ہر زمانہ میں اصول ہدایت کی تجدید

کا بندوبست کر دیا ہے۔ نبی یا مصلح دنیا میں آکر لوگوں کو بھلائی کی طرف بلاتا ہے۔ چنانچہ اس کی آواز پر صرف وہی روحیں لبیک کہتی ہیں جو مادۂ بد کو مغلوب کر کے مادۂ خیر کے تابع ہو جاتی ہیں۔ اس زمانہ میں جبکہ دنیا اپنی گمراہی اور ضلالت کی انتہا تک پہنچ چکی ہے اس ارحم الراحمین خدا نے ہم پر اپنا فضل فرمایا اور حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کو اس دنیا کی ہدایت کے لئے مبعوث فرمایا اور ہم کو اس خدائی آواز پر لبیک کہنے کی توفیق دی۔ لیکن اس کے ساتھ ہی ہم پر ایک بہت بڑی ذمہ داری عائد ہو گئی اور وہ ہے اس خدائی آواز کو دنیا کے گوشے گوشے میں پھیلا کر بنی نوع انسان کو حلقہ بگوش اسلام بنانے کی ذمہ داری۔ اس ذمہ داری کی ادائیگی اسی صورت میں ممکن ہے جبکہ ہم ہر حال میں دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عزم کر لیں، مال و دولت کی محبّت، اولاد سے پیار، دنیا کی بے جا آرام طلبی، جھگڑے اور فساد اس راہ میں حائل ہوں گے اور چاہیں گے کہ ہمیں اس راہ سے ہٹا دیں مگر آپ ان چیزوں کو ہر گز خاطر میں نہ لائیں اور اپنے اس عہد کو پورا کریں جو بیعت کے وقت آپ نے کیا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"دیکھو دو قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔ ایک تو وہ جو اسلام قبول کر کے دنیا کے کاروبار اور تجارتوں میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ شیطان ان کے سر پر سوار ہو جاتا ہے۔ میرا یہ مطلب نہیں کہ تجارت کرنی منع ہے۔ نہیں۔ صحابہؓ تجارتیں بھی کرتے تھے مگر وہ دین کو دنیا پر مقدّم رکھتے تھے۔ انھوں نے اسلام قبول کیا تو اسلام کے متعلق سچا علم جو یقین سے ان کے دلوں کو لبریز کر دے انھوں نے حاصل کیا یہی وجہ تھی کہ وہ کسی میدان میں شیطان کے حملے سے نہیں ڈگمگائے۔ کوئی امر ان کو سچائی کے اظہار سے نہیں روک سکا۔ میرا مطلب اس سے صرف یہ ہے کہ جو بالکل دنیا ہی کے بندے اور غلام ہو جاتے ہیں گویا دنیا کے پرستار ہو جاتے ہیں ایسے لوگوں پر شیطان اپنا غلبہ اور قابو پا لیتا ہے دوسرے وہ لوگ ہوتے ہیں جو دین کی ترقی کی فکر میں ہو جاتے ہیں۔ یہ وہ گروہ ہوتا ہے جو حزب اللہ کہلاتا ہے۔ اور جو شیطان اور اس کے لشکر پر فتح پاتا ہے۔ مال چونکہ تجارت سے بڑھتا ہے اس لئے خدا تعالےٰ نے بھی طلبِ دین اور ترقّی دین کی خواہش کو ایک تجارت ہی قرار دیا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے، ھل ادلکم علی تجارۃٍ تنجیکم من عذاب الیم۔ سب سے عمدہ تجارت دین کی ہے، جو دردناک عذاب سے نجات دیتی ہے۔ پس میں بھی خدا تعالےٰ کے ان ہی الفاظ میں تمہیں یہ کہتا ہوں کہ ھل ادلکم علی تجارۃٍ تنجیکم من عذابٍ الیم"

(الحکم ۱۷، جولائی ۱۹۰۲ء)

ایک دوسری جگہ حضوؑر فرماتے ہیں :-

"میں پھر کہتا ہوں کہ سُست نہ بنو۔ اللہ تعالےٰ حصُول دنیا سے منع نہیں کرتا بلکہ حسنۃ الدنیا کی دعا تعلیم فرماتا ہے۔ اللہ تعالےٰ نہیں چاہتا کہ انسان بے دست وپا ہو کر بیٹھ رہے بلکہ اس نے صاف فرمایا ہے لَیس للانسان الّا ما سعیٰ۔ اس لئے مومن کو چاہیئے کہ وہ جد وجہد سے کام کرے۔ لیکن جس قدر مرتبہ مجھ سے ممکن ہے یہی کہوں گا کہ دنیا کو مقصود بالذّات نہ بنالو۔ دین کو مقصود بالذّات ٹھہراؤ اور دنیا اس کے لئے بطور خادم اور رَمَرکَبْ کے ہو۔"

(ملفوظات جلد ۲ صد ۹۲)

اللہ تعالےٰ ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی تعلیم پر کما حقہٗ عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق دے آمین۔

مرزا ناصر احمد
صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ
۲۲ مئی ۱۹۶۳ء

انصار اللہ کراچی سے حضرت مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ

کا خطاب

صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے مؤرخہ ۲۰ مئی ۱۹۶۳ء کو احمدیہ ہال کراچی میں انصار اللہ کے ایک اجلاس عام سے خطاب کرتے ہوئے ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجّہ دلائی تھی۔ اس تقریر کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

آپ نے فرمایا :-

اللہ تعالےٰ کے انبیاء اور مامورین جب دنیا میں مبعوث ہوتے ہیں تو وہ ایک آسمانی مشن لے کر دنیا میں آتے ہیں۔ ایک خاص مقصد ان کے سامنے ہوتا ہے، جس کی تکمیل کے لئے وہ ایک عظیم الشان جدوجہد کا آغاز کرتے ہیں اور اس وقت تک دم نہیں لیتے جب تک کہ وہ مقصد بہ تمام و کمال پورا نہ ہو جائے۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ جب حضرت سید ولد آدم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم انبیاء ما سبق کی پیشگوئیوں کیمطابق ہمیشہ ہمیشہ قائم رہنے والی کامل ترین شریعت لے کر مبعوث ہوئے تو آپ نے اپنی بعثت کا مقصد بیان کرتے ہوئے اعلان فرمایا مجھے اس لئے بھیجا گیا ہے کہ میں انسانیت کے اس دورِ جدید میں سن بلوغ کو پہنچے ہوئے انسانی ذہن کے سامنے ایک ایسا لائحہ عمل رکھوں کہ جو اسے دینی اور دنیوی لحاظ سے ترقی کے معراج تک پہنچانے کا ضامن ہو اور انہیں ان کے مقصدِ حیات میں کامیابی سے ہمکنار کرنے والا ہو۔ آپ نے فرمایا۔ اسی لئے مجھے وہ شریعت دی گئی ہے جو ہر لحاظ سے کامل ہے اور جس میں کسی ترمیم یا تنسیخ کی گنجائش نہیں اور اسی لئے یہ قیامت تک جاری رہے گی۔ خدا تعالےٰ کا یہ بے مثل کلام جو مجھ پر نازل ہوا ہے اور جو قرآن شریف کی شکل میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے محفوظ کر دیا گیا ہے حقائق و دقائق اور علوم و معارف سے پُر ہے۔ اس سے نہ صرف روحانی بیماریاں دور ہو کر روحانی لحاظ سے انسان کو صحت و تندرستی اور قوّت و توانائی ملتی ہے بلکہ دنیوی مشکلات اور معاشرہ کی الجھنوں کا علاج بھی اسی میں مضمر ہے۔ آئندہ روحانی بیماریوں اور معاشرہ کی الجھنوں کو دور کرنے کے سلسلے میں ذہنی و فکری اور علمی و عملی لحاظ سے جو اشکال بھی پیش آئیں گی انہیں قرآن حل کرتا چلا جائے گا۔

آپ کے دعوئے رسالت اور اس آخری اور کامل شریعت پر جو لوگ ایمان لائے انھوں نے آپؐ کے دعویٰ کی ہمہ گیر نوعیت اور زمانی و مکانی اعتبار سے اس کی بے انداز وسعت کے عین مطابق اس حقیقت کو اچھی طرح سمجھ لیا کہ ہمارا محض ایمان لے آنا ہی کافی نہیں بلکہ ہمارا فرض ہے کہ جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے بنی نوع انسان کی روحانی و مادی فلاح کے لئے اپنی جان گداز کر دکھائی ہے اسی طرح ہم بھی اس راہ میں اپنی زندگیاں وقف کر دکھائیں اور اللہ کے راستے میں اپنے اموال، اپنی عزتیں اور اپنی جانیں قربان کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں۔ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ ذاتی فلاح کو ہی کافی سمجھتے تو وہ اپنے گھروں میں بیٹھ رہتے اور اپنی زندگیوں کو اسلام کے مطابق ڈھال کر آئندہ زندگی کے متعلق مطمئن ہو جاتے لیکن انہوں نے اسے کافی نہیں

سمجھا۔ وہ جانتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام جہان اور تمام زمانوں کے لئے رسول بنا کر بھیجے گئے ہیں ہمارا فرض ہے کہ ہم صرف اپنی فلاح پر ہی اکتفا نہ کریں بلکہ تمام بنی نوع انسان کی فلاح کو اپنا مطمح نظر بنائیں۔ یہی وجہ ہے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مشن کو کامیاب بنانے کی خاطر اپنا سب کچھ قربان کرنے کو تیار ہو گئے۔

انھوں نے جس والہانہ جذبہ کے ساتھ قربانیاں پیش کیں تاریخ اکی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے۔ ان کا یہ والہانہ جذبہ ہی تھا جس کے زیر اثر وہ تھوڑے ہوتے ہوئے بھی عظیم لشکروں کے سامنے ڈٹ جاتے تھے اور بالآخر فتح یاب ہو کر ہی واپس لوٹتے تھے۔ پھر انہی صحابہ میں سے وہ جانباز پیدا ہوئے جو اپنی جانیں ہتھیلی پر رکھ کر اپنے گھروں سے نکل کھڑے ہوئے۔ جغرافیائی حدود پھاند کر اور سمندر عبور کر کے وہ دنیا کے مختلف علاقوں میں پہنچے اور وہاں اسلام کا پیغام پہنچا کر اور مختلف اقوام کو اسلام کے آغوش میں لا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مشن کو پورا کیا۔

ہمیں بھی خدا تعالےٰ نے ایک مامور کو جسے اس نے اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے لئے مبعوث کیا ہے ماننے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ وہ مامور اسلام کو دوبارہ زندہ کرنے اور تبلیغ و اشاعت کے ذریعہ اسے ساری دنیا میں غالب کرنے کے لئے آیا ہے۔ ہم بھی کسی صورت اس بات پر اکتفا نہیں کر سکتے کہ ہم نے خدا کے مامور کو مان لیا ہے اور اس کی تعلیم کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھال کر اعمال درست کر لئے ہیں۔ بے شک یہ بھی ایک اہم فرض ہے اور اس کو ادا کرنا بھی ضروری ہے لیکن جس مامور کو ہم نے مانا ہے، اس کی بعثت کی صرف اتنی ہی غرض نہیں ہے۔ اس کی بعثت کی غرض ساری دنیا کو حلقہ بگوش اسلام بنا کر تمام بنی نوع انسان کی زندگیوں میں انقلاب پیدا کرنا ہے۔ انہیں محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں لا کر خدائے واحد کا پرستار بنانا ہے۔ پس ہمارا کام یہیں ختم نہیں ہو جاتا کہ ہم مامور پر ایمان لا کر اپنی زندگیوں کو اسلامی احکام کے مطابق بنا لیں۔ ہمیں اس سے آگے قدم بڑھا کر ایک بہت بڑی منزل سر کرنی ہے۔ ہمیں اس مامور کی لائی ہوئی روشنی یعنی حقیقی اسلام کو دنیا کے ایک سرے سے لے کر دوسرے سرے تک پھیلانا ہے اور دنیا کے چپہ چپہ پر خدا کی بادشاہت کو قائم کرنا ہے۔ یہ کام اپنی زندگیوں میں انقلاب پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ بہت عظیم جدوجہد اور عظیم قربانیوں کا متقاضی ہے۔ ہم اس وقت تک چین سے بیٹھ ہی نہیں سکتے جب تک کہ یہ عظیم مقصد پورا نہ ہو جائے۔

ہمیں جماعت کے کاموں میں ہمیشہ خدا تعالےٰ کی شان اور اس کی قدرت نظر آتی ہے اور دل عجیب کیف و سرور سے بھر جاتا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے قدم قدم پر جماعت کو اپنی خاص تائید و نصرت اور فضل و رحمت سے نوازا ہے۔ ہم عملاً مشاہدہ کرتے چلے آرہے ہیں کہ خدا تعالےٰ اس جماعت کے ساتھ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع اور پیروی کی برکت سے خدائی نصرت کو جذب کیا ہے اور جماعت کو اس سے مالا مال فرمایا ہے۔ جب خدا نے ہمیں اپنی خاص تائید و نصرت کا حامل بنایا ہے تو پھر ہمیں ڈر کس بات کا ہے۔ قدرت کے عناصر بھی خدا تعالےٰ نے ہمارے لئے مسخر کر دیئے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام نے فرمایا ہے آگ سے ہمیں مت ڈراؤ آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی غلام ہے۔ اسی طرح دوسرے عناصر کا حال ہے۔ ۱۹۴۷ء کے فسادات جب عروج پر تھے تو اس وقت بھی خدا تعالےٰ کی اسی موعودہ تائید و نصرت کی وجہ سے ہمارے دل مطمئن تھے کہ وہ ضرور اس جماعت کی حفاظت کرے گا۔ پس جیسا کہ خدا تعالےٰ اپنے وعدہ کے موافق ہمیشہ ہماری حفاظت کرتا رہا ہے ہمارا بھی فرض ہے کہ ہم اس کے دین کی خدمت کرنے میں اپنی طرف سے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریں۔ اس کے دین کو دنیا میں پھیلائیں اور پھیلاتے چلے جائیں یہاں تک کہ ساری دنیا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے آ جمع ہو، اور اس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی بعثت کی غرض بہ تمام و کمال پُوری ہو جائے۔

انصار اللہ کے اس بنیادی فرض کے ضمن میں میں اُنکو اُن کی ایک اہم ذمہ داری کی طرف بھی توجہ دلانا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ وہ اپنے بچوں کی تربیّت کی طرف خاص طور پر توجہ دیں اور انہیں دین کا خادم بنائیں۔ انصار اللہ میں سے اکثر صاحب اولاد ہیں۔ وہ اپنے بچوّں سے بے غرض محبت کرتے ہیں اور اپنے بچوں سے بھی یہ توقع رکھتے ہیں کہ وہ بھی ان سے محبّت کریں اور ان کے اطاعت گذار بنیں۔ اگر کسی کا بچّہ آوارہ ہو جاتا ہے تو اس کے والدین کو بہت دُکھ پہنچتا ہے لیکن ایک باپ اپنے بچّے سے جتنی محبّت کرتا ہے خدا اپنے بندہ سے اس سے کہیں زیادہ محبت کرتا ہے۔ اگر اس کا کوئی بندہ اس سے غافل ہو جائے تو اُسے یہ بات بہت شاق گذرتی ہے۔ پس ہمیں چاہیئے کہ ہم اپنے باپوں سے بڑھ کر خدا تعالےٰ سے محبت کریں اور اپنے بچوّں کی بھی اس طرح تربیت کریں کہ وہ بھی خدا تعالےٰ کی محبت کو اپنے دل میں جگہ دیں اور اس کے حقیقی عبد بن کر اس کے دین کی خدمت کو لازم پکڑیں۔

اسی طرح انصار اللہ کو چاہیئے کہ وہ اپنی دوسری ذمہ داریوں کو بھی پوری مستعدی اور حسنِ کارکردگی

کے ساتھ ادا کریں۔ انھیں اپنی تنظیم کو مضبوط کرنا چاہیئے اور اسی طرح مالی ذمہ داریوں سے سبکدوش ہونے کی پوری کوشش کرنی چاہیئے۔ نیز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے مطالعہ کی طرف خاص طور پر توجہ دینی چاہیئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ سب کتب اللہ تعالےٰ کی خاص تائید و نصرت کے ماتحت لکھی ہیں اور یہ حقائق و معارف سے اس طرح پُر ہیں جس طرح سمندر پانی سے بھرا ہوا ہے۔ آپ نے قرآن کریم کے دریا کے زور دار بہاؤ کو اس خوبصورتی سے مختلف چینلز (CHANNELS) میں منتقل کیا ہے کہ ہر قوم اس سے فائدہ اٹھا سکتی ہے اور اپنی روحانی پیاس بجھا کر اعلیٰ ترقیات حاصل کر سکتی ہے۔ مسیح موعود کے متعلق یہ بھی کہا گیا تھا کہ وہ خزانے تقسیم کرے گا لیکن لوگ ان خزانوں کو قبول نہیں کریں گے۔ ان خزانوں سے مراد روحانی خزائن ہیں نہ کہ دنیوی اموال۔ ہمیں ان روحانی خزائن سے خود بھی اپنی جھولیاں بھرنی چاہئیں اور دوسروں کو بھی یہ خزانے دینے چاہئیں تاکہ وہ بھی محروم نہ رہیں۔ ان سے نہ صرف ہم مالا مال ہوں بلکہ وہ بھی مالا مال ہوں اور ان کے بھی دامن استعداد پُر ہو جائیں۔

اللہ تعالےٰ ہمیں اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے اور انھیں کما حقہٗ ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور جلد ایسے حالات رُونما فرمائے کہ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض کو بہ تمام و کمال پُورا کرنے والے ہوں[1]

انصاراللہ خیرپور ڈویژن کے سالانہ اجتماع منعقدہ ۱۲/ تبلیغ/ فروری ۱۳۴۰ھش / ۱۹۶۱ء کے موقعہ پر

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کا پیغام[2]

"خیرپور ڈویژن کے انصاراللہ کے لئے میرا پیغام یہی ہے کہ آپ لوگ اس علاقہ سے تعلق رکھتے ہیں جس میں عرب سے باہر یا بالفاظ دیگر ہندوستان کے ساحل میں سب سے پہلے اسلام کی روشنی پہنچی اور

---

[1] ماہنامہ انصاراللہ جولائی ۱۹۶۳ء [2] ماہنامہ انصاراللہ بابت امان / مارچ ۱۳۴۰ھش / ۱۹۶۱ء

آپ کے علاقہ کے نام میں ہی خیر کا لفظ آتا ہے اور اسلام کا دوسرا نام بھی خیر ہے۔ پس آپ لوگوں کو چاہیئے کہ اپنے علاقہ کے احمدیوں کو پوری طرح منظم کریں اور اپنے علاقہ میں اس طرح تبلیغ و تربیت کا انتظام کریں کہ جلد سے جلد اصلاح اور رُشد کے آثار ظاہر ہونے شروع ہو جائیں۔ اسلام وہ پیارا مذہب ہے کہ اگر اسے صحیح صورت میں پیش کیا جائے اور پیش کرنے والے کا اپنا نمونہ بھی اچھا ہو تو وہ ایک عظیم الشّان مقناطیس کی طرح لوگوں کو اپنی طرف کھینچنا شروع کر دیتا ہے۔ پس میری نصیحت یہ ہے کہ آپ لوگ اپنے آپ کو علم و عمل کے لحاظ سے مقناطیس بنائیں اور ایسے مشک کا رنگ اختیار کریں جو خود بولے اور عطار کو بولنے کی چنداں ضرورت نہ رہے۔ اس وقت دنیا میں اسلام کا صرف نام رہ گیا ہے۔ اللہ تعالےٰ کی یہ تقدیر ہے کہ وہ احمدیت کے ذریعہ اس نام کو پھر حقیقت کی روح سے مشرّف کر دے گا۔ پس آپ خدا کا نام لے کر اس مقصد کے حصول کے لئے کوشش کریں اور دنیا میں صداقت کو پھیلائیں اور غلط فہمیوں کو دور کریں اور اپنے نمونہ سے ثابت کر دیں کہ آپ ایک خدائی جماعت ہیں جو اپنے اندر ایک آسمانی نور رکھتی ہے۔ آپس میں پورا پورا اتحاد رکھیں اور ایک دوسرے کے ساتھ بھائیوں جیسا سلوک کریں اور دعاؤں پر زور دیں۔ قرآن کی بتائی ہوئی نیکیوں کو اختیار کریں اور بدیوں سے دور رہیں۔ اللہ تعالےٰ آپ کے ساتھ ہو اور آپ کے اجتماع کو مبارک کرے اور آپ کو دین و دنیا میں ترقی دے۔ آمین۔ والسّلام

خاکسار مرزا بشیر احمدؒ

۶۱/۱/۲۸

مجالس ضلع حیدرآباد کے سالانہ اجتماع منعقدہ ۲۷-۲۸ وفا/جولائی ۱۳۴۲ہش ۱۹۶۳ء میں

حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس کی شرکت اور خطاب

حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے قریشی عبد الرحمٰن صاحب ناظم اعلیٰ مجالس حیدرآباد و خیر پور ڈویژن کی درخواست پر ان کے سالانہ اجتماع میں جو حیدرآباد میں منعقد ہوا شرکت فرمائی۔ اس موقعہ پر چھ صد کے قریب انصار اور کثیر تعداد میں خدام سندھ کے دور دراز علاقوں سے جمع ہوئے تھے اندکراچی سمیت حیدرآباد و خیر پور ڈویژن کی کوئی ایک مجلس بھی ایسی نہ تھی جس کے نمائندے اس اجتماع میں شریک نہ ہوئے ہوں۔ اس لحاظ سے یہ سابق سندھ کا سب سے زیادہ بارونق اور کامیاب ترین اجتماع تھا۔ پھر کراچی، حیدرآباد اور خیر پور کے مقامی مربیان کے علاوہ مرکز کی طرف سے مولانا جلال الدین صاحب شمس اور قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے بھی اس اجتماع میں شرکت کی۔

ان چھ صد انصار اور کثیر التعداد خدام و اطفال نے ۲۷-۲۸ وفا کے دو دن قرآن مجید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات کے درس اور اہم علمی اور تربیتی موضوعات پر علماء سلسلہ کی ایمان افروز تقاریر سننے اور ذکر الٰہی کرنے میں گزارے۔

دوسرے دن کے آخری اجلاس میں صدر محترم نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے علاقہ سندھ میں آباد مسیحیوں اور ہندوؤں میں تبلیغ اسلام کا ایک جامع منصوبہ پیش کیا اور ان کو توجہ دلائی کہ وہ وہ خود سے سوال کریں کہ "وہ کیا ہیں"۔ پھر آپ نے خود ہی اس کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ ہم احمدی ہونے کی حیثیت میں حیّی وقیّوم، قادر مطلق اور ناطق خدا پر یقین و ایمان رکھتے ہیں، جو ہماری دعاؤں کو سنتا اور ان کا جواب دیتا ہے اور ہمیں اپنی تائید و نصرت سے نواز کر فائز المرام کرتا ہے۔ پھر ہم وہ ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیوض و برکات کو قیامت تک جاری مانتے

ہیں اور اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ حسب استطاعت و استعداد آپ کی پیروی سے روحانی علو و ارتفاع حاصل کر سکتے اور کرتے چلے جا رہے ہیں اور ہم نے ایک خدائی جماعت کی حیثیت سے ساری دُنیا کو آنحضورؐ کی غلامی میں داخل کرنا ہے اور اپنی ہی طرح کل دنیا کو روحانی افضال و انعامات اور فیوض و برکات سے متمتع کرنا اور اسے بھی قرب الٰہی کی راہ پر گامزن کر کے عرش الٰہی تک پہنچانا ہے۔

مجلس انصار اللہ لائلپور کی سالانہ تقریب پر صدر محترم حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کا انصار سے خطاب ؎

یہ تقریب ۱۲ر امان ر مارچ ۱۳۵۰ہش / ۱۹۷۱ء کو چار بجے شام مسجد فضل لائلپور میں منعقد ہوئی جس میں مقامی اراکین کے علاوہ خدام و اطفال نے بھی شرکت کی۔ اس تقریب میں تمام مرکزی قائدین بھی شریک ہوئے۔ اس موقعہ پر صدر محترم نے ارشاد فرمایا:۔

موجودہ دور کا ایک اہم تقاضا یہ ہے کہ ہم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کے نمونہ پر چل کر حسب استطاعت و توفیق قربانی اور ایثار کا اعلیٰ ترین نمونہ پیش کریں۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ہمیں بار بار خبردار فرما چکے ہیں کہ وہ زمانہ بہت جلد آنے والا ہے۔ جب زبانی جمع خرچ سے کام نہیں چلے گا بلکہ خود اپنی زندگیوں میں انقلاب لاکر اور دین کی راہ میں بڑھ چڑھ کر قربانیاں پیش کر کے اپنے عملی نمونہ سے دنیا کو اسلام کی طرف لانا ہوگا۔ خدا تعالیٰ اپنے وعدہ کے بموجب دنیا کی دوسری قوموں کو اسلام کا حلقہ بگوش بنا کر دین کی خاطر قربانیاں کرنے کی توفیق دے رہا ہے۔ اگر ہم اپنی نسلوں کی خاطر خواہ تربیت نہ کریں اور انہیں دین کی خاطر قربانیاں کرنے کے قابل نہ بنائیں تو ہم محض اس بنا

؎ : ماہنامہ انصار اللہ ماہ احسان / جون ۱۳۵۰ہش / ۱۹۷۱ء

پر اجر و ثواب کے مستحق نہیں بن سکتے کہ ہم نے قبول حق میں پہل کی تھی۔ ہم صرف اس صورت میں نسلاً بعد نسلٍ اللہ تعالےٰ کی رحمتوں فضلوں اور برکتوں کے وارث بننے میں کامیاب ہو سکتے ہیں جبکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عملی نمونہ پر چل کر اور قربانی کا اعلیٰ ترین نمونہ پیش کر کے نسلاً بعد نسلٍ اپنے اس امتیاز کو قائم بھی رکھتے چلے جائیں۔ ہمیں یہ فراموش نہیں کرنا چاہیئے کہ پہلی اُمتوں کی طرح محدود احکام پر عمل پیرا ہونے سے کام نہیں چلے گا۔ کامل شریعت کے نزول کے بعد تو ساری شریعت پر عمل کرنا اور اس کا عملی نمونہ دنیا کے سامنے پیش کرنا ضروری ہے اور یہ نمونہ پیش کرتے چلے جانا ہماری ذمہ داری ہے۔ اگر ہم اس ذمہ داری کو ادا نہیں کرتے یا اس کی ادائیگی میں غفلت برتتے ہیں تو پھر ہمارے لئے لمحۂ فکریہ ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ خدمت اسلام کے نتیجہ میں ملنے والی برکات کسی دوسری قوم کے حصہ میں آئیں اور ہم ان سے محروم قرار پائیں۔ حالات اس امر پہ گواہ ہیں کہ اللہ تعالےٰ اطراف و جوانب عالم میں ایسی قومیں تیار کر رہا ہے جو بہت جلد اس سلسلہ میں آشامل ہوں گی۔ ان کی شمولیت کے آثار دن بدن نمایاں سے نمایاں تر ہوتے چلے جا رہے ہیں اگر ہم اسلام کا عملی نمونہ پیش کرنے میں سستی دکھائیں گے تو پھر لازمی بات ہے کہ دوسری قومیں جنہیں خدا تعالےٰ تیار کر رہا ہے ہم پر سبقت لے جائیں گی اور ہم محروم رہ جائیں گے۔ اس لئے میں نے آپ سے گذشتہ سال بھی کہا تھا اور اب بھی کہتا ہوں کہ یہ زمانہ اسلام کا عملی نمونہ پیش کرنے کا ہے۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کی عظمت کو دنیا میں قائم کرنے کے لئے غیرت کے جذبہ کو فروغ دینا ضروری ہے کیونکہ بے دینی اور بے عملی کی ایک جڑ غیرت کا فقدان بھی ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ اپنے اندر غیرت کا جذبہ پیدا کریں اور اسے اس حد تک فروغ دیتے چلے جائیں کہ اسلام کا عملی نمونہ اور قربانیاں پیش کرنے میں ہم پر کوئی سبقت نہ لے جا سکے۔ دوسری اقوام کے ایثار پیشہ اور فدائی احمدی اس میدان میں جتنی ترقی کریں ہماری کوشش یہ ہونی چاہیئے کہ ہمارا قدم اس سے آگے ہی پڑے۔ پس یہ وقت سستانے اور سستی دکھانے کا نہیں بلکہ پہلے سے بھی کہیں بڑھ کر مستعدی دکھانے کا ہے۔

بعض ضلعی اجتماعات میں صدر محترم

حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد کی شرکت

اضلاع راولپنڈی، جہلم اور کیمبلپور کے زعماء انصاراللہ کا اجلاس

اضلاع راولپنڈی، جہلم اور کیمبلپور کے زعماء انصاراللہ کا ایک اجلاس بتاریخ ۲۰ شہادت ۱۳۵۰ ہش (اپریل ۱۹۷۱ء) بروز جمعہ پانچ بجے شام شیخ عبدالوہاب صاحب زعیم اعلیٰ انصاراللہ راولپنڈی کے مکان پر منعقد ہوا۔ بعض قائدین مجلس مرکزیہ بھی صدر محترم کے ساتھ اس تقریب میں شریک ہوئے۔ عہدیداران سے مجلس کے کاموں کو بہتر رنگ میں سرانجام دینے سے متعلق صلاح و مشورہ کے بعد صدر محترم نے ان سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:۔

ذیلی تنظیموں کے قیام کا مقصد یہ ہے کہ زیادہ پھیلاؤ میں جو بعض امور نظر سے اوجھل ہو جاتے ہیں وہ ذیلی تنظیموں کے ذریعہ پایۂ تکمیل کو پہنچ جائیں اس لئے مرکز سے تعاون کرتے ہوئے اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنا چاہیئے۔ پھر آپ نے امتحانات کی اہمیت اور ان میں شرکت کی طرف توجہ دلائی، نماز باجماعت کی طرف توجہ دلائی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اسوہ اس سلسلہ میں بیان کیا کہ گھر میں ایک جگہ "مسجد البیت" بنا رکھی تھی اور نمازیں باجماعت پڑھتے تھے۔ پھر بچوں کی تربیت اور اس سلسلہ میں سنڈے کلاس جاری کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

مجالس انصاراللہ صوبہ سرحد کا سالانہ اجتماع

مجالس انصاراللہ صوبہ سرحد کا سالانہ اجتماع یکم ورود ہجرت /

مئی ۱۹۷۱ء/ ۱۳۵۰ہش کو مسجد احمدیہ سول لائنز پشاور میں منعقد ہؤا۔ حضرت مرزا مبارک احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے افتتاحی اجلاس میں فرمایا کہ ہمارا مقصد بہت بلند اور عظیم ہے۔ اس کے مطابق ذمہ داریاں بھی بڑی ہیں۔ مقصد ہے غلبۂ اسلام۔ ہماری خواہش ہونی چاہیئے کہ وہ ہماری زندگی میں ہمارے ذریعہ پورا ہو۔ اس کے لئے تدبیر اور دُعا اتنی ہونی چاہیئے جو اس کا حق ہے۔ تدبیر کے سلسلہ میں فرمایا کہ عظیم مقاصد کے پروگرام ایک تو وسیع تر یا EXTENSIVE ہوتے ہیں اور دوسرے محدود نوعیت کے جس میں خاص حصّہ پر زور دینا مطلوب ہوتا ہے یعنی INTENSIVE ذیلی تنظیموں کے پروگرام INTENSIVE پروگرام کا حصّہ ہیں تاکہ کڑیاں مربوط ہو کر مضبوط ہوں اور سب افراد مل کر وسیع تر پروگرام چلانے کے قابل ہوں۔ پھر حضرت امیر المومنین کے ارشادات کی روشنی میں خود بیدار ہونے، رفاہی کاموں میں حصّہ لینے، اپنے نفسوں کا محاسبہ کرنے اور تلافی مافات کرنے نیز اولاد کی تربیّت کی طرف توجّہ دلائی اور تدبیر و دُعا کے تعلق کو واضح کیا۔

اختتامی تقریر میں صوبہ سرحد میں جماعتوں کے قیام کی تاریخ اور حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے دَور کا جبکہ ۳۸ مقامات پر جماعتیں تھیں اور اب صرف ۲۷ جگہ ہیں ذکر کیا اور کہا کہ یہ قابلِ افسوس ہے کہ قدم پیچھے کی طرف جا رہا ہے۔ پھر اس علاقہ کے رسم و رواج کے زیرِ اثر جو خرابیاں پیدا ہو رہی ہیں مثلاً لڑکیوں کو ورثہ نہ دینا، اولاد کی تربیّت نہ کرنا وغیرہ ان کی طرف توجّہ دلائی۔ پھر تبلیغ میں دردمند دل کے ساتھ کوشش کی طرف متوجّہ کیا۔ بعد ازاں مایوسی دُور کرنے کی طرف متوجّہ کیا اور کہا مایوسی عدمِ علم یا کمزوریٔ ایمان سے پیدا ہوتی ہے، دونوں کا علاج کرنا چاہیئے۔ پھر فرمایا اگرچہ سلسلہ کے قیام پر بیاسی سال گذر چکے ہیں لیکن عالمگیر غلبہ ہنوز نظر نہیں آتا اس سے مایوسی پیدا نہیں ہونی چاہیئے۔ کیونکہ جمالی سلسلے بہت آہستگی سے ترقی کرتے ہیں لیکن اس کے لئے قربانی نسلاً بعد نسلٍ ضروری ہے۔ درمیان میں ابتلا آتے ہیں اور جانی، مالی اور وقت کی قربانی دینی پڑتی ہے اور اولادوں کی بھی، تب جا کہ مقصود حاصل ہوتا ہے۔ اس لئے ہم سب کو اپنے قدم تیز سے تیز تر کرنے چاہئیں تاکہ غلبہ کا وقت قریب تر ہو جائے۔

مجالس انصار اللہ ضلع شیخوپورہ

مجالس انصار اللہ ضلع شیخوپورہ کا ایک اجتماع مورخہ ۹، ہجرت / مئی ۱۹۷۱ء / ۱۳۵۰ ہش مسجد احمدیہ شیخوپورہ میں منعقد ہوا۔ صدر محترم اور بعض قائدین مرکزیہ نے اس میں شرکت کی۔ صدر محترم نے سُورۃ الفرقان کی آیات ۶۴ تا ۷۸ (جن میں عباد الرحمٰن کی علامات بیان ہوئی ہیں) تلاوت کر کے انصار کو اپنے مقام اور اس کے تقاضوں کو سمجھنے کی طرف متوجہ کیا۔ ذیلی تنظیمیں تدریجی ترقی کے پیش نظر قائم کی گئی ہیں۔ تدریجی ارتقا کا عمل مادی دُنیا اور رُوحانی دُنیا دونوں میں چلتا ہے۔ حضرت آدمؑ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک بتدریج شریعت مکمّل ہوئی۔ انصار اللہ کو حقوق اللہ اور حقوق العباد کا اعلیٰ نمونہ پیش کرنا چاہیئے۔ پھر تلاوت کردہ آیات قرآنی سے واضح کیا کہ ان میں بھی ان دو حصّوں کا ذکر ہے۔ حقوق اللہ میں حقیقی توحید کے قیام پر اور اس کے عملی تقاضوں پر اور حقوق العباد کے سلسلہ میں تواضع، انکساری صلح و آشتی سے رہنا، جھوٹ سے اجتناب، تربیتِ اولاد اور دُعا کی اہمیت پر روشنی ڈالی اور حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے ارشادات اس ضمن میں پیش کئے۔

(ماہنامہ انصار اللہ جون ۱۹۷۱ء)

صدر محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کے ساتھ

نومبر ۱۹۷۸ء



کرسیوں پر: چوہدری شبیر احمد صاحب (قائد تحریک جدید) پروفیسر حبیب اللہ خانصاحب (قائد تعلیم) چوہدری حمید اللہ صاحب (نائب صدر صف دوم) شیخ مبارک احمد صاحب (نائب صدر و قائد اصلاح وارشاد)
حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب (صدر مجلس) صوفی غلام محمد صاحب (ڈیٹر) مولانا بشارت احمد صاحب بشیر (قائد تربیت) پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب (قائد وقف جدید)

سترھواں باب

مجلس انصار اللہ کا پانچواں دور

نومبر ۱۹۶۵ء میں جب اللہ تعالیٰ نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کو خلافت کے منصب جلیلہ پر سرفراز فرمایا تو اس کے بعد حضور ایک سال تک بدستور مجلس انصار اللہ کے صدر رہے اور دو اجلاس بھی دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں حضور کی زیر صدارت منعقد ہوئے لیکن خلافت کی وسیع اور گوناگوں مصروفیات اور ذمہ داریوں کے پیش نظر بعد ازاں انصار اللہ کے کام کی براہ راست نگرانی حضور خود نہیں کر سکتے تھے اس لئے حضور نے یہ کام حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کے سپرد فرما دیا اور ان کو مجلس کا نائب صدر نامزد فرمایا - یہاں سے گویا مجلس انصار اللہ کے ایک نئے دور کا آغاز ہوتا ہے۔

مجلس انصار اللہ کے کام کی رہنمائی جب حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کے سپرد ہوئی تو آپ کی زیر نگرانی مجلس کے تمام کام حسب سابق پوری توجہ اور انہماک سے جاری رہے اور جس نہج پر پہلے پروگرام جاری تھے۔ بدستور انہی لائنوں پر کام ہوتا رہا البتہ بعض امور میں آپ نے تبدیلی کی ضرورت محسوس کی اور بعض نئی چیزوں کو شروع کیا جن کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

۱۔ صدر کے سیکرٹری کا تقرر

چوہدری محمد ابراہیم ایم ، اے جو کئی سال سے انچارج دفتر کی حیثیت سے نہایت خوش اسلوبی اور سلیقے سے کام کر رہے تھے ان کی حسن کارکردگی کے پیش نظر اور اس وجہ سے بھی کہ وہ تنظیم انصار اللہ کی تفاصیل پر پوری طرح حاوی ہونے کی وجہ سے بڑے معقول اور مفید مشورے پیش کرتے تھے ۔ صدر محترم نے پسند فرمایا کہ ان کی حوصلہ افزائی کی جائے ۔ اس لئے آپ نے مجلس عاملہ مرکزیہ کے مشورہ سے انہیں سیکرٹری برائے صدر نامزد فرمایا۔

۲۔ بڑی مجالس کی تنظیمِ نَو

کراچی اور لاہور کی مجالس بہت بڑی تھیں اور بڑے وسیع علاقے میں پھیلی ہوئی تھیں۔ ان میں ایک زعیم اعلیٰ کے لئے کام سنبھالنا مشکل ہو رہا تھا اس لئے صدر محترم نے ان شہروں کو کئی حصوں میں تقسیم کر دیا اور ہر حصہ کے لئے الگ الگ زعماء اعلیٰ مقرر فرمائے تاکہ کام سہولت سے اور بہتر رنگ میں سرانجام دیا جا سکے۔ یہ بھی مدِنظر تھا کہ ایک ہی شہر میں کئی حلقے ہوں گے تو ان میں مسابقت کی رُوح پیدا ہو گی اور ایک حلقہ دوسرے حلقے کے لئے بیداری کا موجب ہو گا۔ اس انتظام کے ماتحت اس وقت لاہور میں پانچ اور کراچی میں چار زعماء اعلیٰ کام کر رہے ہیں۔ ان زعماء اعلیٰ کے کام میں باہمی ربط و تعاون ناظمِ ضلع کے توسط سے قائم رہتا ہے۔

مندرجہ بالا شہروں کے علاوہ مندرجہ ذیل مقامات پر بھی اراکین کی تعداد اس قدر زیادہ ہے کہ ایک زعیم پوری طرح کام نہیں چلا سکتا اس لئے ہر شہر کو مختلف حصوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ ہر حلقہ حسب قواعد ایک زعیم کی نگرانی میں ہوتا ہے اور تمام زعما کے اوپر ایک زعیم اعلیٰ مقرر ہے جو بحیثیت مجموعی تمام حلقوں کی کارکردگی کا ذمہ دار ہوتا ہے۔

ربوہ ، لائل پور ، سرگودہا ، راولپنڈی ، اسلام آباد ، سیالکوٹ ، پشاور ، کوئٹہ ، حیدر آباد ملتان ، منڈی بہاؤ الدین۔

۳۔ سنڈے کلاسز کی تحریک

نئی نسل کی تربیت اور اصلاح کے لئے آپ نے سنڈے کلاسز کے اجرا کی تحریک فرمائی۔ بڑی بڑی مجالس میں جہاں جماعت کے افراد کی تعداد کافی ہے اس امر کی کمی محسوس ہو رہی تھی کہ بچوں کی دینی تعلیم کا معقول انتظام نہیں ہے اور اس کی وجہ سے بہت سی خرابیاں پیدا ہونے کا اندیشہ تھا اس لئے آپ نے یہ تحریک فرمائی کہ بڑی مجالس ہفتہ میں کوئی ایک دن ایسا مقرر کر لیں جس میں بچے ایک جگہ جمع ہو سکیں اور ان کو مناسب رنگ میں تعلیم و تربیت دی جا سکے۔

۴۔ شوریٰ ناظمین اضلاع

مجلسِ شوریٰ کے موقعہ پر جو عموماً اپریل کے مہینہ میں منعقد ہوتی ہے تمام جماعتوں کے نمائندے ملک کے مختلف علاقوں سے جمع ہوتے ہیں اور تین چار دن ربوہ میں قیام کرتے ہیں۔ اس اجتماع سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے صدر

محترم کی زیرِ ہدایت شوریٰ کے پہلے دن شام کے اجلاس کے بعد تمام ناظمین اعلیٰ ، ناظمین اضلاع اور مرکزی قائدین انصار اللہ کا ایک مشترکہ اجلاس منعقد کرنے کا سلسلہ شروع کیا گیا تاکہ تنظیم سے متعلق اہم امور پر تبادلۂ خیال کیا جا سکے اور مشورہ ہو۔ اس طرح ناظمین اور زعما سے مرکزی قائدین کا تعارف بھی بڑھتا ہے اور کام میں سہولت بھی پیدا ہوتی ہے۔

۵۔ تحریکِ خاص انصار اللہ

الٰہی سلسلوں کی ترقی کے لئے جہاں دعاؤں اور انابت الی اللہ کی ضرورت ہوتی ہے وہاں افرادی قوت اور ذرائع کی فراہمی کو بھی نظر انداز نہیں کیا جاتا۔ یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ وسائل جتنے زیادہ اور مضبوط ہوں گے ترقی کی طرف قدم اسی قدر تیزی سے اُٹھے گا۔ مجلس انصار اللہ اپنی بساط کے مطابق کام تو کر رہی تھی لیکن سُرعت سے بڑھتی ہوئی گرانی کے پیش نظر ۱۳۴۸ ہش / ۱۹۶۹ء میں صدر مجلس نے جب مجلس کی مالی حالت کا جائزہ لیا تو اس نتیجہ پر پہنچے کہ وہ اس قابل نہیں کہ تسلّی بخش طور پر کام کیا جا سکے۔ اس کو مضبوط کئے بغیر اس امر کا اندیشہ رہے گا کہ کہیں کام کی رفتار سست نہ پڑ جائے اور جاری شدہ پروگرام پایۂ تکمیل کو نہ پہنچ سکیں۔ اس صورتِ حال کی اصلاح کے لئے جہاں آپ نے انصار اللہ کے جملہ اراکین کو اس طرف توجہ دلائی کہ وہ اپنی پوری آمد پر شرح کے مطابق مجلس کا چندہ اُدا کریں وہاں بعض مخیر اور ذی ثروت انصار کو کم از کم یکصد روپیہ بطور عطیہ پیش کرنے کی اپیل کی اور انہیں لکھا:۔

"آپ کو معلوم ہے کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی جاری فرمودہ جماعتی ذیلی تنظیموں میں سے مجلس انصار اللہ کو اس وجہ سے بہت اہمیت حاصل ہے کہ اس کے اراکین اپنی عمر کے لحاظ سے اور اپنے نمونہ کی وجہ سے دوسری ذیلی تنظیموں پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ چنانچہ مجلس مرکزیہ ہر وقت اس امر کے لئے کوشاں رہتی ہے کہ وہ اپنے فرائض کو کما حقہٗ ادا کرتی رہے۔

تربیت و اصلاح کی غرض سے مجلس کی طرف سے اس وقت تک کافی لٹریچر شائع ہو چکا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے اقتباسات جو اصلاحِ نفس اور تربیتِ اولاد کے متعلق ہیں نہایت اعلیٰ درجہ کے کاغذ پر دیدہ زیب لکھائی چھپائی کے ساتھ وقتاً فوقتاً ٹریکٹوں کی صورت میں شائع ہوتے رہتے ہیں۔

اس کے علاوہ مجلس کا ایک ماہنامہ ہے جو اعلیٰ پایہ کے مضامین پر مشتمل ہے اور نہایت باقاعدگی سے شائع ہو رہا ہے۔ اس کے اخراجات کو پورا کرنے کے لئے مجلس کو گرانقدر مالی امداد دینا پڑتی ہے۔ سہ ماہی امتحانات کا سلسلہ جاری ہے مختلف اضلاع میں تربیتی اجتماعات ہوتے ہیں اور پھر مرکز میں جو سالانہ اجتماع ہوتا ہے اس میں شامل ہونے والا ہر فرد اپنے آپ کو ایک روحانی ماحول میں پاتا ہے اور علماءِ سلسلہ کی بلند پایہ تقاریر کے علاوہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے روح پرور مواعظ سے مستفیض ہو کر لوٹتا ہے۔

یہ تمام جدّوجہد اسی صورت میں جاری رہ سکتی اور ترقی کر سکتی ہے کہ مجلس کی مالی حالت بہتر ہو۔ میں نے محسوس کیا ہے کہ اس وقت مجلس کی مالی حالت اس قدر کمزور ہے کہ اسے بہتر بنانے کی ابھی سے کوشش نہ کی گئی تو ہم اپنی ذمہ داریوں کو شاید کما حقہٗ ادا نہ کر سکیں گے نیز اس تحریک کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ مجلس کے پاس کچھ رقم بطور ریزرو فنڈ کے ہونی چاہیئے۔ تاکہ بعض نامساعد حالات میں بھی مجلس کے کاموں پر بُرا اثر نہ پڑے۔ چنانچہ اس چیز کے پیشِ نظر میں نے فیصلہ کیا ہے کہ اپنے مخلص اور مخیّر انصار بھائیوں میں سے چند ایک کو یہ تحریک کردوں کہ وہ تحریک خاص انصار اللہ میں کم ازکم یکصد روپے جلد ادا کریں۔ یہ دوسرے چندوں کے علاوہ رقم ہو گی۔ آپ کو بھی اسی غرض اور یقین کے ساتھ یہ تحریک بھجوا رہا ہوں کہ آپ اس میں ضرور شرکت فرمائیں گے اور مجھے جواب سے ممنون فرمائیں گے۔"

اللہ تعالےٰ نے اس تحریک میں بے حد برکت بخشی۔ دوستوں نے دل کھول کر عطایا بھجوائے اور تھوڑی سی مدت میں ایک معقول رقم اس مد میں جمع ہو گئی۔ انصار کے اس فراخدلانہ تعاون کے باعث مالی پوزیشن خدا تعالےٰ کے فضل سے کافی حد تک مضبوط ہو گئی۔ یہ اسی کی برکت ہے کہ اکتوبر ۱۹۷۱ء میں جب مجلس شوریٰ کی سفارش پر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہ ارشاد فرمایا کہ انصار اللہ فوراً گاڑی خریدے تو اس مد سے استفادہ کیا گیا اور فوری طور پر حضور کے ارشاد کی تعمیل ہو گئی۔

۶۔ گیسٹ ہاؤس انصار اللہ۔ ۱۳۵۲ ہش / ۱۹۷۳ء میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث

ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہ محسوس کیا کہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر بیرون پاکستان سے بعض افراد انفرادی حیثیت میں آتے ہیں اور شریک جلسہ ہوتے ہیں۔ اس کی نسبت یہ بہت بہتر ہے کہ دوسرے ممالک سے افراد جماعت وفود کی شکل میں مرکز سلسلہ میں آیا کریں۔ اس طرح زیادہ افراد کو شامل ہونے کی تحریک ہوگی اور جماعتوں کے وقار میں بھی اضافہ ہوگا۔ اس سلسلہ میں باہر سے آنے والوں کے لئے مناسب رہائش کا سوال بھی پیدا ہوتا ہے۔ حضرت امیر المومنین نے ہدایت فرمائی کہ صدر انجمن احمدیہ، تحریک جدید، مجلس انصار اللہ اور مجلس خدام الاحمدیہ اپنے اپنے طور پر باہر سے آنے والوں کیلئے گیسٹ ہاؤس تعمیر کریں۔

جس وقت حضورؒ نے یہ تحریک فرمائی اس وقت بعض لوگوں کا خیال تھا کہ دوسری تنظیموں کے لئے تو اپنا گیسٹ ہاؤس تعمیر کرنے میں اتنی دقت نہ ہوگی۔ کیونکہ ان کی مالی پوزیشن مضبوط ہے لیکن مجلس انصار اللہ شاید اس بوجھ کو نہ اُٹھا سکے۔ کیونکہ ان کے مالی وسائل نسبتاً محدود ہیں۔ جب لوگوں کے اس شبہ کا علم صدرِ مجلس کو ہوا تو انہوں نے اپنے قادر و توانا خدا پر بھروسہ رکھتے ہوئے اپنے دل میں یہ عزم کیا کہ انصار اللہ کا گیسٹ ہاؤس سب سے پہلے تعمیر ہوگا۔ الحمد للہ کہ اللہ تعالیٰ نے صدر محترم کی اس خواہش اور اس عزم کو پورا کرنے کے سامان اپنے خاص فضل و کرم سے مہیا فرما دیئے اور جب انصار کو انہوں نے دستِ تعاون بڑھانے کے لئے پکارا، انہوں نے لبشاشتِ قلب اور فراخدلی کے ساتھ اس کارِ خیر میں حصہ لینے پر آمادگی ظاہر کی۔ صدر مجلس نے اللہ تعالیٰ پر توکّل کرتے ہوئے پوری رقم کے جمع ہونے کا انتظار کئے بغیر تعمیر کا کام شروع کروا دیا۔ پھر روپیہ آتا چلا گیا اور دیکھتے ہی دیکھتے ایک خوبصورت عمارت جو تمام جدید سہولتوں سے آراستہ ہے معرضِ وجود میں آگئی اور اس طرح مجلس انصار اللہ کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی سب سے پہلے تعمیل کرنے کی سعادت حاصل ہوگئی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالك

اس گیسٹ ہاؤس کا سنگِ بنیاد حضرت امیر المومنین نے خود رکھنا تھا لیکن بوجوہ اس میں التواء ہوتا رہا۔ اس لئے حضور کی اجازت سے اس کا سنگِ بنیاد حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ نے مورخہ ۲ر اخاء/ اکتوبر ۱۳۵۳ ہش ۱۹۷۴ء کو اس اینٹ کے ساتھ رکھا جس پر حضرت امیر المومنین نے دعا فرمائی تھی۔ اس کے بعد مندرجہ ذیل افراد نے جو اس وقت موجود تھے باری باری

ایک ایک اینٹ بنیاد میں رکھی۔ مولوی نور محمد نسیم سیفی (قائد عمومی)۔ ملک محمد عبد اللہ (قائد مال)۔ مولوی عبد القادر ضیغم (قائد مجالس بیرون)۔ چوہدری محمد ابراہیم (سیکرٹری صدر)۔

یہ عمارت ۱۲' x ۱۱' سائز کے تین رہائشی کمروں (بیڈ رومز)، ایک بیٹھنے کا کمرہ (ڈرائنگ روم) (۱۶' x ۱۲')، ایک کھانے کا کمرہ (ڈائننگ روم) ۱۲' x ۱۲'، اور ایک باورچی خانہ ۱۶' x ۸' پر مشتمل ہے۔ ہر رہائشی کمرہ کے ساتھ ایک ایک غسل خانہ ۷' x ۸' سائز کا بنایا گیا ہے۔ کمروں میں مہمانوں کے لئے نہایت نفیس سامان مہیا کیا گیا ہے اور کوشش کی گئی ہے کہ جس طرزِ رہائش کے بیرونی ممالک سے آنے والے معزز مہمان اپنے ملک میں عادی ہیں اسی کے مطابق سب سہولتیں یہاں بھی ان کو میسر ہوں اور انہیں کوئی تکلیف مالا یطاق نہ ہو اس عمارت کا نقشہ محمود حسین صاحب لاہور چارٹرڈ انجینئر نے تجویز کیا اور تعمیر کی نگرانی چوہدری عبد اللطیف اوورسیر نے کی۔ یہ عمارت انصار اللہ کے احاطہ میں مرکزی دفتر کے ساتھ ہی اس کے مشرقی جانب تعمیر ہوئی ہے۔ تعمیر کے سلسلے میں رقم کی فراہمی کے لئے حسب تجویز شوریٰ اضلاع وار نظام کو مکلف کیا گیا اور ان کے سالانہ بجٹ کے تناسب سے رقوم ہر ضلع کے لئے متعین کر دی گئیں اور مخیّر احباب کو تحریک کی گئی کہ وہ کم از کم تین صد روپیہ ادا کر کے معاونین خصوصی میں شامل ہو جائیں۔

۷۔ قیادت مجالس بیرون

اب جبکہ بیرونی ممالک میں جماعتیں تیزی سے قائم ہو رہی ہیں اور پرانی جماعتیں کافی حد تک منظم ہو چکی ہیں، اس امر کی ضرورت محسوس ہوئی کہ وہاں پر بھی ذیلی تنظیموں کا نظام قائم کر دیا جائے۔ اس ضرورت کے پیش نظر صدر محترم نے ایک نئی قیادت قائم فرمائی جو قیادت مجالس بیرون کے نام سے موسوم ہے۔ اس قیادت کے تحت بیرونی مشنز سے رابطہ قائم کر کے مجلس کا لائحہ عمل اور دستور اساسی ان کو بھجوایا جاتا ہے اور ہدایت دی جاتی ہے کہ مقامی طور پر جہاں جہاں ممکن ہو انصار اللہ کی تنظیمیں قائم کی جائیں۔ ہر ملک میں مبلّغ انچارج بلا لحاظ عمر اس تنظیم میں نائب صدر کے عہدہ پر فائز ہوتا ہے اور قیادت مجالس بیرون کے توسط سے مرکز سے رابطہ قائم رکھتا ہے اس وقت مندرجہ ذیل ممالک میں مجالس انصار اللہ باقاعدگی سے قائم ہیں اور حسب ضرورت اپنا پروگرام بناتی ہیں:۔

انگلستان:۔ انگلستان میں اس وقت تک چودہ مقامات مثلاً لندن، ساؤتھ آل، کرائیڈن، برمنگھم، جلنگھم، یارک شائر، بریڈ فورڈ وغیرہ میں باقاعدہ مجالس ہیں۔ ہر مقام پر ایک زعیم مجلس کے کام

کا ذمہ دار ہوتا ہے اور زعیم اعلےٰ انگلستان ساری مجالس کے کاموں کی نگرانی کرتا ہے۔ ۱۳۵۷ھش/۱۹۷۸ء میں جبکہ جماعت ہائے احمدیہ انگلستان کے زیر اہتمام حضرت مسیح علیہ السلام کی صلیبی موت سے بچ نکلنے کے موضوع پر ایک بین الاقوامی کانفرنس لندن میں منعقد ہوئی مکرم شیخ مبارک احمد صاحب نائب صدر مجلس انصار اللہ اپنے خرچ پر کانفرنس میں شرکت کے لئے تشریف لے گئے۔ اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے صدر مجلس نے انہیں ہدایت کی کہ انگلستان کی مجالس کا بھی دورہ کریں اور ان کی کارکردگی کا جائزہ لیں۔ شیخ صاحب موصوف کے دورے اور مساعی کے نتیجہ میں وہاں کی مجالس کا سالانہ بجٹ ۶۷۵ پونڈ تک پہنچ گیا ہے۔ اس کے علاوہ مجالس انگلستان کا اپنا ایک ریزرو فنڈ بھی قائم ہو چکا ہے۔ اسی فنڈ سے آئندہ ہر سال ایک سو پونڈ مالیت کے پانچ انعامات جماعت ہائے احمدیہ انگلستان کے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر درج ذیل تفصیل کے مطابق دیئے جایا کریں گے :-

۱۔ انگلستان کی تمام مجالس میں مسابقت کی روح پیدا کرنے کیلئے ایک رننگ ٹرافی بطور انعام اس مجلس کو دی جایا کریگی جس نے مندرجہ ذیل امور کی طرف خصوصی توجہ کی ہوگی۔

ماہوار اور تربیتی اجلاس میں باقاعدگی۔ بجٹ کے مطابق چندوں کی وصولی۔ ماہانہ رپورٹوں کی بالالتزام ترسیل، مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور تقسیم لٹریچر۔

۲۔ دوسرا انعام قرآن کریم کا ایک پارہ حفظ کرنے والے کو جس نے قرأت اور تلفّظ کے لحاظ سے بہتر حفظ کیا ہوگا۔

۳۔ تیسرا انعام اسے جس نے سورۃ البقرہ کی ابتدائی سترہ آیات نیز قرآن کریم کے تیسویں پارہ کا آخری ربع سب سے بہتر طور پر یاد کیا ہوگا۔ دیا جائیگا۔

۴۔ چوتھا انعام مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں اوّل پوزیشن حاصل کرنے والے کو بشرطیکہ کم از کم آٹھ چھوٹی بڑی کتب بشمول کشتی نوح اور رسالہ الوصیّت کا مطالعہ کیا گیا ہو۔

۵۔ پانچواں انعام اطفال و ناصرات میں سے دینی معلومات کے مقابلہ میں اوّل آنے والے کو دیا جائے گا مقابلہ کے نصاب میں پوری نماز، قرآن کریم کی تین دُعائیں، آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کردہ تین دُعائیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دو الہامی دعائیں شامل ہوں گی۔

امریکہ :- امریکہ میں واشنگٹن، نیو یارک، شکاگو، پٹس برگ، ڈیٹن اور کلیولینڈ میں مجالس

قائم ہیں اور ان کے ماہوار اجلاس ہوتے ہیں۔ قرآن کریم کا درس ہوتا ہے۔ حسب موقعہ وقار عمل منایا جاتا ہے اور یوم التبلیغ کا انتظام کیا جاتا ہے۔ دینی معلومات فراہم کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب بھی رکھی جاتی ہیں تاکہ دوست مطالعہ کر سکیں۔

جزائر فجی

جزائر فجی میں صوا، لٹوکا، ناندی اور مادرہ کے مقامات پر مجالس سرگرم عمل ہیں۔ صوا میں مشن ہاؤس کے اندر ہی تعلیمی و تربیتی کلاسیں لگتی ہیں۔ لیکن بوجہ مصروفیت جو افراد ان کلاسوں میں شریک نہیں ہو سکتے۔ ان کو گھروں پر جاکر حسب ضرورت اسباق دیئے جاتے ہیں۔ مبلغین کی نگرانی میں یوم التبلیغ منایا جاتا اور لٹریچر تقسیم کیا جاتا ہے۔ رشتہ داروں میں تبلیغ کی طرف خاص توجہ دی جاتی ہے۔ پاکستان میں سیلاب کے موقع پر ریلیف فنڈ جمع کرنے میں انصار نے نمایاں کام سرانجام دیا۔

سری لنکا

سری لنکا میں پرانی جماعت ہے اور وہاں مجلس بھی عرصہ سے قائم ہے، لیکن مرکز سے رابطہ نہ تھا۔ ۱۹۷۳ء میں جب صدر محترم نے وہاں کا دورہ کیا تو مجلس کے نئے انتخابات کرا کر اس میں نئی روح پھونکی اور ان کا مرکز سے رابطہ قائم کرایا۔

برما

رنگون میں بھی مجلس قائم ہے۔ وہاں ہفتہ وار تربیتی اجلاس ہوتے ہیں۔ کبھی کبھی خدام و اطفال کے ساتھ مل کر مشترکہ پکنک اور وقار عمل منایا جاتا ہے اور یوم التبلیغ کے موقعوں پر لٹریچر تقسیم ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ کینیڈا، جرمنی، نائیجیریا، غانا، سیرالیون، آئوری کوسٹ کینیا، ماریشش اور انڈونیشیا میں بھی مجالس قائم کی جا چکی ہیں۔

۸:۔ قیادت قلم دوستی

بیرونی ممالک کے افراد سے تعلق اور رابطہ بڑھانے کے لئے قلم دوستی کی قیادت قائم کی گئی ہے۔ اس قیادت کا کام یہ ہے کہ بیرونی ممالک کے موزوں افراد سے پاکستانی انصار کا تعارف کرایا جائے اور ان کے درمیان قلم دوستی کا سلسلہ قائم کیا جائے۔ اس کام کا ابھی حال میں ہی آغاز ہوا ہے۔ اس لئے اس بارے میں زیادہ تفصیل پیش نہیں کی جا سکتی۔

یتامیٰ کی خبر گیری کی تحریک

یتامیٰ کی خبر گیری کے بارے میں قرآن کریم اور احادیث میں بڑے احسن پیرایہ میں روشنی ڈالی گئی ہے اور نہایت مؤثر

انداز میں اس بات کی ترغیب دی گئی ہے کہ یتامیٰ معاشرہ کا ایک ایسا حصّہ ہے جن کی مناسب نگہداشت اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنیکا عمدہ ذریعہ ہے۔ عموماً یتیم بچے بے سہارا رہ جانے کی وجہ سے مناسب تعلیم و تربیت سے محروم رہ جاتے ہیں اور برُے ماحول میں پڑکر نہ صرف اپنی زندگیاں برباد کرتے ہیں بلکہ معاشرہ میں خرابی اور الجھن پیدا کرنے کا باعث بن جاتے ہیں۔ جماعت احمدیہ کے افراد ارشادات خداوندی اور ارشادات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے واقفیت کے باعث اکثر و بیشتر اپنے ماحول میں یتامیٰ کی پرورش کا خیال رکھتے ہیں تاہم صدر مجلس کے دل میں زور سے یہ تحریک ہوئی کہ اراکین انصاراللہ اگر منظم طریق پر اپنی کوششوں کو بروئے کار لائیں تو انسانیت کی بڑی خدمت ہوگی اور ہم بہتر رنگ میں اس فرض کو ادا کر سکیں گے۔ چنانچہ آپ نے قائد ایثار کو اپنے منشاء سے آگاہ کرکے یہ ہدایت دی کہ وہ مجالس سے رابطہ قائم کرکے یتامیٰ کے بارے میں ضروری کوائف جمع کریں۔ اس غرض کے لئے ایک پروفارما تیار کرکے مجالس کو ارسال کیا گیا اور انھیں ہدایت کی گئی کہ یتامیٰ سے متعلق ضروری کوائف مرکز کو بھجوائے جائیں۔

بعد ازاں آپ نے مرکزی مجلس عاملہ میں اس مسئلہ کو پیش کیا۔ تبادلہ خیال کے بعد فیصلہ ہوا کہ متعلقہ امور کو طے کرنے کے لئے ایک سب کمیٹی بنا دی جائے جو اس اہم مسئلہ کے سب پہلوؤں کا جائزہ لے کر طریقِ کار تجویز کرے۔ چنانچہ مکرم شیخ مبارک احمد صاحب نائب صدر، قائم مقام قائد ایثار، قائد تعلیم اور سیکرٹری صدر پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دی گئی جس نے غور کے بعد یہ تجویز کیا کہ:۔

۱:۔ ہر جگہ یتامیٰ کی اخلاقی، دینی اور تعلیمی امور کی نگرانی کے لئے مناسب افراد بطور گارڈین مقرر کئے جائیں۔

۲:۔ الفضل و ماہنامہ انصاراللہ میں اس تحریک کی اہمیت کے بارے میں مضامین شائع کرائے جائیں۔

۳:۔ قائدین اور انسپکٹران اپنے دوروں میں بالخصوص اجتماعات کے موقعوں پر اس کی اہمیت واضح کریں اور جائزہ لیں کہ کیا کام کیا جا رہا ہے اور یہ بھی دیکھیں کہ یتیم بچے اپنی عمر کے لحاظ سے متعلقہ تنظیموں کے پروگراموں میں حصّہ لے رہے ہیں یا نہیں۔

یتیم بچوں کی دینی تعلیم کے لئے نصاب مقرر کرنے پر بھی غور ہوا اور طے پایا کہ مجلس مرکزیہ نے بنیادی معلومات کا جو کتابچہ قیادت تعلیم کے تحت شائع کیا ہے وہ اس ضرورت کو پورا کرتا ہے۔ جہاں ضرورت ہو یہ کتابچہ متعلقہ مجلس کو ارسال کر دیا جائے۔

مالی امداد سے متعلق معاملہ زیر بحث آیا اور مختلف پہلوؤں پر غور کرنے کے بعد یہ محسوس کیا گیا کہ یتامیٰ اور بیوگان کی مناسب امداد کا انتظام مرکزیہ سلسلہ میں پہلے سے ہی موجود ہے اس لئے کسی نئی تحریک کی ضرورت نہیں البتہ مقامی صدقات وغیرہ کی مد سے بھی امداد فراہم کی جا سکتی ہے۔

یہ بھی فیصلہ کیا گیا کہ یتامیٰ سے متعلق مطلوبہ کوائف جمع کرنے کے لئے جو پیہ وفارم بنایا گیا ہے وہ ناظمین اضلاع کو بھی ارسال کیا جائے اور انھیں توجہ دلائی جائے کہ وہ اپنی نظامت کے تحت مجالس کا جائزہ لے کر کوائف کی فراہمی میں مرکز کا ہاتھ بٹائیں۔

اس وقت تک ۴۳ ایسی مجالس کی طرف سے کوائف موصول ہو چکے ہیں جہاں یتامیٰ موجود ہیں، لیکن یہ کام مسلسل جدوجہد اور بڑی توجہ چاہتا ہے۔ مجلس کی جانب سے پہلے قدم کے طور پر ضروری کوائف جمع کرنے کی مہم جاری ہے۔ جو کوائف موصول ہوئے ہیں انہیں ایک رجسٹر میں محفوظ رکھا جا رہا ہے۔ اُمید ہے کہ اس سمت میں مزید پیشرفت جاری رہے گی۔ اس وقت مجلس کے سامنے یتامیٰ کے تربیتی و تعلیمی امور نیز ان کی اخلاقی نگرانی کا کام خاص اہمیت رکھتا ہے اور اس جانب پوری توجہ مبذول ہے۔

اسلامی معاشرہ کا قیام

اس دور میں یہ بات ہر طرف سے سننے میں آ رہی ہے کہ نظام مصطفےٰ قائم ہونا چاہیئے اور اسلامی معاشرہ کی تشکیل عمل میں آنی چاہیئے۔ لیکن اسلامی معاشرہ کا واضح تصور اور اس کے قیام کی معین اور صحیح صورت کم ہی سامنے آتی ہے۔ زیادہ تر یہ سمجھا جاتا ہے کہ جرائم کے انسداد کے سلسلہ میں جو تعزیری قوانین اسلام نے مقرر کئے ہیں ان کے نفاذ سے اسلامی معاشرہ معرض وجود میں آ جائے گا۔ اس بارے میں بطور رہنمائی صدر مجلس نے مرکزی سالانہ اجتماعات کے موقعہ پر تقاریر کا ایک سلسلہ شروع کیا تا کہ اس مسئلہ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی جا سکے۔

چنانچہ آپ نے ۱۳۵۱ھش/۱۹۷۲ء کے اجتماع میں اس سلسلہ کا آغاز کرتے ہوئے معاشرہ کے مختلف طبقات میں دینی و روحانی امور، عدالتی امور اور اجتماعی زندگی سے متعلق امور میں مساوات کے قیام پر اظہار خیال فرمایا اور اس بارے میں اسلامی تعلیم تفصیل سے پیش کی۔ پھر اٹھارویں اجتماع منعقدہ ۱۳۵۲ہش/۱۹۷۳ء میں اسلامی اخوت کے قیام و بقا اور استحکام کے قرآنی ذرائع پر روشنی ڈالی، بعد کے چند سالوں میں ملکی حالات اور خود صدر مجلس کی جماعتی معروفیات کے باعث یہ سلسلہ التوا میں پڑ گیا۔ ۱۳۵۷ھش/۱۹۷۸ء کے اجتماع پر آپ نے پھر اس سلسلہ کو شروع کرتے ہوئے بائیس امور میں سے جو آپ کے پیش نظر تھے۔ چند امور پر کسی قدر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ اُمید ہے کہ یہ علمی تقاریر کتابی صورت میں شائع ہو کر اور زیادہ مفید ثابت ہوں گی۔

اٹھارواں باب

مرکزی مجلس عاملہ اور اس کے کام

مجلس عاملہ مرکزیہ صدر اور نائب صدر کے علاوہ مندرجہ ذیل افراد پر مشتمل ہوتی ہے :-
نائب صدر صف دوم ۔ قائد عمومی ۔ قائد تربیت ۔ قائد اصلاح وارشاد ۔ قائد تعلیم ۔ قائد مال قائد اشاعت، قائد ذہانت وصحت جسمانی ۔ قائد وقف جدید ۔ قائد تحریک جدید ۔ قائد ایثار ۔ قائد تجنید ۔ قائد مجالس بیرون اور قائد قلم دوستی ۔ جملہ قائدین کے لائحہ عمل اور کام کی تفصیل کا ایک مختصر جائزہ درج ذیل ہے :-

نائب صدر صف دوم

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ۱۹۷۳ء کے سالانہ اجتماع انصار اللہ کے موقعہ پر اراکین انصار اللہ کو دو حصوں میں تقسیم فرمایا ۔ ایک حصہ وہ جو ۴۱ سال سے ۵۵ سال کی عمر کا ہے ۔ اس کو صف دوم کا نام دیا گیا اور ان کے لئے ایک نائب صدر صف دوم کا عہدہ تجویز فرمایا ۔ دوسرا حصہ وہ جو ۵۵ سال سے زائد عمر کے ہیں ۔ یہ صف اول کے اراکین شمار ہوتے ہیں۔

اراکین صف دوم کے پروگرام پر روشنی ڈالتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ وہ سائیکل چلانا سیکھیں اور اس سواری کو زیادہ سے زیادہ رواج دیں تاکہ حسبِ ضرورت دیہات میں پہنچ کر خدمت خلق کا کام سرانجام دے سکیں ۔ ایسے سائیکل سوار انصار کی تعداد کا ابتدائی ٹارگٹ حضور نے بیس[ل] ہزار

ل الفضل ۱۱ر نومبر ۱۹۷۳ء

مقرر فرمایا اور ہدایت دی کہ نائب صدر صف دوم اپنے اراکین کو منظم کریں اور مجوزہ پروگرام کے مطابق ان سے کام لیں۔

قیادت عمومی

قائد عمومی کا کام بڑا مختلف النوع ہوتا ہے۔ وہ ایک لحاظ سے ساری تنظیم کو چلانے اور مختلف قیادتوں کی کارروائیوں میں ربط ضبط قائم رکھنے کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ سال بھر کے لئے مجلس کا لائحہ عمل تیار کروانا اور اس کی نگرانی کرنا، مرکزی مجلس کا سالانہ اجتماع اور مجلس شوریٰ کا انعقاد، بیرونی مجالس کے کام اور ان کے تربیتی اجتماعات کی رہنمائی مجالس بیرون کے زعماء کا انتخاب کرانا اور تمام دفتری امور کی نگرانی کرنا قائد عمومی کے فرائض میں شامل ہے۔ علاقائی ناظمین اعلیٰ اور جملہ ناظمین اضلاع سے ربط قائم رکھا جاتا ہے اور انہیں ضروری ہدایات و مشورے دیئے جاتے ہیں۔ بعض دفعہ مجالس بیرون سے مضبوط تعلق قائم رکھنے اور ان کی بہتر رنگ میں رہنمائی کی غرض سے بعض اضلاع کی مجالس کے جملہ عہدہ داروں کا اجلاس ضلع کے کسی موزوں مقام پر طلب کیا جاتا ہے۔ جس میں حسب ضرورت صدر مجلس یا نائب صدر بھی حصہ لیتے ہیں۔ مجالس بیرون سے نیز ناظمین اضلاع اور ناظمین اعلیٰ سے کارگزاری کی ماہانہ رپورٹیں حاصل کی جاتی ہیں اور ان پر قائدین کا تبصرہ بھجوایا جاتا ہے۔ مجالس میں بیداری پیدا کرنے کے لئے انسپکٹروں کے دورے کا انتظام کیا جاتا ہے۔

قیادت تربیت

اس قیادت کے تحت اراکین مجلس کی تربیت کی غرض سے مناسب اور منتخبہ موضوعات و مسائل پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریروں کے اقتباسات الفضل میں شائع کرائے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ قیادت اصلاح وارشاد کے تعاون سے ہفتہ تربیت منایا جاتا ہے جس میں مفید موضوعات پر تقاریر کی جاتی ہیں۔ نماز کی پابندی، قرآن کریم نیز کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درس جاری رکھنے، وصایا کرنے، وقف عارضی میں حصہ لینے کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے۔ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے بارے میں الفضل میں مضامین یا مختصر نوٹ شائع کرائے جاتے ہیں تاکہ اراکین ان کی طرف متوجہ رہیں۔

قیادت اصلاح وارشاد

اصلاح وارشاد کے کام کی طرف توجہ دلانے کے لئے قیادت کی طرف سے مناسب ٹریکٹ تیار کر کے شائع

کئے جاتے ہیں جن میں عقائد اور دینی مسائل پر روشنی ڈالی جاتی ہے۔ ہفتہ اصلاح وارشاد منایا جاتا ہے اور ضروری مسائل پر تقاریر کروائی جاتی ہیں تاکہ دلائل پوری طرح ذہن نشین ہو جائیں۔ رشتہ داروں میں تبلیغ کی طرف خصوصیت سے توجہ دلائی جاتی ہے۔ اسی طرح وقف عارضی کی تحریک کی جاتی ہے۔ بعض احباب نجی رنگ میں غیر از جماعت افراد کو اپنے ہاں مدعو کرتے ہیں اور مناسب رنگ میں انہیں تبلیغ کرنا چاہتے ہیں، قیادت ایسے افراد یا مجالس سے پورا تعاون کرتی ہے۔ ایسی دعوتوں میں دوستانہ رنگ میں سوال وجواب کا سلسلہ جاری ہو جاتا ہے جو بہت مفید ہوتا ہے۔ بعض مجالس اپنے طور پر بھی مفید لٹریچر شائع کرتی ہیں۔

قیادت تعلیم قیادت تعلیم کا کام یہ ہے کہ اراکین کو قرآن کریم ناظرہ پڑھنے اور اس کا ترجمہ سیکھنے کی طرف توجہ دلائے۔ اس کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ کرنے کی طرف بھی توجہ دلائی جاتی ہے اور ضروری مسائل کو نصاب تعلیم میں شامل کرکے ان سے واقف کرانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ ان اغراض کو پورا کرنے کے لیے سہ ماہی امتحانوں کا انتظام کیا جاتا ہے۔ ہر سال قرآن کریم کے ایک پارہ کا ترجمہ، چار کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور بعض اہم مسائل یا دعائیں وغیرہ شامل نصاب کی جاتی ہیں ان مسائل سے متعلق مضامین یا مختصر نوٹ حسب ضرورت اخبار الفضل اور ماہنامہ میں شائع کر دیئے جاتے ہیں کامیاب اراکین کو سال کے آخر میں اسناد دی جاتی ہیں اور اول و دوم رہنے والوں کو انعامات دیئے جاتے ہیں۔

اراکین مجلس کو دینی معلومات بہم پہنچانے کے علاوہ اطفال میں دینی ذوق پیدا کرنے لیے قیادت تعلیم کے زیر انتظام ہر سال ایک انعامی مقابلہ اطفال کے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر منعقد ہوتا ہے اور اس میں اوّل و دوم رہنے والوں کو تعلیمی وظائف دیئے جاتے ہیں۔ بڑی مجالس میں نئی پود کو دینی مسائل سے آگاہ کرانے کے لیے سنڈے کلاسز جاری کرنے کی تحریک کی جاتی ہے۔ ان پڑھ لوگوں کو پڑھنا لکھنا سکھانے کی طرف بھی توجہ دلائی جاتی ہے۔

قیادت مال اس قیادت کے تحت مجلس کا سالانہ بجٹ آمد و خرچ تیار کیا جاتا ہے اور مجالس کو انکے بجٹ اور وصولی کے بارے میں باقاعدہ اطلاعات بھجوائی جاتی ہیں مجالس کے کاموں نیز سالانہ اجتماع اور اشاعت لٹریچر کے لیے رقوم کی وصولی کا انتظام کیا جاتا اور ان کے حسابات رکھے جاتے ہیں۔ اخبار الفضل اور ماہنامہ انصار اللہ نیز سرکلر لیٹرز کے ذریعہ تمام مجالس کو ان کے واجبات اور وصولیوں

کے بارے میں اطلاعات فراہم کی جاتی ہیں۔

قیادت ذہانت وصحت جسمانی اس قیادت کا یہ کام ہے کہ اخبار الفضل یا ماہنامہ انصار اللہ میں مضامین اور نوٹ لکھ کر اراکین کو اپنا گھر اور ماحول صاف ستھرا رکھنے اور ہلکی ورزشوں کا اہتمام کرنے کی طرف راغب کرے۔ اسی طرح تفریحی اجتماعات منعقد کرنے کی طرف بھی توجہ دلائی جاتی ہے چنانچہ بعض بڑی مجالس مثلاً لاہور، کراچی، لائلپور وغیرہ اپنے سالانہ اجتماعات کے موقعہ پر کھیلوں کا پروگرام بھی رکھتی ہیں اور مختلف ورزشی مقابلے ہوتے ہیں جن میں انعامات بھی دیئے جاتے ہیں۔

قیادت اشاعت قیادت اشاعت کے سپرد دو کام ہیں اوّل ماہنامہ انصار اللہ مرتب کرکے اسے باقاعدگی سے شائع کرنا اور اس کی توسیع اشاعت کے لیے مناسب اقدامات کرنا۔ دوم حسب ضرورت مناسب لٹریچر تیار کرکے اس کی اشاعت کا اہتمام کرنا۔ ماہنامہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے نومبر ۱۹۶۰ء سے برابر جاری ہے اور بہت مفید کام کر رہا ہے، دوسرا لٹریچر جو اس وقت تک شائع کیا جا چکا ہے اس کی تفصیل اشاعت لٹریچر کے عنوان کے تحت درج کر دی گئی ہے۔

قیادت ایثار اس قیادت کے تحت اراکین کو خدمت خلق کے کاموں مثلاً بیماروں کی عیادت، نادار اور بے روزگاروں نیز یتامیٰ، مساکین اور بیوگان کی اعانت مسافروں کی امداد اور ہنگامی کاموں مثلاً سیلاب وغیرہ کے موقعہ پر دوسرے اداروں کے ساتھ تعاون کرنے کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے اسی طرح شجرکاری کے ہفتے منائے جاتے ہیں۔ طلبہ کے لیے کتب کی فراہمی، ضرورتمندوں کے لیے قرضہ حسنہ اور نقدی یا جنس کی صورت میں امداد کا انتظام کیا جاتا ہے وقارعمل کے ذریعہ اپنے ماحول کو صاف ستھرا رکھنے کی دعوت دی جاتی ہے ادویہ فراہم کرنے اور ڈسپنسریاں کھولنے یا مفت اور سستا علاج کرنے کی طرف بھی مختلف رنگ میں ترغیب دلائی جاتی ہے۔

قیادت تحریک جدید ووقف جدید خدمت اسلام اور انفاق فی سبیل اللہ کے جذبہ کو فروغ دینے کے لیے تحریک جدید کے مطالبات مثلاً سادہ زندگی وغیرہ کی طرف توجہ مبذول کرائی جاتی ہے اور اس بارے میں الفضل نیز ماہنامہ انصار اللہ میں مضامین شائع کرائے جاتے ہیں۔ وقتاً فوقتاً حضرت امیرالمومنین کے متعلقہ خطبات یا ان کے اقتباسات شائع کرکے مجالس کو مفت مہیا کئے جاتے ہیں۔ بعض دفعہ رسالہ تحریک جدید ناظمین اضلاع کو ارسال کیا جاتا ہے تاکہ

ضروریات سلسلہ عہدہ داروں کے ذہنوں میں مستحضر رہیں اور وہ اس بارے میں اپنی مساعی بروئے کار لائیں سرکلر لیٹرز اور الفضل میں نوٹ شائع کرا کر مجالس کو چندوں کا ٹارگٹ پورا کرنے کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے۔

قیادت تجنید اس قیادت کا کام یہ ہے کہ جہاں مجالس قائم نہیں۔ وہاں نئی مجالس قائم کرانے کی کوشش کرے اور جو افراد جماعت چالیس سال سے زائد عمر کے ہو جائیں انہیں انصار اللہ کی تنظیم میں شامل کرے۔ بیرون پاکستان بھی مشنز کے ذریعہ مجالس قائم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اندرون پاکستان اس وقت کم وبیش ۵۷۷ مجالس قائم ہیں۔

قیادت مجالس بیرون بیرونی مشنز سے رابطہ قائم کر کے مجلس انصار اللہ کا لائحہ عمل اور دستور اساسی ان کو بھجوا دیا جاتا ہے اور درخواست کی جاتی ہے کہ مقامی طور پر جہاں جہاں ممکن ہو انصار اللہ کی تنظیمیں قائم کی جائیں۔ اس وقت انگلستان میں چودہ مقامات پر مجالس قائم ہیں۔ امریکہ میں چھ شہروں میں۔ برما میں ایک جگہ، سری لنکا میں ایک جگہ اور جزائر فجی میں چار مقامات پر باقاعدہ مجالس قائم ہیں اور حسب ضرورت اپنے ماہوار اور سالانہ اجتماعات منعقد کرتی اور یوم التبلیغ نیز وقار عمل مناتی ہیں۔

انتیسواں باب

مجلس انصار اللہ کے خصوصی کام

جلسہ سالانہ کے والنیٹرز اور انصار اللہ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۹ستمبر ۱۳۳۷ھش/۱۹۵۸ء میں جلسہ سالانہ کے موقعہ پر کام کرنیوالے والنیٹروں کے سلسلہ میں فرمایا:۔

"ابھی ربوہ کی آبادی اتنی نہیں کہ تمام والنیٹرز صرف ربوہ سے ہی میسر آسکیں اس لئے تمام جماعتوں کا فرض ہے کہ وہ اپنی جماعت کے ۲۵ فیصد افراد کو والنیٹرز کے طور پر پیش کریں اور جلسہ سالانہ سے پہلے ہی انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ کے دفاتر میں ان کے نام بھجوا دیں۔ اور جب جلسہ سالانہ پر وہ لوگ پہنچیں تو آتے ہی ان لوگوں کو انصار اور خدام کے منتظمین کے سپرد کر دیں تاکہ وہ ربوہ والوں کے ساتھ مل کر آنے والے مہمانوں کی خدمت کر سکیں" حضور کے اس ارشاد کی تعمیل کی گئی۔

جلسہ سالانہ کی تقاریر کے بارے میں شوریٰ انصار اللہ کا مشورہ:۔

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر جو تقاریر ہوتی ہیں ان کے بارے میں مجلس مشاورت منعقدہ ۱۳۴۹ھش/۱۹۷۰ء میں یہ سوال زیر بحث آیا کہ آیا تقاریر زبانی ہونی چاہئیں یا یہ کہ پہلے ضبطِ تحریر میں لائی جائیں اور جلسہ میں انہیں پڑھ کر سنایا جائے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا کہ اس معاملہ پر شوریٰ انصار اللہ میں غور کیا جائے۔ چنانچہ اسی سال شوریٰ انصار اللہ میں اس معاملہ پر غور کیا گیا۔ ۱۹ نمائندگان نے اس بارے میں اظہار رائے کیا اور دونوں پہلوؤں کے حُسن و قبح پر تفصیل

سے روشنی ڈالی۔ کثرت رائے اس امر کے حق میں تھی کہ تقاریر لکھی ہوئی ہوں تو بہتر ہے۔ حضرت امیر المومنین نے اس مشورہ کو قبول فرمایا اور اس کی منظوری دی[1]۔

تحریک جدید اور انصار اللہ

(ا) ۲۶ر نبوت / نومبر ۱۳۲۲ ہش / ۱۹۴۳ء کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے تحریک جدید کے دسویں سال کے چندہ کی تحریک کرتے ہوئے ایک پر معارف خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس میں جماعت کو اس طرف توجہ دلائی کہ تحریک جدید میں حصہ لینے والے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس پیشگوئی کو پورا کرنے والے ہیں جس میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو پانچ ہزار سپاہی دیئے جانے کی خبر دی گئی تھی۔ اس ضمن میں حضور نے فرمایا:۔

"میں اُمید کرتا ہوں کہ انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ یہ دونوں اپنے وقت کی قربانی کر کے زیادہ سے زیادہ کانوں تک میری آواز کو پہنچانے کی کوشش کریں گے اور اس غرض کے لئے خاص طور پر جلسے منعقد کر کے لوگوں کو تحریک کریں گے کہ وہ اس چندہ میں حصہ لیں۔ اسی طرح وہ ہر جگہ ایسے آدمی مقرر کر دیں جو ہر احمدی تک یہ آواز پہنچا دیں اور اسے دین کی اس خدمت میں حصہ لینے کی تحریک کریں[2]"

ب:۔ اسی طرح ۲۱-۲۸ر اخاء / اکتوبر ۱۳۳۴ھ / ۱۹۵۵ء کے خطبات جمعہ میں حضرت امیر المومنین نے تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان کرتے ہوئے یہ تحریک فرمائی کہ دوست اپنی ذمہ داری کو سمجھتے ہوئے پہلے سال کی نسبت کم از کم ڈیوڑھا، دوگنا بلکہ اس سے بھی زیادہ کے وعدے کریں۔

حضور کا یہ ارشاد اگرچہ ساری جماعت کے لئے تھا اور اس میں انصار اللہ کی کوئی تخصیص نہیں کی گئی تھی تاہم حضور کے سابقہ ارشاد کو مدِنظر رکھتے ہوئے مرکزی قیادت کی طرف سے اراکین انصار اللہ کو بطور خاص یہ توجہ[3] دلائی گئی کہ وہ بحیثیت تنظیم حضور کے اس ارشاد گرامی کو عملی جامہ پہنانے میں ساعی ہوں۔ اس سلسلہ میں مندرجہ ذیل طریق کار تجویز کیا گیا:۔

ا۔ تمام انصار اپنے چندوں پر نظر ثانی کریں اور اپنے اپنے وعدے اضافہ کے ساتھ پیش کریں۔

---

[1] ریکارڈ مجلس انصار اللہ مرکزیہ

[2] الفضل یکم دسمبر ۱۳۲۲ ہش / ۱۹۴۳ء

[3] الفضل ۱۲ر نبوت / نومبر ۱۳۳۴ ہش / ۱۹۵۵ء

۲- حضرت امیر المومنین کے متعلقہ خطبات تمام اراکین کو ہر جگہ پڑھ کر سنائے جائیں بالخصوص دیہاتی مجالس میں۔

۳- جو دوست اس تحریک میں شامل نہیں ہوئے انہیں شمولیت کی ترغیب دی جائے۔

(ج) دفتر دوم اور انصار اللہ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۵ر اخاء اکتوبر ۱۳۴۷ ہش/۱۹۶۸ء میں تحریک جدید کے سالِ نَو کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا:-

"سالِ رواں کا جب ہم تجزیہ کرتے ہیں تو یہ بات ہمارے سامنے آتی ہے کہ دفتر اوّل (جس کی ابتدا پر ۳۴ سال گذر چکے ہیں) کا وعدہ سالِ رواں کا ایک لاکھ پچپن ہزار روپیہ ہے اور دفتر دوم میں شامل ہونے والوں کے وعدے تین لاکھ چوّن ہزار ہیں .... اگر شامل ہونے والوں کی اوسط فی کس آمد نکالی جائے تو دفتر اول کے مجاہدین کی اوسط ۶۴ روپے بنتی ہے ...
.... اس کے مقابلہ میں دفتر دوم کے مجاہدین کے چندے کی اوسط ۱۹ روپے بنتی ہے اور ۶۴ روپے کے مقابلہ میں یہ بہت کم ہے ..... لیکن میں نے سوچا اور غور کیا اور مجھے یہ اعلان کرنے میں کوئی ہچکچاہٹ محسوس نہیں ہوتی کہ اُنیس روپے اوسط بہت کم ہے اور آئندہ سال جو یکم نومبر سے شروع ہو رہا ہے جماعت کے انصار کو (دفتر دوم کی ذمہ داری آج میں انصار پر ڈالتا ہوں[1]) جماعتی نظام کی مدد کرتے ہوئے (آزادانہ طور پر نہیں) یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ دفتر دوم کے معیار کو بلند کریں اور اس کی اوسط اُنیس روپے سے بڑھا کر تیئس روپے فی کس پر لے آئیں .... آئندہ سال کے لئے میں یہ اُمید رکھتا ہوں کہ جماعتیں اس طرف متوجہ ہوں گی اور میں حکم دیتا ہوں کہ انصار اپنی تنظیم کے لحاظ سے جماعتوں کے ساتھ پورا پورا تعاون کریں اور کوشش کریں کہ آئندہ سال دفتر دوم کے وعدوں اور ادائیگیوں کا معیار انیس روپے فی کس سے بڑھ کر تیئس روپیہ فی کس اوسط تک پہنچ جائے۔"

حضور کے مندرجہ بالا ارشاد کی تعمیل میں صدر مجلس کی جانب سے حضور کا وہ خطبہ جمعہ جس میں حضور

---

[1] الفضل ۲ر نبوت / نومبر ۱۳۴۷ ہش/۱۹۶۸ء

نے دفتر دوم کی ذمہ داری انصار اللہ پر ڈالی تھی الگ طبع کرا کر مجالس کو اس ہدایت کے ساتھ ارسال کیا کہ اس کی تعمیل میں مسابقت کی روح کے ساتھ کام کریں[1] اور سب دوستوں تک حضور کا ارشاد پہنچا دیں۔ اس کے علاوہ تمام مقامی مجالس میں ایک منتظم تحریک جدید مقرر کیا گیا[2] اور اس کو ہدایت دی گئی کہ :-

۱۔ اس امر کا جائزہ لیا جائے کہ انصار میں سے کوئی شخص ایسا نہ ہو جس کا وعدہ غیر معیاری ہو۔ نیز تمام انصار کو مناسب رنگ میں بطور خاص تحریک کی جائے کہ وہ اپنے وعدوں میں اضافہ کریں۔

۲۔ بلا امتیاز انصار و خدام دفتر دوم کے وعدہ کنندگان کے وعدوں کا حضور کے مقرر کردہ ٹارگٹ کی روشنی میں جائزہ لیا جائے اور کوشش کی جائے کہ دفتر دوم کی اوسط تیس[3] روپے فی کس تک پہنچ جائے۔

۳۔ اس امر کی کوشش کی جائے کہ حضرت امیر المومنین کے فرمودہ معیار (ماہوار آمد کا ۱/۵) کے مطابق احباب چندہ ادا کریں۔

۴۔ مخیر و مخلص احباب کو یہ تحریک کی جائے کہ وہ ایک ہزار روپیہ دینے والوں کی صف میں شامل ہونے کی کوشش کریں۔

مرکز میں اس کام کی نگرانی کے لئے قیادت تحریک جدید نومبر ۱۹۶۸ء سے قائم کی گئی اور چوہدری شبیر احمد صاحب کو پہلا قائد تحریک جدید مقرر کیا گیا۔

اس کے علاوہ وقتاً فوقتاً اراکین انصار اللہ کو اس بارے میں یاد دہانیاں کرائی جاتی رہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مخلصین جماعت نے دفتر دوم کی اوسط کو اگلے سال انیس ۱۹ روپے سے تیس ۳۰ روپے فی کس اوسط تک پہنچا دیا۔ اس کے بعد سال بہ سال دفتر دوم کے وعدوں کی مقدار بڑھتی چلی گئی اور اسی طرح چندہ دہندگان کی تعداد میں بھی اضافہ ہوتا چلا گیا۔ اگرچہ حضور کا مقرر کردہ ٹارگٹ یعنی تیس روپے فی کس تو پورا نہ ہو سکا۔ تاہم ۱۳۵۲ ہش / ۱۹۷۳ء تک دفتر دوم کی اوسط ۱۹ روپے سے بڑھ کر ۲۴ روپے تک ضرور پہنچ گئی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

۱۔ الفضل ۲۸ ر نومبر ۱۳۴۷ ہش / ۱۹۶۸ء
۲۔ الفضل ۱۷ ر دسمبر ۱۳۴۷ ہش / ۱۹۶۸ء
۳۔ ریکارڈ دفتر تحریک جدید

شعار اسلامی کا قیام

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ اس امر کے خواہشمند تھے اور اس بارے میں وقتاً فوقتاً توجہ دلاتے رہتے تھے کہ جماعت شعار اسلامی کو قائم کرنے میں کوشاں ہو اور عملی نمونہ پیش کرے۔ چنانچہ ڈاڑھی رکھنے کے بارے میں حضور نے توجہ دلاتے ہوئے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۴ر تبلیغ / فروری ۱۳۲۴ ہش / ۱۹۴۵ء[1] میں ارشاد فرمایا:۔

"میں خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ دونوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنے اپنے حلقہ میں ڈاڑھی کے متعلق خوب پروپیگنڈہ کریں۔ خدام نوجوانوں کو سمجھائیں اور انصار اللہ بڑوں کو سمجھائیں اور یہ کوشش کی جائے کہ جو شخص ڈاڑھی منڈواتا ہو وہ خشخشی ڈاڑھی رکھے اور جو خشخشی رکھتا ہے وہ ایک انچ یا آدھ انچ بڑھائے پھر ترقی کرتے کرتے سب کی ڈاڑھی حقیقی ڈاڑھی ہو جائے .... اسی طرح ہماری جماعت میں بھی اسلامی شعار کو قائم رکھنے کا احساس ہو جائے اور وہ سختی سے اس پر پابند ہو جائے تو یقیناً اس کا بھی لوگوں کے دلوں میں رعب قائم ہو جائے گا اور لوگ یہ سمجھنے لگ جائیں گے کہ یہ لوگ اپنی بات کے پکے ہیں اور کسی کی رائے کی پروا نہیں کرتے جب یہ لوگ ڈاڑھی کے معاملہ میں اس قدر سختی سے پابند ہیں تو باقی اسلام کے وہ کیوں پابند نہ ہوں گے۔ اگر ہم نے ان کی کسی دینی بات میں دخل اندازی کی تو یہ لوگ مر جائیں گے مگر اپنی بات کو پورا کر کے چھوڑیں گے۔ تمہارا ڈاڑھیوں کے معاملہ میں کمزوری دکھانا جماعت کے رعب اور اثر کو بڑھانے کا موجب نہیں بلکہ رعب اور اثر کو گھٹانے کا موجب ہے۔"

صحابہ کی روایات کا ریکارڈ اور ان کے فوٹو

۱۹۶۰ء میں قائد اصلاح و ارشاد چوہدری شتاق احمد باجوہ کے دل میں یہ تحریک پیدا ہوئی کہ صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حالات اور ان کی روایات ان کی اپنی

---

[1] الفضل ۲۱ر تبلیغ / فروری ۱۳۲۴ ہش / ۱۹۴۵ء

آوازیں ریکارڈ کی جائیں مجلس عاملہ مرکزیہ نے اس تجویز سے اتفاق کیا۔ صدر محترم کی اجازت سے یہ کام شروع کیا گیا۔ اس وقت تک ۳۶ صحابہ کی روایات کا ریکارڈ تیار کیا جا چکا ہے۔ اس کے علاوہ صحابہ کرام کے فوٹو جمع کرنے کی طرف بھی توجہ کی گئی۔ تا حال دو صد سے زائد صحابہ کے فوٹو حاصل کر کے ان کا ایک البم تیار کیا گیا ہے۔ ان صحابہ میں سے جن کی تاریخ بیعت وغیرہ معلوم ہو سکی اس کو بھی ریکارڈ کیا گیا۔

بیسواں باب

متفرق اُمور

مجلس عاملہ انصار اللہ مرکزیہ کی قراردادیں

کم و بیش ہر تنظیم کو پیش آمدہ حالات کی روشنی میں کچھ قراردادیں بھی منظور کرنا پڑتی ہیں جن سے اس کے افکار اور جذبات کی ترجمانی ہوتی ہے۔ مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے وقتاً فوقتاً جو قراردادیں منظور کیں ان میں سے اکثر بعض اہم شخصیتوں اور قابلِ قدر وجودوں کی جدائی کے سلسلہ میں تعزیت پر مشتمل ہیں لیکن کچھ ایسی ہیں جن کا تعلق امام وقت سے وفاداری یا سلسلہ کے مفادات کی حفاظت سے ہے ان کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

۱۔ تعزیتی قراردادیں بر وفات

۱۔ حضرت مولوی عبد الرحیم صاحب دردؓ۔	۱۰ ۱۲/۵۵	(الفضل ۱۳ دسمبر ۱۹۵۵ء)
۲۔ حضرت ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحبؓ	۴ ۲/۵۷	(الفضل ۷ فروری ۱۹۵۷ء)
۳۔ حضرت سیدہ ام ناصر احمد صاحبہؓ	۲ ۸/۵۸	(ریکارڈ مجلس عاملہ انصار اللہ مرکزیہ)
۴۔ حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحبؓ	۱۷ ۱/۶۲	(ایضاً)
۵۔ قمر الانبیاء حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ	۴ ۹/۶۳	(ایضاً)
۶۔ حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانیؓ	۱۳ ۱۱/۶۵	(ایضاً)
۷۔ حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمسؓ	۲۰ ۱۱/۶۶	(ایضاً۔ نیز الفضل ۲۳ اکتوبر ۱۹۶۶ء)
۸۔ سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحبؓ	۲۰ ۵/۶۷	(ماہنامہ انصار اللہ۔ جون ۱۹۶۷ء)
۹۔ حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحبؓ	۲۶ ۱/۷۳	(" " " فروری ۱۹۷۳ء)
۱۰۔ سید میر داؤد احمد صاحبؓ	۳ ۵/۷۳	

(ب) متفرق قرار دادیں :-

۱- خلافت احمدیہ سے وابستگی کی قرارداد- 26 9/56 (الفضل ۲۸ اکتوبر ۱۹۵۶ء)

۲- احتجاجی قرارداد برموقعہ ضبطی کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب"- 13 5/63 (ریکارڈ مجلس مرکزیہ)

۳- اقرار اطاعت خلافت ثالثہ 13 11/65 (ریکارڈ مجلس مرکزیہ)

مجلس مشاورت میں انصار اللہ کی نمائندگی

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے جماعت میں ذیلی تنظیمیں اس لئے قائم کی تھیں کہ وہ اپنے اپنے دائرہ عمل میں نمایاں کام کر کے اپنا الگ ایک مقام پیدا کریں اور ان اغراض و مقاصد کے حصول میں ممد ہوں جن کے لئے خدا نے اس سلسلہ کو قائم کیا ہے۔ حضورؓ ان ذیلی تنظیموں کو کس قدر اہمیت دیتے تھے اور کس طرح ان کو پھولتا پھلتا دیکھنا چاہتے تھے۔ اس کا اندازہ اس امر سے بھی ہوتا ہے کہ حضورؓ نے مجلس مشاورت جیسی اہم جماعتی مجلس میں ذیلی تنظیموں کے لئے الگ نشستیں مخصوص کر دیں تاکہ وہ اپنا نقطۂ نظر پیش کر سکیں اور ایک الگ تنظیم کی حیثیت سے جماعتی معاملات میں اپنا رول ادا کریں۔ چنانچہ شروع سے ہی لجنہ اماء اللہ کی رائے کے اظہار کے لئے ایک نمائندہ شوریٰ میں مقرر کیا جانے لگا اور خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ کی نمائندگی کے لئے دو دو افراد منتخب کرنے کی ہدایت فرمادی۔ اس ہدایت کے مطابق ۱۹۴۵ء سے دو نمائندگان جو صدر مجلس کے نامزد ہوتے ہیں مجلس مشاورت میں شریک ہوتے ہیں۔

دستور اساسی کی تدوین و اشاعت

ہر تنظیم یا ادارہ کو اپنے معلنہ یا مفوضہ اغراض و مقاصد کو عمدگی سے پورا کرنے کے لئے ایک دستور العمل کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس کے بغیر کام بے ربط اور بے نتیجہ رہتا ہے۔ اس ضرورت کے

پیش نظر جب انصار اللہ کی تنظیم حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی ہدایت پر ۱۹۴۰ء میں قائم کی گئی تو اس وقت کے صدر (حضرت مولوی شیر علی صاحب رضی اللہ عنہ) اور قائدین نے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ۔ کے تعاون سے کچھ اصول اور قواعد دستور کے رنگ میں مرتب کئے اور حضرت امیر المومنین سے ان کی منظوری حاصل کی۔ ان قواعد و ضوابط کا ذکر ابتدائی دور کے حالات میں آچکا ہے۔ تقسیم ملک کے بعد کچھ عرصہ تک انہیں قواعد و ضوابط کی روشنی میں کام ہوتا رہا۔ ۱۳۳۴ ہش / ۱۹۵۵ء کی شوریٰ انصار اللہ میں ان پر نظر ثانی کے لئے ایک بورڈ مقرر کیا گیا۔ جس کے ممبر نائب صدر (حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب) کے علاوہ مولوی عبد الرحیم صاحب درد، مولوی ابو العطاء صاحب، شیخ محبوب عالم خالد صاحب، مرزا عبد الحق صاحب اور ایک ایک نمائندہ لائل پور، سیالکوٹ، گجرات اور لاہور تھے۔ یہ بورڈ دوران سال اپنا کام مکمل نہ کر سکا۔ اس لئے ۱۳۳۵ ہش / ۱۹۵۶ء کی شوریٰ میں یہ فیصلہ ہوا کہ بورڈ اپنا کام جاری رکھے۔ لیکن بوجوہ یہ کام خاطر خواہ رنگ میں سرانجام نہ دیا جا سکا۔ اس لئے ۱۳۳۸ ہش / ۱۹۵۹ء کی شوریٰ میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ صدر مجلس ایک کمیٹی بنا دیں جو معینہ مدت میں دستور العمل پر نظر ثانی کرے۔ چنانچہ صدر محترم نے تین افراد پر مشتمل ایک سب کمیٹی بنا دی جو وقتاً فوقتاً اپنے اجلاس کر کے ترامیم تجویز کرتی رہی اور ان تجاویز و ترامیم پر شوریٰ میں غور ہوتا رہا۔ یہ سلسلہ دو تین سال چلتا رہا اور بالآخر ۱۳۴۲ ہش / ۱۹۶۳ء میں سب کمیٹی نے اپنا کام مکمل کر لیا۔ شوریٰ میں غور کے بعد حضرت امیر المومنین کی خدمت میں اسے پیش کیا گیا اور حضور نے اس کی منظوری صادر فرمائی۔ یہ دستور العمل، دستور اساسی کے نام سے پہلی مرتبہ ۱۳۳۸ ہش / ۱۹۵۹ء میں شائع ہوا۔ بعد میں وقتاً فوقتاً جو ترامیم ہوتی رہیں انہیں دستور اساسی کے آئندہ ایڈیشنوں میں شامل کیا جاتا رہا۔ اس وقت تک دستور اساسی کے مندرجہ ذیل ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں:۔

طبع اوّل: شہادت/اپریل ۱۳۳۸ ہش / ۱۹۵۹ء

طبع دوم: وفا/جولائی ۱۳۴۳ ہش / ۱۹۶۴ء

طبع سوم: ہجرت/مئی ۱۳۵۰ ہش / ۱۹۷۱ء

جب بیرونی ممالک میں مجالس قائم ہونے لگیں تو ان کو بھی دستور العمل کی ضرورت پیش آئی۔ اس لئے یہ فیصلہ کیا گیا کہ پہلے اس کا انگریزی میں ترجمہ شائع کیا جائے۔ ترجمہ کا کام مولوی احمد حسن صاحب رجسٹرار پشاور یونیورسٹی اور پروفیسر حبیب اللہ خان ایم۔ ایس سی نے کیا۔ نظر ثانی کے بعد اسے ۱۹۶۸ء میں شائع کر دیا گیا۔ دوسرا انگریزی ایڈیشن ۱۳۴۸ ہش / ۱۹۶۹ء میں شائع کیا گیا۔

عہدیداران مجلس انصار اللہ مرکزیہ

نمبر شمار / عہدہ / سنہ	۱ صدر	۲ نائب صدر	۳ اعزازی اراکین	۴ سیکرٹری	۵ قائد عمومی	۶ قائد تبلیغ	۷ قائد تعلیم و تربیت	۸ قائد مال	۹ نائب قائد عمومی	۱۰ نائب قائد تبلیغ	۱۱ نائب قائد تعلیم و تربیت	۱۲ نائب قائد مال
۱۳۱۹ ہش / ۱۹۴۰ء	مولوی شیر علی	×	×	مولوی عبدالرحیم درد مولوی فرزند علی خان چوہدری فتح محمد سیال	×	×	×	×	×	×	×	×
۱۳۲۰ / ۱۹۴۱	ایضاً	×	×	ایضاً	×	×	×	×	×	×	×	×
۱۳۲۱ / ۱۹۴۲	ایضاً	×	×	ایضاً	×	×	×	×	×	×	×	×
۱۳۲۲ / ۱۹۴۳	ایضاً	×	مرزا بشیر احمد چوہدری ابوالہاشم چوہدری ظفر اللہ خان	ایضاً تا ستمبر / اکتوبر	مولوی عبدالرحیم درد	چوہدری فتح محمد سیال	مولوی فرزند علی	سید میر محمد اسحاق	مولوی عبدالرحمٰن جٹ	مولوی ابوالعطاء	مولوی قمر الدین	مولوی ظہور حسین
۱۳۲۳ / ۱۹۴۴	ایضاً	×	ایضاً	×	ایضاً	ایضاً	ایضاً	سید ولی اللہ شاہ	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۱۳۲۴ / ۱۹۴۵	ایضاً	×	ایضاً	×	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۱۳۲۵ / ۱۹۴۶	ایضاً	×	ایضاً	×	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً

نمبر شمار	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
عہدہ / سنہ	صدر	نائب صدر	اعزازی اراکین	سیکرٹری	قائد عمومی	قائد تبلیغ	قائد تعلیم و تربیت	قائد مال	نائب قائد عمومی	نائب قائد تبلیغ	نائب قائد تعلیم و تربیت	نائب قائد مال
۱۳۲۶ہش / ۱۹۴۷ء	مولوی شیر علی	×	مرزا بشیر احمد چوہدری ابوالہاشم چوہدری ظفر اللہ خان		مولوی عبدالرحیم درد	چوہدری فتح محمد سیال	مولوی فرزند علی	سید ولی اللہ شاہ	مولوی عبدالرحمن جٹ	مولوی ابوالعطاء	مولوی قمر الدین	مولوی ظہور حسین
۱۳۲۷ / ۱۹۴۸	چوہدری فتح محمد سیال	×	ایضاً	×	ایضاً	ایضا	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۱۳۲۸ / ۱۹۴۹	ایضاً	×	ایضاً	×	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۱۳۲۹ / ۱۹۵۰	مرزا عزیز احمد از نبوت/نومبر	×	ایضاً	×	ایضاً	مولوی ابوالعطاء	ایضاً	ایضاً	چوہدری ظہور احمد	مولوی احمد خان نسیم	ایضاً	ایضاً

نمبر شمار	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹
عہدہ / سنہ	صدر	نائب صدر	اعزازی اراکین	قائد عمومی	قائد اصلاح و ارشاد	قائد تربیت	قائد تعلیم	قائد مال	قائد خدمت خلق و ایثار
۱۳۳۰ ہش / ۱۹۵۱ ء	مرزا عزیز احمد	×	مرزا بشیر احمد چوہدری فتح محمد سیال " ظفر اللہ خان	مولوی عبدالرحیم درد	مولانا ابوالعطاء	مولوی فرزند علی خان	مولوی فرزند علی	سید ولی اللہ شاہ	×
۱۳۳۱ / ۱۹۵۲	ایضاً	×	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	×
۱۳۳۲ / ۱۹۵۳	ایضاً	×	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	×
۱۳۳۳ / ۱۹۵۴	حضرت امیرالمومنین از نومبر	حضرت مرزا ناصر احمد صاحب	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	×
۱۳۳۴ / ۱۹۵۵	حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانیؓ	ایضاً	مرزا بشیر احمد چوہدری فتح محمد سیال چوہدری ظفر اللہ خان مرزا عزیز احمد	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	×
۱۳۳۵ / ۱۹۵۶	ایضاً	ایضاً	ایضاً سید ولی اللہ شاہ	مولانا ابوالعطاء	قریشی محمد نذیر ملتانی	مرزا منصور احمد	مولوی قمر الدین	چوہدری ظہور احمد	×
۱۳۳۶ / ۱۹۵۷	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	مرزا مبارک احمد	ایضاً	شیخ محبوب عالم خالد	ایضاً	×

نمبر شمار	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹
عہدہ / سنہ	صدر	نائب صدر	اعزازی اراکین	قائد عمومی	قائد اصلاح وارشاد	قائد تربیت	قائد تعلیم	قائد مال	قائد خدمت خلق و ایثار
سنہ ۱۳۳۷ ہش ۱۳۵۸ء	حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ	حضرت مرزا ناصر احمد	مرزا بشیر احمد چوہدری فتح محمد سیال ظفر اللہ خان مرزا عزیز احمد سید ولی اللہ شاہ	مولانا ابوالعطاء	مرزا مبارک احمد	مولوی قمر الدین	مولوی قمر الدین	چوہدری ظہور احمد	ہ
سنہ ۱۳۳۸ ۱۹۵۹	حضرت مرزا ناصر احمد		ایضاً	شیخ محبوب عالم خالد	مولانا ابوالعطاء	پروفیسر عطاء اللہ	ایضاً	ایضاً	مرزا مبارک احمد
سنہ ۱۳۳۹ ۱۹۶۰	ایضاً	مرزا مبارک احمد	ایضاً چوہدری فتح محمد سیال وفات پا گئے	ایضاً	چوہدری مشتاق احمد باجوہ	مولانا ابوالعطاء	مولانا جلال الدین شمس	پروفیسر محمد ابراہیم ناصر	چوہدری ظہور احمد
سنہ ۱۳۴۰ ۱۹۶۱	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	مولانا ابوالعطاء	مولانا جلال الدین شمس	پروفیسر محمد ابراہیم ناصر	چوہدری ظہور احمد	چوہدری مشتاق احمد باجوہ

نمبر شمار	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸
عہدہ / سنہ	قائد ذہانت و صحت جسمانی	نائب قائد عمومی	نائب قائد مال	نائب قائد تعلیم	نائب قائد اصلاح و ارشاد	نائب قائد خدمت خلق و ایثار	نائب قائد تربیت	نائب قائد ذہانت و صحت جسمانی	اڈیٹر ماہنامہ انصار اللہ
۱۳۳۰ ہش / ۱۹۵۱ء	x	x	x	x	x	x	x	x	x
۱۳۳۱ / ۱۹۵۲	x	x	x	x	x	x	x	x	x
۱۳۳۲ / ۱۹۵۳	x	x	x	x	x	x	x	x	x
۱۳۳۳ / ۱۹۵۴	x	چوہدری ظہور احمد	x	x	x	x	x	x	x
۱۳۳۴ / ۱۹۵۵	x	ایضاً	x	x	x	x	x	x	x
۱۳۳۵ / ۱۹۵۶	x	مرزا مبارک احمد	چوہدری مشتاق احمد باجوہ	مولوی ظہور حسین	x	x	چوہدری غلام یٰسین	x	x
۱۳۳۶ / ۱۹۵۷	کرنل مرزا داؤد احمد	شیخ محبوب عالم خالد	ایضاً	ایضاً	x	x	ایضاً	x	x
۱۳۳۷ / ۱۹۵۸	مرزا منصور احمد	ملک محمد عبداللہ	ایضاً	ایضاً	x	x	x	x	x
۱۳۳۸ / ۱۹۵۹	ایضاً	پروفیسر حبیب اللہ خان	صوفی غلام محمد	پروفیسر محمد ابراہیم ناصر	ڈاکٹر خلیل احمد	چوہدری مشتاق احمد باجوہ	x	چوہدری محمد فضلدار	x
۱۳۳۹ / ۱۹۶۰	ایضاً	چوہدری شبیر احمد	ایضاً	چوہدری فضل احمد	مولوی محمد سعید انصاری	—	چوہدری محمد شریف	ایضاً	مسعود احمد خان دہلوی
۱۳۴۰ / ۱۹۶۱	ایضاً	حسن محمد خان	ایضاً	پروفیسر حبیب اللہ خان	ملک محمد عبداللہ	ملک محمد رفیق	چوہدری فضل احمد " شبیر احمد	ایضاً	ایضاً

نمبر شمار / عہدہ / سن	١ صدر	٢ نائب صدر	٣ اعزازی اراکین	٤ قائد عمومی	٥ قائد اصلاح وارشاد	٦ قائد تربیت	٧ قائد تعلیم	٨ قائد مال	٩ قائد خدمت خلق وایثار
١٣٤١ ہش ١٩٦٢ء	حضرت مرزا ناصر احمد	مرزا مبارک احمد	مرزا بشیر احمد مرزا عزیز احمد سید ولی اللہ شاہ چوہدری ظفر اللہ خان	شیخ محبوب عالم خالد	مولانا ابوالعطاء	مولانا جلال الدین شمس	پروفیسر حبیب اللہ خان	چوہدری ظہور احمد	مرزا منور احمد
١٣٤٢ ١٩٦٣	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	پروفیسر محمد ابراہیم	مولانا ابوالعطاء	مولانا جلال الدین شمس	ایضاً	ایضاً
١٣٤٣ ١٩٦٤	ایضاً	ایضاً	مرزا عزیز احمد چوہدری ظفر اللہ خان سید ولی اللہ شاہ	ایضاً	شیخ مبارک احمد	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً
١٣٤٤ ١٩٦٥	اس سال باقاعدہ طور پر مجلس عاملہ کی تشکیل عمل میں نہیں آئی، بلکہ ١٣٤٣ ہش / ١٩٦٤ء کے عہدہ داران کام کرتے رہے۔								
١٣٤٥ ١٩٦٦	حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ	حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے ارشاد فرمایا کہ سابق عہدہ داران کام کرتے رہیں۔							
١٣٤٦ ١٩٦٧	ایضاً	ایضاً	مرزا عزیز احمد چوہدری ظفر اللہ خان	ایضاً	ایضاً	ایضاً	چوہدری فضل احمد	ایضاً	ایضاً

نمبر شمار	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹
عہدہ / سنہ	صدر	نائب صدر	اعزازی اراکین	قائد عمومی	قائد اصلاح وارشاد	قائد تربیت	قائد تعلیم	قائد مال	قائد خدمت خلق و ایثار
۱۳۴۷ ہش / ۱۹۶۸ء	حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ	مرزا مبارک احمد	مرزا عزیز احمد چوہدری ظفر اللہ خان	شیخ محبوب عالم خالد	مولانا ابوالعطاء	شیخ مبارک احمد	پروفیسر حبیب اللہ خان	چوہدری ظہور احمد	مرزا منور احمد
۱۳۴۸ / ۱۹۶۹ء	مرزا مبارک احمد	مولانا ابوالعطاء مرزا منور احمد	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۱۳۴۹ / ۱۹۷۰	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	مولوی نور محمد نسیم سیفی
۱۳۵۰ / ۱۹۷۱	ایضاً	ایضاً	ایضاً	مولوی نور محمد نسیم سیفی از جون	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ملک محمد رفیق	مولانا عبدالمالک
۱۳۵۱ / ۱۹۷۲	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً

نمبر شمار	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰
عہدہ / سنہ	قائد ذہانت و صحت جسمانی	نائب قائد عمومی	نائب قائد مال	نائب قائد تعلیم	نائب قائد اصلاح و ارشاد	نائب قائد خدمت خلق و ایثار	نائب قائد تربیت	نائب قائد ذہانت و صحت جسمانی	ایڈیٹر ماہنامہ انصار اللہ	قائد اشاعت	قائد تجنید
۱۳۴۱ ہش / ۱۹۶۲ء	مرزا منصور احمد	چوہدری شبیر احمد	ملک محمد رفیق	مولانا ارجمند خان	ملک محمد عبداللہ	ملک محمد رفیق	چوہدری فضل احمد	چوہدری محمد فضلداد	مسعود احمد خان دہلوی	مسعود احمد خان دہلوی	پروفیسر محمد ابراہیم ناصر
۱۳۴۲ / ۱۹۶۳	ایضاً	کیپٹن ملک عبداللہ	ایضاً	چوہدری فضل احمد	-	ایضاً	مولوی محمد صادق مبلغ انڈونیشیا	ایضاً	ایضاً	ایضاً	پروفیسر حبیب اللہ خان
۱۳۴۳ / ۱۹۶۴	ایضاً	-	ایضاً	ایضاً	چوہدری شبیر احمد	ایضاً	ملک محمد عبداللہ	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۱۳۴۴ / ۱۹۶۵	ایضاً	مولوی نذر محمد نسیم سیفی	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۱۳۴۵ / ۱۹۶۶	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۱۳۴۶ / ۱۹۶۷	ایضاً	ایضاً	×	×				ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۱۳۴۷ / ۱۹۶۸	ایضاً	ایضاً	×	×				ایضاً	ایضاً	ایضاً	چوہدری فضل احمد
۱۳۴۸ / ۱۹۶۹	ایضاً	ایضاً	×	×					ایضاً	ایضاً	ایضاً
۱۳۴۹ / ۱۹۷۰	مرزا منور احمد	ایضاً	×	×					ایضاً	ایضاً	ایضاً
۱۳۵۰ / ۱۹۷۱	ایضاً	ایضاً	×	مولوی غلام باری سیف	مولوی محمد اسمٰعیل منیر		شیخ خورشید احمد	کیپٹن عبداللہ	ایضاً	ایضاً	مولوی عبدالقادر ضیغم ازہون
۱۳۵۱ / ۱۹۷۲	ایضاً	ایضاً	×	×	ایضاً		مولوی عبدالکریم شرما	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً

نمبر شمار	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸
عہدہ / سنہ	آڈیٹر	نائب قائد اشاعت	قائد وقف جدید	قائد تحریک جدید	مینیجر ماہنامہ انصار اللہ	سیکرٹری برائے صدر	نائب قائد وقف جدید	نائب قائد تحریک جدید
۱۳۴۱ ہش / ۱۹۶۲ء	صوفی غلام محمد	شیخ خورشید احمد	×	×	×	×	×	×
۱۳۴۲ / ۱۹۶۳	ایضاً	ایضاً	×	×	×	×	×	×
۱۳۴۳ / ۱۹۶۴	ایضاً	ایضاً	پروفیسر محمد ابراہیم ناصر	×	ملک محمد عبداللہ	×	×	×
۱۳۴۴ / ۱۹۶۵	ایضا	ایضاً	ایضاً	+	ملک نور محمد نسیم سیفی	+	+	×
۱۳۴۵ / ۱۹۶۶	ایضاً	ایضاً	ایضاً	+	ایضاً	+	×	×
۱۳۴۶ / ۱۹۶۷	ایضاً	ایضاً	کیپٹن ملک عبداللہ خان	+	ایضاً	×	×	×
۱۳۴۷ / ۱۹۶۸	ایضاً	ایضاً	پروفیسر بشارت الرحمٰن	×	قائد عمومی نائب ملک محمد رفیق	×	×	×
۱۳۴۸ / ۱۹۶۹	ایضاً	ایضاً	ایضاً	چوہدری شبیر احمد	قائد عمومی	×	×	×
۱۳۴۹ / ۱۹۷۰	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	چوہدری بشیر احمد سیال	×	×	×
۱۳۵۰ / ۱۹۷۱	ایضاً	چوہدری شبیر احمد سیال	ایضاً	ایضاً	مسعود احمد خان دہلوی	چوہدری محمد ابراہیم	چوہدری عطاء اللہ	شیخ نصیر الدین
۱۳۵۱ / ۱۹۷۲	ایضاً نائب ـ مرزا فتح دین	مولوی دوست محمد شاہد	ایضاً	ایضاً	قائد عمومی	ایضاً	ایضاً	سید جواد علی شاہ

نمبر شمار	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹
عہدہ / سنہ	صدر	نائب صدر	اراکین خصوصی	نائب صدر صف دوم	قائد عمومی	قائد اصلاح وارشاد	قائد تربیت	قائد ذہانت و صحت جسمانی	قائد مال
۱۳۵۲ہش سنہ ۱۹۷۳ء	مرزا مبارک احمد	مولانا ابوالعطاء	مرزا عزیز احمد چوہدری ظفر اللہ خان	×	مولوی نور محمد نسیم سیفی	مولانا ابوالعطاء	شیخ مبارک	مرزا منور احمد	ملک محمد رفیق
۱۳۵۳ سنہ ۱۹۷۴	ایضاً	ایضاً	چوہدری ظفر اللہ خان مولانا عبدالمالک خان	چوہدری شبیر احمد	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ملک محمد عبداللہ
۱۳۵۴ سنہ ۱۹۷۵	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۱۳۵۵ سنہ ۱۹۷۶	ایضاً	شیخ مبارک احمد	چوہدری محمد ظفر اللہ خان شیخ محمد احمد مظہر - مرزا عبدالحق مولانا عبدالمالک خان	مولانا غلام باری سیف	ایضاً	شیخ مبارک احمد	مولانا ابوالعطاء	ایضاً	چوہدری سمیع اللہ سیال
۱۳۵۶ سنہ ۱۹۷۷	ایضاً	ایضاً	ایضاً	چوہدری حمید اللہ	مولوی بشارت احمد بشیر	ایضاً	مولانا بشارت احمد بشیر	ایضاً	ایضاً
۱۳۵۷ سنہ ۱۹۷۸	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	—	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً

نمبر شمار	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰
عہدہ / سنہ	قائد تعلیم	قائد تجنید	قائد وقف جدید	قائد تحریک جدید	قائد ایثار	آڈیٹر	اڈیٹر ماہنامہ انصاراللہ	قائد مجالس بیرون	قائد قلم دوستی	مینیجر ماہنامہ انصاراللہ	سیکرٹری برائے صدر
۱۳۵۲ ہش / ۱۹۷۳ء	پروفیسر حبیب اللہ خان	مسعود احمد خان دہلوی	پروفیسر بشارت الرحمٰن	چوہدری شبیر احمد	مولانا عبدالمالک خان	صوفی غلام محمد	مسعود احمد خان دہلوی	مولوی عبدالقادر ضیغم	×	مولوی محمد صدیق گورداسپوری	چوہدری محمد ابراہیم
۱۳۵۳ / ۱۹۷۴	ایضاً	ایضاً	ایضاً	پروفیسر بشارت الرحمٰن	ملک محمد رفیق	ایضاً	مولانا غلام باری سیف	ایضاً	مولوی عبدالقادر ضیغم	ملک محمد عبداللہ	ایضاً
۱۳۵۴ / ۱۹۷۵	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۱۳۵۵ / ۱۹۷۶	ایضاً	ایضاً	ایضاً	چوہدری شبیر احمد	مولانا عطاء اللہ کلیم	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	چوہدری محمد ابراہیم	ایضاً
۱۳۵۶ / ۱۹۷۷	ایضاً	سید احمد علی شاہ	ایضاً	ایضاً	مولوی عبدالکریم شرما	ایضاً	سید عبدالحی شاہ	حسن محمد عارف	حسن محمد عارف	ایضاً	ایضاً
۱۳۵۷ / ۱۹۷۸	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً

نمبر شمار	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸
عہدہ / سنہ	نائب قائد عمومی	نائب قائد اصلاح و ارشاد	نائب قائد تربیت	نائب قائد ذہانت و صحت جسمانی	نائب قائد تحریک جدید و وقف جدید	نائب قائد ایثار	قائد اشاعت	نائب قائد اشاعت
۱۳۵۲ ہش / ۱۹۷۳ء	شیخ خورشید احمد	مولوی محمد اسمٰعیل منیر	غلام احمد نسیم	حافظ بشیر الدین عبید اللہ مولوی محمد صدیق	×	بشیر احمد سیال	مولانا غلام باری سیف	مولوی دوست محمد شاہد
۱۳۵۳ / ۱۹۷۴	ایضاً	مولوی عبد الرحمٰن انور	ایضاً	مولوی محمد صدیق	×	—	ایضاً	ایضاً
۱۳۵۴ / ۱۹۷۵	ایضاً	ایضاً	شیخ نور احمد منیر	ایضاً	صوفی خدا بخش	—	ایضاً	شیخ خورشید احمد
۱۳۵۵ / ۱۹۷۶	—	ایضاً	سید قربان حسین شاہ	ایضاً	ایضاً	—	ایضاً	مولوی فضل الٰہی بشیر
۱۳۵۶ / ۱۹۷۷	—	سید قربان حسین شاہ	—	عبد الرزاق	ایضاً شیخ راشد احمد	مولوی بشارت احمد نسیم	سید عبد الحی شاہ	—
۱۳۵۷ / ۱۹۷۸	—	ایضاً	صوفی محمد اسحٰق	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	—

حرفِ آخر

گذشتہ ابواب میں یہ ذکر آچکا ہے کہ مجلس انصار اللہ کی بنیاد حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے رکھی تھی اور بڑی توجہ سے اسے پروان چڑھایا تھا اس لیے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ تاریخِ انصار اللہ کے آخر میں چند ایسی نصائح درج کر دی جائیں جو حضور نے انصار اللہ کو مخاطب کر کے فرمائیں یہ ہمارے لیے مشعلِ راہ ہیں اور ہمیں دعوتِ عمل دے رہی ہیں۔

اس کتاب کو امام آخرالزمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چند اشعار پر ختم کیا جا رہا ہے جن میں حضورؑ نے اسلام کی موجودہ کمزور حالت کے پس منظر میں انصار دین کی قلت کا اظہار کیا ہے اور دردمند دل رکھنے والوں کو ابھارا ہے کہ وہ اپنی جان و مال سے دین حق کی اعانت کے لیے کوشاں ہوں اور ربّ العرش سے صد آفرین کی خلعت حاصل کر لیں۔ یہی انصار اللہ کے قیام کا مقصد ہے۔

۱۔ "میں پہلے تو انصار اللہ کو توجہ دلاتا ہوں کہ ان میں سے بہت سے وہ ہیں جو صحابی ہیں یا کسی صحابی کے بیٹے ہیں یا کسی صحابی کے شاگرد ہیں۔ اس لیے جماعت میں نمازوں، دعاؤں اور تعلق باللہ کو قائم رکھنا ان کا کام ہے۔ ان کو تہجّد، ذکرِ الٰہی اور مساجد کی آبادی میں اتنا حصّہ لینا چاہیئے کہ نوجوان ان کو دیکھ کر خود ہی ان باتوں کی طرف مائل ہو جائیں"۔

(الفضل ۱۵ ردسمبر ۱۹۵۵ء)

۲۔ "یاد رکھو تمہارا نام انصار اللہ ہے یعنی اللہ تعالیٰ کے مددگار۔ گویا تمہیں اللہ تعالیٰ کے نام کی طرف منسوب کیا گیا ہے اور اللہ تعالیٰ ازلی اور ابدی ہے اس لیے تم کو بھی کوشش کرنی چاہیئے کہ ابدیت کے مظہر ہو جاؤ۔ تم اپنے انصار ہونے کی علامت یعنی خلافت کو ہمیشہ ہمیش کے لیے قائم رکھتے چلے جاؤ اور کوشش کرو کہ یہ کام نسلاً بعد نسلٍ

چلتا چلا جائے ۔" (الفضل ۲۴ مارچ ۱۹۵۷ء)

۳ - "آپ کا نام انصار اللہ اس لیے رکھا گیا ہے کہ جہانتک ہو سکے آپ دین کی خدمت کی طرف توجہ کریں اور یہ توجہ مالی لحاظ سے بھی ہوتی ہے اور دینی لحاظ سے بھی ہوتی ہے - دینی لحاظ سے آپ لوگوں کا فرض ہے کہ عبادت میں زیادہ سے زیادہ وقت صرف کریں اور دین کا چرچا زیادہ سے زیادہ کریں تاکہ آپ کو دیکھکر آپ کی اولادوں میں بھی نیکی پیدا ہو جائے .... آپ لوگوں کو ہمیشہ خدا تعالیٰ کی طرف توجہ کرنی چاہیئے اور اپنی اولادوں کو بھی ذکرِ الٰہی کی تلقین کرتے رہنا چاہیئے ۔" (الفضل ۶ نومبر ۱۹۵۸ء)

کلام حضرت مسیح موعود علیہ السّلام

ہر طرف کفر است جوشاں ہمچو افواج یزید دین حق بیمار و بیکس ہمچو زین العابدین
عالماں را روز و شب باہم فساد از جوش نفس زاہداں غافل سراسر از ضرور تہائے دین
ہر کسے از بہر نفس دونِ خود طرفے گرفت طرف دیں خالی شد و ہر دشمنے جست از کمیں
اے برادر دل منہ در دولتِ دنیائے دوں زہر خونریز ست در ہر قطرۂ ایں انگبیں
تا توانی جہد کُن از بہر دیں با جان و مال تا ز رب العرش یابی خلعت صد آفریں
یاالٰہی باز کے آید ز تو وقت مدد باز کے بینیم آں فرخندہ ایام و سنیں
ایں دو فکرِ دین احمد مغز جان ما گداخت
کثرت اعدائے ملّت قلت انصار دین